Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تاراکاچاند

ازقلم دعا_فاطمہ

میراسوچناتیری ذات تک میری گفتگوتیری بات تک نہ تم ملوجوکبھی مجھے میراڈھونڈناتجھے پارتک کبھی فرصتیں جوملی توآمیری زندگی کے حصارتک میں نے جاناکہ میں توکچھ نہیں تیرے پہلے سے تیرے بعدتک

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردیوں کاموسم تھا۔وسیع آسمان پرچمکتے سورج کی سنہری کرنیں ملک ہاؤس کے ٹیرس کوپوری طرح سے روشن کیے ہوئے تھیں۔ایک طرف پودوں کے خوبصورت سے گملے تھااورریلنگ پربیلوں کے گچھے لٹکے ہوئے تھے۔ان کے پاس ہی ایک میزکے گردتین کرسیاں پڑی تھیں۔وہ سربراہی کرسی پربیٹھی ہوئی تھی۔ٹیرس میں کھلتے دروازے سے اس کانیم رخ نظرآرہاتھا۔سیاہ سلکی بالوں کارف ساجوڑابنائے وہ پیچھے سے بیس اکیس سال کی دبلی پتلی سی لڑکی لگتی تھی۔لیکن اس کی آوازمیں ایسی کڑک تھی جیسے وہ تیس سے اوپرکی کوئی سخت دِل عورت ہو۔جبکہ اس کے سامنے ہی کرسی پربیٹھااٹھارہ سالہ لڑکابہت کیوٹ اورمعصوم سالگ رہاتھا۔براؤن آنکھوں اورخوبصورت سرخ وسفیدسے چہرے پراس وقت دردکے آثارموجودتھے۔اوراس کے ساتھ دائیں طرف اس کی جڑواں بہن بیٹھی تھی جوشکل میں توبالکل اس کے جیسی تھی لیکن اس کی حرکتیں

Posted On Kitab Nagri

اس سے بالکل مختلف تھیں۔وہ اپنے بھائی کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپا رہی تھی کیونکہ سامنے بیٹھی استانی کی نظر اس پر پڑ جاتی تو اس کی خیر نہیں تھی۔"دھیان کہاں ہے تمہارا....چاند!"اس نے کرخت لہجے میں چاند سے کہا تھا۔چاند جو درد کو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا گھبرا کر سر نفی میں ہلا گیا۔ ہانیہ نے ہنسی چھپانے کیلیے سر جھکا لیا تھا۔آخر اسی کی کارستانی کی وجہ سے وہ بےچارہ درد سہہ رہا تھا۔"پڑھ کیوں نہیں رہے تم؟کب سے دیکھ رہی ہوں تم برے برے منہ بنائے جا رہے ہو؟"اب کی بار اس لڑکی کا چہرہ واضح ہوا تھا۔سنہرے گندمی رنگ اور تیکھے نقوش کے حامل وہ لڑکی کالے رنگ کے لباس میں کسی ستارے کی طرف چمک رہی تھی۔اس کے چہرے پر چھایا رعب و دبدبہ اسے پر وقار بنا رہا تھا۔اس کی نظروں میں ہمیشہ ایسی چبھن ہوتی تھی کہ سامنے والے کو وہ نظریں جھکانے پر مجبور کر دیتی تھی اور چاند بےچارہ تو تھا ہی ازل کا ڈرپوک۔وہ ایک لمحے سے زیادہ آنکھ اٹھا کر اسے دیکھ نہیں پاتا تھا۔"نہیں......میں پڑھ رہا ہوں۔"چاند نے ایک پل کیلیے کن اکھیوں سے اسے دیکھا تھا پھر سر جھکا کر کتاب کے صفحے پھولنے لگا تھا۔وہ اسے خشمگیں نظروں سے گھورنے لگی تھی۔"اگر تم پڑھ رہے ہوتے تو اب تمہیں سبق ڈھونڈنے کی ضرورت نہ پڑتی۔کیوں تارا آپی؟"ہانیہ نے جلتی پر تیل ڈالا اور تارا کو دیکھا۔"تم تو چپ کرو۔"وہ دبی دبی آواز میں ہانیہ کو تنبیہہ کرتا بولا تھا پھر تارا کی طرف متوجہ ہوا۔"وہ.....ہوا کی وجہ سے پیج آگے پیچھے ہو گئے تھے ورنہ میں پڑھ ہی رہا تھا۔"چاند نے تارا کو صفائی دی۔تارا نے غصے سے اس کے سر پر تھپڑ دے مارا۔"تو جب میں نے تمہیں پکارا تب تمہیں سبق ڈھونڈنے کا یاد آیا؟"اب وہ اس کا کان پکڑ کر مروڑ رہی تھی۔ہانیہ کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔"آہ......تارا۔میرے کان کو چھوڑو۔پہلے ہی مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولا تو تارا نے اس کا کان چھوڑ دیا۔"کہاں درد کو رہا ہے؟"وہ پریشان ہوا اٹھی تھی۔خود چاہے اسے جتنا مار لیتی اسے فکر نہیں ہوتی تھی لیکن اگر چاند کو کسی

Posted On Kitab Nagri

اور کی وجہ سے درد ملتا تو وہ غصے میں آجاتی تھی۔ "یہاں پر۔" چاند نے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت سے بتایا۔ "کیا ہوا ہے یہاں پر دکھاؤ مجھے۔" تارا نے اسے جینز کا پائنچہ اوپر کرنے کا اشارہ کیا۔ چاند تذبذب کا شکار ہوا۔ "میں نے کچھ کہا ہے چاند۔" اس کی کڑک دار آواز سنتے ہی چاند نے سر ہلاتے ہوئے پائنچہ اوپر کیا۔ اس کے گھٹنا سرخ تھا۔ "اوہ خدایا یہ کیسے ہوا؟" تارا نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ہانیہ نے تھوک نگلا۔ "سیڑھیوں پر تیل گرا ہوا تھا۔ میرا پاؤں اس پر آکر پھسل گیا اور گھٹنے پر سیڑھی لگی۔" وہ بچوں کی طرح بتاتا رونے لگا تھا۔ "چپ۔ خبردار جو تم روئے تو۔ مرد بنو۔ اتنی چھوٹی چھوٹی چوٹوں سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔" تارا حکمیہ لہجے میں بولی۔ چاند نے آنسو پونچھتے ہوئے پائنچہ نیچے کیا۔ "ہانیہ جاؤ ذرا کبریٰ میڈم کو بلا کر لاؤ۔ اس کی تو میں خبر لوں۔" تارا نے چاند سے نظریں ہٹا کر ہانیہ سے کہا۔ کبریٰ ان کے گھر کی ملازمہ تھی۔ تارا کے ہاتھوں آئے روز اس کی سختی آئی رہتی تھی۔ "اب تو پکا میں پکڑی جاؤں گی۔" ہانیہ دل ہی دل میں کہتی کرسی سے اٹھی تھی۔ دراصل اس نے ہی تیل سیڑھیوں پر پھینکا تھا تاکہ چاند گر جائے اور ایسا کرتے ہوئے کبریٰ کی نظر اس پر پڑ گئی تھی۔ اسے ٹھیک سے پتہ تو نہیں چلا تھا کہ ہانیہ نے وہاں کیا گرایا لیکن اتنا پتہ چل گیا تھا کہ اس نے کچھ گرایا تھا۔ اب اگر تارا آپی اس سے پوچھتی تو کبریٰ نے سیدھا اس کا نام لینا تھا۔ اسے کسی بھی طرح بچنا تھا۔ وہ نیچے گئی اور کبریٰ سے کچھ کہے بغیر ہی اوپر آگئی۔ "وہ..... کبریٰ مارکیٹ گئی ہوئی ہے۔" تارا کے سامنے جھوٹ بولتے ہوئے اسے بہت ڈر لگ رہا تھا۔ "اچھا تم بیٹھ کر پڑھو۔" وہ بولی تو ہانیہ نے شکر کا سانس لیا کہ یہ معاملہ یہیں دب گیا۔ لیکن تارا اتنی جلدی اس معاملے کو چھوڑنے والی نہیں تھی۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ کوئی اس کے چاند کو دکھ دے اور وہ اسے یوں ہی جانے دے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم فکر مت کرو زارا۔ یوں سمجھو سمعیہ میری ہی بیٹی ہے۔ میں اسے ہی اپنی بہو بناؤں گی۔" طانیہ بیگم فون کان سے لگائے اپنی بہن سے بات کر رہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

جب لاؤنج کے دروازے سے ہانیہ کندھے پر بیگ ڈالے اندر داخل ہوئی تھی۔چاند ابھی پیچھے تھا۔"اچھا بہن بچے آگئے ہیں۔میں بعد میں تم سے بات کرتی ہوں۔"انہوں نے فون بند کر دیا۔ہانیہ میز پر بیگ رکھ کر صوفے پر بیٹھ چکی تھی جبکہ چاند ابھی تک اندر نہیں پہنچا تھا۔"چاند کہاں ہے؟"انہوں نے ذرا غصے سے پوچھا۔انہیں چاند کا تارا کے پاس رہنا بالکل بھی پسند نہیں تھا لیکن مجبوری تھی۔تارا کے علاوہ وہ کسی اور کے پاس پڑھتا جو نہیں تھا۔اس لیے چپ تھیں وہ۔ہانیہ ابھی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ چاند لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔"چاند کیا ہوا ہے؟ایسے کیوں چل رہے ہو؟"طانیہ بیگم پریشانی سے کہتی اٹھیں اور چاند کی طرف بڑھیں۔"کچھ نہیں ماما....."وہ جیسے تارا سے اپنا درد شئیر کرتا تھا ویسے اپنی ماں سے بھی نہیں کر پاتا تھا۔"جھوٹ مت بولو۔مجھے پتہ ہے اس چڑیل نے ہی تمہیں مارا ہوگا۔اس کو تو آج میں نہیں چھوڑوں گی۔خود کو سمجھتی کیا ہے وہ۔میرا بیٹا کوئی لاوارث ہے کیا۔"ہانیہ بیگم تارا پر بھڑکتے ہوئے لاؤنج سے باہر نکلنے لگیں۔"رکیں ماما۔تارا آپی نے اسے کچھ نہیں کہا۔میری وجہ سے اسے یہ چوٹ لگی ہے۔"ہانیہ نے پیچھے سے اونچی آواز میں کہا تو طانیہ نے پلٹ کر خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تھا۔چاند بھی چونک اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"یہ سیڑھیوں پر تیل کس نے گرایا ہے؟"وہ خطرناک تیوروں سے کبریٰ کو دیکھ رہی تھی۔"م.....میں نے تو نہیں گرایا بی جی۔"کبریٰ پہلے تو گڑبڑا گئی پھر سوچا وہ کیوں ڈر رہی ہے۔اس نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔"ہانیہ بی بی سیڑھیوں پر کوئی چیز گرا رہی تھیں۔جب میری نظر ان پر پڑی تو انہوں نے اپنے پیچھے بوتل چھپالی۔مجھے نہیں پتہ تھا وہ تیل کی بوتل تھی "کبریٰ کچھ یاد کرتے ہوئے بولی تھی۔اور تارا کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔وہ لب بھینچ کر مڑی اور کچن سے نکل گئی۔پیچھے سے کبریٰ نے سینے میں اٹکی سانس خارج کی تھی۔تارا کے جاہ و جلال سے تو اس کے ماں باپ بھی ڈرتے تھے۔وہ اپنے گھر کے ساتھ والے پورشن میں داخل ہوئی اور تیزی سے اندر کی جانب بڑھی تھی۔لاؤنج

Posted On Kitab Nagri

کے قریب آکر اس کے قدم رکھ تھے "موٹی عورت...... تم نے مجھے گرایا؟" اندر سے چاند چیخا تھا اور ہانیہ ہنسی تھی۔ "اپنی دفعہ کتنا دکھ ہو رہا ہے۔ یاد ہے کل تم نے بھی مجھے گرایا تھا۔" ہانیہ نے کل کے واقعے کی طرف اشارہ کیا۔ بھاگتے ہوئے چاند کی ٹکر اس سے ہوئی تو وہ گھٹنوں کے بل نیچے گر گئی تھی۔ تارا نے چاند کو مارا بھی تھا لیکن ہانیہ خود اپنا بدلہ لینا چاہتی تھی۔ "وہ غلطی سے ہوا تھا۔ میں نے تم سے معافی بھی مانگی تھی۔" وہ رونے والا ہو گیا۔ طانیہ بیگم سے اب اپنے بیٹے کی روشنی صورت دیکھی نہ گئی تو وہ ہانیہ کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھی۔ "شرم نہیں آتی تمہیں بھائی کو تکلیف دیتے ہوئے۔" ان کا ہاتھ ہانیہ پر اٹھنے ہی والا تھا کہ تارا اندر داخل ہوئی۔ اسے دیکھ کر چاند اور ہانیہ تو سہمے ہی ساتھ طانیہ بیگم کے ہاتھ کو بھی بریک لگی تھی۔ "دل تو کر رہا ہے تھپڑ مار مار کر تم دونوں کا منہ لال کر دوں۔" وہ ہانیہ اور چاند کے سامنے آکر دانت کچکچاتے ہوئے بولی تھی۔ ہانیہ کس سر جھک گیا۔ "میرا کیا قصور ہے؟" چاند بے چارہ منہ میں بڑبڑا کر رہ گیا۔ جانتا تھا اگر یہ بات اونچی آواز میں کہتا تو اب تک واقعی اسے تھپڑ پڑ چکا ہوتا۔ "اے لڑکی۔ یہ میرے بچے ہیں تمہارے نہیں۔ میں سنبھال لوں گی انہیں تم ہمارے معاملے میں نہ ہی پڑو تو بہتر ہو گا۔" طانیہ نے ناگواری سے تارا کو دیکھا تھا۔ تارا نے اپنا روئے سخن ان کی طرف موڑا اور سینے پر بازو باندھتے ہوئے بڑی طنزیہ نگاہوں سے انہیں دیکھا۔ "اوہ اچھا۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں کیسے سنبھالتی ہیں آپ انہیں۔" اس نے طانیہ کو چیلنج کیا تھا۔ اب طانیہ نے اس چیلنج کو پورا کرنا تھا۔ تارا کسی جج کی طرح صوفے پر بیٹھ کر پاؤں ہلاتے ہوئے انہیں دیکھنے لگی۔ طانیہ بیگم تلملا کر ہانیہ کی طرف بڑھیں۔ ہانیہ بھاگ کر صوفے کے پیچھے چلی گئی۔ "ادھر آؤ تم۔ آج تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔ تمہارے کچھ زیادہ ہی پر نکل آئے ہیں۔" طانیہ بیگم غصے سے کہتی ہانیہ کے پیچھے بھاگنے لگی تھیں۔ "اپنے اس لاڈلے بیٹے کے بھی پر کاٹیں نا ذرا۔ ہر بار میرا کام خراب کر دیتا ہے اور بعد میں معصوم بن کر کہتا ہے..... سوری۔" ہانیہ آگے آگے بھاگتے ہوئے بولی تھی۔ تارا

Posted On Kitab Nagri

سپاٹ نظروں سے یہ مزاحیہ منظر دیکھ رہی تھی۔اور چاند ڈرتے ڈرتے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔"میرے بیٹے کے بارے میں ایک لفظ بھی مت کہنا۔تم سے ہزار درجے بہتر ہے وہ۔" طانیہ بیگم کو اپنے بیٹے سے کچھ زیادہ ہی پیار تھا۔یہی وجہ تھی کہ ہانیہ چاند سے خار کھاتی تھی۔"واہ ماں واہ۔کام سارے مجھ سے کرواتی ہیں۔اور پیار اپنے اس بھوکے بیٹے سے کرتی ہیں۔"اس نے غصے سے چاند کو دیکھا"تم سے کم ہی کھاتا ہوں۔موٹی۔"وہ دھیمی آواز میں بولا تھا جو تارا کو تو سنائی نہیں دی تھی البتہ ہانیہ نے سن لی تھی۔"تم موٹے بھدے۔سڑی شکل والے کریلے۔"وہ چڑتے ہوئے بولی تھی۔"خود کی شکل دیکھی ہے۔بھنڈی جیسی۔"چاند بھی بھڑکا۔"اچھا بس۔بہت ہو گیا تماشہ۔"تارا یکدم بولتی اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ دونوں چپ کر گئے۔"تو سنبھال لیا آپ نے چچی جان؟"وہ جتاتی نظروں سے طانیہ بیگم کو دیکھنے لگی تھی۔انہوں نے بے بسی سے لب کاٹے۔ان کے بچے تارا سے ڈرتے تھے لیکن ان سے نہیں۔"اب ذرا مجھے دیکھیں کیسے بچے سنبھالتے ہیں۔"اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی جو پل بھر میں ہی معدوم ہو گئی تھی۔اور بالاج سکندر کے دل کی دنیا ہلا گئی تھی۔وہ کبھی کبھی ہی اس کے سامنے مسکراتی اور جب بھی مسکراتی تھی اس کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی تھیں۔وہ اس کی مسکراہٹ کو مبہوت سا ہو کر دیکھنے لگتے تھا اور جب تارا کے مسکراتے لب سکڑتے تو وہ گھبرا کر نظریں جھکا دیتا تھا۔اپنی یہ عجیب سی کیفیت اس کی سمجھ سے باہر تھی۔وہ شروع سے ہی تارا سے بہت اٹیچڈ تھا لیکن پھر بھی تارا نے اسے خود سے اتنا بھی فرینک ہونے کی اجازت کبھی نہیں دی تھی کہ وہ فرصت سے اس کی مسکراہٹ ہی دیکھ لے۔اب بھی تارا کے ایک دفعہ گھورنے کی دیر تھی اور وہ نظریں چرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا۔"یہاں آؤ بے بی۔اٹس ٹائم ٹو پنش۔"وہ بھنویں آچکا کر کہتی ہانیہ کی طرف بڑھی تھی۔"ن.... نہیں آپی۔پلیز مجھے پنش مت کریں۔"ہانیہ منمناتے ہوئے پیچھے ہٹنے لگی تھی۔وہ جتنی اپنی ماں سے ترخ کر بات کر رہی تھی تارا کے سامنے اتنی ہی بھیگی بلی بنی

Posted On Kitab Nagri

ہوئی تھی۔"پنش کرنا ضروری ہے نا بچے۔ورنہ تم ہر بار یہی غلطی کرو گی۔"وہ بڑے سکون سے بولی تھی۔چاند اب معصوم بنا نظریں جھکائے کھڑا تھا۔"آئیندہ نہیں کروں گی۔"تارا اس کا کان پکڑنے لگی تھی جب وہ تیزی سے بولی۔"وہ تو اب انشاءاللہ نہیں کرو گی۔لیکن آج کا حساب تو دو۔سیڑھیوں پر تیل کیوں پھینکا تم نے۔اگر چاند کو زیادہ چوٹ آجاتی تو؟کون زمہ دار تھا پھر؟"وہ ہانیہ کا کان مروڑتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھنے لگی تھی۔

"اس.....نے بھی مجھے کل چوٹ دی تھی۔"وہ منہ بناتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی۔"میں نے اسے اس بات کی پنشمنٹ کل دے دی تھی پھر تم نے خود کیوں بدلہ لیا؟""""کیونکہ میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔"اس کے لہجے میں ہٹ دھرمی تھی۔تارا نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا تھا۔"تو پھر آپ کا غصہ کیسے ٹھنڈا ہو گا؟""""جب اس کو بھی ویسی ہی ڈانٹ پڑے گی جیسی مجھے پڑتی ہے۔آپ سب مجھے ہی ڈانٹتے ہو۔اسے کیوں نہیں ڈانٹتے۔یہ لڑکا ہے اس لیے؟"ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔"ایسی بات نہیں ہے۔لڑکا اور لڑکی برابر ہوتے ہیں۔جو غلطی کرے گا اسے ڈانٹ تو پڑے گی نا۔کل اس نے غلطی کی تو میں نے اسے پنش کیا تھا؟اب کس بات کا شکوہ ہے؟"

"آپ مجھ سے زیادہ اس سے پیار کرتی ہیں۔یہ شکوہ ہے مجھے۔"اس نے شکوہ کیا۔تارا نے گہری سانس لے کر سر جھٹکا۔پھر کچھ دیر توقف کے بعد آگے بڑھی۔ہانیہ ڈرتے ہوئے پیچھے ہٹی۔تارا نے آگے کو جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ہانیہ کے دل میں تو لڈو پھوٹنے لگے جبکہ چاند جل بھن گیا۔"ایسے کبھی مجھے تو پیار نہیں کیا۔"وہ دل ہی دل میں سوچنے لگا تھا پھر چونک اٹھا۔"لاحول ولا قوہ۔یہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔"وہ شرمندہ ہوتے ہوئے اپنی سوچ پر لعنت بھیجنے لگا۔"مجھے تم سے بہت زیادہ پیار ہے۔سب سے زیادہ۔"تارا نے ہانیہ کا گال تھپکا۔طانیہ بیگم بھی دل ہی دل میں اس کے لہجے سے متاثر ہوئی تھیں۔"رئیلی؟"وہ خوشی سے بولی۔"ہاں لیکن پیار اپنی جگہ۔ اگر تم غلطی کرو گی تو سزا تمہیں ضرور ملے گی۔چلو شاباش کچن میں جاؤ اور رات کا کھانا تیار کرو۔اور چچی جان آپ

Posted On Kitab Nagri

آرام سے بیٹھ کر ٹی وی پر ڈرامہ دیکھیں۔ہانیہ کچن سنبھال لے گی۔"وہ ہانیہ کو حکم دے کر طانیہ بیگم سے مخاطب ہوئی۔وہ آگے سے کچھ بول نہیں سکی تھیں۔تارا نے انہیں ایک مسکراہٹ سے نوازا اور مڑ کر چاند کی طرف آئی۔ "ٹانگ میں درد ہے اور اب تک کھڑے ہو۔عقل سے کام لے لیا کرو کبھی۔چلو اپنے کمرے میں جاؤ۔"چاند نے اس کے حکم پر سر تسلیم خم کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ماما میں نے آپ کو کتنی دفعہ منع کیا ہے یہ کام مت کیا کریں۔میں دیکھ لوں گی لیکن نہیں۔میری بات تو آپ نے کبھی ماننی ہی نہیں نا۔بس اپنی ہی کرنی ہے۔"تارا نے غصے سے کہتے ہوئے عرفہ بیگم کو کندھوں سے پکڑ کر سنک کے سامنے سے ہٹایا۔ "اب تم بتاؤ گی کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔"عرفہ بیگم دل ہی دل میں خوش تو ہوئی تھیں کہ ان کی بیٹی ان کا کتنا زیادہ خیال رکھتی ہے لیکن ظاہر نہیں کیا اور الٹا خفگی دکھانے لگیں۔"جی ہاں۔اور کون بتائے گا۔محلے والے؟"وہ جل کر بولی تو عرفہ بیگم کی ہنسی نکل گئی۔"ہنسیں مت اور جا کر میڈیسن لیں اپنی۔"وہ برتن دھوتے ہوئے بولی تھی۔"کہتے ہیں بیٹیاں رحمت ہوتی ہیں لیکن تم تو میرے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔میں اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ اس نے مجھے اتنی پیاری بیٹی سے نوازا۔"عرفہ بیگم اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی تھیں اور وہ دھیرے سے مسکرا دی تھی۔تبھی میں گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی۔"لگتا ہے بابا آ گئے۔"تارا ہاتھ دوپٹے سے صاف کرتی کچن سے باہر نکلی اور لاؤنج سے نکل کر پورچ کی جانب بڑھی جہاں عمران صاحب گاڑی سے باہر نکل رہے تھے۔وہ ان کی طرف بڑھی۔"اسلام علیکم بابا۔"وہ ان کے قریب آ کر پرجوش سا مسکرائی۔"وعلیکم السلام۔کیسا ہے میرا بیٹا۔"عمران صاحب تارا کو بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور اس سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔اسی لیے تو تارا میں بہت اعتماد تھا۔باپ کی محبت کسی بیٹی کیلیے بہت بڑی سپورٹ ہوتی ہے۔اگر باپ ساتھ ہو تو بیٹی مشکل سے مشکل ترین کام بھی کر سکتی ہے۔"اے ون۔آپ سنائیں۔کیسا رہا دن؟"وہ دونوں اب ساتھ ساتھ

Posted On Kitab Nagri

چلتے اندر کی جانب بڑھنے لگے تھے۔"ٹھیک۔" وہ ایک مارکیٹ پلازے کے مالک تھے۔ان کا کاروبار بہت اچھا چل رہا تھا۔"چلیں آپ فریش ہو جائیں۔تھوڑی دیر تک میں کھانا لگاتی ہوں۔" وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔"اسلام علیکم۔" عرفہ بیگم نے عمران صاحب کو سلام کیا۔اور پانی کا گلاس ان کی طرف بڑھایا۔"وعلیکم السلام۔" وہ صوفے پر بیٹھ کر پانی پینے لگے۔"کیا ہوا؟ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟" عرفہ بیگم نے غور سے ان کا چہرہ دیکھا تھا۔ان کے ماتھے پر سوچ کی لکیریں تھیں۔"نہیں۔پریشان تو نہیں۔""تو؟""وحید کا فون آیا تھا۔" وحید عمران صاحب کے دوست تھے اور ان کی بیوی ماریہ عرفہ بیگم کی کزن بھی تھیں۔"کیا کہہ رہے تھے؟" وہ تجسس سے پوچھنے لگیں۔"اسفر پاکستان آرہا ہے۔""اچھا ماریہ نے تو اس بارے کچھ نہیں بتایا۔" وہ حیران ہوئیں۔"بس اس کا اچانک ہی پروگرام بن گیا ہے پاکستان آنے کا۔وہاں اس کا بزنس سیٹ ہو چکا ہے۔تو وحید کہہ رہا تھا کہ اب اس کی شادی کر دینی چاہیے۔اٹھائیس سال کا ہونے والا ہے۔""لیکن ہماری بیٹی تو ابھی بیس سال کی ہی ہے نا۔اور اس کی پڑھائی بھی ختم نہیں ہوئی۔" عرفہ بیگم پریشانی سے بولیں۔"ہم لڑکی والے ہیں۔کوئی اعتراض نہیں کر سکتے اور ویسے بھی آج کل اتنا اچھا رشتہ بہت مشکل سے ملتا ہے۔پڑھائی تو بعد میں بھی ہوتی رہے گی۔مجھے اپنی بیٹی کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ ہے۔وہ مجھے کسی جگہ مایوس نہیں کرے گی۔" انہوں نے جیسے عرفہ سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔"ہمم۔جیسے آپ کی مرضی لیکن اس سال کے امتحانات کے بعد ہی شادی کی تاریخ دیجیے گا۔""ہاں تم فکر مت کرو۔میں بات کر لوں گا۔" انہوں نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا تھا۔

------------------------------"اپنی آواز سنا دو جاناں صبر پھر کبھی آزما لینا" موبائل فون کی سکرین پر چمکتا ہوا یہ شعر اسے اچھا لگا تھا کیونکہ یہ اسفر نے اسے بھیجا تھا۔وہ اس کا ہونے والا شوہر تھا۔بچپن میں ہی ان کی منگنی ہو گئی تھی۔لیکن اس رشتے کا تارا نے کم ہی اثر لیا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ وہ اسفر سے بہت محبت کرتی

Posted On Kitab Nagri

تھی اور ہر وقت اس کے خیالوں میں ڈوبی رہتی تھی لیکن اس کے دل میں اسفر کی بہت اہمیت تھی۔ وہ ایک پریکٹکل لڑکی تھی اور محبت وغیرہ پر یقین نہیں رکھتی تھی۔ اس کے ماں باپ کی خواہش تھی کہ اس کی شادی اسفر سے ہو تو اس نے اپنے دل کو ان کی خواہش کے تابع کر لیا تھا۔ ویسے بھی اس نے کسی نا کسی سے تو شادی کرنی ہی تھی۔ اس نے کبھی یہ خواہش نہیں کی تھی کہ اسفر اسے بہت زیادہ محبت کرے اور اس کا دیوانہ ہو جائے۔ کیونکہ اسے بچپن سے اتنی محبت ملی تھی کہ اب اور کی گنجائش نہیں تھی۔ وہ جذباتی لڑکی تو بالکل بھی نہیں تھی البتہ اسفر اس سے محبت کا بہت دم بھرتا تھا۔ وہ اس سے مل تو نہیں سکتا تھا لیکن فون پر اس سے بات کرتا تھا۔ اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کرتا لیکن جواب میں تارا کچھ نہیں کہتی تھی۔ بس ہاں ہوں میں جواب دیتی۔ اور کبھی کبھی تو اس کی کال بھی پک نہیں کرتی تھی۔ پھر اسفر اسے میسج کرتا جیسے اب کیا تھا۔ میسج کرنے کے کچھ ہی دیر بعد اس کی کال بھی آگئی تھی۔ ایک لمحے کو رک کر تارا نے کال پک کر لی تھی۔ "کہاں تھی تم؟ میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟" وہ چھوٹتے ہی پوچھنے لگا۔ "کام تھا ضروری۔" وہ بے نیازی سے بولی۔ "مجھ سے بھی ضروری؟"" "ہاں۔"" "بہت ہی سٹریٹ فارورڈ ہو۔" وہ شاکی لہجے میں بولا تھا۔ تارا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ "ویسے مجھے کچھ کچھ لگتا ہے کہ تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو۔ کیا ایسی ہی بات ہے؟" وہ اس کے روڈ رویے کی وجہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ "نہیں۔ میں اپنے ماں باپ کی مرضی میں خوش ہوں۔"" "اور تمہاری مرضی۔"" "کہا تو ہے جو ان کی مرضی وہ میری مرضی۔"" "کیا تمہیں مجھ سے کوئی دلی وابستگی نہیں؟" اسفر کے سوال پر سہ کچھ پل کیلیے خاموش ہوئی تھی اور اپنے دل کو ٹٹولا تھا لیکن اسے کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی۔ اسے شاید پیار محبت کی باتیں سمجھ ہی نہیں آتی تھیں۔ "اممم۔۔۔۔۔ پتہ نہیں۔" وہ کشمکش میں پڑی بولی۔ "اچھا چھوڑو اس بات کو۔" اسفر نے گہری

Posted On Kitab Nagri

سانس لے کر کہا۔ "چھوڑ دیا۔ "اس نے دو بدو کہا تو اسفر ہنسا۔ "ایک بات بتاؤں۔ "وہ کچھ توقف کے بعد بولا۔ "کیا؟" "کل میں واپس آ رہا ہوں۔ "اس نے اطلاع دی جس پر تارا نے کسی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ "کیوں؟"

"کیوں کا کیا مطلب۔ شادی کرنے کیلیے آ رہا ہوں۔ اور تمہیں دلہن بنا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ "وہ شوخ ہوا۔ "ل..... لیکن میری پڑھائی ابھی کمپلیٹ نہیں ہوئی۔ "تارا پریشان ہوا ٹھی تھی۔ وہ میتھ کے سبجیکٹ کے ساتھ بی ایس سی کر رہی تھی اور فورتھ ائیر کے پیپرز ہونے والے تھے۔ وہ کسی صورت بھی اپنی پڑھائی بیچ میں نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ "تو میں کونسا تمہیں روک دوں گا پڑھائی سے۔ جو رہ گیا ہے امریکہ میں آ کر پڑھ لینا۔ "اسفر نے کہا تو اس نے سینے میں اٹکی سانس خارج کی۔ "شکریہ۔ "وہ ممنون لہجے میں بولی۔ "بھئی اب خالی شکریہ تو نہیں چاہیے مجھے۔ " "تو پھر کیا چاہیے؟ "وہ تعجب سے بولی۔ "جب تم میری دسترس میں آؤ گی تب بتاؤں گا۔ "وہ معنی خیز لہجے میں بولا تھا۔ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر وہ سٹپٹائی تھی۔ "آ..... مجھے لگتا ہے ماما بلا رہی ہے۔ میں رکھتی ہوں۔ خدا حافظ۔ "جب اسے کچھ سمجھ نہ آئی تو یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔ اسفر کان فون سے ہٹا کر سکرین کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران ملک اور سکندر ملک دو بھائی تھے۔ سکندر چھوٹے تھے اور عمران ان سے دو سال بڑے تھے۔ ان کے ماں باپ کا کچھ عرصہ پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ وہ ایک ساتھ بنے دو خوبصورت سے بنگلوں میں اپنی اپنی فیملی کے ساتھ رہتے تھے۔ عمران ملک کی بیوی کا نام عرفہ تھا۔ وہ ان کی دور پار کی رشتہ دار تھیں۔ ایک شادی میں عمران ملک کی والدہ نے اسے اپنے بیٹے کیلیے پسند کر لیا اور پھر کچھ عرصے بعد ہی ان کی شادی ہو گئی۔ جبکہ سکندر ملک نے اپنی پسند سے شادی کی تھی۔ طانیہ ان کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ وہ دونوں ایک ہی ڈیپارٹمنٹ تھے سو محبت کے وار سے نہ بچ سکے۔ آج سے بیس سال پہلے عمران ملک اور عرفہ بیگم

Posted On Kitab Nagri

کے ہاں ایک پیاری سی بچی نے جنم لیا تھا جس کا نام ستارا عمران رکھا گیا۔لیکن اس کی دادی نے اسے تارا کے نام سے پکارا تھا تب سے اس کا یہی نام بن چکا تھا۔تارا کی پیدائش کے دو سال بعد سکندر ملک کے دو جڑواں بچے پیدا ہوئے تھے۔لڑکی کا نام ہانیہ سکندر رکھا گیا جبکہ لڑکے کا نام بالاج سکندر۔وہ دونوں چاندرات کو پیدا ہوئے تھے۔اس لیے بالاج کو چاند کا نک نیم دیا گیا جبکہ ہانیہ کو ہانی کا۔وہ دونوں جتنے معصوم تھے اتنے ہی شرارتی اور چڑچڑے بھی تھے۔ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتے ہی رہتے تھے۔نہ تو انہیں طانیہ بیگم کنٹرول کر سکتی تھی اور نہ ہی وہ اپنے باپ کے بس میں تھے۔انہیں صرف تارا ہی قابو کرتی تھی۔وہ بچپن میں کئی بار ان دونوں کو چھینٹی لگا چکی تھی اسی لیے وہ اس سے بہت ڈرتے تھے۔اور سکندر صاحب نے بھی اسے فل تھرائز دیا ہوا تھا وہ ان دونوں کو سیدھا کرنے کیلیے جو چاہے کر سکتی ہے۔جبکہ طانیہ بیگم کو یہ بات ذرا بھی پسند نہیں تھی کہ تارا ان کے بچوں کو اپنے حکم پر چلائے۔لیکن وہ دونوں سنبھلتے بھی تو اسی سے تھے تبھی مجبوراً چپ تھی۔تارا کے سخت رویے کے باوجود ہانیہ اور چاند اس سے بہت پیار کرتے تھے۔چاند تو اس سے کچھ زیادہ ہی اٹیچڈ تھا۔وہ اس سے اپنی ہر بات شئیر کرتا تھا۔اس کا حکم نہ ماننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔کبھی کبھی وہ اس سے ضد بھی کرنے لگتا تھا۔اس وقت وہ چھوٹے بچوں کی طرح منہ بسورتے ہوئے تارا کو بے حد پیارا لگتا تھا۔اور وہ اس کی بات سے انکار نہیں کر پاتی تھی۔ایک لحاظ سے وہ اس کی گارجین تھی۔سکول میں بھی وہ اسے ہر مشکل سے بچاتی تھی۔جو بچہ چاند سے لڑتا اس کی دھلائی کر دیتی اور کبھی کبھی تو ان ٹیچرز سے بھی لڑ پڑتی جو چاند کو سزا کے طور پر مارتی تھیں۔گھر آکر بھی سارا ہوم ورک وہی اسے کرواتی تھی۔اتنے چھوٹے بچے کو سنبھالنا واقعی بہت مشکل تھا لیکن پتہ نہیں تارا کیسے اس کو ہر کام کر لیتی تھی۔طانیہ بیگم اس بات پر حیران بھی تھیں۔انہیں بچے سنبھالنا پسند نہیں تھا سو یہ کام انہوں نے جان بوجھ کر تارا کو دے دیا اور پھر بعد میں جب بچے ان کے کنٹرول سے نکل گئے تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا لیکن اب وہ کچھ

Posted On Kitab Nagri

بھی نہیں کر سکتی تھیں۔پہلے تو چاند کا صرف دماغ ہی تارا کے کنٹرول میں تھا اب آہستہ آہستہ اس کے دل پر بھی تارا کا سحر چھانے لگا تھا۔وہ نہ تو اپنی اس کیفیت کو سمجھ پارہا تھا اور نہ ہی اس سے چھٹکارا حاصل کر پارہا تھا۔وہ محبت کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا تھا۔اگر تارا اس کے سامنے موجود نہ ہوتی تو اس کے تصور میں آجاتی۔وہ آنکھیں بند کرتا تو سب سے پہلے تارا کا چہرہ دیکھتا۔ایک عجیب سا احساس اسے ہر وقت گھیرے رکھتا۔یہ سب کچھ اس کے ساتھ تب سے ہو رہا تھا جب سے تارا نے اسے خود سے دور کیا تھا۔بچپن میں تو وہ اس کے بہت قریب تھی لیکن جیسے جیسے چاند بڑا ہوتا گیا تارا اس سے دور ہوتی گئی۔اور جب وہ پندرہ سے اوپر کو ہوا تو وہ بالکل ہی اجنبی بن گئی تھی۔چاند کو پہلے اس بات کی وجہ نہیں سمجھ آتی تھی لیکن آہستہ آہستہ وہ جان گیا تھا کہ وہ لڑکا تھا۔اس وجہ سے تارا نے اپنے اور اس کے درمیان حد مقرر کر دی تھی۔تارا اپنی جگہ ٹھیک تھی لیکن چاند کو یہ بہت برا لگا تھا۔وہ تو بچپن سے اس کے پیار کا عادی تھا۔اب وہ دور ہوئی تھی تو اسے پتہ چلا تھا کہ وہ اس کیلیے کیا تھی۔اسے بچپن کے وہ لمحات بہت یاد آتے تھے جو اس نے تارا کی سنگت میں گزارے تھے۔کاش وہ پھر سے ماضی میں جا سکتا۔وہ حسرت سے سوچتا تھا۔لیکن یہ اب ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

س فیدر رنگ کے دل فرنشڈ خوبصورت سے کمرے کے ایک طرف پڑے جہاز سائز بیڈ پر وہ لحاف میں دبکا اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔اس کے سرخ گالوں پر معصومیت چھائی ہوئی تھی۔اس کے بھاری سانس کی مدھم سی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔کمرے کا ماحول بہت ہی پر سکون تھا لیکن کوئی تھا جو اس سکون کو برباد کرنے آرہا تھا۔ہانیہ ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن پکڑے آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی تھی اور چاند کو کسی

Posted On Kitab Nagri

شکاری کی طرح گھورتی آگے بڑھی تھی۔"اوہ بے بی۔کتنے مزے سے سو رہے ہو۔ابھی تمہارا سارا مزا کرکرا کرتی ہوں۔"وہ اس کے قریب آ بولی اور برتن میں ہاتھ ڈال کر کوئی چیز برآمد کی۔وہ ایک آئس کیوب تھی۔جسے اس نے چاند کی گردن کے پچھلی جانب رکھ دیا تھا۔چاند کو جب برف کی شدید ٹھنڈک محسوس ہوئی تو وہ ہڑبڑا کر چیختا اٹھ بیٹھا۔ہانیہ اب اس سے ذرا دور کھڑی ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔چاند کو جب سمجھ آئی کہ ہانیہ نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے اور وہ بھی اس کی نیند کے دوران تو اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔"کالی بھوتنی۔ٹھہرو تم۔میں آج تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔"وہ بستر سے اچھل کر اس کے پیچھے بھاگا تو ہانیہ تیزی سے بھاگتی کمرے سے باہر نکل گئی۔"اب بھاگ کہاں رہی ہو بزدل!"وہ بھڑکتا ہوا کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ یکدم کسی نازک سے وجود سے ٹکرایا تھا۔اسے ایسا لگا تھا جیسے کوئی پھول اس سے ٹکرایا ہو۔اور اس پھول کی خوشبو اس کے ارد گرد پھیل گئی ہو۔اس سحر کے زیر اثر اس کی دھڑکنیں تھمی تھیں۔وہ کچھ پل ساکت سامنے کھڑی تارا کو دیکھنے لگا تھا۔تارا چاچو سے ملنے یہاں آئی تھی اور لاؤنج کے دروازے سے نکل کر راہداری میں داخل ہوتے ہی اس پر کوئی افتاد ٹوٹ پڑی تھی۔اس کا ناک چاند کے سینے سے بہت زور کا بجا تھا۔درد کی شدت سے اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور جب اس نے پیچھے ہٹ کر ناک سہلاتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو سامنے بت بنے چاند کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں غصے کی لہر چمکی تھی۔چاند اسے غصے میں آتا دیکھ کر ہوش میں آیا تھا۔

"ت....تارا.....دیکھو.....م.....میری کوئی غلطی......"وہ ہکلا کر بولتا پیچھے ہٹنے لگا تھا۔تارا نے گہری سانس بھرتے ہوئے غصہ کم کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئی تو اس پر پل پڑی۔"اندھے کہیں کے۔آنکھیں ہیں یا پچ بٹن۔"تارا نے اس کا کان مروڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور تھپڑوں سے اس کی تواضع کرنے لگی۔چاند نے دونوں بازوؤں سے چہرہ تو چھپا لیا تھا لیکن اس کا سر اور کندھوں پر مسلسل ضربیں لگ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"منہ سامنے کرو ذرا۔ تمہاری آنکھیں نکالوں۔ استعمال تو کرنی ہی نہیں کبھی۔ کیا فائدہ پھر؟" وہ اس کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہ رہی تھی اس لیے اس کے بازو پیچھے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ چاند نے کسی کچھوے کی طرف چہرے کو بازوؤں کے کور میں کیا ہوا تھا۔ تارا نے اس کے پیٹ میں مکا مارا۔ "آہ۔" وہ چہرے کی فکر چھوڑ کر پیٹ کے درد کو سہلانے لگا جب ایک تھپڑ اس کے خوبصورت سے بھر بھرے گال پر پڑا۔ اس کا منہ دوسری جانب مڑ گیا۔ یہ منظر دیکھ کر طانیہ بیگم کا دل دہل اٹھا تھا۔ "یہ کیا کر رہی ہو تارا؟" وہ چیخ کر بولی تھیں۔ تارا نے چاند کو چھوڑ کر چچی جان کی طرف دیکھا جو اسے غصے اور نفرت سے دیکھ رہی تھیں۔ "شرم نہیں آتی تمہیں چھوٹوں پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔" وہ اس کے قریب آکر بولیں۔ تارا بحث کے موڈ میں نہیں تھی سو لب بھینچ کر خاموشی سے وہاں سے جانے لگی۔ "رکو تم ایسے نہیں جاسکتی۔ تمہیں بتانا پڑے گا کہ تم نے چاند کو کیوں مارا؟" "اپنے بیٹے سے ہی پوچھیں۔" وہ چبا چبا کر بولتی چلی گئی۔ "بتاتی ہوں اس کے ماں باپ کو سب۔ کچھ زیادہ ہی چھوٹ دے دی ہے انہوں نے اسے۔" طانیہ بیگم پیچھے سے بولیں۔ "ماما تارا کو کچھ مت کہیں۔ غلطی میری تھی۔" چاند نظریں جھکائے بولا تو طانیہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

ہانیہ دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی جب چاند کچن میں داخل ہوا تھا۔ ہانیہ نے تھوک نگلا۔ صبح اس نے چاند کی گردن پر آئس کیوب جو رکھی تھی۔ اور پھر کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا تھا۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ پیچھے کیا ہوا۔ اب اسے لگ رہا تھا کہ چاند اپنا بدلہ ضرور لے گا۔ اس نے ڈرتے ہوئے چاند کی طرف دیکھا جو سپاٹ چہرہ لیے فریج میں سے پانی کی بوتل نکال رہا تھا۔ "اللہ کرے اسے صبح والی بات بھول جائے۔" وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگی۔ اکثر ایسا ہوتا تھا۔ لڑائی کے ٹھیک ایک گھنٹے بعد چاند صاحب سب کچھ بھول بھال کر اس سے کھیلنے آجاتا تھا۔ آخر ایک ہی تو بہن تھی اس کی۔ لڑائی اپنی جگہ لیکن وہ اپنی بہن سے پیار بھی بہت کرتا تھا۔ "گلاس کدھر مر گیا ہے؟" چاند منہ

Posted On Kitab Nagri

بناتے ہوئے بڑبڑایا۔اسے گلاس نہیں مل رہا تھا۔ہانیہ نے تیزی سے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اور گلاس ڈھونڈ کر اسے پکڑایا۔چاند نے ایک نظر خفگی سے اسے دیکھا اور گلاس پکڑے کر کچن میں لگے چھوٹے سے ڈائننگ ٹیبل پر جا بیٹھا۔"لگتا ہے ابھی تک ناراض ہے لیکن شکر ہے غصہ ٹھنڈا ہو گیا اس کا ورنہ اب تک بدلہ ضرور لے چکا ہوتا۔"ہانیہ نے شکر کرتے ہوئے کہا اور پر سکون ہو کر کھانا بنانے لگی۔ تبھی اچانک گرم گھی کا ایک قطرہ اڑ کر اس کے بازو پر آ گرا۔"آہ۔"وہ چیخ مارتی بے ساختہ پیچھے ہٹی تھی۔اس کی آواز سن کر پانی پیتے چاند کو زور سے اچھو لگا لیکن وہ اپنی پرواہ کیے بنا اس کی طرف بڑھا۔"کیا ہوا ہانی؟"وہ اس کے قریب آ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا۔"میرا بازو.....'' وہ سوں سوں کرتی رونے لگی۔"کیا ہوا بازو کو؟"چاند نے اس کے بازو پر دیکھا جہاں گرم گھی لگنے سے چھالہ بن چکا تھا۔اپنی بہن کی تکلیف اس نے دل سے محسوس کی تھی۔"گرم گھی گرا ہے بازو پر۔"وہ جتنی شرارتی تھی روتے ہوئے اتنی ہی معصوم لگ رہی تھی۔"اوہو.....اچھا روؤ نہیں۔ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔تم یہاں بیٹھو۔"چاند نے کسی بڑے کی طرح اسے چپ کروایا اور ڈائننگ ٹیبل پر لا کر بٹھایا۔"برنال کہاں ہے؟"اس نے تیزی سے پوچھا۔"وہاں۔"ہانیہ نے ایک کیبنٹ کی طرف اشارہ کیا تو وہ جلدی سے اس جانب بڑھا۔"میں چاند کو کتنا تنگ کرتی ہوں لیکن وہ میری کتنی فکر کر رہا ہے۔میرا پیارا بھائی۔"وہ سوچ کر مسکرائی تھی۔چاند برنال کی ٹیوب لا کر اسے لگانے لگا۔"لیکن تم اب جتنے بھی اچھے ہو میں خود کو تمہیں تنگ کرنے سے تو کبھی نہیں روک سکتی۔"اس نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ سوچا اور ہاتھ بڑھا کر چاند کے بال خراب کر دیے۔ چاند نے غصے سے سانس اندر کھینچتے ہوئے اسے گھورا۔"باز آ جاؤ تم ہانی۔یہ جو صبح تم نے مجھے تنگ کیا نا۔اللہ نے اسی کی سزا دی ہے تمہیں۔""واقعی؟"ہانیہ نے حیرت سے پوچھا۔"جی ہاں۔"وہ بولا۔"اچھا اب میں تمہیں تنگ نہیں کروں گی۔"وہ شرمندہ لہجے میں بولی لیکن یہ جو ارادہ کر رہی تھی اس پر قائم رہنا اس کیلیے مشکل ہی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا چاند بات سنو۔" چاند کچن سے نکلنے کی والا تھا کہ ہانیہ نے اسے پکارا۔ "کیا؟" اس نے پلٹ کر ہانیہ کو دیکھا۔ "میں آج ٹویشن نہیں جاؤں گی۔ تم تارا آپی سے کہنا میری طبیعت خراب ہے۔" "لیکن میں اکیلا کیسے جاؤں گا؟" وہ گھبرا کر بولا۔ صبح والا واقعی اس کی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔ "تم کوئی چھوٹے بچے ہو جو میرے بغیر نہیں جا سکتے۔" وہ تنک کر بولی۔ "اگر تم میرے ساتھ نہ گئی تو میں تارا کو بتاؤں گا کہ تم جان بوجھ کر چھٹی کر رہی ہو۔" چاند نے دھمکی دی۔ "نہیں نا پلیز۔ مجھے لیسن نہیں آتا۔ اور میرے بازو پر چوٹ بھی لگی ہے تو مجھ سے پڑھنے بھی نہیں ہو رہا۔" وہ بہانے بناتے ہوئے بولی۔ چاند کو اس کی بات ماننی ہی پڑی تھی۔

آج اسفر پاکستان پہنچ چکا تھا۔ عمران صاحب اور عرفہ بیگم اس سے ملنے آئے ہوئے تھے۔ تارا نہیں آئی تھی۔ ماریہ کے پوچھنے پر عرفہ بیگم نے بتایا تھا کہ اس کے ایگزیمز قریب ہیں تو وہ پڑھ رہی ہے۔ اس لیے نہیں آ سکی۔ یہ بات سن کر اسفر کو برا لگا تھا۔ وہ اتنے عرصے بعد پاکستان آیا تھا۔ تارا کے نزدیک اس کی اتنی اہمیت بھی نہیں تھی کہ وہ اپنی پڑھائی چھوڑ کر اس سے ملنے کی آ جاتی۔ وہ برے دل کے ساتھ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور پیچھے سے بڑے ان کی شادی کے بارے میں ڈسکس کرنے لگے------------------------وہ جو یہ سوچ سوچ کر کشمکش میں پڑا ہوا تھا کہ تارا کا سامنا کیسے کرے گا، دروازہ کھولتے ہی اسے یکدم اپنے سامنے دیکھ کر بری طرح سٹپٹایا تھا۔ پہلے تو کبھی تارا نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔ زیادہ تر ملازمہ کھولتی تھی یا عرفہ بیگم۔ اس وقت تارا اپنے کمرے میں ہوتی تھی۔ آج پتہ نہیں کیوں اچانک اس کے سامنے آ گئی تھی۔ وہ تو صبح والا واقعہ یاد کر کے

Posted On Kitab Nagri

گھبرانے لگا تھا۔تارا رک کر تعجب سے اس کے فیس ایکسپریشنز دیکھنے لگی تھی۔"سلام کرنا نہیں آرہا کیا؟" "اسلام علیکم.....تارا!"چاند نے جھٹ سے سلام جھاڑا۔"ہمم۔وعلیکم السلام۔اب اندر بلانے کیلیے اسپیشل انویٹیشن دینا پڑے گا؟"اس نے ابرو اچکائی۔چاند نے نفی میں سر ہلایا۔"نہیں۔"وہ جلدی سے اندر داخل ہوا۔ "ہانیہ نہیں آئی؟"تارا نے سخت لہجے میں پوچھا۔"اس کی طبیعت خراب ہے۔"وہ اس سے نظریں ملائے بغیر بولا۔"اس کی طبیعت تو میں ٹھیک کرتی ہوں جا کر۔تم ذرا ٹیرس پر بیٹھو چل کے۔"وہ کہہ کر دروازے کے ذریعے دوسرے پورشن میں چلی آئی۔ہانیہ جانتی تھی تارا اسے اتنی آسانی سے چھٹی نہیں دے گی اس لیے اس نے پہلے سے ہی پوری تیاری کر رکھی تھی۔اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر کسی لاغر مریض کی طرح پڑی تھی۔ چہرے پر تکلیف کے مصنوعی آثار موجود تھے۔تارا نے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا تو اس نے نقاہت سے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا۔"تارا آپی؟"اس نے رونی صورت بنا کر تارا کو پکارا۔"کیا ہوا ہے تمہیں؟"تارا اس کے قریب آئی۔"سر درد کر رہا ہے اور چکر بھی آرہے ہیں۔لگتا ہے بلڈ پریشر لو ہو گیا ہے۔"اس نے کسی بوڑھے کی طرح کہا۔تارا نے اسے تیکھی نظروں سے گھورتے ہوئے اس کی کلائی پکڑ کر نبض چیک کی۔اس کی ہارٹ بیٹ ٹھیک تھی لیکن یہ نوٹس کرنے سے پہلے تارا کی نظر اس کے بازو کے زخم پر پڑ چکی تھی۔"یہ کیا ہوا ہے؟"""گرم گھی نے میرا بازو جلا دیا۔بہت درد ہو رہا ہے۔"اس کی مسکین شکل دیکھ کر تارا کو اس پر ترس آ ہی گیا تھا۔"اچھا ٹھیک ہے۔آج تم آرام کرو۔"وہ کہہ کر پلٹی تو پیچھے سے ہانیہ نے خوشی سے مسکراتے ہوئے یس کہا تھا۔تارا کچھ یاد آنے پر اس کی طرف مڑی تو اس کے مسکراتے لب تیزی سے سکڑے اور چہرے پر پہلے جیسی بے چارگی چھا گئی۔"میرے خیال سے کچھ دیر تک درد ٹھیک ہو جائے گا۔سوکل کیمسٹری کے تھرڈ چیپٹر کا ٹیسٹ ہو

Posted On Kitab Nagri

گا۔تیاری کر کے آنا۔" وہ حکم دے کر چلی گئی اور ہانیہ کا سارا مزا کرکرا ہو گیا۔

\-------------------------

"تم ابھی تک پڑھنا شروع نہیں ہوئے؟" تارا کی آواز پر تیزی سے مڑا تھا۔ "وہ.....تائی جان نظر نہیں آ رہیں؟" وہ عرفہ بیگم کے بھی بہت قریب تھا کیونکہ وہ اسے طانیہ سے زیادہ پیار کرتی تھیں۔ وہ جب بھی یہاں آتا عرفہ بیگم اس کی پسند کے فرینچ فرائز بنا کر دیتی تھیں۔ "وہ کہیں گئی ہوئی ہیں۔" تارا نے لاپرواہی سے بتایا تو چاند چونک اٹھا "مطلب تم اکیلی ہو؟" اسے عجیب سے گھبراہٹ ہوئی تھی۔ "نہیں تو۔ تم بھی تو ساتھ ہو میرے۔" تارا نے تعجب سے کہا۔ اس کی بات پر چاند کا دل خوشی سے دھڑکا تھا۔ لب بے اختیار ہی مسکرائے تھے۔ تارا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا۔ "اب یہ مسکرایا کس بات پر جا رہا ہے؟" اس نے طنزیہ انداز میں پوچھا تو چاند صاحب ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔ "نہیں۔ میں تو نہیں مسکرا رہا۔" وہ بول کر لب بھینچ گیا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگا تھا۔ تارا سر جھٹک گئی۔ "تم بیٹھ کر لیسن ریوائز کرو۔ میں ابھی آتی ہوں۔" وہ کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ چاند نے ارد گرد دیکھتے ہوئے گہری سانس لی تھی جیسے خود کو تارا کے سحر سے چھڑانے کی کوشش کی تھی۔ "وائے آر یو سو بیوٹی فل؟" وہ دل ہی دل میں تارا کو پکارتا کرسی پر آ بیٹھا اور بے دلی سے پڑھنے لگا۔ کچھ دیر بعد تارا ہال کے دروازے سے نکل کر ٹیرس پر آئی تھی اور اس کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے پاس کوئی بک بھی تھی۔ جسے وہ انہماک سے پڑھنے لگی تھی۔ چاند نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا اور لب کاٹتے ہوئے کتاب پر نظریں جما دیں۔ اس کا دل کر رہا تھا تارا اس سے

Posted On Kitab Nagri

ڈھیر ساری باتیں کرے جیسے وہ پہلے کرتی تھی لیکن اب تو وہ ضرورت پڑنے پر ہی کوئی بات کرتی تھی۔

"تارا!" کچھ دیر بعد بالآخر اس نے دل کی مان کر تارا کو پکار ہی لیا۔ "ہمم۔" تارا مصروف سے انداز میں بولی۔

"س.....سوری۔" وہ جی کڑا کر کے بولا۔ "فار واٹ؟" تارا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کی کالی آنکھیں جب بالاج سکندر کی براؤن آنکھوں سے ٹکرائیں تو کچھ پل کیلیے وقت تھما تھا۔ چاند کی آنکھوں میں پراسرار سی چمک تھی جبکہ تارا کی آنکھوں میں الجھن ابھری تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ بالاج کے دل کا حال پڑھ لیتی وہ تیزی سے نظریں پھیر گیا تھا۔ "آج صبح جو ہوا اس کیلیے۔" "میرے خیال سے میں نے تمہیں تمہاری غلطی کی سزا دے دی تھی۔ اب تمہارا معافی مانگنا بنتا نہیں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔ "مطلب تم مجھ سے ناراض نہیں؟" وہ خوشی ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔ تارا نے دلچسپی سے اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلا دیا۔

"نہیں۔" چاند کھل کر مسکرایا۔ تبھی تارا کے کمرے سے فون کے بجنے کی آواز آئی۔ وہ اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھی۔ اسفر کی کال تھی۔ تارا نے کال پک کر کے فون کان سے لگایا۔ "تم مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی؟" وہ تحکم بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا جو تارا کو ذرا بھی پسند نہیں آیا تھا۔ "میرا ملنا ضروری تھا کیا؟" "میری فیانسی ہو تم۔" "بیوی تو نہیں نا۔ میرے خیال سے ہمارا ملنا اب اتنا بھی ضروری نہیں۔" اس نے اسفر کی دلیل کو رد کیا۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے تم سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت۔ میں تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں۔ آ کر دروازہ کھولو۔" اس کی بات پر تارا کو غصہ چڑھا۔ "آپ پاگل تو نہیں ہو گئے۔ یہاں کیا کر رہے ہیں آپ؟.......پلیز واپس چلے جائیں۔ میں آپ سے نہیں مل سکتی۔" وہ کوئی ڈرپوک لڑکی تو نہیں تھی لیکن ہر لڑکی کی طرح اس میں بھی اپنے کردار کی عزت کا خوف تھا۔ "لیکن میں تو تم سے مل سکتا ہوں۔" اسفر نے اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی اور فون بند کر دیا۔ "ہ....ہیلو.....اسفر۔" وہ دبی دبی آواز میں چلائی تھی۔ پھر فون کان سے ہٹا کر اسے

Posted On Kitab Nagri

دوبارہ کال کرنے لگی۔"اُفف اللہ جی۔اگر چاند نے اسفر کو دیکھ لیا تو کیا سوچے گا وہ میرے بارے میں۔"وہ بے چینی سے سوچنے لگی تھی۔وہ جانتی تھی کہ چاند کی نظر میں اس کا کیسا امیج ہے۔وہ اس کی آئیڈیل تھی۔چاند نے ہمیشہ اسے فالو کیا تھا۔اب اگر وہ اسفر کو تارا کے ساتھ دیکھتا تو اس کی نظر میں تارا کا امیج خراب ہو جاتا جو کہ وہ بالکل بھی نہیں چاہتی تھی۔کچھ سوچ کر وہ کمرے سے نکلی اور لاؤنج کی گلاس وال سے ایک نظر چاند پر ڈالی۔یہاں سے اس کی پشت نظر آرہی تھی۔تارا چپکے سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور نیچے چلی آئی۔ابھی اس نے داخلی دروازہ کھولا ہی تھا کہ اس کا سامنا اسفر سے ہو گیا۔براؤن شرٹ اور جینز میں وہ کافی گڈ لکنگ لگ رہا تھا اور اتنے عرصے بعد اس کے سامنے آیا تھا لیکن نہ تو تارا کے دل کی دھڑکن تھمی تھی نہ ہی تیز ہوئی تھی۔فی الحال غصے کا احساس ہر چیز پر غالب آیا ہوا تھا۔"آپ اندر کیسے آئے؟"اس نے اسفر کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔"دیوار سے کود کر۔"اسفر نے مزے سے بتایا۔تارا نے غصے سے سر جھٹکا۔"اگر کوئی دیکھ لیتا تو؟""تو دیکھ لیتا۔میری فیانسی ہو تم۔""لیکن یہ بات سب کو نہیں پتہ اور جب تک پتہ چلتی میری بدنامی تو چکی ہونی تھی نا۔سب نے کہنا تھا میں نے خود آپ کو بلایا ہے اور.....ماما بابا کیا سوچتے میرے بارے میں؟"اس کی آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔اسفر اس کا ایسا روڈ رویہ دیکھ کر ششدر رہ گیا تھا۔"کیا ہو گیا ہے تارا۔ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔میں ہوں نا۔تم پر کوئی بات نہیں آنے دوں گا۔"اسفر نے کہتے ہوئے اس کے کندھوں کو تھامنا چاہا لیکن تارا پیچھے ہٹ گئی۔پھر گہری سانس لے کر خود کو کول ڈاؤن کرنا چاہا۔"گو۔"وہ سرد لہجے میں بولی تھی۔اسفر کو بھی غصہ آیا۔وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔لیکن اسے اپنے قدم روکنے پڑے تھے۔"تارا.....!"یہ چاند کی آواز تھی۔وہ شاید سیڑھیوں کے اوپر والے دہانے پر پہنچ چکا تھا۔تارا نے خوفزدہ ہو کر اوپر دیکھا اور پھر اسفر کو۔"اسفر پلیز جائیں یہاں سے۔""یہ کون ہے؟"اسفر نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔تارا نے صدمے سے اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"چاند ہے۔" نا چاہتے ہوئے بھی اسے صفائی دینی پڑی۔ اسفر بھی مطمئن ہو گیا۔ اس کی نظر میں بھی چاند ایک چھوٹا سا اور معصوم سا بچہ تھا۔ "تارا کہاں چلی گئی ہو؟" چاند سیڑھیاں اترنے لگا تھا۔ تارا نے ملتجی نگاہوں سے اسفر کو دیکھا۔ "میں نہیں جارہا۔ چاند کو اوپر بھیجو۔" وہ اٹل لہجے میں کہہ کر ایک پلر کے پیچھے ہو گیا۔ تارا کو اتنا غصہ آیا تھا کہ حد نہیں۔ "تارا یہاں کیا کر رہی ہو؟" چاند تعجب سے پوچھتا اس کے قریب آیا تھا۔ "میں جو مرضی کروں۔ تمہیں اس سے کیا ہے۔ دفعہ ہو جاؤ اوپر۔ نیچے آنے کو کس نے کہا تھا تمہیں۔" اسفر کا سارا غصہ اس نے چاند پر نکال دیا۔ چاند کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔ آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔ "میں تو......" وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ جب اسے دائیں جانب کوئی کھٹکا محسوس ہوا۔ اس نے چونک کر پلر کی طرف دیکھا۔ تارا بھی سانس روک گئی تھی۔ "ی....یہاں کوئی ہے۔" وہ ڈرتے ہوئے بولا اور تارا کے پیچھے چھپ گیا۔ """کوئی نہیں ہے۔ تم اوپر جاؤ۔" تارا نے بے زار لہجے میں کہا۔ اسے ایسا لگا تھا جیسے یہاں کوئی بھوت ہو۔ "مجھے اکیلے ڈر لگے گا۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولا۔ "اوہ گاڈ کہاں پھنس گئی۔" وہ روہانسی ہو گئی۔ "چاند مجھ سے مار نہ کھا لینا۔ شرافت سے میری بات مانو۔" وہ تنبیہہ کرتے ہوئے بولی۔ چاند مار کے لفظ پر ٹھٹکا جیسے اسے کوئی آئیڈیا ملا ہو۔ اس نے ارد گرد نظریں دوڑائیں۔ ایک طرف میز پر شیشے کا گلدان پڑا ہوا تھا۔ اس نے بھاگ کر وہ گلدان اٹھایا اور پلر کی طرف بڑھا۔ "رکو چاند کیا کر رہے ہو؟" تارا پریشانی سے پوچھنے لگی۔ "شش۔" چاند نے ہونٹ پر انگلی رکھ کر اسے چپ ہونے کا اشارہ کیا۔ تارا اضطراری کیفیت میں لب چبانے لگی تھی۔ دوسری جانب اسفر بھی پریشان ہو چکا تھا۔ اب وہ یہاں سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے لگا تھا۔ چاند دل ہی دل میں ڈر تو رہا تھا لیکن بظاہر خود کو مضبوط کیے پلر کے قریب جا رہا تھا۔ اسفر کھسک کر تھوڑا بائیں جانب ہوا تو اس کی نظر تارا پر پڑی تھی۔ اس نے جلدی سے سوئچ بورڈ کی طرف اشارہ کیا تو تارا نے سمجھ کر سر ہلایا اور جلدی سے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی۔ چاند آدھے پلر کے گرد

Posted On Kitab Nagri

گھوم چکا تھا لیکن اسفر اب بھی پلر کے دوسری جانب تھا کیونکہ وہ بھی مسلسل پلر کے گرد گھوم رہا تھا اسی لیے چاند کی نظروں سے چھپا ہوا تھا۔ یہاں سے دروازہ قریب تھا۔ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس کے قدموں کی چاپ چاند کو سنائی دے گئی تھی۔ وہ پلر کے پیچھے سے نکلا تو اس کی نظر اسفر پر پڑ گئی تھی لیکن اگلے ہی پل لائٹ بند ہو گئی تھی۔ گپ اندھیرا تو نہیں ہوا تھا لیکن اتنا اندھیرا تھا کہ اسفر آرام سے بچ کے نکل سکتا تھا۔ چاند اس کی پوزیشن تو دیکھ ہی چکا تھا۔ اس نے وہیں سے گلدان کو اسفر کی طرف زور سے پھینکا تھا۔ گلدان اسفر کی کمر کے عین وسط میں لگا تھا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی درد سے سنسنا اٹھی تھی۔ اس نے خود کو چیخ مارنے سے کیسے روکا تھا یہ وہی جانتا تھا۔ نیم اندھیرے میں تارا بھی گلدان اسفر کو لگتے دیکھ چکی تھی اور اور منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔ وہ پریشانی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔ "رکو.......کون ہو تم؟" چاند چلاتے ہوئے اس کے قریب آنے لگا۔ اسفر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ اٹھ کر بھاگ نکلا۔ پیچھے سے چاند جو تیزی سے بھاگتا اس کی طرف آرہا تھا تارا سے بری طرح ٹکرا گیا۔ تارا کے ناک پر ایک دفعہ پھر سے درد اٹھا تھا۔ اور سر بھی چکرا کر رہ گیا تھا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور چیخ مارتی نیچے گر گئی۔ چاند بھی اس کے اوپر ہی گرا تھا۔ اس کی دھڑکنیں پھر سے تھمی تھیں۔ کچھ پل تو اسے سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ یہ ہوا کیا ہے۔ وہ تو اس شخص کے پیچھے تھا جو ابھی یہاں تھا۔ پھر وہ تارا سے کیسے ٹکرا گیا اور اب اس کے اوپر گر چکا تھا۔ یہ بات سوچتے ہی اسے ہوش آیا اور وہ تیزی سے اٹھ کر پیچھے کھسکا۔ تارا کے ساکن وجود میں ہل چل پیدا ہوئی تھی۔ گہرا سانس لیتے ہوئے جیسے اس نے اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے دل و دماغ میں ابلتا جوار بھاٹا جب تک چاند پر نہ گرتا اسے سکون نہیں ملنا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر زمین پر ماری اور پھر آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھی۔ نیم اندھیرے میں بھی چاند کو تارا کی آنکھوں میں سے آگ کی چنگاریاں نظر آگئی تھیں۔ اسے سمجھ آگئی تھی کہ اب اس کی خیر نہیں۔ "ت......تارا....." وہ ہکلاتے ہوئے بیٹھے بیٹھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہی پیچھے ہٹنے لگا۔تارا چہرے پر سفاک سے تاثرات سجائے اس کی طرف بڑھی تھی۔ "You are dead!"اس کی غراہٹ سے چاند کا دل سہم گیا تھا۔"د.....دیکھو.....م.....میں نے جان بوجھ کر یہ نہیں کیا۔میرا یقین کرو۔"وہ ڈرتے ہوئے بول رہا تھا۔"یقین کے بچے۔"تارا یکدم اس پر جھپٹی تھی جیسے کوئی چیل کسی معصوم سے پرندے کو اپنے پنجوں میں دبوچ لیتی ہے۔"تارا!"وہ احتجاجاً بولا۔"چپ ایک دم چپ۔آج میں تمہیں سیدھا کر کے رہوں گی۔آئیندہ ایسی غلطی کرنے کا سوچو گے بھی نہیں۔"وہ دھڑا دھڑ اسے پیٹنے لگی تھی۔ "میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔"وہ اپنا بچاؤ کرتے ہوئے بولا۔"غلطی بتاؤں تمہاری میں؟"تارا نے اس کا کان پکڑ کر مروڑا۔"آہ......"وہ درد سے کراہنے لگا۔"جب میں نے تمہیں ایک دفعہ کہہ دیا تھا کہ اوپر دفعہ ہو جاؤ تو تم نے میری بات کیوں نہیں مانی؟....ہاں""و.....وہاں کوئی تھا۔""یہی....یہی تو تمہاری غلطی تھی۔تم نے اپنے بے وقوف دماغ کی بات مانی۔"اب کہ بار اس کے سر پر تھپڑ پڑا تھا۔"لیکن میں نے اسے خود دیکھا تھا۔"وہ اسے یقین دلانے لگا۔"پھر وہی ڈرامہ۔"وہ اسے پانچ مارنے لگی۔چاند کچھ دیر مار کھاتا رہا پھر تارا کی دونوں کلائیاں پکڑ کر اسے روک دیا۔تارا نے سخت حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ چاند نے اسے مارنے سے روکا ہو۔"تم بہت بری ہو۔"وہ اس کے بازو جھٹک کر کہتا اٹھا اور داخلی دروازے سے باہر نکل کر اپنے گھر چلا گیا۔ تارا حیران وہ پریشان سی دنگ بیٹھی رہ گئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔آپ مجھ پر غصہ کیوں کر رہے ہیں؟ میں نے تو آپ کو منع کیا تھا نا مت آئیں۔"تارا اسفر کی بات کاٹ کر جتاتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔رات کا وقت تھا۔اسفر فون کال کے ذریعے اس پر بھڑک رہا تھا۔تارا جو آج تک سب کو ڈانٹتی آئی تھی اور سب کی محبت کی عادی تھی وہ کیسے اس کی سخت باتیں چپ کر کے برداشت کر لیتی۔"تو کیا میرا تم پر اتنا بھی حق نہیں کہ میں تمہیں مل سکوں۔"وہ شاکی لہجے میں بولا تو تارا کچھ پل کیلیے چپ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اس بات سے انکار نہیں کر رہی اسفر۔آپ کا مجھ پر حق ہے لیکن آپ چھپ کر مجھ سے ملنے آئے یہ آپ نے غلط کیا۔اگر کسی کو پتہ چل جاتا تو جانتے ہیں کیا ہوتا۔سب مجھے برا سمجھتے۔آپ کو کوئی بھی کچھ نہیں کہتا۔آپ مرد جو ہوئے۔"وہ حقیقت پسندی سے بولی۔دوسری طرف اسفر نے بے زاری سے سر جھٹکا۔"اچھا چھوڑو اس بات کو۔جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔تم سے ملنے کے چکر میں میری کمر ٹوٹ گئی۔اور تم نے میرا حال بھی نہیں پوچھا۔"اس کی بات پر تارا کو وہ منظر یاد آیا تھا جب چاند نے گلدان کھینچ کر اسفر پر دے مارا تھا۔اسفر گرتے ہوئے بہت مضحکہ خیز لگا تھا۔تارا نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔"جی بتائیں۔کیسے ہیں آپ؟""اب کیا بتاؤں کیسا ہوں تمہارے بنا۔پتہ نہیں کب ہماری شادی ہو گی....."وہ بے چارگی سے بول رہا تھا جب تارا نے غصے سے گہری سانس کھینچتے ہوئے فون ہی بند کر دیا۔ٹوں ٹوں کی آواز پر اسفر نے فون کان سے ہٹا کر تعجب سے سکرین کو دیکھا اور جب اسے یقین آیا کہ کال واقعی ہی کٹ چکی ہے تو دل مسوس کر کے رہ گیا۔

\-

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج ہانیہ اکیلی پڑھنے آئی تھی۔چاند کل والے واقعے کی وجہ سے ابھی تک اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔"چاند کہاں ہے؟""اپنے کمرے میں۔کہہ رہا تھا میرا دل نہیں کر رہا پڑھنے کو"ہانیہ مزے سے بولی۔اسے تو موقع چاہیے ہوتا تھا چاند کو ڈانٹ پڑوانے کا۔"اس کے دل کی تو ایسی کی تیسی۔"وہ کتاب کو زور سے بند کر کے اٹھی اور سیدھا چاند کے کمرے میں جا پہنچی۔وہ کرسی پر بیٹھا سامنے راٹننگ ٹیبل پر بازو باندھے اور ان پر سر رکھے ہوئے تھا۔دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر تارا کو دیکھا تھا۔تارا کی نظروں میں ایک پل کیلیے کل والا واقعہ گھوما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے پھر سے غصہ آنے لگا تھا۔"یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے تم دونوں بہن بھائیوں نے۔ایک دن وہ نہیں آتی پڑھنے اور دوسرے دن تم۔کیا مسلہ ہے....ہاں؟" وہ اس کے سر پر آ کھڑی ہوئی تھی۔چاند نے جواب دینے کی بجائے چہرہ دوسری جانب پھیر کر بائیاں گال بازوؤں پر ٹکا دیا۔تارا کو اس کا یہ رویہ برا لگا تھا۔"چاند....!" وہ چیخی۔

"تنگ مت کرو تارا۔جاؤ یہاں سے۔" اس کی آواز سے بھرپور ناراضگی جھلک رہی تھی۔تارا لب بھینچ گئی۔

"بالکل نہیں۔تمہیں لیے بغیر تو میں نہیں جاؤں گی۔پیپرز میں دو تین دن رہ گئے ہیں اور جناب کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے۔پھر فیل ہو جاؤ گے" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھی چاند کو کیسے منائے۔"نہیں ہوتا فیل۔اب اتنا بھی نالائق نہیں ہوں۔" وہ خفگی سے بولا۔"مجھے اچھی طرح پتہ ہے تم کتنے پانی میں ہو۔""ہاں تو تمہیں اس سے کیا ہے؟میں پڑھوں نہ پڑھوں میری مرضی۔" وہ اٹھ کر سیدھا ہو بیٹھا اور اسے گھورنے لگا۔"مطلب تم میری بات نہیں مانو گے؟" تارا نے سر اثبات ہلایا اور چاند کو کہنے کوئی موقع دیے بنا اس کا کان پکڑ لیا۔"اب بتاؤ پڑھنا ہے یا نہیں؟" وہ اس کا کان کھینچتے ہوئے اسے کھڑا کر چکی تھی۔"آہ......ہاں پڑھنا ہے۔" وہ لائن پر آ گیا۔"تو پھر چلو۔" تارا اسے کان سے پکڑے گھسیٹتی دروازے کی جانب بڑھی۔"چل رہا ہوں۔کان تو چھوڑ دو۔" وہ روہانسا ہوا۔"یہ کان تب ہی چھوٹے گا جب تمہارے ہاتھ میں کتاب آئے گی۔تم جیسے بھوت باتوں سے نہیں بلکہ لاتوں سے ہی مانتے ہیں۔" وہ چبا چبا کر بولی تھی۔"تم نے مجھے بھوت کہا؟" چاند نے صدمے سے پوچھا تھا۔کان کا درد اسے بھول چکا تھا۔"تمہیں اعتراض ہے؟" تارا نے رک کر ابرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا تو اسنے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔"نہیں۔""گڈ" وہ مسکرا کر دوبارہ چل پڑی تھی۔چاند بے چارہ کان کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا۔اس کی رونی صورت مزید کیوٹ لگنے لگ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ہانی.....!" چاند چیختا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔ہانیہ کو بڑے مزے سے ٹی وی پر کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی اس کی آواز سن کر دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔ "کیا پرابلم ہے تمہیں۔کیوں بھینسے کی طرح چیخ رہے ہو؟" وہ اس سے زیادہ اونچی آواز میں چیخی تھی۔ بھینسے کے لقب ملنے پر چاند کا پارہ مزید ہائی ہوا تھا لیکن ابھی وہ اس بات پر لڑنا نہیں

Posted On Kitab Nagri

چاہتا تھا۔لڑنے کی ایک اور وجہ پہلے سے موجود تھی۔"میری چاکلیٹس کہاں ہیں؟" چاند کا ایک دوست ابروڈ سے واپس آیا تھا اور وہاں سے اس کیلیے چاکلیٹس کا ایک ڈبہ لایا تھا۔چاند کو چاکلیٹس بہت پسند تھی خاص کر کے باہر کے ممالک کی۔پاکستان کی تو وہ اکثر کھاتا رہتا تھا لیکن یہ چاکلیٹس جو ہانیہ کھا چکی تھی یہ انگلینڈ کی تھیں اور چاند نے ہانیہ سے چھپا کر رکھی ہوئی تھیں پھر بھی پتہ نہیں اسے کس جن نے اس بارے میں خبر دے دی تھی۔

"کونسی چاکلیٹس؟" ہانیہ جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے بولی۔"وہی جو میرے دوست نے مجھے گفٹ دی تھیں۔" وہ ضبط سے بولا تھا۔"اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں۔"ہانیہ نے جتایا۔"بھوکی کہیں کی اسی لیے نہیں بتایا کہ تم کھا نہ جاؤ۔""تو اب کونسا بچ گئی ہیں۔بتا دیتے تو مل جل کر آدھی آدھی کھا لیتے۔"ہانیہ نے کندھے اچکا کر کہا۔"تم......تم رکو ذرا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔"وہ خطرناک تیوروں کے ساتھ اس کی طرف بڑھا تو ہانیہ اٹھ کر بھاگنے لگی۔چاند اگر اسے مارتا تو اس نے تارا کو شکایت لگا دینی تھی اور پھر اسے ہی سزا ملنی تھی۔یہ سوچ کر وہ رک گیا اور کچھ سوچ کر لاؤنج سے نکل گیا۔ہانیہ نے اسے تعجب سے جاتے دیکھا۔اور صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔کچھ دیر گزری تو چاند دوبارہ لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔اس کے ہاتھ میں ہانیہ کی پرائز شیلڈ تھی جو اسے میٹرک میں سیکنڈ پوزیشن لینے پر ملی تھی۔ہانیہ اس کے ہاتھوں میں اپنی جان سے عزیز شیلڈ کو دیکھ کر پریشان ہوا ٹھی تھی۔"چاند میں تمہیں پہلے سے بتا رہی ہوں اگر اسے کچھ ہوا تو میں تمہارا جینا حرام کر دوں گی۔"وہ مضطرب سی بولتی اس کی طرف بڑھی۔"دیکھا اپنی دفعہ کتنا غصہ آ رہا ہے۔"چاند پیچھے ہٹتے ہوئے مزے سے بولا تھا۔"چاند!"وہ رونے والی ہو گئی تھی۔چاند پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔وہ شیلڈ کو فضا میں بلند کرتے ہوئے نیچے پھینکنے کی والا تھا کہ وہاں تارا نمودار ہوئی۔"آپی.....یہ دیکھیں چاند کیا کر رہا ہے۔پلیز اسے روکیں۔میری شیلڈ توڑ دے گا یہ۔"ہانیہ نے اسے دیکھ کر روشکر کا سانس لیا تھا جبکہ چاند صاحب سانس سینے میں اٹکا تھا۔وہ کرنٹ کھا کر مڑا تھا اور تارا کو اپنی

Posted On Kitab Nagri

طرف خشمگیں نظروں سے دیکھتا پا کر گھبرا گیا تھا۔اسے پتہ چل گیا تھا اب تارا کے ہاتھوں اس کی خیر نہیں۔وہ ڈرتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا۔"ن... نہیں تارا۔وہ..... میں۔"وہ ہکلاتے ہوئے بول رہا تھا اور تارا آہستہ آہستہ اس کے قریب آتی جا رہی تھی۔"کیا وہ میں؟"تارا نے اس کا کان پکڑ کر مروڑا۔چاند منہ بنا کر رہ گیا تھا۔ "آہ......اس نے میری چاکلیٹس کھائی ہیں۔"وہ بچوں کی طرح شکایت کرنے لگا۔"تو؟......بہن ہے تمہاری۔ تمہیں اگر اس کیلیے اپنی جان بھی دینے پڑی تو تم اس سے دریغ نہیں کر سکتے۔چاکلیٹ تو بہت چھوٹی چیز ہے۔"وہ سخت لہجے میں بولی تھی۔اس کی بات چاند کے دل کو لگی تھی۔ہانیہ اتنی زیادہ اہمیت ملنے پر کھل کر مسکرائی تھی۔"تھوڑے میچور ہو جاؤ اب۔اٹھارہ سال سے اوپر ایج ہو چکی ہے تمہاری اور حرکتیں پانچ سال کے بچوں جیسی ہیں۔چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مت لگ جایا کرو۔"تارا اسے لیکچر دے کر ہانیہ کی طرف بڑھی۔وہ جو بڑے مزے سے چاند کو ڈانٹ پڑتے دیکھ رہی تھی تارا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ٹھٹکی۔اس سے پہلے کہ تارا کا ہاتھ اس کے کان کو پکڑتا اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کانوں کو ڈھانپ لیا۔تارا نے ابرو اچکا کر ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اس کے گال کو چٹکی میں پکڑ کر کھینچ ڈالا۔"آہ.....آپی بہت درد ہو رہا ہے چھوڑیں۔"ہانیہ نے منہ بسورا۔"درد کی بچی۔غلطی کرتے ہوئے تمہیں یاد نہیں رہتا کہ اس کی سزا بھی مل سکتی ہے۔"وہ اب ہانیہ کے لتے لے رہی تھی۔چاند سر جھکائے اپنی ہنسی روکنے لگا تھا۔"م....میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔"وہ منمنائی۔"میں بتاؤں تمہاری غلطی کیا ہے؟.....پہلے تم نے بغیر پوچھے چاند کی چاکلیٹس کھائیں اور اب جھوٹ بول رہی ہو۔"تارا نے اسے تیکھی نظروں سے گھورا۔"سوری آئندہ نہیں کروں گی۔"وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتی تھی۔جلدی سے سوری کر لیتی تا کہ سزا سے بچ جائے لیکن تارا اسے سزا دے کر ہی چھوڑتی تھی۔اب بھی اس نے ہانیہ کو چاند کا کمرہ صاف کرنے کی سزا دی تھی۔مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق وہ چاند کا کمرہ صاف

Posted On Kitab Nagri

کرنے لگی جو بہت ہی بری حالت میں تھااور چاند جان بوجھ کر کمرے میں مزید گند پھیلانے لگا تھا۔

صبح کے آٹھ بج چکے تھے۔نیم اندھیرے کمرے میں خنکی اور ٹھنڈک تھی۔وہ بیڈ کے ایک کنارے پر اوندھے منہ لیٹا سو رہا تھا۔براؤن بال ماتھے پر گرے اس کے خوبصورت سے چہرے کو چار چاند لگا رہے تھے۔وہ پوری طرح سے خوابوں میں گم تھا جب تارا اس کے کمرے میں داخل ہوئی اور لائٹ آن کی۔چاند کی نیند میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔تارا نے کچھ پل دلچسپی سے اس کے کیوٹ چہرے کو دیکھتی رہی تھی۔پھر مسکرا کر سر جھٹکتے آگے بڑھی اور چاند پر سے بلینکٹ پیچھے ہٹایا۔سردی نے چاند کے مزاج اچھی طرح پوچھے تو اس کی نیند ٹوٹ گئی۔وہ ڈسٹرب ہوتے ہوئے منہ بنا گیا لیکن آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔"چاند اٹھو۔"تارا کا کڑک دار حکم صبح سویرے سن کر چاند کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر سامنے کھڑی تارا کو دیکھا۔کتنا ہی عرصہ ہو گیا تھا تارا کبھی ایسے صبح کے وقت اس کے کمرے میں نہیں آئی تھی۔وہ بے یقین سا رہ گیا تھا۔تارا کمر پر ہاتھ ٹکائے اسے گھور رہی تھی۔"اگر حیرت کا دورہ ختم ہو گیا ہو تو اٹھنے کی زحمت کر لو۔"اس کی بات سن کر وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا۔"ک.....کیا ہوا؟....تم اتنی صبح......"وہ گھبرا کر بول رہا تھا۔"ابھی تو کچھ نہیں ہوا لیکن اگر تم نے میری بات نہ مانی تو بہت کچھ ہو جائے گا اور اتنی صبح بھی نہیں ہے۔ٹائم دیکھو ذرا آٹھ بج چکے ہیں۔""تو آٹھ ہی بجے ہیں نا۔"وہ تعجب سے بولا۔"ہمم۔جاگنگ کرنے کیلیے یہ وقت بہتر رہے گا۔"تارا نے سر اثبات میں ہلایا۔"جاگنگ؟"چاند کو سخت پریشانی ہوئی تھی۔ابھی تو باہر اتنی دھند تھی۔"جی۔اب اٹھ کر جلدی سے فریش

Posted On Kitab Nagri

ہو جاؤ۔پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔"تارا نے حکمیہ لہجے میں کہتے ہوئے ایک نظر کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔چاند نے رونے والا منہ بنا کر گہری سانس خارج کی اور سر ہاتھوں میں گرا لیا۔اس کی آنکھیں پھر سے بند ہونے لگی تھیں۔"جلدی۔"باہر سے تارا کی آواز سن کر وہ پھرتی سے اپنے حواسوں میں آیا اور بیڈ سے اتر گیا۔دراصل کل چاند کا ٹیسٹ خراب ہوا تھا تو تارا نے اسے ٹیرس پر سو چکر لگانے کی سزا دے دی۔ پچاسویں چکر پر ہی چاند کی حالت خراب ہو گئی تھی۔اس کا سانس بری طرح پھول گیا تھا۔تارا نے اسے صبح اپنے ساتھ جاگنگ پر لے جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تارا.....رکو۔مجھ سے اب مزید نہیں چلا جا رہا۔"چاند گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر نیچے جھک چکا تھا۔اس کا سانس پھول گیا تھا۔تارا جو نارمل سپیڈ سے ٹریک پر دوڑ رہی تھی رک کر مڑی۔چاند اس سے چند قدم پیچھے تھا۔"بس اتنی سی ہمت ہے؟"وہ ناک چڑھا کر بولتی اس کے قریب آئی۔"بیس چکر تو لگا چکے ہیں ہم۔اور یہ اتنا بڑا ٹریک ہے۔اب میں سانس بھی نہ لوں۔"وہ روہانسا ہو گیا۔جب اسے پتہ چلا تھا کہ تارا بھی اس کے ساتھ جاگنگ کرے گی تو وہ بہت خوش ہوا تھا۔سردی اور گرم بستر چھوڑنے کا غم بھی بھول گیا تھا لیکن اب تو صحیح معنوں میں اس کے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔اتنی سردی میں بھی اسے بھاگ بھاگ کر پسینہ آگیا تھا۔تارا کے خوبصورت چہرے پر بھی پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے جو سورج کی ہلکی ہلکی سی روشنی میں منعکس ہو کر چاند کو مبہوت کر رہے تھے۔وہ بمشکل اس سے اپنی نظریں ہٹا پایا تھا۔"تم اتنے نازک مزاج کیوں ہو چاند؟......مردوں کو کمزور نہیں ہونا چاہیے کہ جب وقت پڑے تو وہ بزدلی دکھائیں۔ہر مشکل سے لڑ جانے کا حوصلہ ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کے فیصلے خود کر سکیں۔ تم کب تک مجھ پر انحصار کرو گے؟" وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔ "مجھے فیصلے کرنے نہیں آتے۔ تم جو ہو میرے ساتھ۔ مجھے ہر قدم پر تمہاری گائیڈینس چاہیے۔" وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔ "اور جب میں تمہارے ساتھ نہ ہوئی تو؟" تارا نے ابرو اچکائی۔ چاند کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ وہ اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ لیکن کبھی نا کبھی تو ایسا ہونا ہی تھا۔ "تو میری دنیا ویران ہو جائے گی۔ میرے لیے جینا مشکل ہو جائے گا اور تم کہہ رہی ہو کہ زندگی کے فیصلے خود کیا کروں۔" وہ سوچ کر خود پر ہنسا تھا۔ "کیا سوچ رہے ہو؟" تارا نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔ "کچھ نہیں۔" وہ نفی میں سر ہلا کر آگے بڑھ گیا۔ تارا بھی اس کے ساتھ چلنے لگی۔ "پیپرز کے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" وہ کبھی کبھی اس سے ایسے ہی دوستانہ رویہ اختیار کر لیا کرتی تھی۔ لیکن رعب تب بھی اس کے لہجے میں موجود ہوتا تھا۔ "ابھی سوچا نہیں۔ تم ہی بتا دو کیا کروں؟" "پھر وہی۔ خود فیصلہ کرو کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔" وہ چڑ کر بولی۔ "میرا ارادہ تو ایگزیمز کے بعد اپنی نیند پوری کرنے کا ہے۔" وہ مزے سے بولا۔ تارا نے اس کے سر پر تھپڑ لگایا۔ "مجھے تم سے یہی امید تھی۔" وہ تاسف سے بولی۔ "اب تم مجھ سے جیسی امید رکھو گی میں نے تو ویسے ہی کرنا ہے نا۔" وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولا۔ تارا ہنس پڑی۔ چاند کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ اس نے تارا کے ہنستے ہوئے چہرے پر دوسری نظر ڈالنے کی غلطی نہیں کی تھی۔ "بڑی باتیں بنانی آ گئی ہیں تمہیں۔ مطلب اتنے بھی معصوم نہیں ہو۔" وہ اسے تیکھی نظروں سے گھورتی بولی۔ "ابھی تو تم نے میری باتیں سنی ہی کہاں ہے۔ کاش کبھی تم میرے دل کا حال سن لو۔" وہ حسرت سے اسے دیکھنے لگا تھا۔ پھر خود کو کوستا سر جھٹک گیا۔ "ہاں میں معصوم نہیں ہوں۔ تم ہی مجھے بچہ سمجھتی ہو۔" وہ منہ بنا کر کہتا بالکل بچہ ہی لگ رہا تھا۔ تارا اسے دیکھ کر رہ گئی۔ چاند نظریں پھیر کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ تبھی اس کی نظر ایک کتے پر پڑی جو تیزی سے بھاگتا ان کی ہی طرف آ رہا تھا۔ "تارا.....!" وہ چیختا تارا کے پیچھے چھپ گیا۔ تارا طنزیہ ہنسی۔ ابھی تو وہ اس سے شکایت کر

Posted On Kitab Nagri

رہاتھا کہ وہ اسے بچہ سمجھتی ہے۔اور اب بچوں کی طرح ڈر رہا تھا۔"اوہ چاند صاحب کتے سے ڈر گئے۔" وہ بولی اور جھک کر قریب آتے کتے کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگی۔کتے کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بھی تھی جو شاید اس کی مالکن تھی۔"مانو....." وہ لڑکی بولی تو کتے نے پلٹ کر اسے دیکھا اور اس کے جانب بڑھ گیا۔تارا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔"مانو تو بلی کا نام ہوتا ہے نا۔" چاند نے تارا سے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔اس کی بات کتے کی مالکن نے بھی سن لی تھی۔اس کی نظر چاند پر پڑی تو کچھ دیر ہٹ نہیں سکی تھی۔پھر وہ کھل کر مسکرائی تھی۔تارا اس لڑکی کے چہرے کے تاثرات غور سے دیکھ رہی تھی اور نجانے اسے اتنا برا کیوں لگ رہا تھا۔"ہائے۔میرا نام زویا ہے۔اور آپ کا؟" وہ چاند کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی اور اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر بڑے میٹھے لہجے میں بولی تھی۔چاند تو بھونچکا کر رہ گیا تھا۔تارا کی خشمگیں نظریں خود پر محسوس کر کے اس نے تھوک نگلا تھا۔تارا انتظار کر رہی تھی کہ چاند اس لڑکی کو کیا ریسپانس دیتا ہے۔اسے طریقے سے ہینڈل کرتا ہے یا اس کے ہاتھ کو تھام لیتا ہے۔لیکن چاند تو بچوں کی طرح جھینپ کر نامحسوس طریقے سے تارا کے پیچھے ہو گیا تھا۔زویا ابرو اچکا کر دلچسپی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔اس اپنا ہاتھ ابھی تک پیچھے نہیں ہٹایا تھا۔تارا کو اب اس لڑکی کی ڈھٹائی پر غصہ آنے لگا تھا۔اس نے زویا کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر زور سے اپنا ہاتھ مارا۔زویا نے ہاتھ کے درد کو سہلاتے ہوئے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔"وہ تم سے ہاتھ نہیں ملا رہا تو تھوڑی شرم کر لو۔" تارا نے اسے شرم دلائی۔"یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے۔تم بیچ میں مت پڑو تو بہتر ہو گا۔" زویا بھڑکی۔چاند کو اس پر غصہ آیا۔اس لڑکی کی وجہ سے اسے تارا سے مار بھی پڑ سکتی تھی۔"اور تم اپنی نظروں کو کنٹرول کرو ذرا تو بہتر ہو گا۔" تارا نے اسے دوبدو جواب دیا اور چاند کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گئی۔چاند اتنے عرصے بعد تارا کے ہاتھ کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے کسی عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"وحید تو پندرہ اپریل کی تاریخ کہہ رہا تھا۔ میں نے سوچا آپ سے مشورہ کر کے ہی اسے کوئی تاریخ دوں۔" عمران صاحب اپنے بھائی سکندر کے ساتھ تارا کی شادی کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔ جب طانیہ بیگم چائے کے کپ ٹرے میں رکھے لاؤنج میں داخل ہوئی تھیں۔ "ہمم۔ پندرہ تاریخ ہی ٹھیک رہے گی۔ تارا کے ایگزیمز ختم ہو جائیں گے نا اس وقت تک؟" سکندر صاحب بولے۔ طانیہ بیگم نے باری باری دونوں کو چائے کے کپ پکڑائے اور سکندر صاحب کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئیں۔ "ہاں۔ اسفر کہہ رہا تھا کہ تارا شادی کے بعد بھی جتنا چاہے پڑھ سکتی ہے۔" "چلو اللہ کا شکر ہے تارا کو اچھا سسرال ملا۔" سکندر صاحب مشکور لہجے میں بولے۔ "اللہ اس کے نصیب اچھے کرے۔" طانیہ بیگم بھی مروتاً گویا ہوئی تھیں۔ ہانیہ لاؤنج سے باہر دروازے کے قریب کھڑی یہ ساری گفتگو سن چکی تھی۔ "اوئے ہوئے۔ تارا آپی کی شادی۔ کتنا مزا آئے گا نا۔ میں تو ڈھیر ساری شاپنگ کروں گی۔" وہ خوشی سے اچھلنے لگی تھی۔ یہ بات جتنی اس کیلیے خوش کن تھی بالاج سکندر کیلیے اتنی ہی تکلیف دہ ثابت ہونے والی تھی

____

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کیک کس کیلیے ہے؟" چاند نے خوبصورت سے چاکلیٹ کیک کو دیکھتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا تھا۔

"تمہارے لیے نہیں ہے۔" ہانیہ نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے ہٹایا۔ "مجھے تم سے ایسی توقع بھی نہیں کہ تم مجھے کیک بنا کر کھلاؤ گی۔" "اچھی بات ہے۔ غلط جگہوں پر توقعات باندھنی بھی نہیں چاہیے۔" ہانیہ کیک پر چاکلیٹ چپس بکھیرتے ہوئے مصروف سے لہجے میں بولی۔ "شکریہ اس نصیحت کیلیے۔ اب بتاؤ کس کیلیے ہے

Posted On Kitab Nagri

یہ؟" وہ جل کر بولا۔ "میرے لیے۔" اس نے جھوٹ بولا۔ دراصل یہ کیک اس نے تارا آپی کیلیے بیک کیا تھا۔ تارا کی شادی ہونے والی تھی۔ اور وہ اسے چاند سے پہلے وش کرنا چاہتی تھی۔ جب بھی تارا کی برتھ ڈے ہوتی ہانیہ اور چاند میں مقابلہ لگ جاتا کہ کون پہلے تارا کو وش کرتا ہے اور کون اسے زیادہ اچھا گفٹ دیتا ہے۔ اب اگر ہانیہ اسے کیک بیک کرنے کا اصل مقصد بتا دیتی تو چاند اس پر برتری لے جاتا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ خبر چاند کو اس قابل ہی نہیں چھوڑے گی کہ وہ اسے وش کر سکے۔ کچھ دیر بعد وہ تارا کے کمرے میں موجود تھی۔ "دیکھیں تارا آپی۔ میں نے آپ کیلیے اپنے ہاتھوں سے کیک بنایا ہے۔" وہ چہکتے ہوئے تارا کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ تارا کو ابھی ابھی اسفر نے کال کی تھی۔ ہانیہ کے آنے پر اس نے کال کاٹ دی تھی اور مسکرا کر ہانیہ کو دیکھنے لگی۔ "یہ کس لیے؟" "آپ کی شادی کی خوشی میں۔" "اوہ تو خبر تم تک پہنچ گئی۔" "ہاں۔ تایا جان بابا سے بات کر رہے تھے تو میں نے سن لیا۔" "بڑی تیز ہو تم۔" "ہاں بس کبھی غرور نہیں کیا۔ اچھا اب میری تعریفیں کرنا بند کریں اور کیک چیک کر کے بتائیں کیسا ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ تارا نے کانٹے سے کیک کاٹ کر منہ میں ڈالا۔ کیک واقعی مزے کا تھا۔ "بہت مزے کا ہے۔" وہ مسکرا کر بولی۔ ہانیہ کے چہرے کی چمک مزید بڑھ گئی۔ "آخر میں نے بنایا ہے آپ کو پسند کیسے نہ آتا۔" اسے اپنی تعریفیں کرنے کا کچھ زیادہ ہی شوق تھا۔ "ہمم۔ صحیح کہا۔" تارا نے سر ہلا کر اس کی تائید کی۔ "اچھا ویسے دلہا بھائی کیسے ہیں؟.... کوئی تصویر ہی دکھا دیں۔" وہ شرارت سے پوچھنے لگی۔ تارا نے اسے گھورا۔ "میرے پاس ان کی کوئی تصویر نہیں۔" وہ سچ ہی بول رہی تھی۔ اس کے پاس اسفر کی کوئی تصویر نہیں تھی۔ "اوئے ہوئے۔ ان....." ہانیہ ہنسی۔ "مار نہ کھا لینا۔" تارا نے کیس تو اس کی ہنسی کو بریک لگی۔ "ارے نہیں نہیں۔ میں تو کچھ بھی نہیں کہہ رہی۔" وہ جلدی سے سیریس ہو گئی۔ "ویسے جب آپ شادی کے بعد چلی جائیں گی تو مجھے آپ کی بہت یاد آئے گی۔" ہانیہ اداسی سے بولی۔ "یہی اصول ہے۔ ہر لڑکی کو ایک نا ایک

Posted On Kitab Nagri

دن اپنا بھر چھوڑنا پڑتا ہے۔ تم اداس مت ہو میں تم سے فون پر بات کرتی رہوں گی۔" اسے تسلی دیتے ہوئے تارا کو چاند کی یاد آئی تھی۔ وہ اس سے کتنا اٹیچڈ تھا۔ پتہ نہیں اس کے جانے کے بعد وہ اسے کتنا یاد کرے گا۔ وہ بھی تو چاند کو بہت مس کرنے والی تھی۔ بظاہر تو وہ چاند سے سخت رویہ اختیار کیے ہوئے تھی اور ہر وقت اسے ڈانٹتی رہتی تھی لیکن وہ اسے بہت زیادہ پیار کرتی تھی۔ اس سے دور جانا اس کیلیے بھی آسان نہیں تھا۔

"پھر غلط۔" تارا کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ اس نے چاند کے سر پر رکھ کر تھپڑ مارا تھا۔ چاند بے چارہ سی کر کے رہ گیا۔ کل اس کا انگلش کا پیپر تھا۔ اور اسے ایک اہم مضمون یاد نہیں ہو رہا تھا۔ وہ پڑھائی میں نارمل ہی تھا جبکہ ہانیہ ٹاپر تھی۔ "میں نے خود یاد کیا تھا۔ پتہ نہیں کیسے بھول گیا۔" وہ بے چارگی سے کہنے لگا۔ "اب یہاں کھڑے ہو کر یاد کرو تو نہیں بھولے گا۔ چلو شاباش۔" تارا نے بمشکل خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔ اگر وہ اپنا ہی لیکچر شروع کر دیتی تو چاند کا وقت ضائع ہوتا۔ چاند نے منہ بنا کر کتاب پکڑی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ہانیہ نے اسے ایک دل جلانے والی سمائل پاس کی تھی۔ وہ بس صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا تھا۔ "ایسی بہن ہو تو دشمنوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔" وہ جل کر سوچنے لگا۔ مضمون کا ٹیسٹ دیتے وقت اس نے ہانیہ کو اتنے اشارے کیے تھے کہ اسے ایک لائن بتا دے لیکن مجال ہے جو اس کے کان پر جوں بھی رینگی ہو۔ چاند کی مدد نہ کرنے کی تو اس نے قسم کھائی ہوئی تھی۔ وہ جلتا کڑھتا مضمون کے رٹے لگانے لگا۔ اس کی نظر بھٹکتے ہوئے تارا پر پڑی تھی۔ وہ چہرے پر دھوپ پڑنے کی وجہ سے ڈسٹرب ہو رہی تھی۔ سردی کی وجہ سے وہ ٹیرس پر دھوپ میں بیٹھ کر ہی پڑھائی کرتی تھی اور

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انہیں بھی پڑھاتی تھی۔ سارے جسم کا درجہ حرارت تو نارمل ہو جاتا لیکن اس کا چہرہ حد سے زیادہ تپ جاتا تھا۔ پھر وہ چہرے کے سامنے کسی کاپی کی چھاؤں کر لیتی لیکن زیادہ دیر ایسا کرنا بھی مشکل ہی تھا۔ اب بھی وہ تھک کر کاپی والا ہاتھ نیچے کر چکی تھی۔ چاند نے کچھ سوچا اور ایک قدم آگے بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑی بک کی چھاؤں تارا کے چہرے پر آگئی تھی۔ تارا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو وہ گڑبڑا کر کتاب پر نظریں جما گیا۔ اس کا خیال تھا کہ تارا کو اس کے اس عمل کے بارے میں نہیں پتہ چلے گا لیکن وہ جان گئی تھی۔ " تھینکس۔"تارا ذرا سی مسکرائی تھی۔ "کیوں؟......میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔" وہ تیزی سے بول اٹھا۔ تارا ہنس پڑی۔ چاند گہری سانس کھینچ کر رہ گیا تھا۔ "فار دس شیڈو۔"تارا نے کتاب کی طرف اشارہ کیا۔ چاند نے چونکنے کی اداکاری کی۔ "اوہ اچھا اس کیلیے۔" وہ ایسے بول رہا تھا جیسے اسے اب پتہ چل رہا ہو کہ وہ انجانے میں تارا کی مدد کر رہا ہے۔ "ہمم۔ میں سوچ رہی ہوں کیوں نا تمہیں سارا وقت یہیں کھڑا کیے رکھوں۔"تارا مزے سے بولی۔ "کر دو۔" وہ تارا کے سکون کا باعث بنتا اس سے بڑھ کر اسے اور کیا چاہیے تھا۔ "واقعی؟"تارا نے ابرو اچکائی۔ چاند نے اس کی آنکھوں میں دیکھے بنا سر اثبات میں ہلا دیا۔ " کبھی میرے لیے تو ایسے چھاؤں نہیں کی۔"ہانیہ نے شکوہ کیا۔ "تم نے کبھی میرے لیے کچھ کیا ہے؟" وہ ترخ کر بولا تھا۔ "دوپہر کو جو کھانا ٹھوسا تھا وہ میں نے ہی بنایا تھا۔" وہ منہ پھٹ لہجے میں بولی۔ "اچھا بس۔ لڑنے مت شروع ہو جانا۔"تارا نے جنگ کے آثار نمودار ہوتے دیکھ لیے تھے اسی لیے شروع سے ہی ان پر فل سٹاپ لگایا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو گھوری سے نواز دوبارہ پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ "چاند بیٹھ جاؤ۔" کچھ دیر بعد تارا نے کہا۔ "نہیں میں ٹھیک ہوں۔" وہ بولا۔ " کھڑے ہو کر ٹیسٹ کیسے لکھو گے؟"ٹیسٹ کے ذکر پر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ "ابھی تھوڑا سا رہتا ہے۔" وہ ڈرتے ہوئے بولا۔ تارا گہری سانس لے کر اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفر تارا کے گھر موجود تھا۔پہلے تو چھپ کے آیا تھا تو ناکام ہی ہوا تھا اب وہ عرفہ بیگم سے اجازت لے کر تارا سے ملنا چاہتا تھا۔"آنٹی کیا میں تارا کو اپنے ساتھ کچھ وقت کیلیے لے جا سکتا ہوں؟"سلام دعا کے بعد اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔"کیوں نہیں بیٹا۔وہ تمہاری امانت ہے۔"کچھ دیر توقف کے بعد عرفہ بیگم بولیں تو اسفر مسکرا دیا۔ اسی اثناء میں تارا چائے کا کپ ٹرے میں رکھے لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔اسفر کی نظریں اس پر جم ہی گئی تھیں۔

"اسلام علیکم۔"تارا نے پر اعتماد لہجہ میں سلام کیا اور عرفہ بیگم کو چائے پکڑا کر اس کی طرف بھی ایک کپ بڑھایا۔"تارا تم تیار ہو جاؤ۔اسفر تمہیں کچھ دیر کیلیے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔"عرفہ بیگم کے حکم پر اسے سخت حیرت ہوئی تھی۔ لیکن وہ انکار نہیں کر سکی تھی۔"جی۔" بالکل کسی روبوٹ کی طرح سپاٹ لہجے میں کہتی وہ لاؤنج سے نکل گئی۔جب تک وہ تیار ہوئی اسفر چائے پی چکا تھا۔کچھ دیر بعد وہ دونوں داخلی دروازے سے نکل کر پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ تبھی وہاں چاند نمودار ہوا تھا۔تارا اس وقت گاڑی میں بیٹھ رہی تھی اور اسفر گاڑی کا دروازہ بند کر رہا تھا۔کچھ پل تو چاند کو سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔تارا کسی لڑکے کے ساتھ کیوں جا رہی تھی اور کہاں جا رہی تھی۔یہ سوال اس کے ذہن میں گردش کرنے لگے تھے۔اس نے کبھی تارا کو ایسے کسی کے ساتھ نہیں جاتے دیکھا تھا۔یہ کیا معاملہ تھا۔وہ سمجھتے ہوئے بھی سمجھنا نہیں چاہ رہا تھا۔وہ بے چین ہو چکا تھا۔جیسے اس کے دل پر چھریاں چل رہی ہوں۔ جیسے اسے اپنی کسی قیمتی چیز کے کھو جانے کا خوف لاحق ہو گیا ہو۔کچھ سوچ کر وہ اندر بڑھا لیکن لاؤنج کے دروازے پر اسے رک جانا پڑا۔اندر سے عرفہ بیگم کی آواز آ رہی تھی۔وہ عمران صاحب کو تارا کے اسفر کے ساتھ جانے کی اطلاع دے رہی تھیں۔دوسری طرف سے کچھ

Posted On Kitab Nagri

کہا گیا تھا۔"اسفر نے بڑی چاہت سے کہا تھا تو میں انکار نہیں کر سکی۔"وہ بولیں تھیں۔تو تائی جان نے تارا کو خود اسفر کے ساتھ بھیجا تھا۔اب تو چاند سے اس کی وجہ پوچھنے کی ہمت بھی نہیں رہی تھی۔

"ہائے اللہ یہ کیا ہو رہا ہے؟.....اتنا پیارا ہیرو اگر مجھے ملتا تو میں خوشی سے مر ہی جاتی۔"ہانیہ ٹی وی سکرین کی جانب دیکھتی افسردگی سے بڑبڑائی تھی جہاں کوئی مووی لگی ہوئی تھی۔ہیرو بے چارہ ہیروئن کیلیے رو رہا تھا اور ہیروئن صاحبہ اسے چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ جا رہی تھیں۔لاؤنج میں داخل ہوتے چاند نے بھی یہ سین دیکھا تھا۔اسے اپنا آپ اس ہیرو سے مختلف نہیں لگا تھا۔اس سین نے اسے مزید اداس کر دیا تھا۔پہلے تو وہ کبھی ڈراموں اور کہانیوں کو سیریس نہیں لیتا تھا کیونکہ وہ سب جھوٹ پر ہی تو مبنی ہوتی تھیں لیکن اب اسے احساس ہوا تھا کہ یہ جو کہانیاں تخلیق ہوتی ہیں کہیں نا کہیں ان کا تعلق حقیقت سے بھی ہوتا ہے۔"اے لڑکی اگر تم نے میرے ہیرو کو نہ اپنایا تو میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔"ہانیہ جذباتی انداز میں موویٰ کی ہیروئن سے کہہ رہی تھی۔چاند نے سکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔"ہانیہ!"وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔ہانیہ نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر ناک سکوڑ کر دوبارہ ٹی وی دیکھنے لگی۔"مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے۔""جلدی پوچھو اور جاؤ؟"وہ بے زار لہجے میں بولی۔"یہ.....اس موویٰ کا اینڈ کیا ہے؟"اس نے ذرا ٹھہر ٹھہر کر پوچھا۔ہانیہ نے تعجب سے اسے پوچھا۔"تمہیں کب سے کہانیوں میں انٹرسٹ ہونے لگا؟""فضول سوال چھوڑو۔اور میری بات کا جواب دو۔"وہ منہ بنا کر بولا۔اس کے سوال کا جواب جو نہیں آتا تھا اسے۔"پتہ نہیں۔ابھی تو میں نے آدھی دیکھی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔"وہ کندھے اچکا کر بولی۔"اچھا آگے کر کے دیکھو نا ہیر وئن ہیر و کو مل جاتی ہے کہ نہیں؟"وہ پتہ نہیں کیا پوچھنا چاہ رہا ہے۔ہانیہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔"نہیں نا۔اگر اینڈ کا پہلے ہی پتہ چل جائے تو کہانی کا مزا نہیں رہتا۔"وہ منہ بنا کر بولی۔"تم کبھی میرے کام نہ آنا۔"وہ جل کر بولتا اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔"اس میں کام نہ آنے والی کیا بات ہوئی؟"ہانیہ نے الجھ کر اسے جاتے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا کھانا پسند کرو گی؟"اسفر نے تارا کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔"کچھ بھی۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔"مطلب سب کچھ کھا سکتی ہو؟"اسفر نے ابرو اچکائی۔تارا نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔"اوہ شکر ہے مجھے نخریلی بیوی نہیں ملی۔"وہ کہہ کر ویٹر کی جانب متوجہ ہو گیا اور کچھ آرڈر کرنے لگا۔اس وقت دوپہر کا وقت تھا اور وہ لنچ کرنے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں آئے ہوئے تھے۔ویٹر آرڈر لے کر جا چکا تھا اور تارا ابھی تک ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔"میری بھی یہ حسرت کی رہ جانی ہے کہ تم کبھی مجھے مبہوت ہو کر دیکھے۔"اسفر نے اداس لہجے میں کہا تو تارا نے ایک نظر اسے دیکھا۔پھر گہری سانس لے کر سر جھٹکا۔"آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"وہ کچھ توقف کے بعد بولی۔"کیسا؟"اسفر نے نا سمجھی سے پوچھا۔"یہی مجھے اپنے ساتھ نہیں لے کر آنا چاہیے تھا۔"اسے یہ ٹینشن لگی ہوئی تھی کہ پتہ نہیں ماما بابا اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے حالانکہ یہ ایسے لمحات ہوتے ہیں جب لڑکیاں سب کچھ بھول کر صرف اور صرف اپنے محبوب کو سوچنا چاہتی ہیں۔اسے ہی دیکھنا چاہتی ہیں اور اس سے باتیں کرنا چاہتی ہیں۔لیکن نجانے کیوں تارا کو عجیب سی الجھن ہو رہی تھی۔شاید وہ پہلی بار کسی کے ساتھ یوں باہر آئی تھی۔"کیا غلط ہے اس میں؟....فیوچر وائف ہو تم میری۔"اسفر نے سنجیدگی

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سے پوچھا۔اسے سمجھ نہیں آتی تھی تارا کو اس کے علاوہ باقی سب باتوں کی ہی ٹینشن کیوں ہوتی تھی۔"لیکن ابھی تو نہیں ہوں نا۔میں اپنے پیرنٹس کے پوائنٹ آف ویو کو اچھی طرح جانتی ہوں۔مجھے یقین ہے انہیں یہ بہت برا لگا ہو گا لیکن وہ آپ کو انکار نہیں کر سکے۔"وہ ایک بہت اچھی بیٹی تھی۔اپنے ماں باپ کی بات کو ترجیح دینے والی۔اس کے پیرنٹس اتنے آزاد خیال نہیں تھے کہ شادی سے پہلے انہیں یوں کھلے عام ملنے دیتے۔وہ بھی ان کی بات سے ایگری کرتی تھی۔"مجھے تمہارے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں۔تم بتاؤ تمہیں برا لگا؟"وہ پوچھنے لگا۔"ظاہر ہے وہ میرے پیرنٹس ہیں۔جو چیز انہیں بری لگے گی وہ مجھے بھی بری ہی لگے گی۔""اوہ کم آن یار۔نکل آؤ بچپن سے۔کب تک ماں باپ کی انگلی پکڑ کر چلو گی۔اپنے لیے خود سٹینڈ لینا سیکھو۔وہ کرو جو تمہارا دل چاہتا ہے۔"اسفر کا اپنا نقطہ نظر تھا۔اب تارا اس کی سوچ کے زاویے کو بدل تو نہیں سکتی تھی۔اس لیے خاموشی سے چہرہ پھیر گئی۔ویٹر ان کے سامنے کھانا رکھ کر گیا تو وہ دونوں کھانا کھانے لگے۔اسفر ساتھ ساتھ اس سے باتیں بھی کرنے لگا تھا۔
تبھی اچانک تارا کی نظر کچھ فاصلے پر بیٹھی نتاشہ پر پڑی جو اپنی کسی دوست کے ساتھ وہاں آئی ہوئی تھی۔نتاشہ کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی۔وہ اپنی دوست سے کچھ کہہ کر اٹھی اور اس کی طرف بڑھی تھی۔تارا نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اٹھ کر اس کا استقبال کیا تھا۔اسفر نے اس کی نظروں کے تعاقب میں پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔

"ہائے۔کیسی ہو؟"نتاشہ نے قریب آکر اس سے مصافحہ کیا۔اسفر سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کی کوئی دوست ہے۔

"میں ٹھیک۔تم سناؤ۔"تارا نے پوچھا۔"میرا تو پوچھو ہی مت یار....."ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ اس کی نظر اسفر پر پڑی۔وہ ایک لمحے کیلیے ٹھٹکی تھی۔اسفر جان گیا تھا کہ وہ لڑکی بھی اس کی پرسنیلٹی سے ایسے ہی متاثر ہو چکی ہے جیسے سب لڑکیاں ہوتی تھیں۔ایک نہیں ہوتی تھی تو وہ تارا تھی۔"یہ کون ہیں؟"نتاشہ نے بمشکل اسفر سے نظریں ہٹائیں اور تارا سے پوچھا۔تارا کو سمجھ نہیں آئی اسے کیا بتائے۔نتاشہ اس کی کلاس فیلو تھی اور اس کے

Posted On Kitab Nagri

کلاس میں کسی کو بھی یہ نہیں پتہ تھا کہ اس کا رشتہ بچپن سے طے ہو چکا ہے۔وہ سوچ رہی تھی کہ اسفر کو اپنا کزن ہی بتادے لیکن اس سے پہلے اسفر بول پڑا۔"میں تارا کا فیانسی۔اسفر وحید۔آپ سے مل کر اچھا لگا۔"اسفر نے اٹھ کر اپنا تعارف کروایا اور مروت بھی نبھائی۔جبکہ نتاشہ کا چہرہ فیانسی کے لفظ پر تاریک ہوا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آگے سے کیساری ایکٹ کرے۔اسفر پہلی ہی نظر میں اسے بھا گیا تھا اب یہ جان کر کے وہ کسی اور کا تھا اس کے دل میں چبھن سی اٹھی تھی۔"آ......ہاں.....نائس ٹو میٹ یو۔"وہ بمشکل خود کو کمپوز کرتی بولی اور تارا کی طرف متوجہ ہوئی۔"چلو تم لنچ انجوائے کرو میں چلتی ہوں۔"وہ تیزی سے بول کر مڑ گئی تھی۔تارا اس کی حالت سمجھ رہی تھی لیکن اس نے خود کو انجان ظاہر کیا اور کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئی۔اسفر بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔"یہ دوست تھی نا تمہاری؟""ہمم....دوست نما دشمن۔"وہ بولی تو اسفر نے تعجب سے اسے دیکھا۔"واقعی؟" "ہاں مطلب کھلی دشمن نہیں ہے۔مقابلہ باز دوست ہے۔میٹھی چھری۔یو نو۔"وہ ہلکا سا مسکرائی۔اسفر نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلادیا۔"پھر تو بڑی خطرناک ہوگی یہ۔بچ کے رہنا۔""مجھے ایسے لوگوں سے نمٹنا آتا ہے۔یو ڈونٹ وری۔"وہ کانفیڈینس سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہانیہ اور چاند کے ایگزیمز شروع ہو چکے تھے۔ہانیہ کا فرسٹ ٹائم پیپر تھا۔اور چاند کا سیکنڈ ٹائم۔وہ ابھی تارا کے پاس بیٹھا نوٹس پر نظریں پھیر رہا تھا لیکن اب کچھ اس کے سر پر سے گزر رہا تھا۔اس سے کچھ بھی پڑھنے نہیں ہو رہا تھا۔بار بار تارا کا کسی لڑکے کے ساتھ جانا یاد آرہا تھا۔دل تھا کہ بے چینی میں ڈوبتا ہی چلا جارہا تھا۔اس کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔چاند کو لب کاٹتے دیکھ کر تارا نے اس کے اضطراب کو محسوس کر لیا تھا۔"چاند کیا ہوا

Posted On Kitab Nagri

ہے؟"وہ نرم لہجے میں پوچھنے لگی۔چاند گڑبڑا کر سوچوں سے باہر نکلا۔"ک..... کیا کچھ بھی نہیں۔"وہ تو ایسے ڈر رہا تھا جیسے تارا نے اس کی سوچ پڑھ لی ہو۔"تو پھر کہاں گم ہو؟پڑھ کیوں نہیں رہے؟""نہیں پڑھ رہا ہوں۔"وہ منمنا کر نوٹس کی طرف متوجہ ہوا۔تارا کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اپنا سبق پڑھنے لگی۔"تارا!"کچھ دیر بعد چاند نے اسے پکارا تھا۔اس کے لہجے میں آس اور حسرت چھپی ہوئی تھی۔"ہمم۔"تارا نے مصروف سے انداز میں ہنکار بھرا۔"تم..... کل کہیں گئی ہوئی تھی؟"اس نے بڑی مشکل سے یہ سوال پوچھا تھا۔تارا ایک پل کیلیے اس کے سوال پر ساکت ہوئی تھی۔"ہاں گئی ہوئی تھی۔تم کیوں پوچھ رہے ہو؟""کہاں؟"چاند نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے پوچھا۔تارا نے لب بھینچ کر کچھ سوچا۔"میں اس بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔"وہ بھنویں اچکا کر بڑے سکون سے بولی تھی اور چاند کو مزید بے سکون کر گئی تھی۔تو اس کا اتنا بھی حق نہیں تھا کہ وہ اس سے کچھ پوچھ سکتا۔وہ دلگرفتی کے ساتھ نظریں پھیر گیا۔تارا اس کی کیفیت سے مطلق بے خبر تھی۔"تم پہلے تو ایسی نہیں تھی۔"کچھ لمحوں بعد چاند نے شکوہ کیا۔تارا نے تعجب سے اسے دیکھا۔"کیسی؟""روڈ۔"وہ منہ بنا کر بولا۔وہ واقعی سچ کہہ رہا تھا۔تارا بھی یہ بات مانتی تھی۔"بچپن میں ہم کتنے اچھے دوست تھے۔"چاند کو آنکھوں میں بچپن کی یادیں چمکی تھیں۔"تو اب کونسا دشمن ہیں۔"تارا اس بات پر بحث نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے بات کو مذاق میں اڑا دیا۔"دشمن نہیں تو دوست بھی تو نہیں ہیں نا۔""بھائی بہن تو ہیں نا۔"تارا نے کہا تو چاند کا دل ہی ٹوٹ کر رہ گیا۔"میں تمہارا بھائی نہیں ہوں۔"وہ یکدم بول اٹھا۔پھر تارا نے جب اسے گھورا تو اسے سمجھ آئی وہ کیا بے وقوفی کر چکا ہے۔"میرا مطلب...... تم جیسی سخت اور لڑاکا لڑکی کو میں اپنی بہن نہیں بنا سکتا۔ایک ہانیہ کم ہے۔"وہ گڑبڑا کر بولتا بہت معصوم لگ رہا تھا۔تارا نے اس کا کان پکڑ کر مروڑا"تم نے مجھے لڑاکا کہا؟"وہ دانت

Posted On Kitab Nagri

پیتے ہوئے بولی۔"آہ.... نہیں میرا مطلب....."""تمہارے مطلب کی تو ایسی کی تیسی۔"مارکا سیشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو کیسا ہوا پہلا پیپر؟"تارا نے مسکرا کر ہانیہ سے پوچھا۔"بہت اچھا۔آخر آپ نے پڑھایا تھا۔ٹھیک کیسے نہ ہوتا۔"ہانیہ پرجوش لہجے میں بولی تھی۔ان کے پاس ہی چاند سوالیہ پرچہ پکڑے پریشان سا دکھائی دے رہا تھا۔وہ جب بھی بورڈ کے پیپر دینے جاتا ایسے نروس ہو جاتا جیسے میدان جنگ پر جا رہا ہو۔"اللہ تمہیں تمہاری محنت کا صلہ دے۔"تارا نے اسے دعا دی۔"آمین اور اللہ میرے بھائی کو بھی تھوڑا مزید لائق کر دے تاکہ وہ پیپر کا وقت نزدیک آنے پر زیادہ پریشان نہ ہوا کرے۔"وہ چاند کی طرف دیکھ کر شرارت سے بولی۔چاند پیپر کی ٹینشن میں اس سے لڑ بھی نہ سکا۔"ریلیکس چاند۔پیپر اچھا ہو گا۔"وہ پیپر دینے کیلیے جانے لگا تو تارا نے اس کی کمر پر تھپکی دیتے ہوئے اس کا حوصلہ بڑھایا۔چاند نے جو ایک لمبی سانس کھینچ کر خارج کرتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور لب کاٹتا باہر نکل آیا۔امتحانی مرکز پہنچ کر اسے اپنا دوست دکھائی دیا جو اس سے بھی نالائق تھا بلکہ حد سے کچھ زیادہ ہی نالائق تھا۔"چاند یار مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا۔میری مدد کرنا یار۔"زاہد نے رونی صورت بنا کر کہا۔"مجھے خود کچھ نہیں آتا اور نہ ہی میں کچھ بتاؤں گا تمہیں۔بس پیپر تھوڑا سا تمہارے سامنے کر دوں گا۔اپنی کوشش کر لینا نقل مارنے کی۔"چاند نے اکتا کر کہا۔"ہاں اس کی تو تم فکر ہی مت کرو۔ نقل میں کر لوں گا تم بس اپنا پیپر ذرا سائیڈ پر ہی رکھنا۔"زاہد خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔پیپر شروع ہوا تو چاند کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی۔پیپر دیکھتے ہی اسے سوالات بھول گئے۔اس نے آنکھیں بند کر کے سر نفی میں ہلایا۔"ریلیکس چاند۔پیپر اچھا ہو گا۔"تارا کی

Posted On Kitab Nagri

بات اس کے ذہن میں گونجی تو اسے کچھ ہمت ملی۔ آنکھیں کھول کر وہ دوبارہ پیپر کو دیکھنے لگا۔ایک ایک کر کے اسے سارے سوالات یاد آتے گئے۔وہ تیزی سے پیپر حل کرنے لگا۔"سائیڈ پہ کر۔" پیچھے سے زاہد نے اسے ٹھوکا دیا تو اس نے پیپر کو تھوڑا سائیڈ پر کر دیا۔زاہد اچک اچک کر اسے دیکھنے لگا۔ایک ٹیچر کی نظر ان پر پڑ گئی۔"اپنا پیپر چھپائیں۔"اس نے چاند کے قریب آکر کڑک دار آواز میں حکم دیا۔چاند بے چارہ تو بوکھلا کر رہ گیا۔اور تیزی سے اپنا پیپر سیدھا کر لیا۔نگران آگے بڑھ گیا۔کچھ دیر بعد اسے اپنے ارد گرد کھسر پھسر سنائی دینے لگی۔اس کے ارد گرد بیٹھے بچے بڑی مہارت سے نقل کرنے میں مصروف تھے اور ایک وہ تھا جو ڈھنگ سے نقل کروا بھی نہیں پا رہا تھا۔اسے زاہد کی فکر ہونے لگی۔ لیکن احتیاط بھی تو ضروری تھی۔دوست کی مدد کرنے کے چکر میں وہ اپنا پیپر تو خراب نہیں کر سکتا تھا نا۔سو سر جھکا کر بڑی توجہ سے پیپر پر پین گھسیٹنے لگا۔کچھ دیر گزری تو اسے محسوس ہوا کسی نے اسے اشارہ کیا ہے۔اس نے چونک کر دائیں طرف دیکھا۔ساتھ والی قطار میں اس سے دو کرسیاں چھوڑ کر آگے بیٹھا سٹوڈینٹ چاند سے آگے بیٹھے بچے سے کچھ کہہ رہا تھا۔پھر اس نے ایک پیچ مروڑ کر اس کی طرف پھینکا تھا جو اس کی بجائے چاند کے قدموں میں آگرا اور اسی وقت نگران کی نظر اس پر پڑ گئی۔چاند کا تو سانس ہی سوکھ گیا۔وہ تو پہلے ہی نروس تھا۔اب اس تماشے کی وجہ سے مزید حواس باختہ ہو گیا تھا۔نگران اسے خشمگیں نظروں سے گھورتا اس کے قریب آنے لگا اور وہ تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ یہ دعا کرنے لگا کہ وہ بچ جائے۔نگران نے جھک کر نیچے سے کاغذ اٹھایا اور سیدھا کر کے دیکھا تو اس پر ایک سوال کا جواب پورا موجود تھا۔نگران نے اب کی بار قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھا تھا جو سانس روکے نگران کو ہی دیکھ رہا تھا۔"کیا ہے یہ؟"اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔چاند تو کچھ پل اس کا جواب بھی نہیں دے پایا تھا۔ارد گرد بیٹھے سٹوڈینٹس گردنیں موڑ موڑ کر اسے دیکھنے لگے تھے۔جس نے کاغذ بیٹھا تھا وہ سر جھکا کر اتنی توجہ سے پیپر کرنے لگا تھا۔چاند کا دوست بھی اس

Posted On Kitab Nagri

کیلیے پریشان ہو گیا تھا۔"م.....میں....."وہ ہکلایا۔نگران نے اکتا کر سر جھٹکا اور چاند کے سامنے سے پیپر اٹھا لیا۔"میرا پیپر۔"وہ یکدم بولا۔"بھول جاؤ پیپر کو۔""نہیں پلیز۔میں نے کوئی نقل نہیں کی۔مجھے نہیں پتہ یہ کاغذ کس نے پھینکا ہے۔"وہ روہانسا ہوتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔"ایک تو نقل اوپر سے جھوٹ۔دفع ہو جاؤ۔ کوئی نہیں پیپر ملنا واپس۔"یہ کوئی دوسرا نگران تھا۔چاند کی آنکھوں میں نمی ابھری آئی۔"سر....."وہ التجائیہ لہجے میں اسے پکارنے لگا تھا۔"آؤٹ۔"نگران نے چیخ کر اسے چپ کروا دیا۔وہ لب بھینچ کر سر جھکا گیا تھا۔یہ منظر امتحانی مرکز کی کھڑکی کے باہر کھڑی زویا نے بھی دیکھا تھا۔اس کے والد ایک گورنمنٹ کالج کے پرنسپل تھے اور آج یہاں موجود سب نگران ٹیچرز کے ہیڈ تھے۔وہ ابھی دوسرے امتحانی کمروں کا دورہ کر رہے تھے۔تو زویا یہیں رک گئی تھی۔جب اس کی نظر کھڑکی سے اندر چاند پر پڑی تھی۔اس کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔لیکن جب نقل کے الزام میں اس سے پیپر لے لیا گیا تو زویا کو سخت غصہ آیا تھا۔وہ تیزی سے بابا کو کال ملانے لگی۔اسی اثناء میں اسے چاند باہر نکلتا نظر آیا۔وہ سر جھکائے اپنے آنسو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔زویا کچھ پل رک کر اسے دیکھتی رہی پھر اس کی طرف بڑھی۔اسے اپنے سامنے دیکھ کر چاند رک گیا۔"کیا؟.....بس اتنی سی ہمت۔نگران نے پیپر کیا لیا،جناب کے آنسو نکل آئے؟"وہ طنزیہ لہجے میں پوچھنے لگی۔اس نے تو ہمیشہ ایسے لڑکے دیکھے تھے جو نقل کرتے پکڑے جاتے تو انہیں کوئی ٹینشن نہیں ہوتی تھی۔انہیں تین سال کیلیے ایگزیمز دینے سے بھی بین کر دیا جاتا اور وہ ہنستے ہوئے امتحانی سینٹر سے باہر آ جاتے جبکہ چاند صاحب کا صرف ایک پیپر واپس لیا گیا تھا اور وہ روتے ہوئے باہر آ رہے تھے۔چاند زویا کی بات کا جواب دیے بغیر ایک سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگا جب زویا نے اسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔چاند نے حیرت سے اسے دیکھا۔"مدد چاہیے؟"اس نے ابرو اچکا کر پوچھا۔"نہیں۔"چاند نے سپاٹ لہجے میں کہہ کر اپنا بازو چھڑوایا۔"لیکن میں تمہاری مدد کرنا چاہتی

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔"اس کی بات پر چاند کو رک جانا پڑا۔"ابھی یہیں رکو۔میں کرتی ہوں کچھ۔"زویا فون پر ٹائپنگ کرتی مصروف سے لہجے میں بولی تھی۔وہ جس اعتماد بھرے لہجے میں بول رہی تھی چاند کو کچھ حوصلہ ہوا تھا۔زویا کے بابا کال نہیں اٹھا رہے تھے تو اس نے انہیں میسج کیا کہ وہ سب کام چھوڑ کر اس کے پاس آئیں۔اسے بہت ضروری کام ہے۔بابر ملک بھی اپنے ساتھیوں سے معذرت کر کے بیٹی کے ایک بلاوے پر ہی آ گئے۔وہ اپنی بیٹی کی کوئی بات نہیں ٹال سکتے تھے۔زویا نے انہیں چاند کے ساتھ ہونے والے واقعے کے متعلق بتایا۔بس پھر کیا تھا۔بابر صاحب چاند کو اپنے ساتھ پھر سے امتحانی کمرے میں لے گئے اور وہاں موجود نگرانوں کی اچھی طرح عزت افزائی کی۔چاند کو اس کا پیپر واپس مل گیا تھا۔اس نے شکر کا سانس لیا تھا۔جب وہ اپنی جگہ پر دوبارہ آ کر بیٹھا تو اس کی نظر کھڑکی سے باہر کھڑی زویا پر پڑی جو مسکرا کر اسے تھمبز اپ کا اشارہ کر رہی تھی۔وہ تیزی سے نظریں پھیر گیا تھا۔پیپر دینے کے بعد گھر آ کر اس نے اس واقعے کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔تارا کو اگر زویا کے بارے میں پتہ چلتا تو اسے مار پڑنے کے چانسز سو سے کم نہیں ہونے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا کمی تھی مجھ میں یار۔اس نے تو ایک پل میں ہی مجھے پرایا کر دیا۔حالانکہ میری کوئی غلطی بھی نہیں تھی۔وہ غلط بھی تھی پھر بھی میں نے اسے کبھی چھوڑنے کا سوچا تک نہیں۔میں نے خود اسے کسی دوسرے لڑکے کے ساتھ دیکھا ہے لیکن میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔اب وہ کیسے ایک چھوٹی سی بات کو بنیاد بنا کر مجھ سے بریک اپ کر سکتی ہے؟"زاہد کب سے چاند کے سامنے اپنے دکھڑے رو رہا تھا۔اور چاند اللہ سے یہ شکوہ کر رہا تھا کہ ساری دنیا میں ایک یہی رونددو دوست اس کیلیے رہ گیا تھا۔زاہد کے ساتھ جب بھی کچھ برا ہوتا وہ چاند کے سامنے اپنے دل کی

Posted On Kitab Nagri

ساری بھڑاس نکالتا۔اب اس کی گرل فرینڈ نے اس سے بریک اپ کر لیا تھا تو اس نے چاند کو فون کر کے ایک کیفے میں بلا لیا اور شروع ہو گیا اپنی پریم کہانی سنانے جس کا انجام بہت ہی برا تھا۔چاند پہلے ہی تارا کی وجہ سے ٹینشن میں تھا اس کی باتیں سن کر مزید بے چین ہو گیا۔

"کہتی ہے میں روندو ہوں۔اسے ہنسنے کھیلنے والے خوش مزاج لڑکے پسند ہیں۔جب مجھ سے دوستی کر رہی تھی اس وقت اسے میرے مزاج کو نہیں دیکھا اس نے۔اس وقت تو صرف میرے پیسے ہی نظر آ رہے تھے اسے۔ بے وفا۔میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا۔"وہ جذباتی انداز میں بولا تھا۔"اچھا چل جانے دے اسے۔نئی پٹا لے۔"چاند نے بڑی سنجیدگی سے مشورہ دیا۔"کیا مطلب ہے تمہارا،ہاں؟"زاہد نے گھور کر اسے دیکھا تو چاند کو لگا اس نے کچھ غلط کہہ دیا ہے۔وہ اسے بہلانے کیلیے کچھ کہنے کی والا تھا کہ زاہد پھر بول پڑا۔"ابھی پچھلی کے جانے کا غم بھولا نہیں۔نئی کیسے پٹاؤں۔"مطلب کچھ عرصے بعد وہ نئی لڑکی پٹانے کا ارادہ رکھتا تھا۔چاند تو ہونقوں کی طرح منہ کھول کر اسے دیکھنے لگا۔پھر ناسمجھی سے سر اثبات میں ہلا دیا۔"یار یہ لڑکیاں اتنی بے وفا کیوں ہوتی ہیں؟....کیوں ہمارے جذبات سے کھیلتی ہیں؟کہانیوں میں تو لڑکیاں اتنی باوفا ہوتی ہیں کہ ساری زندگی ایک شخص کے نام کر دیتی ہیں۔"چاند زاہد کی بات پر چونکا تھا۔کیا کہانیوں میں ہمیشہ ہیپی اینڈنگ ہوتی ہے؟اب اسے یہ جواب ڈھونڈنا تھا۔زاہد کا رونا ابھی تک جاری تھا لیکن اب چاند کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔وہ اپنی ہی سوچ میں گم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ کے کمرے کے ساتھ ایک سٹڈی روم بھی تھا جس کا ایک دروازہ اس کے کمرے میں کھلتا تھا اور ایک باہر لابی میں کھلتا تھا۔اس روم میں ہانیہ کی ایک چھوٹی سی لائبریری بھی تھی جس میں اس نے اپنے فیورٹ ناول رکھے ہوئے تھے۔وہ موویز اور ڈرامے بھی دیکھتی تھی لیکن ناولز زیادہ پڑھتی تھی۔اب بھی اس کا دل کیا تھا کہ کچھ دیر ناول پڑھ لے۔پیپرز کی وجہ سے نصاب کی کتابیں پڑھ پڑھ کر وہ اکتا گئی تھی۔اب تھوڑی دیر کیلیے تفریح کرنا تو اس کا حق بنتا تھا۔وہ اپنے کمرے کے ساتھ ملحق دروازے کے ذریعے سٹڈی روم میں آئی تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔چاند سٹڈی روم میں موجود تھا اور ایک کتاب کو پکڑ کر اس کے صفحے پھول رہا تھا۔کھٹکے کی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر مڑا تھا اور ہانیہ کو اپنے سامنے دیکھ کر اس نے گڑبڑاتے ہوئے تیزی سے کتاب اپنے پیچھے چھپا لی۔"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"وہ بھنویں سکیڑ کر پوچھتی اس کے قریب آئی۔"وہ....وہ میں۔"چاند کو کوئی جواب نہیں سوجھ رہا تھا۔ہانیہ نے اس کے پیچھے دیکھا اور کتاب اس سے چھین لی۔"تم ناول پڑھ رہے تھے؟"وہ تعجب سے پوچھنے لگی۔

"ہاں وہ بس ایک ناول ڈھونڈ رہا تھا۔ایک دوست نے مانگا تھا۔"چاند نے بمشکل بات بنائی۔"تم مجھ سے پوچھے بغیر میرا ناول اپنے دوست کو دینے والے تھے؟"ہانیہ کو غصہ آیا۔"نہیں۔میں تم سے پوچھنے ہی والا تھا۔""اچھا بتاؤ کونسا ناول چاہیے۔"وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔چاند اس کے سوال پر گڑبڑا گیا۔اسے تو کسی ناول کا نام بھی نہیں پتہ تھا۔

"آ......یہی تھا وہ ناول۔""یہ لو۔جلدی واپس کر دینا۔"وہ احسان کرتے ہوئے بولی۔چاند نے ڈرتے ہوئے کتاب پکڑ لی اور جانے لگا تو اسے کچھ یاد آیا۔"اچھا ایک بات بتاؤ۔اس مووی کا کیا بنا تھا جو تم اس دن دیکھ رہی تھی؟""ہیپی اینڈنگ ہوئی تھی۔بہت مزا آیا تھا دیکھ کر۔"ہانیہ بولی۔"ہیرو کو ہیروئن مل گئی تھی؟"وہ تجسس سے پوچھنے لگا۔"ہاں لیکن بے چارے کو بڑے پاپڑ بیلنے پڑے۔""کیوں؟"چاند نے ناسمجھی سے پوچھا۔"ہیروئن

Posted On Kitab Nagri

کا دل جیتنے کیلیے۔" ہانیہ نے بتایا تو چاند نے کچھ سوچتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

چاند میتھ کا پیپر دے کر امتحانی کمرے سے باہر آیا اور مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔جب اچانک ہی زویا اس کے سامنے آگئی۔وہ ٹھٹک کر رک گیا۔"ہائے بالاج کیسے ہو؟"زویا مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔چاند اس سے نظریں ہٹا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔"اوہیلو میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟"زویا نے ہاتھ لہرا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔"وہ تیزی سے کہہ کر اس کے ایک سے گزرنے لگا جب زویا اس کے سامنے آگئی۔"کتنے بے مروت ہو۔میں نے تمہاری اتنی مدد کی اور تم نے مجھے شکریہ تک نہیں کہا۔"وہ شکوہ کرنے لگی۔"شکریہ۔"وہ اس نظریں جھکا کر بولتا بہت ہی پیارا لگا تھا۔زویا کھل کر مسکرائی تھی۔"سو کیوٹ۔"وہ ستائش بھرے لہجے میں بولی۔چاند نے حیرت سے اسے دیکھا۔تبھی اسے میں گیٹ سے تارا داخل ہوتی نظر آئی تھی۔چاند صاحب کی تو سانس ہی سینے میں اٹک گئی۔اگر تارا زویا کو اس کے ساتھ دیکھ لیتی تو پتہ نہیں کیا کرتی۔ایک تو مار کا ڈر تھا اور دوسرا وہ تارا کی نظروں میں اپنا امیج خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔"ایکسیوز می۔"وہ کہہ کر تیزی سے تارا کی طرف بڑھا تھا تاکہ تارا زویا کو نہ دیکھ لے۔لیکن وہ دیکھ چکی تھی۔اسے برا تو لگا تھا لیکن اس نے چاند کے سامنے اس بات کا اظہار نہیں کیا تھا۔"تارا تم یہاں کیسے؟"وہ اس کے قریب آکر گھبراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"مجھے کام تھا کچھ مارکیٹ میں۔انکل غفار کے ساتھ آئی تھی۔انہوں نے تو ابھی مزید کچھ دیر مارکیٹ میں خوار ہونا ہے۔میں نے سوچا تمہارے ساتھ چلی جاؤں۔"غفار اس کے ڈرائیور کا نام تھا جن کی عمر پچاس سے اوپر ہی تھی۔وہ بہت اچھے اور قابل بھروسہ شخص تھے۔"ہمم۔"چاند نے سر ہلا کر ایک دفعہ پیچھے دیکھا جہاں اب زویا نہیں تھی۔اس نے شکر کا سانس لیا تھا۔"کسی کا انتظار کر رہے ہو کیا؟"تارا نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ن....نہیں تو۔"وہ ہکلایا۔"تو پھر چلو۔"تارا اسے بازو سے پکڑ کر مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"گھنے کالے بال، چوڑی پیشانی، گہری سنجیدگی آنکھیں، اونچی ستواں ناک، عنابی لبوں پر خوبصورتی سے تراشی گئی ہلکی ہلکی مونچھیں اور گندمی رنگت۔" چاند ناول کے صفحے پر نظریں جمائے آہستہ آہستہ بڑبڑا رہا تھا۔ یہ ناول کے ہیرو کا حلیہ تھا جس پر یونی کی لڑکیاں مرتی تھیں۔ "میری تو ایک بھی چیز ہیرو جیسی نہیں۔" چاند کو پریشانی نے آن گھیرا۔ اس کے بال براؤن تھے۔ بھوری آنکھوں میں سنجیدگی کی بجائے معصومیت تھی جس کی ایک وجہ آنکھوں میں سرمے کی موجودگی تھی۔ ناک بھی اونچی نہیں تھی۔ اور داڑھی مونچھ تو بالکل بھی نہیں تھی۔ رنگت بھی کچھ زیادہ ہی گوری تھی۔ اور پیشانی...... یہ سوچ کر اس نے اپنے ماتھے سے بال ہٹا کر سامنے لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔ اور یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اس کی پیشانی چوڑی تھی۔ "چلو ایک بات تو ہے ہیرو والی۔" وہ خود سے کہتا آگے پڑھنے لگا۔ اس سین میں ہیرو صبح کے وقت اٹھ کر کہیں جانے کیلیے تیار ہو رہا ہوتا ہے۔ شاور لینے کے بعد اس نے بلیک جینز پر سفید سلیولیس شرٹ پہنی اور اوپر بلیک لیدر جیکٹ پہنی تھی۔ پیروں میں کالی جرابیں اور کالے ہی بند شوز پہنے تھے۔ بالوں کو جیل لگا کر ایک سٹائل سے ماتھے پر گرایا تھا۔ کلائی پر ایک مہنگی سی گھڑی پہنی تھی اور آنکھوں پر گاگلز لگائی تھیں۔ آخر پر اس نے خود پر ڈھیر ساری پرفیوم چھڑکی تھی۔ اور چاند کی تیاری اس سے یکسر ہی مختلف تھی۔ وہ ہر وقت رف سے حلیے میں ہی رہتا تھا۔ جینز پر ہاف یا فل سلیوٹی شرٹس پہنتا تھا اور اگر سردی زیادہ لگتی تو موٹا سا کوٹ پہن کر بھالو کی شکل اختیار کر لیتا۔ پیروں میں اس نے سردی کے باوجود بھی کبھی جرابیں اور شوز نہیں پہنے تھے۔ بس باٹا کی کوئی چپل پہنے رکھتا۔ اس کے بالوں کو طانیہ بیگم ڈھیر سارے تیل سے بھر دیتیں۔ پھر کوئی سٹائل کیا خاک بننا تھا۔ اور اس نے کبھی گاگلز بھی نہیں لگائے تھے

Posted On Kitab Nagri

نہ کبھی گھڑی پہنی تھی۔کچھ سوچ کر وہ اٹھااور وارڈروب سے بلیک جینز، سفید ویسٹ اور بلیک جیکٹ نکال کر واشروم کی طرف بڑھا۔اب ہیروئن کو متاثر کرنے کیلیے ہیرو صاحب کو پاپڑ تو بیلنے ہی پڑنے تھے۔شاور لینے کے بعد وہ باہر آیااور ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے عکس کو دیکھا۔اب تھوڑا تھوڑا ہیرو لگ رہا ہوں میں۔"وہ خوشی سے مسکرایا۔پھر اس نے بالوں کو ٹاول سے خشک کر کے جیل لگائی اور جب برش پھیرنے لگا تو اسے یاد آیا اسے تو بوائز ہیئر سٹائل کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں۔وہ جلدی سے فون کی طرف بڑھا اور گوگل سے بوائز ہیئر اسٹائلز نکالے۔ایک اسے پسند آگیا۔بڑی مشکل سے اس نے بالوں کا وہ سٹائل بنایا۔بلیک جرابیں اور شوز پہنے۔گھڑی بھی پہنی۔گریبان میں گاگلز ٹکائیں اور پرفیوم بھی لگایا۔پھر اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو وہ حیران رہ گیا۔وہ واقعی کسی فلمی ہیرو کی طرح ہینڈسم لگنے لگا تھا۔اسے خود پر ڈھیروں پیار آیا تھا۔

ہانیہ تو چاند کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر ورطہ حیرت میں پڑ گئی تھی۔اسے تو وہ چاند لگا ہی نہیں تھا۔وہ پہلی دفعہ اتنے دل سے تیار ہوا تھا۔ورنہ تو ماما کی ڈانٹ پھٹکار سن کر ہی تھوڑا بہت تیار ہوتا تھا۔اب تو ایسا لگ رہا تھا جیسے اپنے ولیمے پر جا رہا ہو۔"اتنا تیار کیوں ہوئے ہو؟پڑھنے جا رہے ہو یا شادی پر؟"ہانیہ نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔"کوئی مسلہ ہے تمہیں۔میں جتنا مرضی تیار ہو جاؤں۔تم اپنے کام سے کام رکھا کرو بس۔"وہ اسے ڈپٹ کر آگے بڑھ گیا۔ اب اسے یہ تجسس ہو رہا تھا کہ تارا اسے دیکھ کر کیا ری ایکشن دیتی ہے۔کچھ ہی دیر میں وہ دونوں تارا کے گھر کے ٹیرس پر پہنچ کر اپنی اپنی جگہ پر پہنچ چکے تھے۔تارا ابھی اپنے کمرے میں تھی اور چاند بے چینی سے اس کا انتظار کر

Posted On Kitab Nagri

رہا تھا۔تارا موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے ٹیرس پر آئی تھی۔ تبھی ایک تیز خوشبو نے اس کے ناک سے گزر کر اس کے دماغ کی چولیں ہلا ڈالیں۔اسے زوردار چکر آیا تھا۔وہ سر پر ہاتھ رکھ کر کرسی کر کے رہ گئی تھی۔چاند جو کسی اچھی بات کی توقع کر رہا تھا یہ منظر دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔"تیرا بیڑا اترے چاند یہ کیا کیا؟"وہ غصے سے کھولتی اس کی طرف بڑی۔"ک....کیا؟"وہ ڈرتے ہوئے بولا۔جبکہ ہانیہ نے مسکراہٹ دبائی تھی۔"اتنی زیادہ پرفیوم کیوں لگالی۔میرا سر درد کر دیا ہے اس نے......اور یہ اتنا تیار کس خوشی میں ہوئے ہو۔ہاں؟"تارا نے اس کے سر پر رکھ کے ایک تھپڑ مارا۔چاند کو کچھ دیر سمجھ نہ آیا اب کیا جواب دے۔"آ.....وہ میرے دوست کی سالگرہ ہے۔وہاں جانے کیلیے تیار ہوا ہوں۔"اس نے بمشکل بات بنائی۔اس کا دل اندر سے ٹوٹ چکا تھا۔اتنی محنت سے اس نے تیاری کی تھی اور یہ صلہ ملا تھا۔"کونسے دوست کی سالگرہ ہے؟"ہانیہ نے پوچھا۔تارا اب ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔"تمہیں کیوں بتاؤں؟"وہ چڑ کر بولا۔"ضرور کسی لڑکی کا چکر ہو گا۔"ہانیہ نے اندازہ لگایا۔اس کی بات سے تارا کو وہ منظر یاد آیا تھا جس میں زویا اور چاند ایک ساتھ کھڑے تھے۔"کیا بکواس کر رہی ہو؟" چاند کی بوکھلاہٹ دیکھنے کے لائق تھی۔"یہ بات بکواس ہی ہونی چاہیے چاند۔اگر سچ میں ایسا ہوا تو یاد رکھنا بہت برا حشر کروں گی میں تمہارا۔ابھی تم چھوٹے ہو۔اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دو اور ایسے فضول کاموں سے دور ہی رہنا۔"تارا نے سنجیدگی سے کہا۔چاند نے دکھ سے اسے دیکھا تھا۔یہ سب کچھ تو اس نے تارا کیلیے کیا تھا اور وہ بھی یہی سمجھ رہی تھی کہ کسی اور لڑکی کا چکر ہے۔وہ اسے ابھی تک بچہ ہی سمجھتی تھی۔چاند اٹھارہ سال سے اوپر کا ہو چکا تھا۔اور بہت حساس دل کا مالک تھا۔تارا کے رویے نے اس کے دل میں محبت پیدا کر دی تھی۔اب وہ کیسے خود کو اس محبت سے بچاتا۔یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔پہلا پلان فیل ہونے کے باوجود اس نے ہمت نہیں ہاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن تارا چاند کو مارننگ واک پر لے جانے کیلیے جگانے آئی تو اسے سخت حیرت ہوئی۔ چاند نہ صرف جاگا ہوا تھا بلکہ جانے کیلیے بالکل تیار بھی تھا۔ بلیک ٹریکنگ سوٹ اور جاگرز پہنے وہ نظر لگ جانے ک حد تک پیارا لگ رہا تھا۔ تارا نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ پڑھا تھا۔ "آج یہ سورج کہیں مغرب سے تو نہیں نکلا؟" وہ چاند کو تیکھی نظروں سے گھورتی ہوئی بولی تھی۔ چاند کو لگا تھا اب تو تارا ضرور اس ک تعریف کرے گی لیکن وہ تو طنز کر رہی تھی۔ اس کا منہ بن گیا۔ "یہی سمجھ لو۔" وہ جل کر بولتا آگے بڑھ گیا۔ تارا بھی جلدی سے اس کے پیچھے لپکی۔ کچھ دیر بعد وہ پارک میں موجود تھے جاگنگ کرتے ہوئے چاند نے ایک دفعہ بھی تارا سے یہ نہیں کہا تھا کہ اس سے اب مزید چلا نہیں جا رہا۔ اسے مشکل تو ہو رہی تھی لیکن وہ خود پر ضبط کیے ہوئے تھا۔ اب اسے تارا کے سامنے خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا تھا۔ ہیرو کو طاقت ور ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ اپنی ہیروئن کی حفاظت کر سکے۔ اس نے ناول سے یہ بات بھی سیکھی تھی۔ آدھا گھنٹہ جاگنگ کرنے کے بعد تارا رک گئی اور چہرہ موڑ کر چاند کی طرف دیکھا جس کے چہرے سے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی بس ہو چکی ہے لیکن وہ کوئی چوں چراں کیے بنا آدھا گھنٹہ اس کے ساتھ جاگنگ کرتا رہا تھا یہ بات اس کیلیے تعجب کا باعث تھی۔ "واہ میرے شیر۔ دل خوش کر دیا تم نے آج میرا۔" تارا نے اس کا کندھا تھپکتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر تو چاند کا سیروں خون بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر سو واٹ کا بلب جل اٹھا تھا۔ وہ خوشی سے مسکرا دیا تھا۔ تبھی اچانک ان کے سامنے زویا کسی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو چکی تھی۔ چاند نے دانت پر دانت جما کر آنکھیں بھینچتے ہوئے ایک اکتائی ہوئی سانس خارج کی تھی جبکہ تارا کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ "ہیلو بالاج؟" زویا مسکرا کر چاند کو دیکھ رہی تھی۔ تارا کی طرف تو اس کا دھیان ہی نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بالاج؟.....تم نے اسے اپنا نام بھی بتا دیا؟"تارا نے چاند سے بھڑکتے ہوئے پوچھا۔"ن.... نہیں۔میں نے نہیں بتایا۔""ارے تم نے خود تو بتایا تھا۔"زویا نے اسے یاد دلایا۔یہ سچ بھی تھا۔اس وقت اسے زویا کی مدد چاہیے تھی اور اس نے زویا کو اس کے بابا کے سامنے اپنا نام بتایا تھا۔اگر وہ نہ بتاتا تو وہ اس کا پیپر کیسے واپس دلاتے۔"تمہیں نہیں تمہارے بابا کو بتایا تھا۔"وہ بچوں کی طرح لڑاکا انداز میں بولا۔"بابا؟"تارا کی آنکھیں حیرت سے مزید پھیلیں۔وہ اس لڑکی کے باپ سے بھی مل چکا تھا۔"نہیں میرا مطلب ہاں۔"چاند گڑبڑا گیا۔تارا کو تو اس پر غصہ آیا ہی آیا ساتھ ساتھ زویا کو بھی آگیا۔وہ تارا سے اتنا ڈر کیوں رہا تھا۔"ریلیکس چاند تم اتنا ڈر کیوں رہے ہو۔کونسا گناہ کیا ہے تم نے؟بس دو منٹ تو بات ہوئی تھی ہماری۔"زویا تعجب سے پوچھنے لگی۔"اے بی بی۔چلو اپنا راستہ ناپو۔میرے خاندان کے لڑکے پر اگر بری نظر بھی ڈالی نا تو آنکھیں نکال دوں گی۔"تارا کی کڑک دار آواز پر زویا بھی سہم گئی تھی۔"ہاؤ ڈیئر یو؟"وہ چلائی۔"لگتا ہے ہمت دکھانی ہی پڑے گی۔تمہیں زبان سے سمجھ نہیں آئی نا۔"تارا آگے بڑھی تو زویا جلدی سے پیچھے ہٹی۔"بالاج ابھی مجھے کچھ ضروری کام یاد آگیا ہے۔بعد میں ملیں گے جب یہ چڑیل پاس نہ ہوئی تب۔"زویا دور جاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔"تم خود ہو گی چڑیل بلکہ چڑیل کی نانی۔"اب وہ لڑتے ہوئے بالکل بچی بنی ہوئی تھی۔اس کا یہ روپ چاند نے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔وہ اس کیلیے کتنی پوزیسو تھی۔اس بات نہ چاند کو خوشی دی تھی لیکن اب اپنے انجام کے بارے میں بھی سوچ کر اس کی سانس خشک ہو رک تھی۔"کیا چکر تھا یہ؟ذرا بتانا پسند کرو گے مجھے؟"تارا کا ہاتھ چاند کے کان کی طرف بڑھا۔"آ.... تارا پلیز پہلے میری بات تحمل سے سن لو پھر جو مرضی سزا دے دینا۔"چاند نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔"ہاں ہاں میں سن رہی ہوں۔تم بولو۔"تارا نے اس کے کان کو مروڑتے ہوئے بظاہر تو بڑے سکون سے پوچھا تھا لیکن اس کے اندر بھانبڑ اٹھ رہے تھے۔"وہ....پہلے پیپر میں میرے ساتھ ایک حادثہ ہو گیا تھا......"چاند نے ڈرتے

Posted On Kitab Nagri

ڈرتے ساری بات بتادی۔"اور تم نے مجھے یہ بتانے کی زحمت بھی نہیں کی؟"تارا نے کو نئے سرے سے غصہ چڑھا۔"میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا تاکہ تم پریشان نہ ہو۔"اس نے بہانہ بنایا۔"کیوں پریشان نہ ہوں۔ تمہارے لیے پریشان ہونا حق ہے میرا۔شروع سے میں تمہاری فکر کرتی آئی اور اب تم اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ اپنی باتیں چھپاؤ گے مجھ سے۔"تارا اس کے سر پر تھپڑ مارنے لگی۔چاند کو اس کے الفاظ سے ایک سکون سا ملا تھا۔ "اچھا سوری نا آئیندہ ایسا نہیں کروں گا۔""کر کے دکھانا پھر میں تمہیں پوچھوں گی۔۔۔۔۔"تارا اسے ڈانٹ رہی تھی جب اسے ایک دم سے کچھ یاد آیا۔"ایک منٹ؟۔۔۔۔کہیں تم اس لڑکی سے ملنے کیلیے تو نہیں اتنا تیار ہوئے؟ اور کل جو بن ٹھن کے گئے تھے،اپنے دوست کی برتھڈے پر گئے تھے یا اس منحوس ماری سے ملنے گئے تھے؟"تارا اسے مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی۔چاند کا تو صدمے سے برا حال ہو گیا۔"تم۔۔۔۔۔تم مجھ پر شک کر رہی ہو؟"وہ رونے والا ہو گیا۔اس نے تو تارا کیلیے اتنی محنت کی تھی۔وہ اس سب کو زویا سے منصوب کر رہی تھی۔"تمہارے لچھن ہی ایسے ہیں۔"وہ چبا چبا کر بولی تھی۔اسے پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ چاند کیلیے کتنی پوزیسو ہو رہی تھی اور کسی دوسری لڑکی کو اس کے قریب دیکھ کر کتنی جیلس ہو رہی تھی۔اس کیلیے یہ بات غیر معمولی نہیں تھی کیونکہ وہ ہمیشہ سے اس پر اپنا حق اور رعب جماتی آئی تھی۔اس نے چاند کو کبھی اپنی زندگی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی تھی لیکن چاند کی زندگی کے فیصلے کرنے کا اختیار اسی کو تھا۔اور وہ بھرپور طریقے سے یہ اختیار استعمال کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"یہ ہیرو بننا اتنا مشکل کیوں ہے؟"ناول کا وہ سین پڑھ کر تو چاند پریشان ہو گیا۔اب وہ یہ کیسے کرے؟اتنا مشکل کام تو اس نے زندگی میں نہیں کیا تھا۔اور اگر تارا کو پتہ چل جاتا تو اس کی چمڑی ادھیڑ کر رکھ دینی تھی اس نے۔لیکن یہی تو مشکلات تھیں نا جن کو اسے ہر حال میں پار کرنا تھا۔اس نے وہ کام کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔دماغ تو اسے منع کر رہا تھا لیکن وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رات لمحہ بہ لمحہ گزرتی جارہی تھی اور وہ بے چین سا تارا کے سونے کا انتظار کر رہا تھا۔اس کی اپنی آنکھوں سے آج نیند کوسوں دور تھی۔آخر میدان جنگ پر جارہا تھا۔پتہ نہیں پاس بھی ہوتا تھا یا فیل۔شہید ہونے کا چانس کچھ زیادہ ہی تھا۔"تمہاری محبت کی راہ میں جان بھی قربان ہے۔"اس نے سوچ کر سر اثبات میں ہلا یا اور گھڑی پر وقت دیکھا۔رات کے ایک بج چکے تھے۔تارا اس وقت گہری نیند میں ہوگی۔یہ اسے یقین تھا۔لیکن وہ اس کی موجودگی کو محسوس کر کے جاگ جائے گی یا نہیں یہ اسے کنفرم نہیں تھا۔اگر وہ پکڑا جاتا تو نجانے سب اس کے بارے میں کیا سمجھتے لیکن وہ تو ایک پھول کے ذریعے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ناول میں ہیرو نے ایسے ہی کیا تھا۔جب ہیروئن اپنے کمرے میں سو رہی ہوتی ہے تو وہ چپکے سے جا کر اس کے کمرے میں پھول رکھ آتا ہے۔اب اس نے بھی اپنی قسمت آزمانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔جی کڑا کرتے ہوئے اس نے گہری سانس لی اور اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ اس کا کمرہ ٹیرس پر تھا۔اور ٹیرس کے ساتھ بائیں طرف تارا کے گھر کا ٹیرس لگا ہوا تھا۔تارا کمرہ بھی اسی فلور پر تھا اور وہ رات کو کھڑکی بھی کھلی رکھتی تھی۔سو اس کے کمرے میں پہنچنا مشکل نہیں تھا لیکن چاند کو یہ پہاڑ سر کرنے کے برابر لگ رہا تھا۔"بی بریو۔ بالاج!"اس نے خود کو ہمت دلائی اور آگے بڑھ گیا۔کچھ دیر بعد وہ تارا کے کمرے کے باہر کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔کھڑکی کا ایک پٹ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔چاند نے کچھ لمحوں کے توقف کے بعد ہاتھ بڑھا کر کھڑکی کو پورا کھول دیا۔ تبھی اس کی نظر بیڈ پر لیٹی تارا پر پڑی تھی۔سائیڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کی مدھم سے روشنی میں اس کا چہرہ پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔وہ سینے تک بلینکٹ میں چھپی ہوئی تھی۔اس کے بال کھلے ہوئے تھے جو سرہانے پر بکھرے پڑے تھے۔بالوں کی ایک لٹ اس کے چہرے کو چوم رہی تھی۔اور وہ آنکھیں بند کیے نیند کی وادیوں میں گم تھی۔چاند کتنی ہی دیر مبہوت ہو کر اسے دیکھتا رہا تھا۔پھر وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اندر داخل ہو گیا اور قدم قدم چلتا تارا کے قریب آنے لگا تھا۔اس کا ڈر پتہ نہیں کہاں جا چھپا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تارا کا سحر اس کے دل کو اپنی لپیٹ میں لینے لگا تھا۔ وہ بیڈ کے قریب پہنچ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ کوئی لمحہ ہو تیرے ساتھ کا میری عمر بھر کو سمیٹ لے میں فنا بقا کے سبھی سفر اسی ایک پل میں گزار دوں اس کی نظریں تارا کے چہرے سے ایک پل کیلیے بھی نہیں ہٹ رہی تھیں۔ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔ "سوتے ہوئے کتنی معصوم لگتی ہو تم۔" چاند کے لب ہلکی سے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ اس کا ہاتھ بے ساختہ تارا کے چہرے کی طرف بڑھا تھا۔ وہ اس کے بالوں کو چہرے سے ہٹانا چاہتا تھا لیکن راستے میں ہی اس نے ہاتھ کو روک لیا لیا تھا۔ اسے یکدم ہوش آیا تھا۔ ایسا لگا تھا جیسے کوئی فسوں ٹوٹا ہو۔ جیسے وہ صدیوں کا سفر کر کے واپس آیا ہو۔ اسے اپنی ہمت پر حیرانی ہو رہی تھی۔ وہ تارا کے کمرے تک پہنچ کیسے گیا۔ یہ محبت کچھ بھی کروا دیتی ہے بندے سے۔ مت مار دیتی ہے۔ وہ خود کو ڈپٹتا جلدی سے اٹھا اور سرخ گلاب کا پھول تارا کے سرہانے رکھ کر مڑا تھا۔ "چاند!" تارا کی آواز پر وہ ساکت ہوا تھا۔ اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔ کیا وہ پکڑا جا چکا تھا۔ اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔ اس بارے میں تو سوچنے بھی نہیں ہو رہا تھا اس سے۔ اس میں اتنی سکت بھی نہیں رہی تھی کہ مڑ کر تارا کو دیکھتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا کر رہے ہو تم یہاں؟" اس کی غصے سے بھری آواز سن کر چاند نے تھوک نگلا۔ ڈرو نہیں۔ کچھ سوچو۔ چاند خود کلامی میں بڑبڑایا۔ "م..... میں....... مچھر...... ہاں میں مچھر مار رہا تھا۔" وہ بمشکل بولتا مڑا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ تارا سو رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرے پر وہی معصومیت تھی جس نے چاند کو مرسمرائز کیا تھا۔ اگر وہ جاگی ہوتی تو اب تک چاند کی آدھی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں۔ وہ خواب میں اسے ڈانٹ رہی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ چلو وہ اس کے خواب میں تو آتا تھا۔ یہ سوچ کر چاند نے سینے میں اٹکی سانس خارج کی اور دلفریب سا مسکراتا کھڑکی سے باہر نکل گیا۔ صبح اذانوں کی آواز سن کر تارا کی آنکھیں کھلی تھیں۔ حسیات بیدار ہوتے ہی اسے گلاب کی بھینی بھینی مہک محسوس ہوئی تھی۔ وہ آسودگی سے آنکھیں بند کر گئی تھی۔ کچھ پل گزرے تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔ گلاب کی خوشبو اور اس کے کمرے میں؟..... کیسے؟ وہ جلدی سے اٹھ بیٹھی تو اس کی نظر سرہانے کے ساتھ رکھے گلاب کے خوبصورت سے پڑی۔ اسے سخت حیرت ہوئی تھی۔ جب وہ رات کو سوئی تھی تو یہاں کوئی پھول نہیں تھا لیکن۔ اب کیسے آگیا؟ اس نے گلاب کے پھول کو اٹھاتے ہوئے تعجب سے سوچا۔ کیا رات کو کوئی اس کے کمرے میں آیا تھا۔ اس کی نظر بے ساختہ کھڑکی کی طرف اٹھی تھی جو رات کی نسبت تھوڑی سی زیادہ کھلی ہوئی تھی۔ کون آیا تھا؟ یہ اگلا سوال تھا۔ اور جو نام اس کے دماغ میں آیا تھا وہ اسفر کا تھا۔ اسے لگا تھا اسفر رات کو اس کے کمرے میں آکر پھول رکھ کر گیا ہے۔ غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ یہ اس کے نزدیک بہت بڑی غلطی تھی جس کی معافی نہیں تھی۔ اس نے اسی وقت سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا اور اسفر کو کال ملائی۔ دوسری طرف اسفر جو گہری نیند کے مزے لے رہا تھا فون کی گھنٹی بجنے پر جاگ گیا۔ اسے فون کرنے والے کر سخت غصہ آیا تھا لیکن سکرین پر تارا کا نام دیکھ کر اس کی نیند بھک سے اڑ گئی تھی۔ نیم وا آنکھیں پوری کھل گئی تھیں۔ "آج صبح ہی صبح ہماری یاد کیسے آگئی؟" وہ فون کان سے لگا کر سرشار لہجے میں پوچھنے لگا۔ "یہ کیا طریقہ ہے اسفر؟...... آپ پاگل تو نہیں ہو گئے؟" وہ چھوٹتے ہی اس کر چڑھ دوڑی۔ اسفر کو اچنبھا ہوا۔ "کیا مطلب؟" "آپ رات کو میرے کمرے میں آئے تھے؟" وہ سخت لہجے میں پوچھ رہی تھی۔ اسفر کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔ "واٹ؟...... میں رات کو تمہارے کمرے میں کیوں آؤں گا؟...... کہیں تم نے خواب میں تو نہیں مجھے اپنے کمرے میں دیکھا؟" وہ خوش ہوتے بولا۔ جبکہ تارا ٹھٹکی تھی۔ اگر اسفر نہیں آیا تھا تو پھر کون

Posted On Kitab Nagri

تھا وہ۔"لیکن وہ پھول.....؟"وہ الجھ کر بڑبڑاتی تھی۔"کونسا پھول؟"اب کی بار اسفر بھی چونکا تھا۔"کچھ نہیں۔مجھے بس وہم ہوا تھا کہ کوئی میرے کمرے میں آیا تھا۔اس لیے آپ سے کنفرم کر لیا۔سوری فار دس ڈسٹر بیینس۔آپ سو جائیں۔میں فون رکھتی ہوں۔"وہ تیزی سے بول کر فون کاٹ گئی۔"جگا کر کہتی ہے سو جاؤ۔"اسفر نے جمائی لیتے ہوئے لاپرواہی سے سوچا تھا جبکہ دوسری جانب تارا کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سہ پہر کا وقت تھا۔تارا چاند اور ہانیہ کے سامنے کرسی پر بیٹھی بظاہر تو کتاب پڑھ رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر چھائی الجھن یہ پتہ دے رہی تھی کہ وہ کچھ اور سوچ رہی ہے۔چاند کب سے اسے کن اکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔وہ جاننا چاہ رہا تھا کہ اس کے کارنامے کا تارا پر کیا اثر ہوا ہے۔اسے مضطرب دیکھ کر وہ بھی بے چین ہو چکا تھا۔تارا کو محسوس ہوا کہ چاند پچھلے پانچ منٹ سے اسے گھور رہا ہے تو اس نے یکدم نظریں اٹھا کر چاند کو دیکھا۔چاند کو شاید پھر سے اسے مبہوت ہو کر دیکھنے کا دورہ پڑا ہوا تھا۔وہ اس سے نظریں ہٹا نہیں پایا تھا۔اس کی نظروں کا پیغام تارا کی سمجھ سے باہر تھا۔"ہیلو.....کدھر گم ہو؟.....سبق کتاب پر لکھا ہے میرے منہ پر نہیں۔"تارا نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔چاند گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ہانیہ نے بھی ایک نظر تعجب سے اسے دیکھا تھا۔"ہمم.....وہ مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا۔"وہ جھجھکتے ہوئے بولا۔

"پوچھو؟""تم....اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو؟"اس کے پوچھنے پر تارا چونکی۔کیا وہ سچ میں چہرے سے پریشان لگ رہی تھی۔"نہیں تو۔"اس نے جھوٹ بولا تھا۔چاند جان گیا تھا۔"اگر کوئی پریشانی ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو۔"وہ پہلی دفعہ براہ راست اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تھا۔تارا اسے ڈپٹنے ہی والی تھی کہ اسے کل والا واقعہ یاد آیا۔وہ چاند سے کہہ رہی تھی کہ وہ اپنی ہر پریشانی اسے بتایا کرے کیونکہ اس کیلیے پریشان ہونا تارا کا حق تھا۔اب وہ اسے اپنے لیے پریشان ہونے سے کیسے منع کرتی۔"کیا کرو گے جان کر؟"وہ دلچسپی سے پوچھنے

Posted On Kitab Nagri

لگی۔"ہو سکتا ہے میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں۔"اس نے اب بھی نظریں تارا کی آنکھوں سے ہٹائی نہیں تھیں۔ تارا ہنس پڑی۔"تم.....میری مدد کرو گے؟"تارا کو جیسے اس پر بھروسہ نہیں تھا۔"ہاں۔میں تمہاری مدد کیوں نہیں کر سکتا؟""پہلے اپنی مدد تو کر لو۔"ہانیہ نے بیچ میں لقمہ دیا۔چاند اسے دیکھ کر دانت پیسے۔"اچھا بس۔لڑنے مت لگ جانا۔پڑھو چپ کر کے۔"تارا نے دونوں کو فل سٹاپ لگایا۔"پہلے تم اپنی پریشانی بتاؤ۔"چاند کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی۔"کہا نا کوئی پریشانی نہیں۔"تارا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو وہ چپ ہو گیا۔

------------------------------------"او نہیں یار....چوتھے گئیر میں ڈال....."زاہد چاند کو بائیک چلانا سکھا رہا تھا۔تارا کو امپریس کرنے کیلیے یہ اس کا نیا پلان تھا۔پہلے تو فیل ہو چکے تھے۔اب اس نے ناول میں پڑھا تھا کہ ہیرو بائیک ریسر ہوتا ہے۔جبکہ اسے بائیک کی الف بے بھی نہیں پتہ تھی۔وہ گاڑی تو ڈرائیو کر لیتا تھا لیکن ناول کے ہیرو کو بائیک چلانی آتی تھی تو اسے بھی یہ سیکھنا تھا۔اس کے دوست زاہد کی ہیوی بائیک تھی جسے اس وقت وہ چلانے کی کام کوشش کر رہا تھا۔"اوہو کیا کر رہا ہے کلچ چھوڑ....اوہ......اوہ"زاہد اسے ابھی سمجھا رہا تھا کہ اچانک سے پتہ نہیں کیا ہوا۔بائیک ایک دم سے تیز سپیڈ کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔چاند بوکھلا کر اسے روکنے کی کوشش کرنے لگا۔اس سے بائیک سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔زاہد کو یقین ہو گیا تھا اب نہ تو اس کی بائیک بچے گی اور نہ ہی چاند کی ہڈیاں۔وہ بے چارہ چیختا ہوا اس کے پیچھے بھاگا تھا لیکن اس سے پہلے چاند بائیک سمیت گر چکا تھا۔اس کی دائیں ٹانگ اور بازو بری طرح زخمی ہوا تھا۔کندھے کی ہڈی میں درد نکل گیا تھا اور دائیں پاؤں پر بھی موچ آگئی تھی البتہ سر پھٹنے سے بچ گیا تھا۔درد کہ شدت بہت زیادہ تھی۔وہ اپنے حواس کھونے لگا تھا۔"چاند.....چاند....اٹھو۔"زاہد بھاگتا ہوا اس کے قریب آ چکا تھا اور سخت پریشانی سے اسے پکارنے لگا تھا۔ ارد گرد لوگ اکٹھے ہو چکے تھے۔ایک شخص نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے اسے اٹھایا اور تیزی سے اپنی کار

Posted On Kitab Nagri

میں ڈال کر ہاسپٹل کی جانب بڑھ گیا۔ زاہد بھی اس کے ساتھ ہی ہاسپٹل گیا تھا۔ کچھ دیر یہ خبر سب گھر والوں کو ہو چکی تھی۔ پریشانی سی ان سب کا برا حال ہو گیا تھا۔ تارا جو اتنی مضبوط تھی یہ خبر سن کر رونے لگی تھی۔ وہ سب ایک ساتھ ہی ہاسپٹل کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ ان کے پہنچنے تک ڈاکٹرز چاند کو ٹریٹمنٹ دے چکے تھے۔ ہڈیوں کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا تھا۔ بس پاؤں پر ہلکی سی موچ آنے کی وجہ سے ڈاکٹر نے دو تین دن اسے چلنے پھرنے سے منع کیا تھا۔ وہ تو شکر تھا کہ اگلا پیپر دو دن بعد ہی تھا ورنہ اسے بہت مشکل ہوتی۔ دائیں بازو اور ٹانگ بھی زخمی ہونے کی وجہ سے بہت درد کر رہے تھے۔ باقی سب اسے مشکل میں دیکھ کر چپ تھے لیکن تارا سے غصہ ضبط نہیں ہوا تھا۔ "کیا تھا یہ ہاں؟ کیا کر رہے تھے تم؟ کیوں موٹر بائیک چلانے کی کوشش کی.....بولو؟" وہ اس کے سر پر کھڑی چیخ رہی تھی۔ چاند اب اسے کیا بتاتا وہ کس لیے یہ سب کر رہا تھا۔ "میرا دل کر رہا تھا۔" وہ منمنایا۔ "اور میرا دل پتہ کیا کر رہا ہے؟" وہ دانت کچکچا کر بولی۔ طانیہ بیگم کو بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کو اس حالت میں بھی ڈانٹ رہی ہے لیکن شوہر کے سامنے وہ تارا کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔ "اچھا بس کرو نا تارا۔ وہ پہلے ہی اتنا درد برداشت کر رہا ہے۔" عرفہ بیگم نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔ "علاج ہے اس کا۔ اور کرے اپنی من مانیاں۔ حد نہیں ہو گئی۔ موٹر بائیک چلانی سیکھ رہا ہے اور وہ بھی اپنے نکمے دوست سے جو خود ابھی اناڑی ہے۔" وہ غصے سے سر جھٹک گئی تھی۔ چاند دل ہی دل میں اسے اپنے لیے پریشان ہوتا دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ "آئندہ اگر کبھی موٹر بائیک کو ہاتھ بھی لگایا نا تم نے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرنے لگی۔ "کیوں....؟" چاند نے اچانک پوچھا تھا۔ تارا نے ٹھٹک کر اسے دیکھا۔ پہلے تو کبھی اس نے ایسے سوال و جواب نہیں کیا تھا۔ "میں بائیک کیوں نہیں چلا سکتا؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ "کیوں کہ تمہیں چلانی نہیں آتی۔" تارا کو اس کی بات پر غصہ آیا۔ "تو سیکھوں گا تو چلانی آئے گی نا۔" وہ بھی دوبدو بولا۔ "کوئی ضرورت

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔گاڑی ہے نا۔وہی چلاؤ۔"وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔"یہی.....آپ سب لوگوں کی اسی بات کی وجہ سے میں کمزور ہوں۔مجھے ذرا سی مشکل پیش آتی نہیں آپ لوگوں کی جان پر بن آتی ہے۔بھئی اگر آپ مجھے مشکل کا سامنا ہی نہیں کرنے دیں گے تو میں کیسے آگے بڑھوں گا۔آپ سب ابھی بھی مجھے بچہ سمجھ کر ٹریٹ کرتے ہیں۔میں جو بھی کرنا چاہتا ہوں اس سے روک دیتے ہیں۔اور تارا تم نے کہا تھا کہ میں اپنے فیصلے خود کیا کروں۔اب یہ فیصلہ میں کیا تھا تو تم مجھے منع کر رہی ہو۔"اس کی بات تو واقعی ٹھیک تھی۔وہ سب کا لاڈلا تھا اس لیے اسے کسی مشکل میں پڑنے نہیں دیتے تھے۔شاید اسی وجہ سے وہ کمزور تھا۔تارا بھی اس کی بات سے متفق تھی۔لیکن اپنے دوست سے بائیک چلانا سیکھنا کہاں کی عقلمندی تھی۔"تمہیں کوئی ڈھنگ کا فیصلہ کرنا آتا ہے یا نہیں؟"تارا نے کہا۔"اب جتنا میرا دماغ ہو گا اس کے حساب سے ہی فیصلہ کروں گا نا۔"وہ منہ بنا کر بولا تھا۔تارا گہرا سانس بھر کے رہ گئی تھی۔

آج اس حادثے کو گزرے چوتھا دن تھا۔وہ زیادہ چلنے پھرنے سے گریز کر رہا تھا۔سٹڈی بھی اپنے کمرے میں کی کرتا تھا۔تارا اس کے کمرے میں آکر پڑھا جاتی تھی۔اب شام کے سات بج رہے تھے۔وہ کمرے میں بہت بور ہو رہا تھا۔پڑھنے کو بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔تارا کی یاد بھی آرہی تھی۔وہ اس کی سوچوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا اسی لیے کچھ سوچ کر اٹھا اور رائٹنگ ٹیبل کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کر لیا اور پب جی کھیلنے لگا۔ایک ہاتھ ماؤس پر رکھے اور دوسرے ہاتھ سے لیپ ٹاپ کے بٹنز دباتے ہوئے وہ سکرین کی طرف دیکھتا دھڑا دھڑ دشمنوں کا صفایا کرنے لگا تھا۔تارا نے آہستہ سے دروازہ کھول کر کمرے میں دیکھا تو چاند لیپ ٹاپ پر گیم کھیلتا نظر

Posted On Kitab Nagri

آیا۔اسے تپ چڑھا۔کل کیمسٹری کا پیپر تھا اور وہ گیم کھیل رہا تھا۔تارا دانت پیستی اس کے قریب آئی۔چاند نے ایک بندے کو گرایا تو سامنے ایک اور آ گیا۔اس سے پہلے کہ وہ اس کا مقابلہ کرتا تارا نے اس کا ماؤس والا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے ایک سائیڈ پر کر دیا۔اسی وقت دشمن نے اسے گولیوں سے اڑا دیا۔یہ کچھ ہی لمحوں کا کھیل تھا۔

"شٹ!" وہ غم وغصے سے بولا اور دائیں طرف دیکھا جہاں تارا کھڑی اسی خشمگیں نظروں سے گھور رہی تھی۔اس کے چہرے کے تنے تاثرات یکدم ڈھیلے پڑے تھے۔اسے لگا تھا نہ یہ نے اس کی گیم خراب کی ہے لیکن یہ تو اس کی دشمن جاں تھی۔اس پر وہ کیسے غصہ کر سکتا تھا۔"یہ تم پڑھ رہے ہو؟"تارا نے چبھتے لہجے میں پوچھا۔"پڑھ پڑھ کر میرا دماغ گھوم گیا ہے۔اب تھوڑا ریلیکس بھی نہ کروں؟"وہ منہ بسور کر بولا۔"گیم کھیل کر دماغ اور آنکھوں کو خرچ کر رہے ہو۔یہ کیسا ریلیکس ہوا؟""مائینڈ فریش کیلیے گیمز ضروری ہوتی ہیں۔"اس نے تارا کے علم میں اضافہ کیا۔"وہ گیمز آؤٹ ڈور ہوتی ہیں جو مائینڈ فریش کرتی ہیں۔"تارا نے اس کے سر پر چپت لگائی۔"ہاں تو وہ بھی کھیلتا ہوں نا میں۔کرکٹ تو تھوڑی بہت مجھے آتی ہے۔اب میں فٹ بال اور باسکٹ بال کھیلنے کے بارے میں بھی سوچ رہا ہوں۔ایک دفعہ پیپرز ختم ہو جائیں تو جم جانا بھی سٹارٹ کر دوں گا۔"اس نے تارا کے سامنے اپنے نمبر بنائے۔"میں نوٹ کر رہی ہوں کچھ دنوں سے تم عجیب نہیں ہو گئے؟"تارا اچنبھے سے بولی۔"کیا مطلب عجیب؟"وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔"مطلب تم پہلے تو ایسے نہیں تھے۔تمہیں اپنی ذرا بھی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔اب تم خود کو بہتر بنا رہے ہو۔اس کی کوئی خاص وجہ؟""وجہ"وہ زیر لب مسکرایا۔وجہ تو وہی تھی۔کاش وہ اتنا بہادر ہوتا کہ اسے وجہ بتا سکتا۔"ہمم۔"تارا وجہ سننے کو منتظر تھی۔"ایک منزل ہے جو مجھ سے بہت دور ہے۔راستہ بھی بہت دشوار ہے۔لیکن مجھے اس منزل کو پانا ہے۔اسی کے سفر کی تیاری کر رہا ہوں۔"وہ پر سوچ انداز میں بولتا کہیں سے بھی بچہ نہیں لگ رہا تھا۔آج پہلی دفعہ تارا کو وہ بڑا لگا تھا۔اس کی ذو معنی باتیں تارا کو سمجھ نہیں

Posted On Kitab Nagri

آئی تھیں۔"کیا کہہ رہے ہو؟.....اتنی گہری باتیں؟...... کہیں ناولز وغیرہ تو نہیں پڑھنے لگے؟"تارا نے ناک سکوڑ کر پوچھا۔ناول کا سن کر وہ گڑبڑایا تھا۔"نہیں تو۔میں بھلا ناول کیوں پڑھنے لگا۔اور تمہیں میری باتیں کسی ناول کا ڈائیلاگ لگ رہی ہیں؟"وہ خفگی سے پوچھنے لگا۔"ویل تو یہ تمہاری اپنی سوچ ہے۔اچھی ہے۔اسی طرح محنت کرتے رہنا تو منزل کو پالو گے۔میری طرف سے گڈ لک۔"تارا نے اس کا کندھا تھپکا۔وہ پر اسرار سا مسکرا دیا۔منزل خود اسے کامیابی کی دعا دے رہی تھی۔یہ بات اس کیلیے امید کی کرن جیسی تھی۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"ماما مجھے امبر کی منگنی پر جانا تھا آج اور ڈرائیور ہی نہیں ہے۔اب میں کیسے جاؤں؟"تارا لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے پریشان سے لہجے میں پوچھنے لگی۔چاند جو عرفہ بیگم کے پاس ہی بیٹھا ان سے باتیں کر رہا تھا اور ساتھ میں ان کے بنائے گئے فرنچ فرائز سے انصاف بھی کر رہا تھا چونک کر سامنے دیکھنے لگا جہاں تارا بلیک فراک پہنے اور بڑی سی شال کو اپنے گرد لپیٹے پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی۔اس سے نظریں ہٹانا چاند کیلیے مشکل ہو گیا تھا۔

"میں لے جاتا ہوں۔"وہ عرفہ بیگم کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بول اٹھا۔"نہیں تمہاری مہربانی۔تم ذرا بیٹھ کر پڑھ لو۔کل آخری پیپر ہے تمہارا۔"تارا نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔چاند کا منہ لٹک گیا۔"ٹھیک تو کہہ رہا ہے بچہ۔اب شام ہونے والی ہے۔اکیلے تو میں تمہیں نہیں بھیجوں گی۔چاند چھوڑ بھی آئے گا اور واپس بھی لے آئے گا۔"عرفہ بیگم نے چاند کا ساتھ دیا تو وہ خوش ہو گیا۔"اچھا چلو پھر جلدی۔"وہ جیسے احسان کرتے ہوئے بولی تھی۔چاند کو بھی اور کیا چاہیے تھا۔وہ تیزی سے اٹھ کر اس کے ساتھ لپکا تھا اور اس سے پہلے گاڑی تک پہنچ کر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔تارا ایک نظر اس پر ڈال کر گاڑی میں بیٹھ گئی اور چاند نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔وہ بہت اچھی گاڑی چلاتا تھا۔سپیڈ بھی کم ہی رکھتا تھا۔اور اکثر تارا اور رہانیہ کو کہیں باہر شاپنگ پر لے جاتا تھا۔لیکن اب وہ موٹر سائیکل سے گرا تھا تو تارا کو یہ ڈر تھا وہ گاڑی بھی کہیں ٹھوک نہ دے۔

"دھیان سے چلاؤ گاڑی۔"وہ پیچھے دیکھتے ہوئے گاڑی کو گلی سے نکالنے کیلیے ریورس کر رہا تھا جب تارا نے اسے

Posted On Kitab Nagri

کہا۔"دھیان سے ہی چلا رہا ہوں۔"وہ منہ بنا کر بولا۔"تمہارا کچھ پتہ نہیں کہاں ٹھوک دو۔""تارا تمہیں مجھ پر یقین کیوں نہیں ہے؟"وہ شاکی لہجے میں پوچھنے لگا۔"کیونکہ میں بے وقوف نہیں ہوں۔تم پر یقین کرنے کے چکر میں، میں اپنی ہڈیاں نہیں تڑوا سکتی۔"وہ طنزیہ بولی۔"فکر مت کرو۔تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔چاہے اس کیلیے مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔"وہ بڑی سنجیدگی سے بولا تھا۔تارا تو حیرت سے منہ کھولے ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگی تھی۔"ماشاءاللہ میرا چاند کتنا بڑا ہو گیا ہے۔ہیں نا۔"وہ اس کی بات کو مذاق میں اڑا گئی تھی۔چاند نظریں اس سے ہٹا کر خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا۔کچھ دیر میں وہ منزل تک پہنچ چکے تھے۔تارا گاڑی سے اتری تو چاند بھی باہر نکل آیا۔"کتنے بجے لینے آؤں؟""تم مت آنا۔میں بابا کو بلالوں گی فون کر کے۔"وہ کہہ کر اندر جانے لگی۔"میں ہی آؤں گا۔"وہ ضدی لہجے میں بولا۔"اتنی رات کو باہر نکلنا تمہارے لیے ٹھیک نہیں۔"تارا نے اسے جتایا۔"وہ تو تمہارے لیے بھی ٹھیک نہیں۔""بہت سوال وجواب نہیں کرنے لگے ہو تم۔"تارا نے اسے تیکھی نظروں سے گھورا۔"مجھے کچھ نہیں پتہ۔میں ابھی اپنے دوست کے پاس جا رہا ہوں۔جب واپس جانا ہو مجھے فون کر کے بلا لینا۔"وہ اس کی کوئی دوسری بات سنے بغیر ہی چلا گیا۔"پتہ نہیں اس لڑکے کا بچپنا کب ختم ہو گا۔"وہ سر جھٹک کر بڑبڑاتی میں گیٹ کی جانب بڑھی۔اندر کا ماحول بہت پر رونق اور خوشگوار تھا۔عورتوں کے علاوہ مرد بھی آئے ہوئے تھے۔کافی بڑی گیدرنگ تھی۔وہ امبر سے مل کر اپنی دوسری سہیلیوں سے بھی ملی تھی جو امبر کی منگنی پر آئی ہوئی تھیں۔نتاشہ بھی آئی ہوئی تھی۔وہ بظاہر تو اس سے مسکرا کر باتیں کر رہی تھی لیکن جب سے اس نے اسفر کو تارا کے ساتھ دیکھا تھا اس کے دل کا چین کھو گیا تھا۔وہ ہر حال میں اسفر کو اس سے چھیننا چاہتی تھی سو اس سے بنا کر رکھنی ضروری تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسفر اپنے دوست بلال کی منگنی پر آیا ہوا تھا۔وہ کچھ دیر سٹیج پر بلال کے پاس رہا تھا پھر نیچے آ کر ایک جانب جہاں اس کے

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

گروپ فرینڈز کھڑے تھے وہاں آگیا۔ پھر منگنی کی رسم شروع ہوئی تو سب سٹیج کے قریب آ گئے۔تب اس کی نظر تارا پر پڑی تھی۔"یہ یہاں کیا کر رہی ہے ؟"وہ حیرت سے سوچتا اس کی طرف بڑھا تھا۔ تبھی نتاشہ کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی۔"تارا!"اس نے تارا کے قریب جا کر اسے پکارا۔تارا چونک کر مڑی۔"اسفر!....آپ یہاں ؟""ہاں میں اپنے دوست کی منگنی پر یہاں آیا ہوں اور تم ؟""میں بھی اپنی دوست کی منگنی پر آئی ہوں۔"وہ بولی تو اسفر مسکرا دیا۔"کیا حسین اتفاق ہے۔ چلو اس بہانے ہمیں ساتھ وقت گزارنے کا موقع تو ملا۔"وہ اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھتا بولا۔تارا اس کی بات پر دھیان دیے بغیر نظریں پھیر کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔"چلو ناوہاں چل کے بیٹھتے ہیں۔ کچھ دیر باتیں ہی کر لیتے ہیں۔""اممم..... نہیں۔ ابھی تو میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔"وہ تذبذب سے بولی۔"تو چلو نا میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں گھر۔"وہ کسی بھی طریقے سے اس کا تھوڑا سا ساتھ پانا چاہتا تھا۔"نہیں۔ چاند مجھے لینے آرہا ہے۔ میں نے اسے کال کر دی ہے۔""تم میرے ہوتے ہوئے کسی اور لڑکے کے ساتھ جاؤ یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔"وہ سنجیدہ ہو گیا۔"وہ بچہ ہے اسفر۔اس سے آپ کا جیلس ہونا ویسے بنتا نہیں۔"تارا کو اچھا نہیں لگا تھا کہ وہ چاند کے حوالے سے ایسی بات کرے گا۔"تمہیں تو خوش ہونا چاہیے نا کہ میں تمہارے لیے پوزیسو ہوں۔"اس کی بات ٹھیک تھی۔ لیکن اسے پتہ نہیں کیوں خوشی نہیں ہوئی تھی۔وہ اسفر کی بات کا جواب دینے کی بجائے فون پر وقت دیکھنے لگی۔ تبھی چاند کی کال آگئی۔"اوکے میں چلتی ہوں۔اللہ حافظ۔"وہ مروتاً تھوڑا سا مسکرا کر اپنی دوست کی جانب بڑھ گئی اور اس سے مل کر اسفر کی طرف ایک نظر بھی دیکھے بنا باہر چلی گئی۔اسفر لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔"ہیلو!"وہ مڑنے ہی لگا تھا کہ نتاشہ اس کے سامنے آگئی۔جب تک اسفر تارا سے بات کرتا رہا تھا وہ اسے دور سے ہی دیکھتی رہی تھی اور اب اس کے پاس آئی تھی۔"او ہائے کیسی ہیں آپ ؟"وہ خوشگوار لہجے میں بولا۔"میں ٹھیک ہوں لیکن آپ

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک نہیں لگ رہے۔""" نہیں تو۔ میں بھی ٹھیک ہوں۔""" آپ کے الفاظ اور لہجے میں بہت فرق دکھائی دے رہا ہے۔""" آپ کوئی سائیکیٹرسٹ ہیں؟""" ہاں۔" وہ مسکرائی۔" تبھی۔ سائیکیٹرسٹس ہر بندے کو اپنا مریض سمجھ لیتے ہیں۔" اسفر نے سر ہلایا۔ نتاشہ ہنس دی۔" آپ اداس مت ہوں۔ تارا بہت موڈی ہے لیکن دل کی اچھی لڑکی ہے۔ آہستہ آہستہ آپ کے پیار کو سمجھ جائے گی۔" وہ جان بوجھ کر تارا کے حق میں بولی تھی جبکہ اسفر اسے تعجب سے دیکھنے لگا تھا۔ تارا نے تو کہا تھا وہ اس کی دوست نما دشمن تھی۔ اگر وہ دشمن ہوتی تو اس کے سامنے تارا کی برائی کرتی نہ کہ اچھائی۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی ایسا سوچنے لگا تھا۔" اور اگر وہ میرے پیار کو نہ سمجھی تو؟" نجانے کس خیال کے تحت اس نے پوچھ لیا۔" تو پھر یہ اس کی بدقسمتی ہوگی۔" وہ بولی تھی۔ اسفر نے غور سے اسے دیکھا تو وہ دلفریب سا مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" کیا ہوا چاند؟" تارا نے محسوس کر لیا تھا کہ چاند آتے ہوئے جتنا پرجوش تھا اب اتنا ہی ڈل لگ رہا تھا۔ دراصل وہ مین گیٹ سے اسفر کو تارا کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔ اس اپنا خون کھولتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ کیا تارا اسفر سے ملنے کیلیے منگنی پر آئی تھی؟ کیا وہ اسفر کو پسند کرتی تھی؟ یہ سوال اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا اور تارا کی آواز سن نہیں سکا تھا۔" چاند!" تارا نے اسے اونچی آواز میں پکارا۔" ہ.... ہاں؟" وہ چونک کر ہوش میں آیا۔" کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟ کسی گہری سوچ میں لگ رہے تھے۔" تارا نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔ " کچھ نہیں چل رہا۔" وہ خفگی ظاہر ہوتے ہوئے بولا۔" مانا کہ میں نے تمہیں سیریس ہونے کا کہا تھا لیکن اتنا سیریس ہونے کا بھی نہیں کہا تھا۔ یہ سنجیدہ سا چہرہ بنائے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔""" مجھے نہیں پرواہ میں تمہیں اچھا لگوں یا برا۔" وہ اس سے زیادہ خود کو باور کروانا چاہتا تھا لیکن دل یہ بات مانتا تو تب نا۔" کیا کہا ذرا ایک دفعہ پھر سے کہنا۔" تارا نے اس کا کان پکڑ کر مروڑا۔ اسے چاند کی بات بری لگی تھی۔" آہ..... تارا

Posted On Kitab Nagri

"آ...... نہیں۔"وہ جو اسے سامنے سے ہٹا کر گاڑی میں گھسنے لگے تھے چاند کی آواز پر رکے اور گھور کر اسے دیکھا۔"میرا مطلب چابی نہیں ہے۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔"بہانہ تو ڈھنگ کا بنا لیتے۔"تارا اسے کوس کر رہ گئی تھی۔"پاگل سمجھ رکھا ہے ہمیں؟چابی نہیں تھی تو گاڑی کیسے چل رہی تھی؟"ایک ڈاکو نے غصے سے کہا۔وہ لوگ اب بھی تارا کو نہیں دیکھ سکے تھے۔"تاریں جوڑ کر چلائی ہے۔"اس نے ذرا رازداری سے بتایا۔ ڈاکوؤں نے حیرت سے اسے دیکھا۔تارا دانت پیسنے لگی تھی۔"کیا مطلب؟تم کار چور ہو؟""ہاں نا۔بڑی مشکل سے یہ گاڑی ملی تھی لیکن ہے پوری کھٹارہ۔اس کے بریکس بھی خراب ہیں۔اچانک بریک لگانی پڑ جائے تو لگتی ہی نہیں۔اسی لیے تو میں سلو سپیڈ پر چلا رہا تھا۔اور آپ ڈاکو لوگ ہیں۔آپ کو کوئی ایسی گاڑی ڈھونڈنی چاہیے جو بالکل ٹھیک ہو۔تاکہ جب پولیس پیچھے لگے تو وہ دغا نہ دے۔"چاند نے بڑی ہمدردی سے انہیں بتایا۔ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اسے دیکھا۔وہ ان کے جواب کا منتظر کھڑا تھا۔"اچھا ٹھیک ہے۔تم بھی ہمارے چور بھائیوں کی طرح ہو۔چلو جانے دیا تمہیں۔کیا یاد کرو گے۔"وہ اس کی کمر تھپکتے ہوئے بولے اور وہاں سے چلے گئے۔چاند نے گہری سانس لی تھی۔تارا حیران ہو رہی تھی کہ کیسے اس نے ڈاکوؤں کو گاڑی لینے سے روک لیا تھا۔وہ جتنا اسے بے وقوف سمجھتی تھی اتنا وہ تھا نہیں۔اگر وہ عقلمندی سے کام نہ لیتا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔تارا اب بارے میں مزید سوچ بھی نہیں پا رہی تھی۔"تم کار چور کب سے بن گئے؟"وہ اندر بیٹھا تو تارا نے لطیف سا طنز کیا۔"تمہارے لیے تو میں کچھ بھی بن سکتا ہوں۔"وہ بس سوچ ہی سکا تھا۔یہ سب اس نے تارا کیلیے ہی تو کیا تھا۔اگر تارا اس کے ساتھ نہ ہوتی تو وہ گاڑی کو کب کا ڈاکوؤں کے حوالے کر چکا ہوتا۔"میری ایکٹنگ کیسی

Posted On Kitab Nagri

لگی؟" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے ایکسائیٹڈ لہجے میں پوچھنے لگا۔ "نہایت ہی فضول۔ اس سے بہتر تھا میں کسی اور کے ساتھ ہی آجاتی۔" تارا نے تو اس کی تعریف نہ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی۔ "بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔" وہ بڑبڑا کر رہ گیا تھا۔ "آئیندہ رات کو اس وقت تم گھر سے باہر نہیں نکلو گے۔ انڈرسٹوڈ؟" "تم بھی۔" وہ بولا تو تارا نے اسے تھپڑ لگایا۔ "میرے سامنے زبان چلاتے ہو۔" "اتنی سی بات پر تو تم غصہ کر جاتی ہو۔ میں تم سے اظہار محبت پتہ نہیں کیسے کروں گا۔" وہ خاموشی سے لب بھینچ کر سوچنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔چاند آخری پیپر دے کر کمرہ امتحان سے نکل رہا تھا جب زویا نے اس کا راستہ روک لیا۔ وہ اکثر یونہی اس کے سامنے آجایا کرتی تھی۔ اب تو چاند اکتا گیا تھا۔ "آخری پیپر کیسا ہوا؟" وہ ایسے پوچھ رہی تھی جیسے اس سے بڑی جان پہچان ہو۔ "جیسا بھی ہوا ہے۔ آپ کو اس سے کیا ہے؟" وہ پہلی دفعہ اس پر بھڑکا تھا۔ "اوہو تو مسٹر کو غصہ بھی آتا ہے۔" وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کے تنے نقوش دیکھنے لگی۔ "آپ چاہتی کیا ہیں؟" وہ بے زار لہجے میں پوچھنے لگا۔ "تمہیں۔" زویا کے لہجے میں بے باکی نہیں بلکہ بے بسی تھی۔ چاند کچھ پل حیرت سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا وہ اس کے سوال کا ایسا جواب دے گی۔ اور اس کا سنجیدہ لہجہ دیکھ کر چاند سمجھ گیا تھا کہ دل پر اس کا اختیار نہیں رہا۔ وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے جیسے وہ تارا کی محبت میں گرفتار تھا۔ اگر وہ محبت جیسے احساس سے آشنا نہ ہوتا تو اب زویا کے احساسات کو بھی نہ سمجھ پاتا اور اس کے محبت کو بے وقوفی گردانتا۔ لیکن اب وہ کیسے اس لڑکی کو روکتا۔ وہ خود کو تو روک نہیں پا رہا تھا۔ وہ گہری سانس لیتے ہوئے نظریں پھیر گیا اور کچھ کہے بغیر وہاں سے جانے لگا لیکن زویا نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ "تم کچھ کہے بنا اس طرح نہیں جا سکتے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔ "میں آپ کو جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔" وہ اپنا بازو چھڑواتے ہوئے بولا اور مڑ گیا۔ زویا کو اس کا جواب مل چکا تھا۔ "میری محبت کو مت دھتکارو۔" وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ چاند کے قدم کچھ ساکت ہوئے تھے۔ زویا تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔ "کچھ تو کہو نا بالاج! کیوں تم میرے نہیں ہو سکتے؟" "میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں۔" وہ نظریں چراتے ہوئے دھیمی آواز میں بولا تھا۔ زویا کو دھچکا سا لگا تھا۔ وہ بے ساختہ ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔ یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ بھی کسی سے محبت کرتا ہے۔ "آلرائیٹ۔ میں تمہاری فیلنگز کو سمجھ سکتی ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں کہ تمہیں تمہاری محبت ضرور ملے لیکن اگر زندگی میں کبھی تم خود کو اکیلا محسوس کرو تو میری طرف چلے آنا۔ میرے دل کے دروازے تمہارے لیے ہمیشہ کھلے رہے گیں۔" وہ آنسوؤں کو روکتی بولی اور چلی گئی۔ اتنی سی عمر میں ہی وہ محبت کے راز کو سمجھ گئی تھی اور اس میں پازیٹیوٹی یہ تھی کہ اپنی محبت کو پانے کیلیے اس نے کوئی چال نہیں چلی تھی بلکہ اپنے محبوب کی خوشی کو ترجیح دی تھی۔ چاند اس کا دکھ اپنے دل کی گہرائیوں سے محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس سے معافی بھی مانگنا چاہتا تھا لیکن وہ چلی گئی تھی۔ وہ افسردہ سا گھر آیا تو پہلے تارا سے ملنے گیا۔ لاؤنج کے قریب پہنچ کر اسے اندر سے باتوں آوازیں آئیں جیسے کوئی مہمان آئے ہوں۔ وہ حیران ہوتا آگے بڑھا۔ ابھی وہ دروازے سے باہر ہی تھا کہ اس کی نظر اندر صوفے پر بیٹھی تارا پر پڑی تھی جو مسکرا کر کسی ادھیڑ عمر عورت سے بات کر رہی تھی۔ ساتھ ہی اسفر بیٹھا تھا جو تارا کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔ عرفہ بیگم اور عمران صاحب کے علاوہ اس کی ساری فیملی بھی یہیں موجود تھی۔ چاند کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔ ایسے جیسے تارا اس سے دور جانے والی ہو۔ وہ اسے کھونے والا ہو۔ "تو بس پھر یہ طے ہوا کہ اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ کو شادی ہے۔" ماریہ نے وہاں موجود سب لوگوں سے کہا تھا۔ چاند کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ وہ دعا کرنے لگا تھا کہ وہ جو سمجھ رہا ہے وہ۔ نہ ہو۔ لاؤنج میں بیٹھے سب لوگوں نے ماریہ کی تائید کی تو وہ خوشی سے مسکرا کر سب کو مٹھائی کھلانے لگی۔ تارا کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں جو چاند کو بہت کچھ باور کروا رہی تھیں۔ وہ اس رشتے سے خوش

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ چاند اذیت سے آنکھیں بھینچ گیا۔ اس پل اسے زویا کا اداس چہرہ یاد آیا تھا۔ اب اس کی حالت بھی زویا سے مختلف نہیں تھی جب اس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے کا منظر دھندلا گیا تھا۔ وہ پلکیں جھپک کر آنسو نیچے گرنے سے روک رہا تھا۔ "اب تم میرے اسفر کی دلہن بننے والی ہو تو اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔ ہمم۔" ماریہ بیگم نے تارا کے چہرے کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا تھا۔ یہ آخری بات تھی جس نے چاند کے سب خدشوں کو سچ ثابت کر دیا تھا۔ اس کیلیے مزید وہاں رکنا ممکن نہیں رہا تھا۔ وہ نم آنکھیں تارا کے مسکراتے چہرے پر ٹکائے الٹے قدموں چلتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ ہانیہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ بری طرح ٹھٹکی تھی۔ "کیا چاند تارا آپی کو پسند کرتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے سوچنے لگی۔ لیکن چاند کا وہ رویہ؟ تبھی تو وہ کچھ دنوں سے بدلا بدلا لگ رہا تھا۔ اور اس دن مووی کے اینڈ کے بارے میں بھی اسی لیے جاننا چاہ رہا تھا۔ ہانیہ کو سب سمجھ آ چکی تھی۔ پہلے تو وہ تارا آپی کی شادی کا سن کر خوش ہوئی تھی لیکن اب اسے عجیب سی بے چینی ہونے لگی تھی۔ وہ چاہے چاند سے کتنا ہی لڑتی تھی لیکن اسے دکھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اور یہ دکھ تو بہت ہی زیادہ تھا۔ وہ ایک ایسی خواہش دل میں پال بیٹھا تھا جس کا پورا ہونا ناممکن ہی تھا۔ ایک تو تارا اس سے دو سال بڑی تھی اور دوسرا اس کی شادی ہونے والی تھی۔ "چاند! یہ تم کہاں اپنا دل ہار بیٹھے؟" وہ افسوس سے سوچتی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ گھر نہیں گیا تھا بلکہ ایک قریبی پارک چلا گیا تھا۔ اسے تنہائی چاہیے تھی۔ وہ زور زور سے رونا چاہتا تھا اور رو رہا تھا۔ اسے یہاں آئے تین گھنٹے ہو چکے تھے لیکن اب تک اس کے آنسو نہیں تھمے تھے۔ تارا کسی اور کی ہونے جا رہی تھی یہ خیال ہی اس کیلیے سوہان روح تھا۔ وہ کبھی اس کی تھی ہی نہیں۔ وہ یہ بات جانتا تھا لیکن دل کو کیسے سمجھاتا۔ اسے تو بس تارا ہی چاہیے تھی۔ اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر تارا کو پانے کی تھوڑی بہت کوشش بھی کی تھی لیکن آج اس کی

Posted On Kitab Nagri

ساری کوششیں رائیگاں گئی تھیں۔ وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح خالی ہاتھ رہ گیا تھا۔اسے اپنی بدقسمتی پر بار بار رونا آرہا تھا۔ کم عمری میں ہی اسے محبت کا زخم لگ چکا تھا۔اس کا رونا تو بنتا تھا۔اگر وہ پچیس تیس سال کا مرد ہوتا تو خاموشی سے محبت کا یہ وار سہہ جاتا یا اپنی محبت حاصل کرنے کیلیے کچھ بھی کر ڈالتا لیکن وہ نہ تو خود پر ضبط کر سکتا تھا اور نہ ہی اپنی محبت کیلیے لڑ سکتا تھا۔ اگر تارا کی طرف سے اسے کوئی امید کی کرن دکھائی دیتی تو پھر بھی آخری حد تک کوشش کرتا لیکن یہاں تو تارا ہی اس کی نہیں تھی۔ وہ تو اسفر سے محبت کرتی تھی۔ اس سے شادی پر خوش تھی۔ تو وہ کیسے اس کی خوشی چھینتا۔ کیسے اس کیلیے لڑتا۔ صرف رونے کا ہی آپشن بچا تھا اس کے پاس۔ وہ رو رو کر تھک چکا تھا لیکن اس کے دل کا غبار نہیں چھٹ رہا تھا۔ مغرب کی اذانیں شروع ہوئی تو وہ سکون کی تلاش میں مسجد چلا گیا۔ نماز کے دوران سجدے میں گر کر اس نے تارا کو مانگا تھا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے ملنے کے چانس زیرو ہیں لیکن وہ اللہ کی طرف سے کسی معجزے کا منتظر تھا۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اس نے دعا میں بھی تارا کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگا تھا۔ جب وہ گھر آیا تو عرفہ بیگم پریشانی سے ٹہلتی اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔ "چاند! پیپر کے بعد کہاں گئے تھے؟ گھر کیوں نہیں آئے؟" وہ اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھیں۔ "دوست کی طرف چلا گیا تھا۔" وہ کہہ کر اوپر جانے لگا۔ "بتا تو دیتے۔ تمہیں پتہ ہے میں کتنی پریشان ہو رہی تھی۔ اب یہ منہ پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں تمہارے؟ کیا ہوا ہے؟" وہ غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگیں۔ "کچھ نہیں ہوا۔" وہ نظریں چراتے ہوئے بولا۔ ہانیہ اس کی بکھری ہوئی حالت دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ وہ رو کر آیا ہے۔ "تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔" وہ پریشان ہو گئیں "میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں۔" وہ جلدی سے کہہ کر اوپر کی جانب بڑھ گیا۔ "ایک تو اس لڑکے کی مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی۔" وہ بڑبڑا کر رہ گئیں۔ "لیکن مجھے سب سمجھ آچکی ہے۔" ہانیہ چاند کو جاتا تم دیکھ کر سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج دو دن ہو گئے تھے

Posted On Kitab Nagri

چاند بخار میں تپ رہا تھا۔تارا کے کھونے کے غم نے اس کے جسم سے جان ہی کھینچ ڈالی تھی۔وہ بے سدھ سا نیم بے ہوش بیڈ پر پڑا زیر لب تارا کو ہی پکار رہا تھا۔سب اس کی حالت سے پریشان تھے۔انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی اچانک اسے ہوا کیا تھا۔ڈاکٹر نے کہا تھا اسے کوئی گہرا صدمہ پہنچا ہے لیکن کیا یہ کسی کو معلوم نہیں تھا سوائے ہانیہ کے۔تارا تو اس کی حالت کے پیش نظر زیادہ وقت اس کے کمرے میں ہی گزار رہی تھی۔اب بھی وہ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں اس کے ماتھے پر رکھ رہی تھی۔چاند کے چہرے کے خوبصورت نقوش یکدم تنے تھے۔وہ شاہد ہوش میں آرہا تھا۔"تارا!"اس کے لب بے آواز ہلے تھے۔"چاند!"تارا نے بے تابی سے اسے پکارا۔"تارا......مت جاؤ۔"وہ دھیمی سی آواز میں بولا تھا۔تارا نے تعجب سے بھنویں اچکائیں۔"مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔"وہ پھر بولا تھا۔"میں کہیں نہیں جا رہی۔دیکھو تمہارے پاس ہی ہوں۔"تارا نے پیار اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔چاند اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر پھر سے غنودگی میں چلا گیا تھا۔جبکہ تارا سوچنے لگی تھی کہ وہ کیوں اسے جانے سے منع کر رہا تھا۔"شاید اسے میری شادی کے بارے میں پتہ چلا ہو تبھی میرے جانے کی وجہ سے اداس ہو گیا ہو گا۔"وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے جانے کا سن کر اداس ہو گا لیکن اتنا سخت ری ایکشن؟یہ اسے اندازہ نہیں تھا۔کچھ دیر بعد وہ پوری طرح ہوش میں آچکا تھا۔تارا کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کے دل پر لگے زخم ہرے ہو گئے تھے۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔"اٹھو چاند پانی پیو۔"تارا اس کے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسے اٹھاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اسے پانی پلانے لگی۔"بس۔"وہ دو تین گھونٹ پینے کے بعد چہرہ پیچھے کر کے لیٹ گیا۔"کیا ہوا ہے چاند؟کیوں ایسی حالت بنا رکھی ہے؟"وہ دکھی لہجے میں پوچھنے لگی تھی چاند جواب دینے کی بجائے آنکھیں بند کر گیا۔"میرے جانے کا سن کر اداس ہو؟"تارا نے پوچھا۔چاند کی دھڑکنیں رکی تھیں۔"نہیں۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔"تو پھر؟"تارا الجھ گئی۔"میرا پیپر ٹھیک نہیں ہوا۔"اس نے یہ جھوٹ اس لیے بولا تھا کہ کسی کا

Posted On Kitab Nagri

دھیان اصل وجہ کی طرف نہ جائے۔تارا جو اتنا جان گئی تھی کہ اس کے دور جانے کی وجہ سے وہ اداس ہو گیا تھا اس کے اس سخت رد عمل کی وجہ بھی ضرور تلاش کر لیتی۔"تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ تم نے تو اس بات کو کچھ زیادہ ہی اپنے زہن پر سوار کر لیا ہے۔دیکھو کتنا بخار چڑھا لیا ہے خود کو۔" وہ اسے ڈپٹنے لگی۔چاند خاموش رہا۔وہ اسے روکنا چاہتا تھا۔اپنی محبت کی بھیک مانگنا چاہتا تھا لیکن جانتا تھا تارا اس کی بات کبھی نہیں مانے گی۔الٹا وہ اظہار محبت کر کے اس کی نظروں میں گر جاتا۔یہ ایک بہت بڑی وجہ تھی جو اسے کچھ بھی کہنے سے روک رہی تھی۔اور وہ جانتا ہی نہیں تھا کہ بے خبری کے عالم میں وہ تارا سے کیا کہہ چکا ہے۔تارا اس کی بات کا اصل مفہوم نہیں سمجھ سکی تھی کیونکہ اس نے چاند کو ہمیشہ ایک بچہ ہی تصور کیا تھا۔اسے کبھی مرد سمجھا ہی نہیں تھا جو اس کیلیے اپنا دل ہار سکتا تھا۔وہ سمجھتی تھی کہ وہ چاند کے دل کی ہر بات جانتی ہے لیکن وہ غلط تھی۔

-----------------------وہ بالکونی میں کھڑا ریلنگ کو تھامے بیک گارڈن کے سبزے پر نظریں جمائے تارا کو سوچ رہا تھا۔وہ حقیقت میں اسے نہیں مل سکتی تھی لیکن اس کی سوچوں میں ہر وقت اس کے ساتھ رہتی تھی۔اس کی یاد چاند کو سکون بھی دیتی اور بے چین بھی کیے رکھتی۔وہ کسی اور سے شادی کر رہی تھی جب جب اسے یہ یاد آتی اس کی روح تک تڑپ اٹھتی تھی۔اب اسے اسی طرح ساری زندگی تارا کیلیے تڑپنا تھا۔وہ قسمت کے لکھے کو مان چکا تھا اور بہت مایوس ہو چکا تھا۔یا شاید حالات سے سمجھوتا کر چکا تھا۔محبت میں اگر وصال نہ ملے تو وہ مر نہیں جاتی۔وہ تو ہمیشہ زندہ رہتی ہے اگر سچی ہو تو۔چاند نے خود سے یہ عہد کر لیا تھا کہ تارا چاہے اس کی نہیں ہوئی لیکن وہ ہمشہ اس سے محبت کرے گا۔ہمیشہ اس کی خوشی کو ترجیح دے گا۔اگر اس کی خوشیوں کیلیے اسے جان بھی دینی پڑے تو دے دے گا۔اور یہ تو پھر ایک چھوٹی سی بات تھی۔تارا کی جدائی کیا ایک چھوٹی سی بات تھی؟ دل نے پوچھا تو وہ خود اذیتی سے ہنسا۔اس کی سرخ آنکھوں میں آنسو پھر سے ابھر آئے۔وہ اپنی حالت سے تنگ آ

Posted On Kitab Nagri

گیا تھا اور بے دردی سے آنسو صاف کرنے لگا۔"چاند!" ہانیہ کی پکار پر وہ تیزی سے خود کو سنبھالتا مڑا تھا۔ "ہاں؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ہانیہ کچھ کہے بنا اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی تو وہ گڑ بڑا کر نظریں چرا گیا۔وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگا تھا کہ ہانیہ اس کی حالت کی وجہ نہ سمجھ سکے۔"یہاں کیوں کھڑے ہو؟" وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آئی۔"تم یہی پوچھنے آئی ہو؟" وہ بے زار لہجے میں بولا۔"نہیں۔پوچھنا تو بہت کچھ ہے تم سے۔" وہ اس کے برابر آکر ریلنگ تھام گئی۔چاند نے تھوک نگلا۔"کیا؟""تارا آپی کی شادی ہونے والی ہے۔یہ ایک خوشی کی خبر ہے۔پھر تم روئے کیوں؟" اس کی بات نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ وہ بہت کچھ جانتے ہے۔"نہیں تو میں کیوں روؤں گا۔" یہ کہتے ہوئے اس نے خود کو بمشکل رونے سے روکا تھا۔"صرف ان کے دور جانے سے اداس ہو یا کوئی اور وجہ بھی ہے؟" وہ غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ رہی تھی۔"کیا بول رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔جاؤ یہاں سے۔" وہ غصے میں آگیا۔"تم.....تارا آپی سے محبت کرتے ہو نا؟" بالآخر اس نے ڈائریکٹ یہ بات پوچھ ڈالی۔چاند ساکت رہ گیا تھا۔وہ جس بات کو چھپانا چاہتا تھا وہی ظاہر ہو چکی تھی۔اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آگے سے کیا جواب دے۔اس بات سے انکار تو کر ہی نہیں سکتا تھا اور اقرار کرتے ہوئے اسے شرمندگی ہو رہی تھی۔"کسی سے محبت کرنا کوئی بری بات نہیں ہے چاند۔تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔" وہ سنجیدگی سے بولی تو چاند نے حیرت سے اسے دیکھا۔یہ وہی ہانیہ تھی جو ہر وقت اسے تنگ کرتی رہتی تھی لیکن اس مشکل وقت میں اسے تسلی دے رہی تھی۔اس کے دل کی بات جان کر اس نے ملامت نہیں کی تھی بلکہ اس کے احساسات کی قدر کی تھی۔"مجھے تو لگا تھا کہ میں تارا سے محبت کر کے گناہ کر بیٹھا ہوں۔اگر کسی کو پتہ چلے گا تو وہ مجھے برا سمجھے گا۔" وہ شکست خوردہ لہجے میں بولا تھا۔"میں نے تو تمہیں برا نہیں سمجھا۔کیونکہ میں تمہاری بہن ہوں اور وہ بھی جڑواں۔میں تمہیں کبھی برا نہیں سمجھ سکتی۔البتہ دوسروں کا

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتہ۔ یہ لوگ خود چاہے نیکوکار نہ ہوں، دوسروں کو گناہگار ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ ان کا تو کام ہی یہی ہے۔ تم یہ سوچنا چھوڑ دو کہ تم نے کچھ برا کیا ہے۔"""اگر میں نے محبت کرنا برا نہیں ہے تو پھر وہ مجھے کیوں نہیں ملی؟" وہ اذیت سے پوچھنے لگا۔"ضروری نہیں ہر کسی کو اس کی محبت مل جائے۔ یہ محبت بہت امتحان لیتی ہے۔ گناہ نہ ہونے کے باوجود سزا دیتی ہے۔ خواہشوں کو حسرتوں میں بدل ڈالتی ہے۔ ساری زندگی کیلیے آنسوؤں کو مقدر بنا دیتی ہے۔ لیکن میں تمہیں دکھی نہیں دیکھ سکتی چاند۔ تمہیں خود کو سنبھالنا ہوگا۔" ہانیہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے بول رہی تھی۔"نہیں سنبھال سکتا میں خود کو۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا کہ تارا مجھ سے دور جا رہی ہے۔ میں اس کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں۔" وہ روتے ہوئے بولتا گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گیا۔ ہانیہ کے آنسو بھی جاری ہو گئے تھے۔ وہ نیچے بیٹھ کر اسے اپنے گلے سے لگا گئی تھی۔"صبر کرو چاند۔ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا۔" وہ اس کا کندھا تھپکتے ہوئے بولی۔"میری تقدیر میں ہی کیوں ایسا لکھا تھا؟" وہ شاکی لہجے میں بولا تھا۔"شکوے کرنے کی بجائے اللہ سے دعا کرو وہ تارا آپی کو تمہاری تقدیر میں لکھ دے۔" ہانیہ کی بات پر اسے تھوڑی ڈھارس ملی تھی۔ اب تو بس ایک دعا کی راستہ بچا تھا اس کے پاس۔

------------------------------چاند کا بجھا بجھا رویہ کسی کی نظروں سے چھپا نہیں رہ سکا تھا۔ وہ سب کے سامنے خود کو نارمل رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ تارا کا سامنا کرنا بھی اس کیلیے مشکل ہو رہا تھا۔ اسے ڈر تھا وہ تارا کے سامنے رو نہ دے۔ وہ اس کے پاس ہو کر بھی اس سے دور تھی۔ یہ دوہری اذیت تھی۔ اس سے بہتر تھا وہ اس سے دور چلا جاتا۔ شاید وہ تارا کو دل سے بھلانا چاہتا تھا۔ اس کے کالج فرینڈز کا ایک ہفتے کیلیے ناردرن ایریاز کی طرف ٹرپ جا رہا تھا۔ وہ پہلے تو کبھی ٹرپ پر نہیں گیا تھا لیکن اس دفعہ وہ ماما بابا سے ضد کر کے چلا گیا اور تارا سے پوچھنا تو دور اسے بتانا بھی گوارا نہ کیا۔ تارا کو جب یہ پتہ چلا تو اسے سخت حیرت ہوئی اور غصہ بھی آیا۔ اس نے چاند

Posted On Kitab Nagri

کو فون پر ڈانٹنے کا ارادہ کر کے اسے کال ملائی لیکن اس کا نمبر ہی بند تھا۔تارا بے چین ہو گئی تھی۔دو ہفتے بعد اس کے پیپر ہونے والے تھے۔وہ بہت سخت محنت کر رہی تھی لیکن اب اس کا دھیان چاند کی طرف چلا گیا تھا۔اس سے پڑھنے بھی نہیں ہو رہا تھا۔حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسفر کی یاد اس کی پڑھائی میں رکاوٹ بنتی۔وہ اس کا ہونے والا شوہر تھا۔وہ اس کی پہلی ترجیح ہونا چاہیے تھا لیکن تارا کے تو الٹے ہی حساب تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج طانیہ کی بہن زارا اپنے دو بچوں سمعیہ اور ثاقب کے ساتھ آئی ہوئی تھی۔اس کا ارادہ کچھ دن رہنے کا تھا۔وہ کسی گاؤں کے چوہدری خاندان میں بیاہی تھی۔وہ طانیہ کی طرح زیادہ پڑھتی لکھی نہیں تھی اور اپنی بیٹی سمیعہ کو بھی اس نے میٹرک کے بعد پڑھنے نہیں دیا تھا۔جبکہ ثاقب اپنے باپ کی طرح اکھڑ مزاج کا تھا۔عورتوں کو اپنے پیر کی جوتی سمجھتا تھا۔گاؤں کی ہر لڑکی کو بری نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ماں اور بہن کا احترام بھی نہیں کرتا تھا۔اس کے باپ نے اسی یہی سکھایا تھا۔وہ مرد تھا اس لیے خود کو اپنی بہن سے بہتر سمجھتا تھا۔اور جانتا ہی نہیں تھا کہ اصل مردانگی اپنی عورتوں کو غلام بنانا نہیں بلکہ ان کی حفاظت کرنا ہے اور ہر قدم پر ان کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔وہ جاہل سوچ رکھنے والا شخص ہانیہ جیسی نازک دل کی لڑکی کا مقدر بننے والا تھا۔زارا کے آنے کا اصل مقصد یہی تھا کہ وہ ہانیہ اور ثاقب کا رشتہ پکا کرنا چاہتی تھی۔بات تو کب کی طے ہو چکی تھی۔جیسے سمعیہ اور بالاج کی شادی کی بات طے ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت ہونے والا تھا۔ہانیہ اب تھک چکی تھی۔آج وہ سارا دن مہمانوں کی خدمت کرتی رہی تھی۔طانیہ نے اسے کمرے میں جانے سے منع کر دیا تھا اور مہمانوں کے ساتھ رہنے کا کہا تھا۔وہ شروع سے ہی اپنے خالہ زاد

Posted On Kitab Nagri

کزنوں سے فرینک نہیں تھی۔ایک توان کا گھر دور تھا جس کی وجہ سے ان کا بہت کم آنا جانا ہوتا اور دوسرا ثاقب کی بے باک نظروں سے وہ ہمیشہ ہی خار کھاتی تھی۔اس کے سامنے ہانیہ کو عجیب سی الجھن ہوتی تھی۔آج بھی وہ اس کی وجہ سے کافی پریشان ہوئی تھی۔اور جب وہ کمرے میں آئی تو سمعیہ وہاں گئی۔وہ چیپکو قسم کی لڑکی تھی۔جب باتیں کرنا شروع ہوتی تو جان ہی نہیں چھوڑتی تھی۔ہانیہ اکتا کر بیک گارڈن میں کچھ دیر سکون کی تلاش میں آ گئی لیکن یہاں بھی اسے سکون نہیں ملا تھا۔ثاقب نے اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے اسے دیکھ لیا تھا اور اب اس کے پیچھے آ چکا تھا۔"اے لڑکی! بات سنو۔"وہ بڑے رعب سے بولا۔ہانیہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر گھبرا گئی۔"جی ثاقب بھائی؟"وہ منمنائی۔"نہ بے بی۔مجھے بھائی نہ کہنا۔اتنی خوبصورت لڑکی مجھے بھائی کہے یہ مجھے اچھا نہیں لگے گا۔"وہ خباثت سے بولا۔ہانیہ کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔"شرم نہیں آتی آپ کو اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے۔"وہ بھڑکی۔ثاقب نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔"میرے سامنے زبان چلاتی ہو؟"وہ چبا چبا کر بولا تھا۔"میرا ہاتھ چھوڑیں۔"ہانیہ خوف سے کانپنے لگی۔"چھوڑنے کیلیے تھوڑی پکڑا ہے۔"اس نے گھٹیا سا ڈائیلاگ مارا۔ہانیہ کا دل کیا اس کے منہ پر رکھ کر دو چار تھپڑ مارے۔لیکن پھر ماما اور خالہ زارا کو کیا جواب دیتی سو خود پر ضبط کر گئی۔"میں ماما سے آپ کی شکایت لگاؤں گی۔"اس کی دھمکی پر وہ ہنس پڑا۔"جس کو مرضی شکایت لگاؤ۔تمہاری کوئی نہیں سننے والا۔سب میری ہی حمایت کریں گے۔"وہ پر اسرار سا مسکرایا۔ہانیہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔"نہیں سمجھ آئی۔چلو چھوڑو اس بات کو۔کبھی نا کبھی تو آ ہی جائے گی سمجھ۔ابھی میرے لیے چائے بنا دو اور کمرے میں لے آنا۔"وہ حکمیہ لہجے میں کہہ کر پلٹ گیا۔ہانیہ نے نفرت اور غصے سے اسے جاتے دیکھا تھا۔

"جاہل انسان۔تمہارے لیے چائے بناتی ہے میری جوتی"وہ بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تارا سے دور تو آ گیا تھا لیکن یہاں بھی اس کی یادوں نے اس کا پیچھا

Posted On Kitab Nagri

نہیں چھوڑا تھا۔وہ اپنے دوستوں کے گروپ میں سب سے زیادہ ہنس مکھ اور شرارتی لڑکا تھا لیکن اب اسے یوں گم صم دیکھ کر سبھی فکرمند ہوئے تھے۔زاہد نے اس کی خاموشی کی وجہ بھی پوچھنی چاہیے لیکن اس نے ٹال دیا اور خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کرنے لگا۔آج اسے پانچواں دن تھا یہاں۔پرسوں اسے گھر واپس جانا تھا۔پتہ نہیں تارا اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی۔وہ تارا کی یادوں میں گم تھا جب اس کا فون بجا۔اس نے اٹھا کر دیکھا تو ماما کی کال تھی۔"اسلام علیکم ماما۔"وہ فون کان لگا کر سست سے لہجے میں بولا۔"وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو؟"طانیہ بیگم نے پوچھا۔"جی ٹھیک ہوں۔""واپس کب آ رہے ہو؟""پرسوں۔""تمہاری خالہ آئی ہوئی ہے۔کل آنے کی کوشش کرو۔""ماما مجھے نہیں پتہ۔میں پرسوں ہی آؤں گا۔""میں کچھ نہیں سن رہی۔تم بس کل آ رہے ہو۔پہلے بھی اپنی من مانی کر کے ٹرپ پر چلے گئے۔اب میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی۔شرافت سے کل گھر پہنچو۔"طانیہ بیگم نے غصے میں کر اسے دو چار سنا کر فون رکھ دیا۔وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہانیہ باجی!"سمعیہ کی آواز پر ہانیہ نے کوفت سے سر جھٹکا۔"سمعیہ میں نے تمہیں کل بھی کہا تھا مجھے باجی مت کہو۔ایک سال ہی تو بڑی ہوں تم سے۔آپی کہہ لو لیکن یہ باجی کا دم چھلا میرے ساتھ مت لگایا کرو۔"ہانیہ چڑتے ہوئے بولی تو سمعیہ نے دانت نکالے۔"ارے آپ تو غصہ ہی کر گئیں۔باجی اور آپی کا ایک ہی مطلب ہوتا ہے نا۔اچھا چلیں میں آپ کو آپی ہی کہہ لیا کروں گی۔"ہانیہ جواب دیے بنا آگے بڑھنے لگی۔"ویسے آپ مصروف تو نہیں؟""ہاں بہت مصروف ہوں۔"وہ تیزی سے بولی۔سمعیہ نے منہ لٹکا لیا۔"اچھا میں آپ سے کیک بنانا

Posted On Kitab Nagri

سیکھنا چاہتی تھی۔""سوری۔میرے پاس ابھی ٹائم نہیں۔"دوپہر کا کھانا بھی اسی نے تو بنانا تھا۔اب وہ اس کے سر کھپانے سے تو رہی۔"اچھا آپ کام کریں میں آپ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتی ہوں۔"وہ بولی تو ہانیہ نے اسے دل ہی دل میں کوسا۔"نہیں دراصل میں تارا آپی کے پاس جا رہی ہوں۔ہم بعد میں باتیں کریں گے۔""تو میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں نا۔"سمعیہ نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔ہانیہ نے دانت پیستے ہوئے آنکھیں بند کر گئی پھر چہرہ موڑ کر اسے دیکھ کر تحمل سے مسکرائی۔"چلو۔"کچھ دیر بعد وہ دونوں تارا کے کمرے میں موجود تھیں۔"یہ میری کزن ہے۔سمعیہ۔"ہانیہ نے تعارف کروانا ضروری سمجھا۔"ہمم۔جانتی ہوں میں اسے۔"تارا اسے تنقدی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔کل عرفہ بیگم طانیہ کے پاس زارا سے ملنے گئی تھیں تو طانیہ بیگم نے انہیں بتایا تھا کہ وہ اپنے دونوں بچوں کا رشتہ اپنی بہن کے گھر کر رہی ہیں۔عرفہ بیگم نے یہ بات تارا کو بھی بتائی تھی۔اب تارا اسے غور سے دیکھ رہی تھی لیکن وہ کہیں سے بھی چاند کے جوڑ کی نہیں لگ رہی تھی۔"آپ کا کمرہ بہت خوبصورت ہے۔"سمعیہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی۔"جب کسی سے ملیں تو سلام دیتے ہیں۔"تارا نے نصیحت کی۔"جی.....اسلام علیکم۔"وہ شرمندہ لہجے میں بولی۔"وعلیکم السلام۔کیسی ہو؟""جی ٹھیک۔"

"کتنا پڑھیں ہوئی ہو؟"تارا اس کا انٹرویو لینے لگی۔"جی دس پڑھی ہوں۔""یہ جی جی کرنا تو بند کرو۔"تارا نے کہا تو وہ خفیف سا مسکرا دی۔"جی....."وہ بے دھیانی میں پھر جی بول گئی۔شاید یہ اس کی عادت تھی یا وہ تارا کے سامنے اپنا اچھا امیج بنانا چاہتی تھی۔ہانیہ یہاں بھی اس سے اکتا گئی تھی اور تارا آپی سے اپنی ہی باتیں چھیڑ کر بیٹھ گئی۔سمعیہ لاتعلق سی ادھر ادھر دیکھنے لگی تبھی اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھی ایک تصویر پر پڑی جس میں چاند کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور تارا اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔ان دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ چمک

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی۔ سمعیہ چاند کی من موہنی صورت دیکھ کر صدقے واری ہو گئی تھی جبکہ تارا کو اس کے ساتھ دیکھ کر اس کے ماتھے پر ناگواری کی لکیر ابھری تھی جو تارا اچھی طرح محسوس کر چکا تھی۔ وہ کرتو ہانیہ سے ہی باتیں رہی تھی لیکن اس کا دھیان سمعیہ کی طرف تھا۔ نجانے اسے کیوں برا لگا تھا کہ سمعیہ چاند کی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔ حالانکہ وہ چاند کی ہونے والی بیوی تھی۔ "چاند جی کتنے سوہنے لگ رہے ہیں۔"سمعیہ چاند کے خیالوں میں کھوئی بولی تو تارا دل ہی دل میں تلملا کر رہ گئی۔ ہانیہ نے بھی اسے تیکھی نظروں سے گھورا۔ وہ تو سمعیہ کو اپنی بھابھی کے طور پر بالکل بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ "ماشاءاللہ کہہ دو۔ بچے کو نظر لگاؤ گی کیا۔"تارا نے تصویر کو پکڑ کر الٹا کر دیا۔ سمعیہ شرمندہ ہو گئی۔ پہلی نظر میں وہ تارا سے مرعوب ہوئی تھی۔ اس کی شخصیت ہی کچھ ایسی تھی۔ پھر اس سے بات کر کے اسے تارا کا مزاج بھی اچھی طرح سمجھ آ چکا تھا۔ وہ اپنی مرضی کے خلاف کچھ بھی پسند نہیں کرتی تھی۔ سمعیہ کو وہ بہت مغرور بھی لگی تھی اور تصویر میں اسے چاند کے ساتھ دیکھ کر اسے جیلسی بھی ہوئی تھی۔ اگر یہاں اس کے دیہات کی کوئی لڑکی ہوتی تو اب تک اس کے ہاتھوں ذلیل ہو چکی ہوتی۔ لیکن تارا کے سامنے اچھے اچھوں کی زبان گنگ ہو جاتی تھی تو پھر وہ کس کھیت کی مولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہانیہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اچانک ثاقب اس کے سامنے آ گیا۔ وہ یکدم رک گئی ورنہ اس سے ٹکرا جاتی۔ اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ "میں نے تمہیں کل چائے کا کہا تھا۔ میرا حکم کیوں نہیں مانا تم نے؟" وہ کڑے تیوروں کے ساتھ پوچھ رہا تھا۔ "میں آپ کی ملازمہ نہیں ہوں۔" وہ نڈر لہجے میں بولی۔ "نہیں ہو تو کیا ہوا۔ بننے میں دیر ہی کتنی لگے گی۔" اس کی بات پر ہانیہ کو خوف آیا۔ دل میں خدشے ابھرنے لگے۔ "آپ خود کو

Posted On Kitab Nagri

سمجھتے کیا ہیں آخر؟ دوسروں کے کو نیچا دکھا کر آپ کو کیا ملتا ہے؟"""سکون۔""" یہ سکون کہیں اور جا کر لیں۔ مجھے تنگ مت کریں۔" وہ کہہ کر جانے لگی جب ثاقب نے اس کی کلائی پکڑ لی۔" ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔ ایک دفعہ میری دسترس میں آؤ پھر تمہیں جوتے کی نوک پر نہ رکھا تو نام بدل دینا میرا۔ میری پیاری باندی!" اس نے ہانیہ کی عزت نفس کو بری طرح مجروح کیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔" آپ کی دسترس میں جانے سے بہتر ہے میں زہر کھا کر مر جاؤں۔" وہ نفرت سے بولی تھی۔ ثاقب کا قہقہہ گونجا تھا۔ ابھی وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ چاند لابی میں داخل ہوا اور ثاقب کو ہانیہ کی کلائی پکڑے دیکھ کر اس کی کنپٹیاں سلگ اٹھیں۔ ثاقب نے جب اسے دیکھا تو جلدی سے ہانیہ کی کلائی چھوڑ دی۔ ہانیہ نے بھی چونک کر اسے دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔" بے غیرت انسان تمہاری جرات کیسے ہوئی؟...." چاند غصے سے کھولتا ثاقب کی طرف بڑھا اور ایک مکا رکھ کر اس کی ناک پر مارا۔ وہ بلبلا کر پیچھے ہٹا۔ ہانیہ حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔ چاند کو اتنے غصے میں اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔ اس نے تو کبھی مچھر بھی نہیں مارا تھا اور اب ثاقب کے ناک سے خون نکال دیا تھا۔" ارے آپ کو غصہ بھی آتا ہے مسیر جی۔" ثاقب ناک سے خون پونچھتے ہوئے ڈھیروں کی طرح مسکرا رہا تھا۔" آئندہ میری بہن سے دور رہنا ورنہ ٹانگیں توڑ دوں گا میں تمہاری۔" وہ اس وقت بڑی عمر کا سنجیدہ مرد لگ رہا تھا۔ ہانیہ ڈر رہی تھی کہ کہیں چاند اسے بھی غلط نہ سمجھ لے۔ وہ ثاقب کو وارن کر کے اس کی طرف پلٹا تو ہانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

" میرا کوئی قصور نہیں۔" وہ بمشکل دھیمی آواز میں بول پائی تھی۔ چاند نے اسے بازو سے پکڑا اور کھینچتا اس کے کمرے میں لے گیا۔ ہانیہ تو شرمندگی اور ڈر سے احتجاج بھی نہیں کر پا رہی تھی۔ کمرے کے وسط میں لا کر چاند نے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ ہانیہ نے ڈرتے ہوئے اسے دیکھا۔" جب تک وہ لڑکا یہاں ہے تم اپنے کمرے میں ہی رہنا۔" وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔" اگر ماما مجھے ان لوگوں کی مہمان نوازی کا نہ کہتی تو میں ان کے سامنے بھی نہ جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

میرا یقین کرو۔" وہ صفائی دینے لگی۔" میں جانتا ہوں۔" چاند نے اس کا گال تھپکا۔اس کا یقین پا کر ہانیہ کے دل کو سکون سا ملا تھا۔اسے اپنے بھائی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چاند واپس آگیا؟"تارا کو جب یہ پتہ چلا تو اسے خوشی بھی ہوئی اور ساتھ اس پر غصہ بھی آیا۔وہ اسی وقت چاند کے گھر کی طرف بڑھی تھی۔چاند اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھا اور ابھی ابھی شاور لے کر واشروم سے نکلا تھا۔اس کے چھوٹے چھوٹے گیلے بال ماتھے پر چپکے ہوئے تھے اور اسے مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر کنگھی کر رہا تھا جب تارا دھڑ سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی۔اسے اتنے دنوں بعد اپنے سامنے دیکھ کر چاند کے دل میں درد سا اٹھا تھا۔وہ سپاٹ نظروں سے تارا کو دیکھنے لگا تھا۔"آ گئے تم؟" وہ دانت کچکچاتے ہوئے اس کی طرف بڑھی۔اس کے خطرناک تیوروں کو دیکھ کر چاند نے تھوک نگلا۔ "تارا.....!"اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا تارا کا ہاتھ اس کے سفید گال پر پڑتا اسے سرخ کر گیا تھا۔یہ منظر اندر داخل ہوتی سمعیہ نے بھی دیکھا تھا۔وہ ششدر سی دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔اسے تارا پر سخت غصہ آیا تھا۔"تارا کے بچے......تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے اگنور کرنے کی ہاں؟" وہ دو مزید تھپڑ اس کے سر اور کمر پر مار چکی تھی۔چاند خاموشی سے اس کے ہاتھوں پٹ رہا تھا۔"بولو کیوں مجھ سے پوچھے بنا ٹرپ پر گئے اور میری کال بھی رسیو نہیں کی۔"اب وہ اس کا کان مروڑ رہی تھی۔"آہ....."اسے کان کے کھینچنے سے بہت درد ہوتا تھا اور تارا اتنا ہی اس کا کان کھینچتی تھی۔"یہ کیا کر رہی ہیں؟ چھوڑیں چاند کو۔"سمعیہ سے اب مزید برداشت نہیں ہوا تھا۔وہ تارا کو چاند سے دور کرنے آئی تھی۔تارا نے اسے دھکا دیا۔وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑا گئی۔چاند نے تعجب سے اپنی

Posted On Kitab Nagri

حمایتی لڑکی کو دیکھا جو اس کی کزن تھی لیکن اسے کچھ خاص اچھی نہیں لگتی تھی۔"ہمارے معاملے سے دور رہو لڑکی.....اور تم۔جواب دو میری بات کا۔"تارا سمعیہ کو وارن کر کے چاند کی طرف مڑی۔"سوری۔"چاند نے نظریں جھکا کر کہا۔تارا کا سارا غصہ اڑن چھو ہو گیا۔چاند نے سمعیہ کے سامنے اس سے معافی مانگ کر یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ اس کیلیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔تارا نے جتاتی نظروں سے سمعیہ کو دیکھا۔سمعیہ بھی حیران تھی۔وہ چاند کو اتنا مار رہی تھی اور چاند اس سے معافی مانگ رہا تھا۔ان کا یہ تعلق سمعیہ کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"ہمم.....ٹھیک ہے۔معاف کیا تمہیں لیکن آئیندہ ایسی غلطی کی نا تو بہت پٹو گے تم مجھ سے۔"وہ سینے پر بازو باندھتے ہوئے بولی تھی۔چاند نے شکر کیا اس کا غصہ اترا تھا۔وہ اس سے خفا تھا لیکن پھر بھی اس کی ناراضگی کی پرواہ کر رہا تھا۔"چاند جی آپ ٹھیک تو ہیں نا؟ کہیں لگی تو نہیں؟"سمعیہ بڑے میٹھے لہجے میں بولتی چاند کے قریب آئی۔چاند نے سٹپٹا کر تارا کو دیکھا جو تیکھی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔وہ دل ہی دل میں سمعیہ کو کوس کر رہ گیا۔"آپ تو میری بات کا جواب بھی نہیں دے رہے اور مجھے آپ کے آنے کا کتنا انتظار تھا۔"۔وہ دوپٹے کو مروڑتے ہوئے لاڈ سے بولی۔چاند اب اسے کیا جواب دیتا۔"مجھے پتہ ہے آپ ان کی وجہ سے مجھ سے بات نہیں کر رہے۔کوئی بات نہیں۔میں بعد میں آجاؤں گی۔"وہ خوامخواہ ہی شرما رہی تھی اور تارا کو زہر لگ رہی تھی۔

"اوہ خدایا۔اس نمونے کے ساتھ چاند کا کیسے گزارا ہو گا۔"تارا بڑبڑا کر رہ گئی۔"میں نے آپ کیلیے ایک تحفہ بھی لے کر رکھا ہے۔"سمعیہ کہہ کر منہ میں دوپٹہ ڈالتی وہاں سے بھاگ گئی۔چاند تارا سے نظریں چرانے لگا۔

"خبردار چاند جو اگر تم نے اس لڑکی سے باتیں کیں اور اس سے تحفہ لیا تو۔بہت برا حشر کروں گی میں تمہارا۔ابھی تم چھوٹے ہو۔ان خرافات میں مت پڑو۔"تارا سخت لہجے میں کہتی واک آؤٹ کر گئی۔چاند نے گہرا سانس خارج کیا۔-------------------------------

Posted On Kitab Nagri

"ماما!" ہانیہ نے طانیہ بیگم کو پکارا۔ "کیا ہے ہانیہ؟ دیکھ نہیں رہی میں مصروف ہوں۔" طانیہ بیگم اپنی بہن کیلیے نت نئے کھانے بنانے میں مصروف تھی۔اس کے پاس اپنے بچوں کیلیے ٹائم ہی نہیں تھا۔"میں بھی تو کب سے آپ کے فارغ ہونے کا ویٹ کر رہی ہوں۔اب میری بات سن بھی لیں۔" ہانیہ ضدی لہجے میں بولی۔ "بولو۔" وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولیں۔ "ماما یہ جو ثاقب بھائی ہیں نا....." وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ طانیہ نے اس کی بات کاٹی۔ "بھائی نہیں ہے وہ تمہارا۔ عقل کی اندھی۔ تمہارا ہونے والا شوہر ہے۔" طانیہ بیگم تو جیسے خود کی سب کچھ سوچ کر بیٹھی تھیں۔ہانیہ صدمے سے کچھ دی کیلیے گنگ رہ گئی تھی۔ "میں اس جاہل انسان سے بالکل بھی شادی نہیں کروں گی۔" وہ یکدم بھڑکی۔طانیہ نے کھینچ کر تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔وہ ایسی ہی ماں تھی۔بیٹے پر وہ اتنی سختی نہیں کرتی تھیں لیکن بیٹی کو ذرا ذرا سی غلطی پر مارتی تھیں۔ تبھی ہانیہ کو ان سے پیار نہیں تھا۔

"تمہاری شادی ثاقب سے ہی ہو گی۔یہ میرا فیصلہ ہے اور تم جانتی ہو میرا فیصلہ کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔تمہارے بابا بھی نہیں۔سوچپ چاپ میری بات مانو۔اگر سکندر تم سے اس رشتے کے بارے میں پوچھیں تو تم نے ہاں میں جواب دینا ہے۔میری عزت مٹی میں ملائی تو اچھا نہیں ہوگا۔" وہ کرخت لہجے میں کہہ کر چلی گئیں۔طانیہ بیگم کو اپنا وقت بھول گیا تھا۔وہ جوانی میں بھی بہت ضدی تھیں۔اسی لیے انہوں نے اپنی پسند سے شادی کی تھی اور ان کے ماں باپ ان کی ضد کے آگے کچھ بول بھی نہیں سکے تھے۔اور جب شادی ہوئی تو سکندر صاحب بھی ان کے فیصلے کو ہی ترجیح دینے لگے جس سے انہیں مزید شہہ ملی۔وہ سکندر کے سامنے ایک اچھی عورت تھیں۔انہوں نے ہمشہ سکندر کے سامنے اپنا امیج برقرار رکھا تھا اسی لیے سکندر اس کی بات کو اہمیت دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ جو

Posted On Kitab Nagri

بھی فیصلہ کر رہی ہیں ٹھیک ہی کر رہی ہیں۔انہوں نے بچوں کے معاملے میں کبھی بھی طانیہ کے فیصلے کی تردید نہیں کی تھی۔یہ بات ہانیہ اچھی طرح جانتی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی ماں اس کیلیے ایسا شوہر منتخب کرے گی جو عورتوں کو کچھ سمجھتا ہی نہیں۔اس نے اپنی شادی کے حوالے سے بہت خواب دیکھے تھے۔ہر لڑکی کی طرح وہ ایسا شوہر چاہتی تھی جو اس سے محبت بھی کرے اور سب سے بڑھ کر اس کی عزت کرے۔لیکن ہر کسی کی خواہش پوری ہو جائے یہ ممکن نہیں۔وہ اپنی قسمت پر رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زارا نے سکندر کے سامنے ہی طانیہ سے ثاقب اور ہانیہ کے رشتے کی بات کی تھیم۔طانیہ تو جی جان سے راضی تھی اس لیے اسے انکار کا خدشہ نہیں تھا۔سکندر صاحب نے بھی طانیہ کے فیصلے کو سراہا تھا۔ثاقب ان کے سامنے بہت مؤدب جو بنا رہا تھا۔اس کے کرتوت ان کو معلوم ہی نہیں تھے۔وہ تو بس اپنی بیوی کی بات پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتے تھے۔بیٹی کے رشتے کا انتہائی اہم کام میں بھی انہوں نے سارا معاملہ بیوی پر چھوڑ دیا تھا۔ہانیہ اپنی قسمت پر روم کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔یہ بات جب چاند کو پتہ چلی تو اس کا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔"یہ میں کیا سن رہا ہوں ماما؟"وہ اس وقت ماما بابا کے کمرے میں موجود تھا اور بہت غصے سے یہ سوال پوچھ رہا تھا۔

"کیا؟"طانیہ بیگم کو سخت حیرت ہوئی۔آج سے پہلے اس نے کبھی ان سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔"آپ ہانیہ کی شادی ثاقب سے کر رہی ہیں؟""ہاں تو؟"وہ تعجب سے بولیں جبکہ سکندر صاحب جو ٹی وی دیکھ رہے تھے انہوں نے اس کی طرف ایک نظر دیکھا تھا۔"آپ ہانیہ کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟""کوئی ظلم نہیں کر رہی میں اس کے ساتھ۔گھر بسا رہی ہوں اس کا۔""گھر بسائیں لیکن اسے یوں اپنے سر سے کسی بوجھ کی طرح تو مت

Posted On Kitab Nagri

اتاریں۔وہ ثاقب کہیں سے بھی اس کے قابل ہے؟""" یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں ہے کہ ہانیہ کے قابل کون ہے اور کون نہیں۔ثاقب میرا بھانجا ہے۔دیکھا بھالا ہے۔ہانیہ کو خوش رکھے گا۔میں نے سوچ سمجھ کر ہی یہ رشتہ جوڑا ہے۔""آپ کو بھانجا نظر آرہا ہے اور اپنی بیٹی نظر نہیں آرہی؟" وہ ان کی سوچ پر افسوس کرتے ہیں بولا۔" چاند یہ کس لہجے میں تم اپنی ماما سے بات کر رہے ہو؟" سکندر صاحب کو اس کا لہجہ سخت ناگوار گزرا تھا۔" بابا آپ بھی؟" وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔" بیٹا تمہاری ماما نے غلط فیصلہ نہیں کیا۔" وہ دھیمے لہجے میں بولے تو چاند نے اکتا کر سر جھٹکا۔انہیں پہلے ماما کی کوئی بات غلط لگی تھی جواب لگتی۔" آج کل کے زمانے میں کون اپنے بچوں سے پوچھے بغیر ان کا رشتہ طے کر دیتا ہے۔مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی۔""ہانیہ سے پوچھ کر ہی یہ رشتہ طے ہوا ہے۔تم خوامخواہ اس مسلے میں مت پڑو۔" طانیہ بیگم نے سفید جھوٹ بولا تو وہ غصے سے انہیں دیکھتا کمرے سے نکل گیا۔وہ جانتا تھا کہ ہانیہ اس رشتے سے خوش نہیں۔اس سے جتنا ہو سکا تھا وہ اس کے حق میں لڑا تھا۔لیکن جب ماں باپ کو ہی احساس نہیں تھا تو وہ کیا کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ اب اس کی قسمت میں ثاقب لکھا جا چکا ہے۔وہ رو کر اپنی قسمت کو بدل نہیں سکتی تھی۔ اس نے اس بات سے سمجھوتا کر لیا تھا۔وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔کتنے خواب تھے اس کے اپنی نئی زندگی کے بارے میں۔اب اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ صرف خواب ہی تھے۔کبھی حقیقت نہیں بن سکتے تھے۔اب اسے خوابوں سے نکل کر تلخ حقیقت کا سامنا کرنا تھا۔وہ بے دردی سے اپنے آنسو پونچھنے لگی تھی۔تبھی اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔اس نے چونک کر دیکھا تو سامنے ثاقب دنیا جہان کی خباثت اپنے چہرے پر سجائے کھڑا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔اس کی شیطانی مسکراہٹ دیکھ کر ہانیہ کے دل میں اس کیلیے نفرت کی آگ بڑھی تھی۔وہ اسے شرربار نظروں سے گھورتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔"آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟"وہ غصے سے پوچھنے لگی۔"اپنی ہونے والی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔"وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے بولا تھا۔"شٹ اپ اینڈ گیٹ لاسٹ۔"وہ دبی آواز میں چیخی تھی۔ثاقب تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔"اپنے ہونے والے شوہر کو انگریزی میں گالیاں نکال رہی ہو؟"ثاقب غصے سے اس کی طرف بڑھا۔اسے انگلش کی بالکل سمجھ نہیں آئی تھی۔ہانیہ حیران ہوئی تھی۔خالہ زارا تو بتا رہی تھیں کہ ثاقب نے ایف اے کیا ہوا ہے۔اسے اتنی انگلش بھی نہیں آتی تھی تو پھر اس نے پڑھا کیا تھا۔"جاہل انسان۔دفع ہونے کا بول رہی ہوں آپ کو یہاں سے۔"وہ بولی تو ثاقب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔اس نے ایک قدم کا فاصلہ ختم کر کے ہانیہ کو کھینچتے ہوئے اپنے قریب کیا۔ہانیہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔وہ اس کی حرکت پر سرتاپا سلگ اٹھی تھی۔وہ شدید غصے کے عالم میں ثاقب کو دیکھنے لگی تھی۔اس کی نظروں میں حوس کو محسوس کر کے ہانیہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔ہتک سے اس کا چہرہ سرخ ہوا اٹھا تھا۔"اتنا غصہ مت کرو بے بی۔یہ نہ ہو بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے۔اور یہ نخرے کسی اور کو دکھانا۔میں ہوں ذرا الٹے دماغ کا بندہ۔چمڑی ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں جو مجھ سے بدتمیزی کرے۔"وہ اس کے کان کے قریب پھنکار رہا تھا۔ہانیہ اس وقت اذیت کی حدوں کو چھو رہی تھی۔نجانے یکدم اسے کیا ہوا کہ وہ اپنی ساری ہمت مجتمع کر کے ثاقب کو دھکا دے گئی۔ثاقب اسے الگ ہو کر ایک قدم پیچھے کی جانب لڑکھڑایا تھا۔اور دوسرے ہی لمحے ہانیہ کا نازک ہاتھ اس کے گال پر پڑا تھا۔ثاقب کو اتنا درد تو نہیں ہوا تھا لیکن جو بے عزتی اور ذلت اسے محسوس ہوئی تھی وہ حد سے بڑھ کر تھی۔اس کا دل کیا تھا ہانیہ کی جان لے لے۔ایک دفعہ اس کا ہاتھ اٹھا بھی تھا لیکن وہ خود کو روک گیا تھا۔وہ کام خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔اگر کسی کو پتہ چل جاتا کہ اس نے ہانیہ پر ہاتھ اٹھایا ہے تو اس کا رشتہ جو پکا ہو چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

اسے ٹوٹنے میں دیر نہیں لگنی تھی۔ایک دفعہ شادی ہو جاتی پھر وہ جتنا چاہے اس پر تشدد کرتا کوئی اسے روکنے والا نہیں تھا۔اور یہ اس کی خام خیالی ہی تھی۔"ابھی تو چھوڑ رہا ہوں میں تمہیں لیکن یاد رکھنا شادی کے بعد اس تھپڑ کا سوگنا بڑھ کر بدلہ لوں گا۔کر لو موج شادی تک جتنی کرنی ہے۔"وہ غصے سے کھولتا باہر نکل گیا۔ہانیہ کانپتے دل کے ساتھ گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تجھ سے عشق ہو گیا اب خسارہ کیسا دریائے عشق میں جو اتر گئے اب کنارہ کیسا اک بار تیرے ہو گئے تو بس ہو گئے روز کرنا، نیا استخارہ کیسا چاند اب زیادہ تو گھر سے باہر ہی رہتا تھا۔ سمعیہ ہر وقت اس سے ملنے کا موقع تلاش کرتی رہتی لیکن وہ اس کے ہاتھ ہی نہیں آتا تھا۔ اوپر سے اس کی امان حضور کا حکم بھی تھا کہ چاند کو اپنے قبضے میں کرو۔ چاند کوئی موقع ہی نہیں دیتا تو وہ کیسے کرتی۔ وہ کڑھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ وہ جتنی معصوم بنتی تھی اتنی تھی نہیں۔ اب صبح کے آٹھ بج گئے تھے۔ سب نے ناشتہ اکٹھے ہی کیا تھا۔ چاند پھر نجانے کہاں گم ہو گیا تھا۔ پھر دوپہر بارہ بجے کے قریب وہ گھر آیا اور کسی کو بھی دیکھے بنا سیدھا اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ سمعیہ کچھ سوچ کر سیڑھیاں چڑھ کر اس کے پیچھے آگئی۔ چاند نے کمرے کا دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ اور سمعیہ پوچھے بنا اندر داخل ہو گئی۔ چاند جو ریلیکس ہو کر لیٹنے ہی والا تھا سمعیہ کو اپنے سامنے دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑا۔ "ت.... تم یہاں؟" وہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر گھبراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ "ہاں کیوں؟ میں یہاں نہیں آسکتی؟" سمعیہ اسے الفت سے دیکھتی بولی۔ "نہیں۔ جاؤ یہاں سے۔" چاند کو اس کا انداز ذرا بھی پسند نہ آیا۔ اور اوپر سے اسے تارا کا ڈر بھی تھا۔ "اگر نہ جاؤں تو؟" وہ چاند کے قریب ہوتی بولی۔ چاند تیزی سے پیچھے ہٹا اور غصے سے اسے دیکھنے لگا۔ "تو میں دھکے دے کر تمہیں باہر نکالوں گا۔" وہ چبا چبا کر بولا۔ سمعیہ ہنس پڑی۔ "اچھا تو پھر نکالیں۔" وہ اسے چیلنج کرتے ہوئے بولی۔ چاند طیش میں آکر اس کی طرف بڑھا اور اسے دھکیل کر باہر نکالنے لگا۔ سمعیہ پیچھے ہٹنے کی بجائے اس سے لپٹ گئی۔ اور یہ منظر باہر کھڑی تارا نے دیکھا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔ وہ ابھی

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہاں آئی تھی اور دروازے سے باہر سے اسے پہلا منظر یہی دیکھنے کو ملا تھا۔ جس طرح چاند اس کے قریب کھڑا تھا اس سے یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سمعیہ کو پسند کرتا ہے۔ یہ بات نجانے کیوں تارا کو بہت بری لگی تھی۔ اس نے چاند کو منع بھی کیا تھا ان خرافات میں پڑنے سے لیکن اس نے تارا کی بات نہیں مانی تھی۔ اس بات کا دکھ بھی تھا اسے۔ "وہ اب بچہ تو نہیں رہا کہ تمہارے اشاروں پر چلتا رہے۔ اس کی اپنی زندگی ہے۔ تم کب تک اس کے فیصلے کرتی رہو گی۔" کوئی اندر سے بولا تھا۔ "ہاں شاید مجھے چاند کو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔" وہ دل ہی دل میں سوچتی اداسی سے پلٹ گئی۔ اب اسے سمجھ آئی تھی کہ چاند اس کی شادی کا سن کر اتنا اداس کیوں ہو گیا تھا۔ جیسے چاند اس سے دور ہو گیا تھا اب تارا بھی اس سے دور ہو گئی تھی۔ بچپن کتنا اچھا ہوتا ہے نا۔ دوستوں کا زیادہ تر وقت اکٹھے گزرتا ہے اور جوانی میں سب کی اپنی اپنی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ منزل الگ الگ ہو جاتی ہے۔ کاش وہ دونوں بچپن کی طرح ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکتے۔ تارا بے دھیانی میں سوچ رہی تھی۔ جبکہ دوسری جانب سمعیہ کو اپنے ساتھ لگا دیکھ کر چاند کے دل و دماغ میں ناگواری کی لہر اٹھی تھی۔ اس نے دھکا دے کر سمعیہ کو پیچھے دھکا دیا۔ سمعیہ کو دکھ بھی ہوا تھا اور حیرت بھی ہوئی تھی۔ اسے لگا تھا جب وہ چاند کے قریب جائے گی تو وہ اس کے سحر سے نکل نہیں پائے گا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ چاند کوئی عام لڑکا نہیں تھا۔ وہ دل پھینک نہیں تھا۔ اس کی محبت خاص تھی جو وہ بہت پہلے کسی اور کے نام کر چکا تھا۔ اس نے تارا کی روح سے محبت کی تھی۔ اب سمعیہ جیسی سو لڑکیاں بھی آ جاتیں تو اس کا ایمان ڈگمگا نہیں سکتی تھیں۔ وہ بظاہر تو لاابالی اور معصوم سا تھا لیکن اندر سے ایک میچور لڑکا تھا۔ اور اپنی حدود جانتا تھا۔ "میرے خیال سے اب تمہیں شرم آ جانی چاہیے۔" اس نے بڑی مشکل سے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔ "چاند......!" وہ بے تابی سے بولی تھی۔ "سمعیہ میں تمہارے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ کوئی بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا۔اس لیے بہتر ہو گا جاؤں یہاں سے۔" چاند کا لہجہ سپاٹ تھا۔سمعیہ شرمندہ ہوتی وہاں سے چلی گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زارا اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی تھی۔اب وہ گھر جا رہی تھی۔ چاند اور ہانیہ انسے الوداع کہنے دروازے تک آئے تھے۔ثاقب کی نظریں ہانیہ پر جمیں تھیں جبکہ سمعیہ کی چاند پر۔ چاند ثاقب کی چھچھوری حرکتوں کو بمشکل برداشت کر رہا تھا۔" چاند پتر۔تم ہی کبھی مجھ سے ملنے آ جایا کرو۔جب بھی ملنا ہوتا ہے میں ہی آتی ہوں۔" وہ شکوہ کرتے ہوئے بولی تھی۔چاند نے کوئی جواب نہ دیا۔"ہاں کیوں نہیں۔ میں بھیجوں گی اس کو۔اب تو چھٹیاں بھی ہو گئی ہیں۔" طانیہ بیگم بولیں۔"اور ہانیہ آپی۔آپ بھی آنا۔"سمعیہ نے مسکرا کر ہانیہ سے کہا۔ہانیہ زبردستی مسکرا کر سر ہلا گئی۔سمعیہ اور زارا پہلے گاڑی میں بیٹھ گئی تھیں۔طانیہ کی نجانے کون سی باتیں رہ گئی تھیں جو وہ گاڑی کے شیشے پر جھک کر ان سے کر رکھ تھیں۔ہانیہ اندر جا چکی تھی اور چاند جانے ہی والا تھا کہ ثاقب اس کے سامنے آ گیا۔"سالے صاحب۔اب اتنی بھی کیا ناراضی۔گلے تو مل لو۔پھر پتہ نہیں کب ملاقات ہو۔"ثاقب نے اسے تپایا۔چاند صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔آخر ماما کو اس کی برائی کیوں نظر نہیں آتی تھی۔وہ غصے سے سوچتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔اپنے کمرے میں پہنچا تو سائیڈ ٹیبل پر پڑے ایک گفٹ باکس کو دیکھ کر اس کا پارہ مزید ہائی ہوا۔اس نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا تو ساتھ ایک چھوٹا سا کارڈ لگا نظر آیا جس پر لکھا ہوا تھا آپ کی سمعیہ۔"ڈھیروں کی سردار۔پہلے اپنی رائٹنگ تو ٹھیک کر لو۔آئی بڑی مجھے تحفہ دینے والی۔"اس نے دانت پیستے ہوئے گفٹ ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تین دن گزر گئے تھے تارا کی ملاقات نہ تو ہانیہ سے ہوئی تھی اور نہ ہی چاند سے۔وہ چاند سے تو خود ہی دور ہو گئی تھی لیکن ہانیہ سے تو ملنا بند نہیں کر سکتی تھی۔کچھ سوچ کر وہ سکندر ہاؤس میں آ گئی۔لاؤنج میں ہانیہ صوفے پر گم صم سی بیٹھی۔ٹی وی لگا ہوا تھا لیکن ہانیہ کا دھیان وہاں نہیں تھا۔اس کے چہرے پر دکھ کے آثار تھے۔اسے یوں بیٹھے دیکھ کر تارا کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔"ہانی....."وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی تھی۔ہانیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اسی لیے تو وہ تارا آپی کے پاس نہیں جا رہی تھی۔جانتی تھی ان کے سامنے وہ خود پر ضبط نہیں کر سکے گی"کیا ہوا؟میرا بچہ اداس کیوں ہے؟"جب وہ روتی تھی تارا اسے ایسے ہی بہلاتی تھی۔"نہیں۔میں اداس نہیں ہوں۔"وہ بھیگی آواز میں بولتی نظریں چرا گئی۔تارا نے اس کا چہرہ تھام کر اپنے سامنے کیا۔"تو پھر روئی کیوں؟"وہ جان گئی تھی کہ ہانیہ روتی رہی تھی لیکن ایک اس کی ماں تھی جو اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان دیکھ کر بھی بے حس بنی ہوئی تھی۔ "نہیں روئی۔"اس نے نفی میں سر ہلایا لیکن آنسوؤں نے اس کا بھرم نہ رکھا۔تارا نے اسے اپنے سینے لگا لیا اور وہ زور زور سے رونے لگی تھی۔آخر ایسا کیا ہوا تھا جس نے ہانیہ کو اتنا رونے پر مجبور کر دیا تھا۔تارا اس کی کمر تھپکتی سوچنے لگی تھی۔یہ منظر طانیہ بیگم نے اپنے کمرے سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔کہیں ہانیہ نے تارا کو یہ نہ بتا دیا ہو کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں۔یہ سوچ کر طانیہ پریشان ہوئی تھی۔وہ آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ تارا ہانیہ کو خود سے الگ کر کے اس کے آنسو صاف کرنے لگی تھی۔"چلو اب بتاؤ مجھے۔کیا ہوا ہے؟"تارا نے پوچھا تو طانیہ بیگم نے شکر کیا کہ ابھی تک ہانیہ نے اسے کچھ نہیں بتایا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی طانیہ بیگم ہانیہ کے سامنے کچھ ہی فاصلے پر آ کھڑی ہوئیں۔تارا کی نظر تو ان پر نہیں پڑی تھی لیکن ہانیہ نے ان کو دیکھ لیا تھا۔وہ نظروں ہی نظروں میں اسے وارن کر رہی تھیں۔ہانیہ چاہ کر بھی تارا کو کچھ بتا نہیں پائی تھی۔"سر درد کر رہا ہے بہت۔"اس نے سر درد کا بہانہ

Posted On Kitab Nagri

بنایا۔"تو رونے کونسا ٹھیک ہو جائے گا۔کوئی ٹیبلٹ کو یا ڈاکٹر کو چیک کرواؤ۔"تارا کو تعجب ہوا۔یہ اتنے آنسو صرف سر درد کیلیے تو نہیں بہہ رہے تھے۔کوئی نا کوئی بات تو ضرور تھی۔لیکن شاید ہانیہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی۔یہ سوچ کر اس نے بھی اصرار نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج اسفر اور تارا اپنی شادی کی شاپنگ کرنے ایک ساتھ مارکیٹ آئے ہوئے تھے۔کل تارا کا پہلا پیپر بھی تھا۔وہ شاپنگ پر جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اسفر کے اصرار پر مان گئی تھی اور اسفر نے عرفہ بیگم سے اجازت لے رکھی تھی۔وہ انکار بھی کیسے کرتی۔شادی کی ساری شاپنگ تو ان دونوں کے والدین نے کر لی تھی بس عروسی لباس رہ گئے تھے جو انہوں نے اپنی پسند سے لینے تھے۔اسفر اپنی شیروانی لے چکا تھا اور اب وہ ایک لیڈیز بوتیک پر آئے ہوئے تھے۔تارا کو تو ہر لباس ہی پیارا لگا تھا لیکن اسفر کے پسند کوئی بھی نہیں آرہا تھا۔وہ ایک کے بعد ایک ریجکٹ کرتا جارہا تھا۔"کیا اسفر؟آپ کو کوئی لباس پسند نہیں آرہا۔"تارا اکتا کر بولی۔"میں چاہتا ہوں میری بیوی سب سے خوبصورت لباس پہنے۔اب تمہارے لائق کچھ نظر ہی نہیں آرہا۔"اسفر نے اسے اس محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔وہاں موجود سیلز گرل نے تارا کی قسمت پر رشک کیا تھا جبکہ تارا کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔"پھر آپ خود ہی سلیکٹ کر لیں۔میں گھر جارہی ہوں۔میرا کل پیپر ہے اور آپ نے مجھے یہاں اٹکایا ہوا ہے۔"وہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھی۔اسفر نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔"اچھا رکو۔بس دس منٹ اور۔"وہ کہہ کر تیزی سے خوبصورت لہنگوں کو چیک کرنے لگا۔تارا گہری سانس بھر کر ایک جگہ جا کر بیٹھ گئی۔تبھی وہاں نتاشہ آئی تھی۔ان دونوں کو دیکھ کر اس کا دل جلا تھا۔"ہائے اسفر۔"وہ تارا کو نظرانداز کرکے اسفر کی طرف بڑھی۔"اوہ آپ یہاں؟"اسفر خوشدلی سے مسکرایا۔"ہاں میں یہاں بھی۔"وہ ہنسی۔تارا وہیں بیٹھی بڑے آرام و سکون سے انہیں باتیں کرتا دیکھ رہی تھی۔اسے ذرا سی بھی جیلسی نہیں ہوئی تھی کہ اس کا ہونے والا شوہر مسکرا مسکرا کر اس کی دوست سے باتیں کر رہا ہے

Posted On Kitab Nagri

اور نہ وہ نتاشہ سے سلام دعا کرنے کے لیے اس کی طرف بڑھی تھی۔نتاشہ نے اسے دیکھ کر اگنور کر دیا تھا تو وہ کیسے اس سے ہیلو ہائے کرتی۔"لگتا ہے آپ میرا پیچھا کرتی ہیں۔"اسفر نے مشکوک لہجے میں کہا۔وہ پھر سے ہنسی۔ "ارے اب ایسی بھی بات نہیں۔ایکچولی میری کزن کی شادی ہے تو میں یہاں تین چار سوٹ لینے آئی تھی۔" "اچھا تو پھر دو تین سوٹ اور لے لیں۔آپ کی فرینڈ کی بھی شادی قریب ہی ہے۔"اسفر نے تارا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔نتاشہ کی مسکراہٹ پھیکی پڑی تھی۔تارا نے غور سے اس کے تاثرات دیکھے تھے۔"اوہ کب ہو رہی ہے شادی؟.....تارا نے تو مجھے بتایا ہی نہیں۔"اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے تو یہی کہہ دیا۔"وہ بیٹھی ہے آپ کی دوست۔جا کر پوچھ لیں۔"اسفر کہہ کر کپڑوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔نتاشہ بے چینی سے لب چباتی تارا کی طرف بڑھی۔"ہائے۔کیسی ہو؟"وہ اس کے قریب آ کر ہاتھ مصافحے کیلیے بڑھاتے ہوئے بولی۔تارا نے بیٹھے بیٹھے ہی اس سے ہاتھ ملایا۔"ٹھیک لیکن تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔"تارا نے کہا تو گھبرائی۔"نہیں تو۔میں بھی ٹھیک ہوں۔ویسے تم شادی کے معاملے میں بڑی تیز نکلی۔"نتاشہ نے کاؤنٹر اٹیک کیا۔"ہاں بس اسفر کو ہی جلدی کی پڑی ہوئی ہے۔"تارا نے اسے مزید جلایا۔"اچھا کب ہو رہی ہے شادی؟""پندرہ کو۔تمہیں انویٹیشن بھیجوں گی۔ضرور آنا۔""ہاں کیوں نہیں۔"نتاشہ مصنوعی سا مسکرائی۔"پیپر کی تیاری کیسی ہے؟"نتاشہ نے موضوع بدل دیا۔کچھ دیر تک اسفر نے تارا کیلیے ایک لہنگا پسند کر لیا تھا۔اس کے ہر ہر عمل میں تارا کیلیے محبت دیکھ کر نتاشہ کا دل چھلنی ہوا تھا۔وہ جلد ہی وہاں سے چلی گئی تھی۔اسفر اور تارا بھی شاپنگ کر کے واپسی کے سفر پر روانہ ہو گئے۔اسفر نے پہلے گاڑی کو تارا کو گھر اتارا تھا۔وہ گاڑی سے نکلی تو اسفر بھی اس کے ساتھ ہی نکل آیا تھا۔ مسجد سے مغرب کی نماز پڑھ کر آتے چاند نے ان دونوں کو دیکھا تو رک گیا۔اس کے دل اذیت سے بھرنے لگا تھا۔وہ بڑی مشکل سے خود کو سمجھا رہا تھا کہ تارا کبھی اس کی نہیں ہو سکتی لیکن اب اس کی بے تابی ایک دفعہ پھر بڑھ

Posted On Kitab Nagri

چکی تھی۔اسے اسفر سے سخت نفرت ہونے لگ تھی۔کتنے ہی دنوں بعد اس نے تارا کو دیکھا تھا لیکن اسے خوشی نہیں ہوئی تھی کیوں کہ تارا کے ساتھ اسفر تھا۔وہ سرد آہ بھرتا اپنے گھر میں داخل ہونے لگا کہ تارا کی نظر اس پر پڑ گئی۔"چاند!" وہ بے اختیارہ اسے پکار بیٹھی۔چاند کے قدم ساکت ہوئے تھے۔کچھ پل کے توقف کے بعد اس نے مڑ کر تارا کو دیکھا۔اسفر بھی چاند کو غور سے دیکھ رہا تھا۔اپنی عمر کے مطابق وہ اچھے قد کاٹھ کا لڑکا تھا۔تارا سے کچھ بڑا قد تھا اس کا اور تارا ابھی اسے بچہ سمجھتی تھی۔اسفر کو حیرت ہوئی تھی۔"ہاں؟"تارا اس کا نام پکار کر خاموش کھڑی رہی تو وہ مجبوراً ان کے قریب آیا۔تارا کو سمجھ نہ آیا اب کیا کہے۔"نماز پڑھ کر آرہے ہو؟" "ہمم۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔"ان سے ملو۔یہ اسفر ہیں۔"تارا نے اس کی توجہ اسفر کی طرف کروائی۔چاند نے اسفر کو سرد نگاہوں سے دیکھا۔اسفر کو اس کے دیکھنے کا انداز عجیب سا لگا تھا۔"اور اسفر یہ چاند ہے۔"چاند کچھ نہ بولا تو تارا نے جلدی سے کہا۔"تم سے مل کر اچھا لگا۔"اسفر نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔چاند نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا پھر نظر اٹھا کر اس کے چہرے کو۔"مجھے بھی۔"اس کے لبوں کا ایک کنارہ ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلا تھا اور دوسرے ہی پل وہ چھوٹی سی مسکراہٹ بھی معدوم تھی۔اسفر کو اس کی نظروں میں گہری سنجیدگی دکھی تھی۔چاند نے ہاتھ چھڑوایا تو اسفر نے بھی ہاتھ پیچھے کر لیا۔"کیا کررہے ہو آجکل؟"اسفر نے بات آگے بڑھائی۔"کچھ بھی نہیں۔"وہ بات آگے بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔"اوکے میں چلتا ہوں پھر۔"اسفر نے اس کے روڈ رویے کو محسوس کر کے تارا سے کہا اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔چاند ایک زخمی نگاہ تارا پر ڈالتا مڑ گیا۔تارا تو اس کے رویے سے حیران و پریشان رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ بالکل بدل گئی تھی۔وہ اب پہلے کی طرح نہ تو شرارتیں کرتی تھی اور نہ ہی چاند کو تنگ کرتی تھی۔اس کے چہرے پر معصومیت کی بجائے ایک گہری سنجیدگی چھا گئی تھی۔وہ گم صم رہنے لگی تھی اور چاند سے اپنی بہن کی ایسی حالت دیکھی نہیں جا

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی۔اب بھی اسے خاموشی سے ایک ہی بیٹھے دیکھ کر وہ ہرٹ ہوا تھا۔پھر کچھ سوچ کر اس کی طرف بڑھا تھا۔"ہانی!"وہ اس کے ساتھ آ بیٹھا۔سی دونوں بیک گارڈن میں کھلنے والے دروازے کے ساتھ بنے سٹیپس پر بیٹھے تھے۔"ہاں؟"ہانیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔"میں نے پرانی والی ہانی کو پکارا ہے جو ہر وقت شرارتیں کرتی رہتی تھی اور مجھے تنگ کر کے خوش ہوتی تھی۔""وہ ہانی اب شاید کبھی واپس نہ آئے۔"وہ دلگرفتی سے بولتی چہرہ پھیر گئی۔"کیوں نہیں آئے گی۔میں لے کر آؤں گا۔""بہت مشکل ہے۔""ناممکن تو نہیں۔یار تم ابھی سے مایوس ہو گئی ہو۔ابھی تو صرف رشتے کی بات چلی ہے۔میں کچھ نہ کچھ کر کے اس بات کو ختم کر لوں گا۔تم پریشان مت ہو۔"چاند نے اسے تسلی دی۔ہانیہ کو طانیہ کے الفاظ یاد آئے۔"خبردار کسی کو بھی یہ بات معلوم نہیں ہونی چاہیے کہ تم اس رشتے سے ناخوش ہو۔میں اپنی بہن کو زبان دے چکی ہوں۔اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میری بے عزتی بھی کرواؤ گی اور اپنی بھی۔اور جن لڑکیوں کا ایک دفعہ رشتہ ٹوٹ جائے پھر ساری زندگی وہ ماں باپ کے گھر بیٹھی رہتی ہیں اور لوگ انہیں باتیں سناتے رہتے ہیں۔"طانیہ کی اس بات نے ہانیہ کے پیروں میں زنجیر ڈال دی تھی۔"نہیں چاند۔جیسا ماما چاہتی ہیں ویسا ہی ہونے دو۔تمہیں پتہ ہے نہ وہ اپنی زبان کی کتنی پکی ہیں۔ایک دفعہ جو فیصلہ کر لیں اس سے پیچھے نہیں ہٹتیں۔وہ اپنی بہن کو زبان دے چکی ہیں۔"چاند کو حیرت ہوئی۔"اور تمہاری خوشی؟""میں ماما کی خوشی میں خوش ہوں۔وہ میری ماما ہیں۔میرے لیے اچھا ہی سوچا ہوگا انہوں نے۔"ہانیہ نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔چاند اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

-----------------------آج تارا کا آخری پیپر تھا۔وہ امتحانی سنٹر سے باہر نکل کر اسفر کے انتظار میں کھڑی تھی۔عمران صاحب اور عرفہ بیگم کے کسی جاننے والے کی وفات ہو گئی تھی۔وہ اس سلسلے میں شہر سے باہر تھے۔ڈرائیور بھی نہیں تھا۔اسفر نے کہا تھا کہ وہ اسے پک اینڈ ڈراپ کر دے گا۔وہ ٹائم پر چھوڑ تو گیا

Posted On Kitab Nagri

تھا لیکن اسے آنے میں دیر ہو رہی تھی۔ پندرہ منٹ ہو گئے تھے اسے باہر کھڑے۔ اب تو اندھیرا بھی چھانے لگا تھا۔ اس کا سیکنڈ ٹائم پیپر تھا۔ وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی تھی۔ سفید رنگ کی لانگ قمیض اور ٹراؤزر کے ساتھ سر پر حجاب باندھے اور کندھوں پر شال لپیٹے وہ بہت پر وقار لگ رہی تھی۔ چاند جو اپنے دوست سے ملنے جا رہا تھا اسے سڑک کے کنارے کھڑے دیکھ کر گاڑی روک گیا تھا۔ وہ اس دن کے بعد تارا سے نہیں ملا تھا اور اس سے اتنا لا تعلق ہو گیا تھا کہ اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا آج اس کا پیپر تھا اور کونسا پیپر تھا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر اسے تشویش ہوئی تھی۔ وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔ تارا کی نظر اس پر پڑی تو اس کے بے چین دل کو سکون مل گیا اور لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ "اوہ.... میرا چاند آیا۔" وہ ایسے بولی جیسے اسے مکھن لگا رہی ہو۔ "کاش میں بھی تمہیں اپنا کہہ سکتا۔" چاند نے حسرت سے سوچا تھا۔ "ڈرائیور لینے نہیں آیا ابھی تک؟" چاند نے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔ "ڈرائیور چھٹی پر ہے۔ ماما بابا بھی کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اسفر نے کہا تھا وہ مجھے پک کر لیں گے لیکن میں کب سے انتظار کر رہی ہوں۔ وہ آ ہی نہیں رہے۔ کال بھی نہیں اٹھا رہے۔" اسفر کا نام سن کر چاند کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ "چلو پھر میں تمہیں گھر لے جاتا ہوں۔" اس نے آفر کی۔ "ہاں ٹھیک ہے۔" وہ خوشی سے کہتی اس کے ساتھ چل پڑی۔ گاڑی کے قریب آ کر وہ رک گئی۔ اور چاند کی طرف دیکھا جو ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔ "رکو۔" اس نے کہا تو چاند نے رک کر اسے دیکھا۔ "یہاں آؤ۔" اس نے چاند کو اپنی طرف بلایا۔ چاند تعجب سے اس کی طرف آیا۔ "یہ کس نے کھولنا تھا میرے لیے؟" تارا نے نروٹھے پن سے کہتے ہوئے فرنٹ سیٹ کے دروازے کو دیکھا۔ چاند کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ پھر سر جھٹک کر دروازہ کھولنے لگا۔ "تارا!" وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی والی تھی کہ اسفر کی آواز پر رک گئی۔ اسے دیکھ کر چاند کے غصے کا گراف ہائی ہوا تھا۔ "سوری میں لیٹ ہو گیا۔" وہ تارا کے قریب آ کر

Posted On Kitab Nagri

شرمندگی سے کہنے لگا۔" آپ اپنی سوری اب اپنے پاس ہی رکھیں۔وہ کتنی دیر سے باہر سڑک پر اکیلی کھڑی رہی ہے۔آپ کو اس بات کا اندازہ ہے کچھ ؟ اگر پک کرنے کی زمہ داری لی تھی تو ٹھیک سے نبھانی تو چاہیے تھی نا آپ کو۔" چاند نے اسفر کو ٹھیک ٹھاک سنادی تھیں۔اسفر اور تارا حیرت سے اسے دیکھنے لگے تھے۔اتنا غصہ۔تارا نے تو ہمیشہ سے اس کا بزدل اور دھیما سا مزاج دیکھا تھا۔اس کا حیران ہونا بنتا بھی تھا جبکہ اسفر کو حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی آیا تھا۔وہ ہوتا کون تھا اسے اس کی زمہ داری بتانے والا۔"ٹریفک جام تھی اس لیے لیٹ ہوا۔ورنہ مجھے اپنی زمہ داری کا پورا احساس ہے۔" اسفر نے بھی قدرے غصے سے کہا۔"تو فون پر بتا سکتے تھے آپ لیکن آپ نے تو تارا کی کال پک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی۔" چاند نے اسے اس کی ایک اور غلطی بتائی۔اسفر کچھ پل کے لیے چپ سا رہ گیا تھا۔"میرا موبائل گھر پر ہی رہ گیا تھا۔جلدی میں لانا یاد نہیں رہا۔" وہ چبا چبا کر بولا۔"مطلب گھر سے ہی لیٹ نکلے تھے۔ٹریفک جام تو ایک بہانہ ہے۔" چاند بھی دوبدو بولا۔اس سے پہلے بات مزید بڑھتی تارا بول اٹھی۔"کیا ہو گیا ہے چاند۔چھوڑو بھی اس بات کو۔اسفر میں آپ سے اس کے رویے کی معافی مانگتی ہوں۔" وہ چاند کو سخت گھوری کو نوازتی اسفر سے شرمندہ لہجے میں کہنے لگی۔اسفر کو برا لگا کہ وہ چاند کی طرف سے معافی مانگ رہی ہے۔"کوئی بات نہیں۔چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔" وہ چاند سے نظریں ہٹا کر بولا اور تارا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔چاند نے یکدم ہی تارا کا دوسرا بازو کلائی سے پکڑ کر اسے روک لیا۔اسفر اور تارا دونوں کو بریک لگی۔دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔"تارا میرے ساتھ جائے گی۔" وہ اٹل لہجے میں بولا۔"یہ لڑکا مجھ سے پٹے گا اب۔" تارا نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے اپنی کلائی چھوڑنے کا اشارہ کیا۔"میں لینے آیا ہوں اسے۔" اسفر نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔"میں آپ سے پہلے آیا ہوں۔" چاند بھی اپنی ضد کا پکا تھا۔ "لیکن اب تمہاری ضرورت نہیں رہی۔تم جا سکتے ہو۔یہ میرے ساتھ ہی جائے گی۔""کیوں نا تارا سے پوچھ

Posted On Kitab Nagri

لیں۔" چاند بڑے کانفیڈینس سے بولا۔اسفر نے بے اختیار تارا کو دیکھا۔تارا تذبذب کا شکار تھی۔"سوری اسفر۔ یہ کبھی کبھی ایسے ہی ضد لگا لیتا ہے۔آپ ایسا کریں چلے جائیں۔میں چاند کے ساتھ چلی جاؤں گی۔"وہ پھیکا سا مسکرا کر بولی تو اسفر نے شاکی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔جبکہ چاند کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری تھی۔"اچھا دھیان سے جانا۔"وہ اداس لہجے میں کہتا واپس پلٹ گیا۔تارا مڑ کر خونخوار نظروں سے چاند کو دیکھنے لگی۔"کیا تھا یہ؟........ہاں؟"تارا نے چاند کا کان اپنے قبضے میں کیا۔چاند کو پتہ تھا اس کے ساتھ یہ ہونے والا ہے۔اسے یہ منظور تھا لیکن تارا کا اسفر کے ساتھ جانا نہیں۔"آہ تارا۔کچھ تو خیال کرو۔ہم سڑک پر کھڑے ہیں۔"وہ اپنا کان چھڑواتے ہوئے بولا۔تارا اس کا کان چھوڑ کر اندر بیٹھ گئی۔چاند بھی مسکراہٹ دباتا دوسری طرف آگیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔"اف خدایا اسفر نجانے کیا سوچ رہے ہوں گے کہ میرا کزن کتنا بدتمیز ہے"تارا کو یہ پریشانی کھائے جا رہی تھی کہ چاند نے اپنا امیج خراب کر دیا تھا لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ چاند کے اس عمل نے اسفر کو باور کروا دیا تھا کہ وہ کوئی بچہ نہیں۔اور تارا کے معاملے میں تو بالکل بھی نہیں۔ اسفر جہاں اس کے کیئرنگ انداز پر غصہ ہوا تھا وہیں اس کے ضدی لہجے سے مرعوب بھی ہوا تھا۔"سوچنے دو۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"وہ لاپرواہی سے بولتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔تارا نے اس کے سر پر تھپڑ مارا۔"لیکن مجھے تو پڑتا ہے نا۔تمہاری تربیت جو میں نے کی ہے۔تمہارے اعمال کی زمہ داری مجھ پر ہے۔"وہ جل کر بولی۔ "کوئی کسی کے اعمال کا زمہ دار نہیں ہوتا۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔"یہ تمہیں اچانک ہو کیا گیا ہے؟تم پہلے تو اتنے سنجیدہ قسم کے نہیں تھے۔اب کتنا عجیب بی ہیو کر رہے ہو۔"تارا الجھن سے بولی۔"تم نہیں سمجھو گی۔"وہ بس سوچ کر رہ گیا۔"اور مجھ سے اتنے دور بھی ہو گئے ہو۔"ناچاہتے ہوئے بھی تارا نے شکوہ کیا۔"تم سے دور رہنے کی پریکٹس کر رہا ہوں۔"وہ خود اذیتی سے مسکرایا۔اس کی بات تارا کے دل کو لگی تھی۔وہ کچھ دیر نم آنکھوں سے

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھتی رہی تھی۔"میرے لیے بھی آپ سب کو چھوڑ کر جانا آسان نہیں ہے۔لیکن ہر لڑکی کو اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑنا پڑتا ہے۔یہ تو اٹل حقیقت ہے۔ہم چاہ کر بھی اس سے منہ نہیں موڑ سکتے۔لیکن ابھی تو میں یہیں ہوں۔ابھی تو مجھے خود سے دور مت کرو۔"وہ پہلی دفعہ اس سے گزارش کر رہی تھی۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔چاند کو سمجھ نہیں آیا اب کیا کہے۔"اوکے۔آئی ول ٹرائے۔ویسے تایا جان اور تائی جان کب تک واپس آ جائیں گے؟"اس نے بات بدل دی۔"کل تک شاید۔"وہ چہرہ موڑ کر سامنے دیکھنے لگی۔"تو پھر تم آج رات ہمارے گھر رہ لو۔""میں بچی نہیں ہوں جو ڈر جاؤں۔"وہ ناک چڑھا کر بولی۔"پتہ ہے تم بہت بہادر ہو۔لیکن پھر بھی میں چاہوں گا کہ تم آج ہمارے گھر رہو۔""کیوں نہیں۔"وہ خوشدلی سے مسکرائی۔کتنے دنوں بعد اسے پرانا چاند ملا تھا۔وہ اسے کسی قیمت پر کھو نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Page/Social Media Digest
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ رات کو ہانیہ کے کمرے میں رہی تھی۔ صبح ناشتے کے بعد وہ اپنے گھر آگئی تھی۔ ملازمہ بھی آچکی تھی اور صفائی کرنے لگی تھی۔ تارا نے بابا کو کال کر کے ان کے آنے کا وقت پوچھا تو انہوں نے دوپہر بارہ بجے کا بتایا۔ تارا نے سوچا ان کے آنے تک کھانا بنا دے۔ باورچی رکھنا ان کیلیے مشکل نہیں تھا لیکن عمران صاحب کو ملازموں کے ہاتھ کا بنا کھانا پسند نہیں تھا۔ پہلے عرفہ بیگم ان کیلیے کھانا بناتی تھیں پھر تارا بڑی ہوئی تو اس نے خوشدلی سے یہ ڈیوٹی سنبھالی۔ ویسے بھی وہ تین افراد تھے گھر کے۔ کھانا بنانے میں کم ہی وقت لگتا تھا۔ اس نے گیارہ بجے کھانا بنانا شروع کیا اور ٹھیک بارہ بجے تک وہ یہ کام ختم کر چکی تھی۔ پھر وہ اپنے کمرے میں آگئی اور کسی کتاب کا مطالعہ کرنے لگی۔ کچھ دیر گزری تو اس کا فون بجا تو اس نے سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر دیکھا۔ بابا کا فون تھا۔ اس نے تعجب سے کال اٹھائی اور دوسری جانب سے جو کہا گیا تھا اس نے تارا کے جسم سے جان کھینچ لی تھی۔ عمران صاحب اور عرفہ بیگم کی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔ وہ بڑی تشویشناک حالت میں ہسپتال پہنچائے گئے تھے۔ اب تارا کو بھی فون کر کے اس ہسپتال بلایا جا رہا تھا۔ "نہیں....." اس کے لب بے آواز ہلے تھے۔ سارا جسم کانپنے لگا تھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے اور چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے تھے جو اس کے دل کا حال ظاہر کر رہے تھے۔ کبریٰ جو اس کے کمرے میں کچھ پوچھنے آئی تھی اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ "بی بی جی! کیا

Posted On Kitab Nagri

ہوا؟" وہ تیزی سے تارا کی طرف بڑھی۔ تارا نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک ہسپتال کی لابی کا منظر تھا جہاں اس وقت تارا اور سکندر صاحب کی ساری فیملی موجود تھی۔ آپریشن تھیٹر کے باہر بینچ پر بیٹھی تارا شدتوں سے رو رہی تھی اور رہانیہ اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ چاند کو اس کے رونے سے اذیت ہو رہی تھی۔ وہ پاس ہی دیوار سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے کھڑا تھا۔ عرفہ بیگم کو صرف بیرونی چوٹیں آئی تھیں جس کی وجہ سے انہیں آئی سی یو میں رکھا گیا تھا جبکہ عمران صاحب کی حالت کریٹیکل تھی۔ گاڑی کا شیشہ ان کے سر میں گھس گیا تھا۔ ڈاکٹر آپریشن کر رہے تھے لیکن بچنے کے چانسز بہت کم تھے۔ ایک گھنٹے کے کڑے انتظار کے بعد آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹرز باہر آئے۔ تارا جھٹکے سے اٹھ کر ان کی طرف بڑھی۔ "ڈاکٹر....." سکندر صاحب نے بے تابی سے کہا۔ "سوری.... ہی از نو مور۔" ڈاکٹر مایوس لہجے میں کہہ کر جا چکا تھا اور تارا کو ایسے لگا تھا جیسے کسی نے اس کے کان میں پگھلایا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔ اس کا دل رک گیا تھا۔ وہ کتنے ہی لمحے اس بات پر یقین نہیں کر پائی تھے۔ اس کے بابا کیسے مر سکتے تھے۔ وہ تو بالکل ٹھیک تھے۔ ابھی صبح ہی تو ان سے بات کی تھی اس نے۔ اسے کیا پتہ تھا وہ آخری دفعہ ان سے بات کر رہی ہے۔ "نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بابا زندہ ہیں۔ یہ ڈاکٹر جھوٹ بول رہا ہے۔" وہ نفی میں سر ہلاتی ہزیانی انداز میں بولنے لگ تھی۔ باقی سب بھی جو اس خبر کو سن کر ساکت ہو چکے تھے یکدم ہوش میں آئے تھے۔ "بابا کو کچھ نہیں ہو سکتا۔" وہ لڑکھڑائی تھی۔ چاند نے آگے بڑھ کر اس کے کانپتے وجود کو تھام لیا تھا۔ وہ کھینچ کھینچ کر سانسیں لینے لگی تھی۔ دل میں شدید کے باعث وہ رو بھی نہیں پا رہی تھی۔ اس کے حواس کھونے لگے تھے۔ "تارا.....!" چاند سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ وہ بمشکل اسے سنبھال رہا تھا۔ جبکہ تارا کو اپنے ارد گرد کا کوئی ہوش نہیں تھا۔ "بابا....." جب آپریشن تھیٹر سے عمران صاحب

Posted On Kitab Nagri

کو سٹریچر پر ڈال کر باہر لایا گیا تو وہ چاند سے اپنا آپ چھڑوا کر چیختی ان کی طرف بھاگی۔ان کے چہرے پر سفید چادر پڑی ہوئی تھی۔تارا چاہ کر بھی چادر پیچھے نہیں ہٹا پائی تھی۔بس سٹریچر پکڑے بلک بلک کر رونے لگی تھی۔سکندر صاحب بھی اپنے بھائی کی جدائی میں آنسو بہاتے سٹریچر کے قریب آئے تھے۔جبکہ ہانیہ اور چاند کو تارا کی فکر کھائے جا رہی تھی۔تارا کو غش آگیا تھا اور وہ چاند کے بازوؤں میں جھول گئی تھی۔وہاں موجود سب کی آنکھوں آب دیدہ تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عرفہ بیگم کو ہوش آچکا تھا۔جب ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو انہیں لگا تھا موت ان تک آپہنچی ہے لیکن اب خود کو زندہ محسوس کر کے انہیں حیرت ہوئی تھی۔ساری حسیات بیدار ہوتے ہی انہیں سب سے پہلے عمران صاحب کا خیال آیا تھا۔اور جب انہیں اپنے عزیز از جان شوہر کی موت کی خبر ملی تو ان کی دنیا ہی جیسے اندھیر ہو کر رہ گئی تھی۔ابھی زندگی کے اکیس سال ہی تو انہیں ایک دوسرے کے سنگ گزرے تھے۔بے رحم موت نے انہیں جدا کر دیا تھا۔وہ جس نے ان سے ہمیشہ ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا ان سے ساری زندگی کی جدائی کیسے برداشت کرتیں وہ۔تکلیف کی کوئی حد نہیں رہی تھی۔وہ جتنا روتیں کم تھا۔وہ تارا کو بھی بھول گئی تھیں۔یاد تھے تو صرف عمران جن کی یادیں انہیں شدت سے تڑپانے لگی تھیں۔وہ رات سب پر بھاری گزری تھی۔عمران صاحب کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں سپرد خاک کیا جا چکا تھا۔لیکن تارا اور عرفہ بیگم کو ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ان کا سرپرست اب نہیں رہا۔سب خاندان والے ان کے گھر جمع ہو چکے تھے۔طانیہ بیگم ہی مہمانوں کو دیکھ رہی تھیں۔تارا اور عرفہ بیگم کو تو اپنا ہوش بھی نہیں تھا۔باہر کے معاملات سکندر صاحب سنبھال رہے تھے۔اسفر بھی ان کی مدد کر رہا تھا۔جبکہ ماریہ تارا کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔اسے ساری رات نیند نہیں آئی تھی البتہ کئی بار غش آئے تھے۔چاند کیلیے دوہری اذیت تھی۔ایک تو اپنے جان سے پیارے تایا کو کھویا تھا اس نے اور دوسری تارا کی بکھری حالت اسے رلا رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیسے

Posted On Kitab Nagri

تارا کے درد کو ختم کرے۔وہ جانتا تھا اب بہت عرصہ تارا اس حادثے کے زیر اثر رہنے والی تھی۔عمران صاحب جیسے شفیق باپ کو بھلانا کہاں آسان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماما.....!"تارا نے کانپتی آواز میں عرفہ بیگم کو پکارا تھا جو مسلسل رو رہی تھیں۔آج عمران صاحب کی وفات کو تیسرا دن تھا لیکن ان کے غم میں کمی نہیں ہوئی تھی۔اپنی ماں کی حالت دیکھ کر تارا نے خود پر ضبط کر لیا تھا۔لیکن ابھی اسے پوری طرح صبر نہیں آیا تھا۔"کیوں رو کر مجھے اذیت دے رہی ہیں؟""" رونے پر میرا اختیار نہیں ہے۔تمہارے بابا خود تو چلے گئے اور مجھے آنسوؤں کا تحفہ دے گئے۔"وہ دکھ سے روتے ہوئے بولیں۔"پلیز ماما سنبھالیں خود کو۔تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا۔اب بابا کبھی واپس نہیں آئیں گے۔یقین کر لیں اس بات پر"وہ بھیگی آواز میں بولی۔"نہیں آرہا مجھے یقین۔ایسے لگتا ہے جیسے یہ کوئی بھیانک خواب ہو۔میری آنکھ کھلے گی تو وہ میرے سامنے ہوں گے۔زندہ سلامت۔"تارا خاموشی سے لب بھینچے انہیں دیکھنے لگی تھی۔آنسو پلکوں سے ٹوٹ کر گال پر بہہ گئے تھے۔"کاش ان کی جگہ میں مر گئی ہوتی۔کاش وہ زندہ ہوتے۔"ان کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی تھی۔"ایسا مت بولیں ماما۔اب میرے پاس صرف آپ ہی ہیں۔میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی۔اس لیے پلیز خود کو سنبھالیں۔بابا کی موت کا وقت آچکا تھا سو انہیں جانا تھا۔اسے اللہ کی مرضی سمجھ کر صبر کریں۔"تارا نے انہیں گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔وہ انہیں تو تسلی دے رہی تھی لیکن اس کے دل کو کون تسلی دیتا۔اسفر نے اس سے تعزیت تو کی تھی لیکن اسے سہارا نہیں دیا تھا۔اور نہ اس کے بکھرے وجود کو سنبھالا تھا۔شاید اس کے زخمی دل پر مرہم رکھنے کا فرض کسی اور نے نبھانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"بابا.....کیوں چلے گئے آپ؟.....ہمیں اس دنیا میں اکیلے چھوڑ کر۔آپ کے بغیر کیسے رہیں گے ہم؟"تارا اپنے کمرے میں بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھی بابا کی تصویر پکڑے روتے ہوئے ان سے باتیں کر رہی تھی۔"آپ تھے تو ہر چیز کتنی اچھی لگتی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔اب کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔ایسے لگتا ہے جیسے ہمارے سروں سے چھت چھن گئی ہو۔ہم خود کو بہت غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں بابا۔"وہ خوفزدہ تھی۔"آپ نے کبھی ہمیں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنے دیا۔ہر مصیبت خود پر سہہ کر ہمیں دنیا والوں سے محفوظ رکھا۔اب کون ہمارا سہارا بنے گا۔میں کس سے اپنے دل کی باتیں سناؤں گی؟کسے اپنی خواہشیں بتاؤں گی۔آپ کا نعم البدل تو کوئی بھی نہیں۔"وہ پیار سے بابا کی تصویر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔آنسو گالوں کو بھگوتے ٹھوڑی سے نیچے گر رہے تھے۔سرخ متورم آنکھوں میں درد بھرا ہوا تھا جو کسی اور کی اذیت کا باعث بھی بن رہا تھا۔چاند کھڑکی سے باہر کھڑا اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔اس کا دل بھی رو رہا تھا۔اس نے کئی بار تارا کو تسلی دینی چاہیے تھی لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی۔آج اسے تڑپتے دیکھ کر وہ برداشت نہیں کر سکا تھا اور تیزی سے اس کے کمرے میں آیا تھا۔"تارا!"وہ اس کے قریب آکر نیچے بیٹھ گیا۔تارا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تو آنسو ضبط نہ کر سکی۔"چاند.....!مجھے بابا بہت یاد آرہے ہیں۔میں کیا کروں؟کیسے ان سے ملوں"وہ بے بسی سے پوچھنے لگی۔چاند کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔اسے تارا کو تسلی دینے کیلیے الفاظ نہیں مل رہے تھے۔"میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ یوں اچانک ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ایک حادثے نے انہیں ہم سے جدا کر دیا۔ان کی گاڑی جب ٹکرائی تھی تو کتنا درد ہوا ہو گا ان کو۔میں جب جب یہ سوچتی ہوں تو میرا دل زخمی ہونے لگتا ہے۔جسم سے جان نکلنے لگتی ہے۔میرا سانس رکنے لگتا ہے۔میں مرنے کی خواہش کرتی ہوں۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔چاند نے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔تارا کو ایسے لگا تھا جیسے وہ کسی محفوظ پناہ گاہ میں آگئی ہو۔"بس چپ کر جاؤ تارا۔قسمت میں یہی لکھا تھا۔سب کو ایک نا ایک دن یہاں سے جانا ہے۔یہ دنیا فانی ہے۔صبر کرو"وہ اس کے گرد بازوؤں کا حصار باندھے اس کا سر سہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔"بہت مشکل ہے صبر کرنا۔میں خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی ہوں۔بار بار رونا آرہا ہے۔بابا

Posted On Kitab Nagri

ہمیں اکیلا چھوڑ گئے۔ میں یتیم ہو گئی۔" وہ اس کے سینے سے لگی دل کی بے سکونی کو آنسوؤں کے راستے باہر نکال رہی تھی۔ "شش۔ میرے ہوتے ہوئے خود کو کبھی یتیم مت سمجھنا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تایا جان کی طرح تمہاری حفاظت کروں گا۔ تمہیں کبھی اکیلے نہیں رہنے دوں گا۔" چاند نے اس کا چہرہ اپنے روبرو کرتے ہوئے اور بھنویں اچکا کر اسے خود کر یقین دلایا۔ تارا کو وہ خود سے بڑا لگا تھا۔ وہ اداس سا مسکرا دی۔ "مجھے تسلی دینے کیلیے شکریہ۔" وہ کہہ کر پھر سے رونے لگی۔ چاند نے جھجھکتے ہوئے اس کے گال سے آنسو صاف کیے۔ "چپ۔ اب میں میں تمہیں روتے ہوئے نا دیکھوں۔" وہ ذرا تحکم بھرے لہجے میں بولا تھا۔ تارا نے اپنا گال رگڑتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران صاحب کی وفات کو دو ہفتے گزر چکے تھے لیکن فضا آج بھی سوگوار تھی۔ عرفہ بیگم اپنے شوہر کی جدائی میں آنسو بہاتے بہاتے نڈھال ہو چکی تھیں اور تارا کا مزاج بھی پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔ اس میں جو کانفیڈینس تھا وہ عمران صاحب کی وجہ سے ہی تھا۔ ان کے بعد تو اصلی تارا بھی کہیں گم ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ تارا تو وہ تھی ہی نہیں جو اگلے بندے کو اپنے کڑک دار لہجے سے چپ کروا دیتی تھی۔ اس میں نہ تو پہلے جیسی اکڑ رہی تھی اور نہ ہی دوسروں پر رعب جمانے والی عادت۔ وہ بس چپ چاپ سی ایک جگہ بیٹھی خلاؤں کو گھورتی رہتی۔ اس کے آنسو خشک ہو چکے تھے لیکن دل ابھی بھی خون کے آنسو رو رہا تھا۔ ہانیہ اس کا دھیان بٹانے کیلیے زیادہ وقت اس کے پاس رہتی اور اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہتی جن کا جواب وہ صرف ہوں ہاں میں ہی دیتی۔ چاند بھی اپنا دکھ بھول کر اس کا خیال رکھنے لگا تھا۔ وہ اب اسے ایسے ٹریٹ کر رہا تھا جیسے ماضی میں تارا اسے کیا کرتی تھی۔ عمران صاحب نے اپنی ساری جائیداد اسلامی اصولوں کے مطابق بہت پہلے سے ہی تارا اور عرفہ بیگم کے نام کر دی تھی۔ اب تارا ان کے شاپنگ مال کی مالک تھی لیکن اس کا نظام سنبھالنا اس کیلیے مشکل تھا۔ سکندر صاحب نے یہ زمہ داری اپنے سر لے لی تھی۔ ان کے

Posted On Kitab Nagri

اپنے بزنس کے بہت جھنجھٹ تھے لیکن وہ مشکل وقت میں اپنے بھائی کی فیملی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔اوپر سے تارا کی شادی کے دن بھی قریب آرہے تھے۔ صرف ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔آج ماریہ نے عرفہ بیگم سے فون پر بات کی تھی۔وہ اسی دن کو اسفر اور تارا کی شادی کرنا چاہتی تھیں جو دن مقرر ہوا تھا۔عرفہ بیگم اب کیا کہہ سکتی تھیں۔وہ لڑکی والی تھیں۔اور اب تو انہیں اپنی زندگی کا بھی کوئی بھروسہ نہیں رہا تھا۔وہ جلد از جلد تارا کے فرق سے سبکدوش ہونا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"تارا!"عرفہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اسے پکارا۔وہ جو بابا کی یاد میں گم صم بیٹھی تھی انہیں دیکھ کر چونکی۔"ماما آپ؟ مجھے بلا لیا ہوتا۔"وہ اٹھ کر ان کی طرف بڑھی۔وہ دونوں بہت کم وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارتی تھیں۔اگر اکٹھی رہتیں تو عمران صاحب کی ہی باتیں کرتی رہتیں۔اس طرح ان کی یاد زیادہ تڑپاتی تھی۔"نہیں میں ٹھیک ہوں۔تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"عرفہ بیگم نے بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔تارا بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔"آج ماریہ کا فون آیا تھا۔"وہ پرسوچ انداز میں بولیں۔تارا سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا کہنے والی تھیں۔اسے یکدم بے چینی نے آگھیرا۔"تمہاری شادی کے دن قریب آرہے ہیں۔وہ چاہتی ہیں کہ۔۔۔۔"وہ بول رہی تھیں جب تارا نے ان کی بات کاٹی۔"ماما پلیز۔میں ابھی اس سب کیلیے تیار نہیں ہوں۔آپ انہیں منع کر دیں۔"اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔عرفہ بیگم جانتی تھیں وہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی۔"میں کیسے انہیں منع کر دوں؟ شادی کا دن رکھا جا چکا ہے۔سب لوگوں کو انوٹیشن کارڈز بھیج چکے ہیں وہ۔ایسے تو ان کیلیے بہت مشکل ہو گی۔""مجھے نہیں پرواہ۔ میں کس کرب سے گزر رہی ہوں انہیں یہ نہیں پتہ۔بس شادی کی پڑی ہوئی ہے۔"وہ بھڑک اٹھی۔"بیٹا ایک نا ایک دن تو تمہیں شادی کرنی ہی ہے نا۔"وہ نرمی سے اسے سمجھانے لگیں۔"لیکن مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔ میں کرتی ہوں اسفر سے بات۔اگر وہ انتظار کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ کسی اور جگہ شادی کر لیں۔""پاگل تو

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہوگئی؟ کیسی باتیں کررہی ہو۔ لڑکیاں شکر کرتی ہیں انہیں اسفر جیسا شوہر ملے اور تمہیں اس کی کوئی قدر ہی نہیں۔" عرفہ بیگم برہمی سے بولیں۔ تارا خاموشی سے لب کاٹنے لگی۔ "دیکھو بیٹا۔ مجھے اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میں مرنے سے پہلے تمہارا گھر آباد دیکھنا چاہتی ہوں۔" "ماما....." اس نے ان کی بات پر احتجاج کیا۔ وہ کچھ پل کے توقف کے بعد پھر بولیں۔ "تم اپنے گھر خوش ہوگی تو تمہارے بابا کی روح کو بھی سکون ملے گا۔" بابا کے ذکر پر تارا کی آنکھیں نم ہوئیں۔ "لیکن ماما میں آپ کو ابھی چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔" شادی سے انکار کرا ایک یہ وجہ بھی تھی۔ "میری فکر مت کرو۔ میں اکیلی نہیں رہوں گی۔ سکندر بھائی، طانیہ، ہانیہ اور چاند سب میرے پاس ہی تو ہیں" "ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔" وہ گہری سانس بھر کے بولی تھی۔ یہ اس کیلیے بہت مشکل تھا لیکن اپنی مرضی کرنا بھی ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آج کا دن چاند کیلیے بہت بھاری تھا۔ آج تارا کسی اور کی ہونے جارہی تھی۔ وہ تو جیسے آج انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔ صبح سے شام ہوگئی تھی وہ تارا سے نہیں ملا تھا۔ پچھلے پورے ہفتے میں چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اور زخمی دل لیے تارا کا سامنا کررہا تھا لیکن آج اس میں ہمت نہیں رہی تھی۔ وہ چاہ کر بھی تارا سے مل نہیں پارہا تھا۔ وہ خود پر اختیار کھو رہا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ تارا کے سامنے وہ کچھ ایسا کہہ دے جس سے وہ اس کی نظروں سے گر جائے۔ رات آٹھ بجے نکاح سادگی سے طے پایا تھا۔ صرف قریبی رشتے دار ہی بلائے گئے تھے جس سے زیادہ رش نہیں تھا۔ رونق تو ویسے ہی عمران صاحب کے جانے سے ختم ہوگئی تھی۔ سکندر صاحب بھائی کی یادوں سے لڑتے تارا کی شادی کا انتظام کررہے تھے۔ چاند سارا دن گھر سے باہر رہا تھا۔ طانیہ بیگم نے چار پانچ دفعہ اسے فون کیا تب وہ واپس آیا تھا اور آتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ہانیہ اس کی حالت جانتی تھی۔ وہ اس کیلیے افسردہ تھی لیکن کچھ کر نہیں سکتی۔ تارا نے اس سے کئی بار چاند کا پوچھا تو اس نے ٹال دیا۔ اب تارا سادہ سے کالے رنگ کے لباس میں دلہن بنی اپنے

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں بیٹھی تھی اور اپنے ہونے والے شوہر کی بجائے چاند کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ نکاح کا وقت قریب آتا جا رہا تھا۔وہ نکاح ہونے سے پہلے ایک دفعہ چاند سے ملنا چاہتی تھی۔اس نے چاند کو کئی کالز بھی کی تھیں لیکن نجانے وہ کیوں اس کی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔اس کا یہ رویہ تارا کے لیے حیران کن تھا۔اس نے تو تارا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا لیکن آج جب اسے چاند کی سب سے زیادہ ضرورت تھی وہ غائب تھا۔ اس کی کچھ کزنز بھی اس کے ساتھ موجود تھیں۔ہانیہ کمرے میں داخل ہوئی تو تارا نے اسے سر کے اشارے سے اپنے قریب بلایا۔"جی؟"ہانیہ تارا کے سوگوار حسن کو اداسی سے دیکھتی بولی تھی۔"چاند کہاں ہے؟""ابھی آیا ہے باہر سے۔اپنے کمرے میں گیا ہے۔شاید تیار ہو رہا ہو گا۔""اسے کہو جلدی آئے۔مجھے اس سے ملنا ہے۔"وہ بے تابی سے بولی۔ہانیہ نے لب بھینچ کر سر ہلایا اور باہر نکل گئی۔کچھ دیر بعد وہ چاند کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔وہ دروازہ کھول کر اندر جانے لگی تھی لیکن چاند نے دروازہ لاک کیا ہوا تھا۔"چاند دروازہ کھولو۔"ہانیہ پریشانی سے دروازہ بجانے لگی۔اندر بیٹھے چاند کی ہچکیوں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔وہ کرسی پر بیٹھا رائیٹنگ ٹیبل پر بازو باندھ کر ان پر پیشانی ٹکائے چھوٹے بچوں کی طرح رو رہا تھا۔"چاند.....کیا ہو گیا ہے؟تم اتنا لیٹ کیوں کر رہے ہو؟"طانیہ بیگم الجھن بھرے لہجے میں کہتی وہاں آئی تھیں۔ماما کی آواز سن کر وہ تیزی سے آنسو صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔اور واشروم چلا گیا۔"ماما وہ شاور لے رہا ہے۔ابھی کچھ دیر میں آجائے گا۔"ہانیہ نے جلدی سے کہا۔ "کیا کروں میں اس لاپرواہ لڑکے کا۔ابھی تک شاور لے رہا ہے۔نکاح ہونے میں کچھ ہی دیر باقی ہے۔ویسے تو تارا تارا کرتا نہیں تھکتا اور اب اتنے اہم موقع پر غیر زمہ داری کا ثبوت دے رہا ہے۔"طانیہ بیگم بڑبڑاتی چلی گئیں۔ ہانیہ نے دکھ سے بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تارا کے کمرے کے قریب آچکا تھا جب اندر سے اسے مولوی صاحب کی آواز آئی۔وہ نکاح پڑھا رہے تھے۔اس کے قدم بے اختیار ساکت ہوئے

Posted On Kitab Nagri

تھے۔دل ڈوب کر ابھرا تھا۔وہ سانس روکے تارا کے جواب کا منتظر تھا۔وہ شدت سے خواہش کر رہا تھا کہ تارا انکار کر دے لیکن وہ کیوں ایسا کرتی۔"قبول ہے۔"تارا کی دھیمی سی آواز پر وہ ایک قدم پیچھے ہٹا تھا۔ساری امیدیں دم توڑ گئی تھیں۔دل میں شدید تکلیف اٹھی تھی۔وہ دل کو مسلتا گہرے گہرے سانس لیتا پیچھے ہٹنے لگا تھا۔اس کا دل آج ماتم کناں تھا جبکہ دوسری جانب مبارک سلامت کا شور اٹھ رہا تھا تارا عرفہ بیگم کے گلے لگی بابا کو یاد کرتے ہوئے رو رہی تھی اور اور باہر لاؤنج میں اسفر سب کے گلے مل رہا تھا۔چاند نے باہر جاتے ہوئے ایک نظر گلاس ڈور سے اسے دیکھا تھا۔جتنا خوش قسمت تھا وہ۔چاند کو اس پر رشک آیا تھا۔اگلے ہی پل وہ آنسو کو ضبط کرتا باہر نکل گیا تھا۔رضائے یار پہ خواہش کو وارنے والے عجب سخی ہیں محبت میں ہارنے والے کچھ دیر بعد وہ ایک سنسان سڑک پر تیزی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔اس کے آنسو لگاتار بہتے نیچے گر رہے تھے۔سامنے کا منظر دھندلا رہا تھا۔اسے اپنے سامنے سڑک نظر ہی نہیں آرہی تھی۔ہر طرف تارا کا چہرہ تھا۔اس کی باتیں،اس کا تحکم بھرا لہجہ،اس کی دلفریب مسکراہٹ چاند کو کسی پل سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔کل تک وہ اس کے پاس تھی اور آج اس پر کسی اور کا حق تھا۔یہی سوچ سوچ کر اس کا دل چھلنی ہوتا جا رہا تھا۔میرے سکون کی ابتدا سے لے کر میری اذیت کی آخری حد ہو تم وہ ہی اس کا سکون تھی اور وہی اس کے درد کی وجہ۔"کاش تم ایک بار میری آنکھوں میں اپنے عکس کو دیکھ لیتی۔ایک دفعہ میری محبت کو محسوس کر لیتی۔"وہ تصور میں تارا سے شکوے کر رہا تھا۔اس کا دھیان سامنے سے آتی کار پر نہیں تھا۔جب وہ اس کے قریب آچکی تھی تو اس کی تیز ہیڈلائٹس سے وہ ٹھٹکا تھا لیکن اس وقت تک دیر ہو چکی تھی۔کیا یہی ہے کمال عشق و محبت کرنے کا عمر جینے کی ہے اور شوق مرنے کا وہ سر سٹیئرنگ پر ٹکائے خون میں لت پت بے ہوش پڑا تھا۔اس کی گاڑی سامنے والی گاڑی سے ٹکرا کر مڑتے ہوئے ایک درخت کے ساتھ لگ چکی تھی۔اسے سخت چوٹیں آئی تھیں۔دوسری گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہونے سے

Posted On Kitab Nagri

بچ گیا تھا۔اس میں ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھا تھا۔وہ گاڑی سے باہر نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔

\-

نکاح کے بعد تارا کو لاؤنج میں لا کر اسفر کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔اور اس کے کچھ ہی دیر بعد ماریہ بیگم نے رخصتی کا مطالبہ کر دیا۔عمران صاحب کی وفات کی وجہ سے وہ بہت کم مہمانوں کو اپنے ساتھ برات ہر لے کر آئی تھیں۔ زیادہ تر مہمان ان کے گھر دلہن کا انتظار کر رہے تھے۔اس لیے وہ جلد از جلد تارا کو لے کر جانا چاہتی تھیں۔اسفر بھی بے تابی سے وقت گزار رہا تھا جبکہ تارا سر جھکائے چاند کے بارے میں سوچ رہی تھی۔وہ کیوں نہیں آیا تھا۔یہ سوال اسے الجھن میں ڈال رہا تھا۔رخصتی تک وہ اسی کا انتظار کرتی رہی تھی۔اسفر اس کا ہاتھ تھامے پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی کے قریب آ چکا تھا۔تارا عارفہ بیگم اور سکندر صاحب کے گلے لگ کے رونے کے بعد ہانیہ سے مل رہی تھی جب سکندر صاحب کا فون بجا۔انہوں نے کچھ قدم دور ہو کر چیک کیا تو چاند کی کال تھی۔انہوں نے اچنبھے سے کال پک کی۔دوسری طرف سے ملنے والی خبر سے وہ یکدم پریشان ہوا ٹھے۔"کیا ہوا چاند کو؟"ان کی آواز اتنی اونچی تھی کہ تارا تک باآسانی پہنچ گئی تھی۔وہ ٹھٹک کر انہیں دیکھنے لگی تھی۔"کس ہاسپٹل میں؟"کچھ دیر بعد وہ بولے تو تارا کا دل رکا تھا۔اسفر نے اس کیلیے گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا لیکن اس کا دھیان وہاں نہیں تھا۔

"کیا ہوا سکندر؟"سکندر صاحب نے فون بند کیا تو طانیہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا جو ان کے قریب ہی کھڑی تھیں۔"چاند کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔وہ اس وقت آئی سی یو میں ہے۔"انہوں نے ضبط سے بتایا تھا۔تارا بے یقینی سے ساکت رہ گئی تھی۔اسے لگا تھا آج وہ ایک دفعہ پھر اس بھری دنیا میں اکیلی رہ گئی ہے۔"اللہ!....میرا

Posted On Kitab Nagri

بچہ۔" طانیہ بیگم نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔"اللہ سے دعا کرو۔وہ ٹھیک ہو گا۔میں جا رہا ہوں اس کے پاس۔""میں بھی جاؤں گی۔" طانیہ بیگم بولیں۔"ابھی نہیں۔تارا کو رخصت کرنے کیلیے ہم دونوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔عرفہ بھابھی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے ہم۔تم بعد میں ڈرائیور کے ساتھ آجانا۔"وہ اٹل لہجے میں بولے۔" مجھے چاند کے پاس جانا ہے۔"تارا ان کے قریب آ کر بے قراری سے بولی تھی۔وہاں موجود سب لوگوں نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔وہ کسی اور کی دلہن تھی اور اس وقت رخصت ہو رہی تھی لیکن اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی سوائے چاند کے۔اسفر کو برا لگا تھا لیکن وہ خاموش رہا تھا۔"لیکن بیٹا....."سکندر صاحب تذبذب سے بولے۔" چچا جان پلیز۔"اس کے آنسو دیکھ کر سکندر صاحب انکار نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے اجازت طلب نظروں سے اسفر کی طرف دیکھا۔"میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔"اس نے سر اثبات میں ہلا کر کہا۔عرفہ بیگم نے مشکور نظروں سے اپنے داماد کو دیکھا تھا جبکہ ماریہ کو اسفر پر حیرت ہوئی تھی۔

---------------------جب وہ سب ہاسپٹل پہنچے تو ڈاکٹرز چاند کا ٹریٹمنٹ کر رہے تھے۔ کچھ دیر کے انتظار کے بعد ڈاکٹر نے انہیں یہ خوشخبری دی تھی کہ چاند خطرے سے باہر تھا۔لیکن ابھی اسے ہوش نہیں آیا تھا۔تارا جو لگاتار رو رہی تھی بے اختیار اللہ کا شکر ادا کرنے لگی تھی۔چاند کیلیے اس کی بے قراری اسفر کو بری لگ رہی تھی۔وہ کچھ سوچ کر اس کے قریب آ کر بینچ پر بیٹھ گیا۔"تارا! میرے خیال سے اب تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔"وہ ہمدردی سے بولا۔"نہیں۔میں چاند سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی۔"وہ ضدی لہجے میں بولی۔ "اسے جب ہوش آگیا تو میں تمہیں لے آؤں گا اس سے ملوانے۔""آپ زحمت مت کریں۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔"اس کا لہجہ دوٹوک تھا۔"اوکے جیسے تمہاری مرضی۔"اسفر گہری سانس لے کر بولا۔"آپ کا بہت بہت شکریہ۔مجھے سمجھنے کیلیے۔""شکریہ کی ضرورت نہیں۔تم میری بیوی ہو۔تمہارا ہر بات سر آنکھوں پر۔"وہ شوخ

Posted On Kitab Nagri

لہجے میں بولا۔ لیکن تارا نے دھیان ہی نہ دیا۔ "تو پھر آپ میری ایک اور بات مانیں گے؟" وہ پر سوچ انداز میں پوچھنے لگی۔ "بولو؟" "جب تک ہم ابروڈ نہیں جاتے کیا میں ماما کے پاس رہ سکتی ہوں؟" تارا امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اسفر کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا لیکن انکار نہ کر سکا۔ "چلو کیا یاد کرو گی۔ یہ بات بھی مان لی۔ لیکن کل ولیمہ کا فنکشن ہے۔ تمہیں سب مہمانوں سے ملوانا ہے۔ تو کل تم میرے ساتھ ہی رہو گی۔" "ٹھیک ہے۔" وہ بھی مان گئی۔۔

صبح چار بجے چاند کو ہوش آیا تھا۔ اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ طانیہ اور سکندر صاحب کو پہلے اس سے ملنے کی اجازت دہ گئی تھی۔ پھر تارا اس کے پاس گئی تھی۔ عرفہ بیگم کی طبیعت خراب تھی۔ وہ ہانیہ کے ساتھ گھر چلی گئی تھیں۔ وہ چت لیٹا چھت کو خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی اور چہرے کی چمک ماند پڑ چکی تھی۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر تارا کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔ وہ اپنے آنسو روکتی اس کے قریب آئی تھی۔ چاند تارا کی آہٹ پہچان گیا تھا لیکن اس کی دیکھا نہیں تھا اس نے۔ اس کا دل تارا سے بہت خفا تھا۔ "چاند!......" تارا نے اسے پکارا۔ وہ ضبط سے آنکھیں بند کر گیا۔ "تم نے کہا تھا تم مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑو گے۔ کل تم یہ وعدہ توڑنے والے تھے۔" وہ شاکی لہجے میں بولی۔ "تم نے بھی تو مجھے چھوڑ دیا۔" وہ بس سوچ ہی سکا تھا۔ "کیا ہوا ہے؟..... کیوں اس طرح کر رہے ہو میرے ساتھ؟" وہ الجھن بھرے لہجے میں پوچھنے لگی۔ "کیا کر رہا ہوں میں کچھ بھی تو نہیں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ "تمہارا یہ رویہ مجھے دکھ دیتا ہے۔" وہ رونے لگی۔ چاند کو اس کے رونے سے تکلیف ہوئی۔ "روؤ مت تارا۔" وہ ملتجی ہوا۔ "تم ایسے نہ کرو تو میں نہیں روؤں گی" وہ

Posted On Kitab Nagri

پلکیں جھپکتے ہوئے بولتی چاند کو مبہوت کر گئی تھی۔"تم بھی میرے ساتھ ایسامت کرو۔" وہ بے اختیار بولا۔ "کیسا؟.....میں نے کیا کیا ہے؟" وہ ٹھٹک کر بولی۔"مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔" وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں بول رہا تھا۔تارا کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔"میں تمہارے پاس ہی ہوں چاند۔میں نے اسفر سے بات کرلی ہے۔جب تک ہم ابروڈ نہیں جاتے میں ماما کے ساتھ ہی رہوں گی۔" وہ اپنی طرف سے اسے تسلی دے رہی تھی لیکن چاند یہ سن کر مزید دکھی ہو گیا تھا۔یہ تو وہی حساب ہو گیا تھا کسی کو مارنے سے پہلے اسے چند سانسیں مزید لینے کی اجازت دے دی جائے۔وہ کبھی اس کے جذبات نہیں سمجھ سکتی تھی۔یہ تو طے تھا۔وہ گہری سانس کھینچتا نظریں پھیر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تارا صبح پانچ بجے اسفر کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی تھی۔اسفر کا کمرہ سرخ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔لیکن اسے کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی۔پے در پے ملنے والے غموں نے اسے خوش ہونا بھلا دیا تھا۔لباس تبدیل کر کے وہ سونے لیٹ گئی۔اسفر اپنی روڈ بیوی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔کچھ دیر بعد وہ بھی بیڈ کے دوسرے کنارے پر آکر لیٹ گیا تھا اور ایک ٹک سا تارا کا چہرہ دیکھنے لگا تھا۔پھر گہری سانس لے کر چت لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر گیا۔اس کی نظروں میں وہ لمحہ گھوم گیا جب وہ چاند کیلیے پریشان ہو رہی تھی۔اسے غصہ آیا تھا۔تارا اور چاند کے بارے میں سوچتے ہوئے نجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔دس بجے اس کی آنکھ کھلی تو تارا کمرے میں نہیں تھی۔وہ تیار ہو کر باہر آیا تو وہ کچھ مہمان لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔وہ لڑکیاں اس سے باتیں کر رہی تھیں لیکن وہ زیادہ بول نہیں رہی تھی۔اسفر بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔اسفر کی شرارتی کزنوں نے ماحول کو خوشگوار بنانے

Posted On Kitab Nagri

کی کوشش کی لیکن تارا کے چہرے پر مسکراہٹ تک نہ آئی۔ ولیمے کا فنکشن دوپہر کو تھا۔ ایک بجے سب کو میرج ہال پہنچنا تھا۔ بارہ بج چکے تھے لیکن تارا تیار ہی نہیں ہوئی تھی۔ بیوٹیشن اسے میک اپ کرنے آئی لیکن اس نے منع کر دیا۔ ماریہ کو یہ بات بری لگی تھی۔ اس نے اسفر سے بات کی تو وہ کمرے میں آیا۔ "تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی؟" وہ تعجب سے پوچھتا اس کے قریب آیا۔ "مجھے یہ لباس نہیں پہننا۔" اس نے بیڈ پر پڑے اس سرخ لہنگے کو دیکھتے ہوئے کہا جسے اسفر نے خریدا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیوں یہ نہیں پہننا چاہتی۔ "اوکے کوئی اور پہن لو لیکن تیار تو ہو جاؤ۔" "مجھے میک اپ بھی نہیں کرنا۔" وہ اٹھتے ہوئے دوٹوک لہجے میں بولی۔ "جو مرضی کرو۔" وہ خفگی سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ولیمے کے فنکشن کے فوراً بعد اسفر کے ساتھ جانے کی بجائے ملک ہاؤس آ گئی تھی۔ عرفہ بیگم نے اسے ڈانٹا تو بہت لیکن وہ بھی اپنی ضد کی پکی نکلی تھی۔ ادھر اسفر کو یہ دکھ کھائے جا رہا تھا کہ اس کی نئی نویلی دلہن کو اس کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔ وہ اسے اپنے ساتھ چلنے کی آفر ہی کر سکتی تھی لیکن اس نے جانے سے پہلے پوچھنا گوارا تک نہیں کیا تھا۔ اسے لگ رہا تھا تارا یہ سب چاند کی وجہ سے کر رہی ہے۔ اسے چاند پر سخت غصہ آنے لگا تھا جبکہ چاند تارا اور اسفر دونوں سے بے نیاز ہو چکا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے دل کو تارا کی طرف ہمکنے سے روکا تھا۔ اب وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ سو تارا سے روڈ رویہ اپنائے ہوئے تھا۔ تارا بے چاری اس سے بات کرنے کو ترستی رہتی لیکن وہ خاموش رہتا اور بہت کم اس کے سامنے آتا۔ زیادہ تر تارا ہی اس کے پاس جاتی تھی۔ ایسے ہی ایک ہفتہ گزر گیا اور تارا کے جانے کا وقت قریب آ گیا۔ چاند کا دل ایک دفعہ پھر جلنے لگا تھا۔ تارا اس سے میلوں دور

Posted On Kitab Nagri

جانے والی تھی۔ وہ کیسے اس کے بغیر رہ پائے گا۔ دن میں سو بار بھی اسے دیکھ کر چاند کی تشنگی ختم نہیں ہوتی تھی اب کیسے اسے دیکھے گا۔ کیسے اس سے باتیں کرے گا۔ اس کا دل مضطرب تھا۔ ہر بار کی طرح آج بھی وہ تارا کا سامنا کرنے سے بچنے کیلیے گاڑی لے کر باہر نکل گیا تھا۔ تارا جانے سے پہلے اس سے ملنا چاہتی تھی۔ وہ آج بھی غائب تھا۔ اسفر نے اس کے اور اپنے لیے ٹکٹس بہت پہلے سے ہی بک کروالی تھیں۔ آج انہیں امریکہ کیلیے فلائی کرنا تھا۔ وقت گزرتا جارہا تھا اور تارا کی بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔ اپنی فیملی سے دور جانا وہ بھی ایک انجان شخص کے ساتھ، اس کیلیے مشکل تھا۔ وہ برملا یہ بات کہہ سکتی تھی کہ وہ سب سے زیادہ چاند کو مس کرنے والی تھی۔

فلائیٹ میں کچھ ہی دیر رہ گئی تھی۔ اسفر ریسیپشن پر کسی سے بات کررہا تھا اور وہ ویٹنگ ایریا میں اپنے سوٹ کیسز کے پاس کھڑی تھی۔ چاند سے نہ ملنے کی وجہ سے وہ اداس دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔ "تارا!" یہ تو چاند کی آواز تھی۔ وہ تیزی سے پلٹی تھی۔ وہ چاند ہی تھا جو اس سے کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔ شاید وہ جلدی میں آیا تھا۔ تارا کے لب مسکرائے تھے۔ تو چاند اس سے ملنے آہی گیا تھا۔ چاند کچھ پل وہیں کھڑا اسے مبہوت سا دیکھتا رہا اور پھر آہستہ سے آگے بڑھا۔ "اب بھی نہ آتے۔" وہ شاکی لہجے میں بولی۔ چاند جواب دیے بنا خاموشی سے آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ ان میں ایک قدم کا فاصلہ بھی نہ رہا۔ تارا نے حیرت سے ٹکر ٹکر اس کی شکل دیکھی جہاں گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ چاند نے ایک ہاتھ اس کے سر کے پیچھے رکھ کر اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا۔ تارا کے دل کی حالت عجیب ہوئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آئی یہ اچانک اسے کیا ہوا تھا۔ ایسا احساس اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ چاند کے کندھے سے ٹکرا رہے تھے۔ وہ کچھ پل کیلیے ساکت سی کھڑی رہی تھی۔ پھر جب ہوش آیا تو اسے

Posted On Kitab Nagri

چاند کی حرکت پر غصہ آیا۔"چاند!"اس نے چاند کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔"اپنا خیال رکھنا۔"وہ کہہ کر پلٹ گیا۔ تارا حیرت سے اسے جاتا دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثاقب اور ہانیہ کے رشتے کی بات تو پکی ہو چکی تھی۔اب زارا کو شادی کی جلدی پڑی ہوئی تھی۔اس کی ایک بڑی وجہ تو یہ تھی کہ وہ اپنی بہن کو نیچا دکھانا چاہتی تھی۔طانیہ ہمیشہ اس سے بہتر رہی تھی اس لیے زارا اندر ہی اندر اس سے جلتی تھی۔اب وہ اسے بیٹی کے ذریعے بے بس کرنا چاہتی تھی۔اور دوسرا ثاقب کو لگام ڈالنی ضروری تھی۔وہ آئے روز کسی نا کسی لڑکی کے ساتھ ہوتا۔سارے گاؤں میں اس کے سکینڈلز کے چرچے ہو رہے تھے۔وہ اپنے بد کردار بیٹے کو ہانیہ کے پلے باندھنا چاہتی تھی۔اسی لیے وہ جلد از جلد شادی کا مطالبہ کر رہی تھی۔لیکن ہانیہ نے ابھی مزید پڑھنا تھا اس لیے طانیہ بیگم ابھی شادی کیلیے رضامند نہیں تھیں۔زارا نے پھر منگنی کی رسم کرنے کیلیے انہیں راضی کر لیا تھا۔زارا سے بات کرنے کے بعد انہوں نے سکندر صاحب سے بات کی۔"زارا چاہتی ہے کہ بچوں کی منگنی کر دینی چاہیے۔آپ کا کیا خیال ہے؟"وہ سکندر صاحب کو چائے پکڑاتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولیں۔"بھائی صاحب کی وفات کو ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے۔میرے خیال سے ابھی رہنے دینا چاہیے۔"سکندر صاحب نے کہا۔ان کا لہجہ اٹل نہیں تھا۔آخری فیصلہ طانیہ بیگم کا ہی ہونا تھا۔"کسی کے جانے سے زندگی رک تو نہیں جاتی نا سکندر۔صرف منگنی کی رسم ہی تو کرنی ہے۔کونسا دھوم دھام سے شادی کر رہے ہیں ہم۔""پھر بھی اتنی جلدی کیا ہے؟"انہوں نے کمزور سا احتجاج کیا۔"مجھے نہیں زارا کو جلدی ہے۔ہم بیٹی والے ہیں۔انکار نہیں کر سکتے۔اور میں نہیں چاہتی کہ کسی بھی وجہ سے یہ رشتہ ٹوٹے۔اتنا اچھا رشتہ بہت مشکل سے ملتا ہے۔""اچھا

Posted On Kitab Nagri

جیسے تمہاری مرضی۔"وہ بولے تو طانیہ مسکرا دی۔" صحیح تو پھر میں اسے تاریخ دے دیتی ہوں۔"وہ خوشی سے بولی تھیں۔کمرے کے باہر کھڑی ہانیہ کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔وہ بابا سے کچھ کہنے آئی تھی لیکن انہیں طانیہ بیگم کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔اس کی بات وہ کیسے مانتے بھلا۔وہ خاموشی سے پلٹ گئی تھی۔

تارا نے ساری فلائیٹ سو کر گزاری تھی۔اسفر بھی کچھ دیر بعد ہوتا رہا پھر وہ بھی سو گیا۔جب وہ نیویارک کے ائیر پورٹ پر اترے تو رات کے آٹھ بج رہے تھے۔سفر تھکا دینے والا تو تھا لیکن انہوں نے سو کر تھکن اتار لی تھی۔اب انہوں نے کچھ دیر چہل قدمی کا فیصلہ کیا تھا۔پہلے وہ اپارٹمنٹ گئے تھے۔سامان رکھ کر وہ باہر نکل آئے اور اب وہ نیویارک کی ایک پر رونق سڑک کے فٹ پاتھ پر اکٹھے چل رہے تھے۔تارا کے چہرے پر اداسی تھی۔وہ بابا اور چاند دونوں کو یاد کر رہی تھی۔اسفر نے چلتے ہوئے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا لیکن تارا نے چونک کر اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔"کیا پریشانی ہے؟"اس نے یکدم پوچھا تو تارا نے اس کی طرف دیکھا۔پھر نفی میں سر ہلا گئی۔"کچھ نہیں۔""تو پھر مجھے اس طرح اگنور کیوں کر رہی ہو؟"وہ خفگی سے پوچھنے لگا۔"سوری اسفر۔میں اداس تھی اس لیے آپ کی طرف توجہ نہیں دے پا رہی۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔"تو پھر مجھے زبردستی تمہاری توجہ اپنی طرف کروانی پڑے گی۔"اسفر نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔تارا نے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا دیا اور ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔"تم مجھے خود سے اس طرح دور نہیں کر سکتی۔شوہر ہوں میں تمہارا۔"اسفر کو اس کا یہ کھنچا کھنچا سا رویہ برا لگا تھا۔"جانتی ہوں لیکن......

Posted On Kitab Nagri

میں ابھی اس رشتے کیلیے تیار نہیں۔مجھے کچھ وقت چاہیے۔" وہ اسفر کی طرف دیکھے بنا ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی۔اسفر کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر چہرہ پھیر کر ضبط سے گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔اگلے ہی پل وہ نارمل ہو چکا تھا۔" جیسے تم چاہو۔میں جانتا ہوں انکل کی وفات کی وجہ سے تم ٹینس ہو اور اوپر سے اپنی فیملی کو بھی چھوڑ کر میرے ساتھ اتنی دور آگئی۔میرے لیے یہی کافی ہے کہ تم میرے ساتھ ہو۔" وہ نرمی سے مسکرایا تھا۔

"شکریہ۔" تارا نے آہستہ سی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ہانیہ کی منگنی کا دن تھا۔چاند نے کوشش تو بہت کی تھی لیکن وہ ماما کو ان کے فیصلے سے ہٹا نہیں سکا تھا۔ہانیہ نے بھی اسے منع کر دیا تھا کہ ماما جیسا چاہتی ہیں انہیں کرنے دے۔اب وہ سرخ رنگ کے جوڑے میں ملبوس اپنے کمرے میں موجود تھی۔بیوٹیشن اسے تیار کر رہی تھی۔وہ گم صم سی آئینے میں اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ قسمت اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی تھی۔زارا اپنے سارے سسرال کے ساتھ ملک ہاؤس آئی تھی۔ملنے ملانے کے بعد اس نے یہ شوشہ چھوڑا کہ منگنی کے ساتھ ساتھ نکاح بھی کر دینا چاہیے تاکہ رشتہ مزید مضبوط ہو جائے۔طانیہ نے پہلے کچھ پس و پیش تو کی لیکن آخر کار وہ مان ہی گئی۔صرف نکاح ہی تو کرنا تھا۔کونسا رخصتی کرنی تھی۔یہ اس کیلیے تو اتنی بڑی بات نہیں تھی لیکن ہانیہ کیلیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی۔جب ماما نے اسے یہ بتایا کہ آج اس کا نکاح بھی ہو گا تو وہ چپ چاپ شاکی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔چاند یہاں بھی اس کیلیے لڑا تھا لیکن طانیہ بیگم کے سامنے سکندر صاحب کی نہیں چلی تھی تو چاند کی کیا چلتی۔جب ہانیہ نے خاموش آنسو بہاتے ہوئے نکاح نامے پر سائن کیے تو چاند کو لگا اس نے آج اپنی بہن کو کھو دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

دو سال بعد.........وہ نیویارک کے کمرشل سیکٹر میں واقع ایک وسیع عمارت کے دوسرے فلور کا منظر تھا۔ چاروں طرف رومز اور لابیز تھیں اور درمیان میں ایک بہت بڑا سا ہال تھا۔وہاں کوئی چار پانچ لوگ موجود تھے اور ان کے قبضے میں پھنسی وہ بے بس لڑکی تارا تھی۔وہ روتے اور چیختے ہوئے اپنا آپ ان سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس شخص کا مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی جو اسے گھسیٹتے ہوئے ایک راہداری کی جانب لے جا رہا تھا۔باقی سب بھی اس کے ساتھ چل رہے تھے۔"اسفر......."تارا کے لبوں سے ایک فلک شگاف چیخ نکلی تھی۔اس شخص نے اپنا ہاتھ گھما کر اس کے چہرے پر مارا تھا۔وہ درد اور خوف کے باعث اپنے حواس کھونے لگی تھی۔وہ شخص دوبارہ اسے گھسیٹنے لگا تبھی پیچھے سے ایک لوہے کی راڈ اڑتی ہوئی آئی اور اس شخص کے سر پر لگی۔ اس کا سر پھٹ گیا۔وہ تارا کو چھوڑ کو چیختا گر پڑا۔تارا بے ہوش ہو چکی تھی۔اس لیے وہ بھی گر چکی تھی۔باقی چار لوگوں نے حیرت سے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔سامنے ایک نوجوان خوبرو لڑکا، براؤن بال ماتھے پر گرائے اور سرخ آنکھوں میں غصہ لیے کھڑا تھا۔بلیک جینز پر بلیک ہائی نیک شرٹ پہنے وہ کوئی باڈی بلڈر لگ رہا تھا۔"لیٹ ہر گو۔" وہ اپنی بھاری رعب دار آواز میں بولا تھا۔"ہو آر یو؟"ایک شخص نے یہ سوال پوچھ کر بچنے کا چانس گنوا دیا تھا۔"آئی وِل ٹیل دس لیٹر بٹ ناؤ لیٹ می بیٹ یو فرسٹ۔" وہ چبا چبا کر کہتا اس کی طرف بڑھا اور دائیں ہاتھ کا مکا بنا کر اس کے چہرے پر دے مارا۔اس شخص کا جبڑہ ہل کر رہ گیا تھا۔وہ تیورا کر نیچے گر پڑا۔پاس کھڑے تین لوگ ابھی حیران ہی تھے کہ اس نے گھوم کر ایک کے پیٹ میں ٹانگ دے ماری۔وہ بھی اڑتا ہوا پیچھے گرا۔باقی دو لوگوں نے اس سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ایک نے اس کے چہرے کو نشانہ بنا کر مکا مارنا چاہا جسے اس نے

Posted On Kitab Nagri

ایک ہاتھ سے روک کر دوسرے ہاتھ کا مکا اسے مار دیا۔اور آخری شخص کے مکے کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے وہ مڑا اور اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔کچھ ہی لمحوں میں وہ سب زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔اس لڑکے نے باری باری سب کو گردن پر وار کر کے بے ہوش کر دیا اور آخری شخص کے پاس آیا جس نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ کون ہے۔"مائی نیم از مائک۔آئی ہوپ یو وِل ریمیمبر می۔"اس نے اپنا تعارف کروا کر اس شخص کو بھی بے ہوش کر دیا۔پھر اٹھ کر تارا کی طرف بڑھا۔وہ کروٹ کے بل بے سدھ پڑی تھی۔اس کے گال پر تھپڑ کر سرخ نشان تھا۔مائک نے لب بھینچ کر اسے نرمی سے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا تھا۔

____

نجانے تارا کس مشکل میں تھی۔عرفہ بیگم کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔وہ فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔وہ اکثر ایسے ہی کرتی تھی۔خود اس نے کبھی انہیں فون نہیں کیا تھا۔جب بھی بات کرنی ہوتی عرفہ بیگم ہی اسے فون کرتیں اور پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا مسلہ تھا وہ زیادہ دیر ان سے بات بھی نہیں کرتی تھی۔بس حال چال پوچھ کر کال کاٹ دیتی۔شاید وہ امریکہ جا کر وہاں کی رنگینیوں میں کھو گئی تھی اور اپنی فیملی کو بھول گئی تھی۔دو سالوں میں وہ ایک دفعہ بھی ان سے ملنے نہیں آئی تھی۔وہ اس سے شکوے کرنا چاہتی تھیں لیکن تارا انہیں موقع ہی کب دیتی تھی۔ اب بھی وہ ان کی کال ریسیو نہیں کر رہی تھی۔تارا کو یاد کرتے ہوئے ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔بیس سال اسے پالا تھا انہوں نے۔کتنی مشکل سے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اسے کسی اور کے حوالے کیا تھا۔وہ ان کی روح کا حصہ تھی۔جیسے وہ انہیں بھول گئی تھی ویسے وہ اسے نہیں بھول سکتی تھیں۔کیونکہ وہ ماں تھیں۔"تارا ایک دفعہ

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے بات کر لو۔" وہ بھیگی آواز میں کہتیں دوبارہ کال کرنے لگیں۔اس بار کال اٹھالی گئی تھی لیکن دوسری طرف سے انہیں جو سننے کو ملا تھا وہ شاکڈ رہ گئی تھیں۔"نہیں.....میری بچی....."ان کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔دل میں شدید تکلیف اٹھی تھی۔وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر ہوش و خرد سے بے گانہ ہوتیں گر پڑی تھیں۔ان کا فون زمین پر کہیں دور جا گرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس شخص کو اپنے سامنے دیکھ کر بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی کیونکہ وہ تھا ہی اتنا وحشی۔ گزشتہ دو سالوں سے وہ اس پر ظلم کرتا آرہا تھا اور وہ خاموشی سے سب سہتی آئی تھی۔اور کر بھی کیا سکتی تھی۔وہ شخص اسے اذیت دے کر چیخنے اور رونے کا حق بھی نہیں دیتا تھا۔وہ کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ شخص اس کا شوہر تھا۔ثاقب نے ہانیہ کی زندگی جہنم بنا کر رکھ دی تھی۔ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ پھر بھی اسے تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتا تھا۔ہانیہ اپنی ماں کے سامنے مجبور ہو کر اس سے نکاح تو کر چکی تھی لیکن اب دو سال سے ایسی ذلت بھری زندگی گزارتے ہوئے اس کی برداشت جواب دینے لگی تھی۔"یہ کیسی کام کرنے والی ماسیوں جیسی حالت بنائی ہوئی ہے تم نے۔تمہیں پتہ نہیں جب شوہر ملنے آئے تو بیوی کو سنگھار کر کے سج جانا چاہیے۔"وہ اس کی بے بسی سے ایسے ہی محظوظ ہوتا تھا اور طنز کے تیر برساتا تھا۔ہانیہ خاموش رہی تھی۔اسے ثاقب سے نفرت بھی ہو رہی تھی اور خوف بھی آرہا تھا۔"کتنی دفعہ تمہیں بتانا پڑے گا کہ مجھے روتی ہوئی عورتیں زہر لگتی ہیں۔"ثاقب نے ہانیہ کا بازو اتنی سختی سے پکڑا تھا کہ اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔ ثاقب نے اس کے بال جکڑے۔"ویسے ایک بات تو ہے۔تم جب میرے سامنے روتی ہو نا بڑا سکون ملتا ہے مجھے۔

Posted On Kitab Nagri

دل کرتا ہے تمہیں مزید تڑپاؤں۔" وہ اس کی ٹھوڑی کو اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیتے ہوئے سفاک لہجے میں بولا تھا۔ہانیہ نے ضبط سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔"لیکن تمہاری ایک بات جو مجھے غصہ دلاتی ہے۔تم نے آج تک مجھے اپنا شوہر تسلیم نہیں کیا۔اگر تمہاری جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی نا تو کب کی میرے قدموں میں پڑی ہوتی۔" وہ غصے سے بول رہا تھا۔اسے لگا تھا کہ وہ زور زبردستی کر کے ہانیہ کے دل و دماغ پر غلبہ پا لے گا لیکن وہ غلط تھا۔ہانیہ کا دل ایک ایسے پھول کی طرح تھا۔جسے نرمی سے چھوا جائے تو وہ اپنی خوشبو چاروں طرف بکھر دے لیکن ثاقب نے اس پھول کو بے دردی سے مسل دیا تھا۔"میں کبھی آپ کے سامنے نہیں جھکوں گی چاہے آپ مجھے مار ہی کیوں نا دیں۔" وہ اسے سرخ آنکھوں سے دیکھتی بمشکل بولی تھی۔ثاقب نے طیش میں آکر اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔وہ گرنے ہی والی تھی کہ اس نے ہانیہ کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔"اگر تم میرے کمرے میں ہوتی نا تو کب کا تمہاری اکڑ توڑ چکا ہوتا۔لیکن اب میں مزید انتظار نہیں کروں گا۔بہت جلد تم میری دسترس میں ہو گی۔پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ ثاقب چوہدری کیا چیز ہے۔" وہ اسے چھینک کر کمرے سے نکل گیا۔وہ ابھی چاہ کر بھی پوری طرح اپنی من مانی نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ ہانیہ ابھی اپنے ماں باپ کے گھر تھی۔وہ اسے زیادہ ٹارچر نہیں کر پاتا تھا۔اسے طانیہ کا تو اتنا ڈر نہیں تھا لیکن بالاج کی وجہ سے ابھی تک ہانیہ اس کے ہاتھوں بچی ہوئی تھی۔ اب اس نے سوچ لیا تھا وہ ماں سے رخصتی کی بات کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تارا کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ہاسپٹل کے ایک سفید کمرے میں پایا۔کچھ دیر وہ خالی خالی نظروں سے چھت کو دیکھتی رہی پھر اسے بے ہوش ہونے سے پہلے کا واقعہ یاد آیا تو وہ گھبرا کر یکدم آٹھ بیٹھی۔اس کے پاس بیٹھا مائک

Posted On Kitab Nagri

جو موبائل یوز کر رہا تھا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔"ہے سٹار! تم ٹھیک ہو؟"وہ اٹھ کر اس کے قریب آیا۔ تارا نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ تو ان لوگوں کے قبضے میں تھی۔مائک کے پاس کیسے پہنچ گئی۔"مائک؟""ہاں۔ پریشان مت ہو۔تم بچ گئی ہو۔""تم نے مجھے ان سے بچایا؟"تارا کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو چمکے۔"ہمم۔میں نے تمہیں وہاں جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔"وہ بولا تو تارا کی آنکھوں میں اذیت ابھری۔"مائک!.....وہ...... اسفر....."وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔مائک نے اس کا سر تھپکا۔"بس۔بس چپ کرو۔میں سب جانتا ہوں۔ اب کچھ برا نہیں ہو گا۔میں سب ٹھیک کر دوں گا۔"وہ پر خلوص لہجے میں کہہ رہا تھا۔اس مشکل وقت میں اگر وہ تارا کا ساتھ نہ دیتا تو اب تک وہ مر چکی ہوتی۔کچھ سوچ کر تارا آنسو صاف کرتی بستر سے اتر گئی اور دروازے کی طرف بڑھی۔"کہاں جا رہی ہو؟"مائک نے فکرمندی سے پوچھتے ہوئے اسے روکا۔"اسفر کے پاس۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔"وہ گھر پر نہیں ہے۔میں گیا تھا وہاں۔یہ تمہارا موبائل ملا مجھے وہاں سے تو میں ساتھ لے آیا۔"مائک نے موبائل اس کی طرف بڑھایا تو اسے ماما کی شدت سے یاد آئی تھی۔اس نے فون آن کر کے مسڈ کالز چیک کیں۔ڈھیروں کالز آئی ہوئی تھیں ماما کی۔لیکن ایک کال جو اٹینڈ کی گئی تھی وہ اسے دیکھ نہیں سکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ایک نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا کمرہ تھا۔جس میں ایک کرسی پر اسفر بندھا ہوا تھا۔کسی نے اس کے منہ پر پانی چھینک کر اسے ہوش دلایا تھا۔وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔مقابل نے اس کی رسیاں کھول کر اسے گریبان سے پکڑتے ہیں اپنے سامنے کھڑا کیا۔"لڑکی کہاں ہے؟"وہ غراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔"ک.....کون لڑکی؟"اسفر اس

Posted On Kitab Nagri

خوفناک شخص کے خطرناک تیور دیکھ کر ڈر گیا۔اس شخص نے ایک زوردار تھپڑ اسفر کے چہرے پر مارا۔وہ نیچے گرا تو کرسی اس کے سر پر لگی۔اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔"بتاؤ کہاں چھپایا ہے تم نے اپنی بیوی کو؟"وہ شخص اسے مسلسل مار رہا تھا۔"میں نہیں جانتا۔"اسفر نے جھوٹ بولا تھا۔پھر اس شخص کی اگلی بات سن کر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکا ہے۔اس شخص نے پھر اسے کچھ کہنے کا موقع دیے بنا اسے مار مار کر بے ہوش کر دیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہاسپٹل کے ایک کاریڈور میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا، وائٹ جینز اور شرٹ پر بلیک جیکٹ پہنے، چہرے پر ڈھیروں سنجیدگی سجائے، اونچے قد کاٹھ کا حامل وہ بیس سالہ لڑکا اب چاند نہیں رہا تھا۔ تارا کے جانے کے بعد وہ بالاج سکندر بن چکا تھا۔ نام کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت بھی بدل چکی تھی۔ شاید وہ چاند صرف تارا کیلیے ہی تھا۔ تارا گئی تو اپنے ساتھ چاند بھی لے گئی۔ پیچھے جو بچا تھا وہ بے روح انسان تھا جس کے دل پر اب کوئی چیز اثر نہیں کرتی تھی۔ وہ اپنے دل کو پتھر کی طرح مضبوط کر چکا تھا۔ تارا نے شروع شروع میں اسے کئی دفعہ کالز کی تھیں لیکن اس نے نہیں اٹھائیں۔ وہ تارا کو بھولنا چاہتا تھا۔ اگر اس سے رابطے میں رہتا تو ایسا ممکن نہیں تھا اس لیے اس نے کبھی تارا کی کال نہیں اٹھائی۔ پھر تارا نے اسے فون کرنا چھوڑ دیا۔ بالاج نے پرواہ نہیں کی۔ لیکن اسے اس بات کا دکھ تھا کہ وہ اپنی ماں کا فون کیوں نہیں اٹھاتی تھی۔ وہ دو سال سے ان کے پورشن میں تائی جان کے ساتھ ہی رہ رہا تھا اور جانتا تھا کہ تارا کے جانے سے تائی جان ہر وقت اسے یاد کرکے اداس رہتی ہیں۔ وہ ہر روز اسے فون کرتی تھیں۔ پہلے تو وہ ان سے بات کر لیتی تھی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا وہ کم ہی ان کی کال اٹھاتی تھی۔ کیا اسفر کے ساتھ نے اسے اس کی ماں سے بھی دور کر دیا تھا۔ تو پھر وہ کیسے اس سے شکوہ کرتا۔ وہ اس سے بدگمان ہو چکا تھا۔ لیکن آج نا چاہتے ہوئے بھی اسے تارا کو کال کرنی تھی۔ عرفہ بیگم کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ وہ اب خطرے سے باہر تھیں لیکن ابھی ہوش میں نہیں آئی تھیں اور بے ہوشی کے عالم میں کئی دفعہ تارا کو پکار چکی تھیں۔ اس بات نے بالاج کو تارا سے بات کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گزشتہ عرصے کے دوران اس کے ساتھ جو جو کچھ ہوا تھا اسے یاد کر کے تارا کے آنسو تھم ہی نہیں رہے تھے۔اس نے کیا سوچا تھا اور قسمت نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔وہ آج خالی ہاتھ رہ گئی تھی۔کچھ بھی تو نہیں بچا تھا اس کے پاس۔"سٹار پلیز رونا بند کرو۔تمہاری سوں سوں سے میرے کان ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔"مائک بظاہر تو چڑ کر بولا تھا لیکن اس کا مقصد تارا کا دھیان بٹانا تھا۔"مائک......مجھے ماما یاد آ رہی ہیں۔""تو کال کر لو نا۔فون کس لیے لا کر دیا ہے میں نے تمہیں۔""نہیں کر سکتی۔میں رو پڑوں گی۔اور وہ پریشان ہو جائیں گی۔""تو کیا اس ڈر سے تم انہیں اپنے حالات سے بے خبر رکھو گی؟""ہاں میں انہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔نا میں ان کے پاس جا سکتی ہوں۔کچھ وقت بعد سنبھل جاؤں گی تو فون پر انہیں اپنی خیریت بتا دوں گی۔"اس نے اب پاکستان کبھی نہ جانے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن ابھی جو خبر اسے ملنے والی تھی اس ارادے پر قائم رہنا مشکل ہو جانا تھا۔"تو پھر تم ایسا کرو۔میرے ساتھ میرے گھر چلو۔"وہ مخلصی سے بولا۔"تمہارا بہت بہت شکریہ۔"وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔"ویسے تمہارا شکریہ ادا کرنا بنتا بھی ہے۔دوست تو ہوں نہیں میں تمہارا کہ کہوں شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں۔آفٹر آل تمہارا سب سے بڑا دشمن ہوں۔"وہ اسے ہنسانے کیلیے بولا تھا۔تارا کے لب مسکرائے تھے۔"دشمن تھے تو میری مدد کیوں کی؟""اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں دشمنی کس سے نبھاتا۔"اس کی بھی عجیب منطق تھی۔تارا نے سر جھٹکا۔تبھی اس کا فون بجا۔اس نے بے دھیانی سے اٹھا کر چیک کیا تو ٹھٹک گئی۔چاند اسے کال کر رہا تھا۔آج اتنے عرصے بعد وہ خود اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔اس کے ہزار بار کال کرنے پر بھی اس نے بات نہیں کی تھی۔تو پھر آج وہ کیوں اسے کال کر رہا تھا۔وہ حیران تو تھی لیکن حیرت میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس نے جلدی

Posted On Kitab Nagri

سے کال پک کی۔"اسلام علیکم......"وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی تھی کہ بالاج نے اس کی بات کاٹی۔"تائی جان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔انہیں اس وقت تمہاری ضرورت ہے۔اگر تمہارے دل میں ان کیلیے ذرا سی بھی محبت رہ گئی ہے تو کچھ دنوں کیلیے ہی پاکستان آ جاؤ۔"وہ کافی طنزیہ لہجے میں کہہ کر فون بند کر چکا تھا لیکن تارا نے اس کا لہجہ نوٹ نہیں کیا تھا۔اس کا دل تو ہارٹ اٹیک کا لفظ سن کر ہی رک گیا تھا۔دماغ تو جیسے سن ہو گیا تھا۔جسم سے ایسے ہی جان نکلی تھی جیسے بابا کے ایکسیڈینٹ کی خبر سن کر نکلی تھی۔دو سال پہلے اس نے بابا کو کھویا تھا اور آج وہ اپنی ماں کو کھونے والی تھی۔"نہیں۔"اس نے گھبرا کر ایک لمبی سانس کھینچتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔"کیا ہوا؟"مائک نے اس کا فق چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔"مائک مجھے پاکستان جانا ہے۔"تارا کے آنسو پھر سے بہنے لگے۔"اچھا اچھا روؤ نہیں۔میں بندوبست کرتا ہوں۔تم بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے۔""ماما کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔"اوہ گاڈ۔....یہ کیسے ہوا؟""مجھے نہیں پتہ۔مجھے ماما کے پاس جانا ہے۔""میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔"مائک بھی اس کے ساتھ پاکستان جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

-------------------------"تارا....."عرفہ بیگم نے ہوش میں آتے ہی تارا کو پکارا تھا۔"تائی جان!"بالاج تیزی سے انکے قریب آیا۔"میری بچی......"وہ بمشکل بول پائی تھیں۔ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔"روئیں مت تائی جان۔تارا آپ سے ملنے آ رہی ہے۔میں نے اسے فون کر دیا ہے۔"وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولا۔عرفہ بیگم ٹھٹکی تھیں۔"تم نے اسے فون کیا؟"جب انہوں نے فون کیا تھا تو تارا کی بجائے کسی اور نے اٹھایا تھا اور جو خبر انہیں دی تھی وہ سن کر انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔"جی۔""اس نے اٹھا لیا؟""جی۔میں نے اسے آپ کا بتایا تھا۔وہ کل تک پاکستان آ جائے گی۔"یہ خبر سن کر عرفہ بیگم کے دل میں سکون سا اتر گیا تھا۔کیونکہ ان کی بیٹی محفوظ تھی۔------------------------------

Posted On Kitab Nagri

"ماں مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"ثاقب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بغیر سلام دیے اپنی کہی۔"ہاں بول پتر۔"زارا خوشدلی سے پوچھنے لگی۔"میرے نکاح کو دو سال ہو چکے ہیں۔اب آپ کو رخصتی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔""ہاں میں بھی یہ سوچ رہی ہوں لیکن رخصتی اس وقت تک نہیں کر سکتی جب تک سمعیہ کی شادی بالاج سے نہ ہو جائے۔اگر میں اب طانیہ سے یہ کہوں نا کہ اس کی بیٹی کو تبھی میں اپنے گھر بہو بنا کر لاؤں گی جب وہ میری بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کرے گی تو وہ منع نہیں کر سکے گی۔اس طرح تم دونوں بہن بھائیوں کو فائدہ ہو گا۔"وہ چالاکی سے بولیں۔"مجھے کچھ نہیں پتہ۔سمعیہ کو مارو گولی۔صرف میرا کام سیدھا کرو جتنی جلدی ہو سکے۔وہ لڑکی مجھے یہاں چاہیے۔"وہ منہ پھٹ لہجے میں بولا تو زارا اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

\-

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے دن تارا مائنک کے ساتھ پاکستان پہنچ چکی تھی۔عرفہ بیگم ڈسچارج ہو کر گھر آ چکی تھیں۔مائنک نے تارا کو گھر تک چھوڑ دیا تھا۔گیٹ کیپر نے اسے دیکھ کر جلدی سے دروازہ کھول دیا تھا۔وہ تیزی سے اندر بڑھی تھی۔داخلی دروازہ ملازمہ نے کھولا تھا۔وہ سیدھا ماما کے کمرے میں گئی تھی۔"ماما......"وہ فرط جذبات سے پکارتی ان کی طرف بھاگی۔"تارا.....میری بچی۔"وہ اسے دیکھ کر اٹھنے لگیں۔ابھی وہ بیٹھی ہی تھیں کہ تارا جھک کر ان کے گلے لگ گئی۔"آپ نے تو جان ہی نکال لی تھی میری۔جانتی ہیں کتنا پریشان ہوئی میں آپ کی طبیعت کا سن کر۔خیال کیوں نہیں رکھتی آپ اپنا؟"وہ پیچھے ہٹ کر فکرمندی اور پریشانی سے پوچھنے لگیں۔عرفہ بیگم کو یقین آ گیا

Posted On Kitab Nagri

تھا کہ ان کی بیٹی نہیں بدلی۔"شکر ہے تم واپس آگئی۔" عرفہ بیگم نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔"آئی مس یو سو مچ۔" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی۔"میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا۔مجھے معاف کر دو تارا۔میں نے تمہیں خود سے اتنی دور بھیج دیا۔""" ارے ماما آپ معافی کیوں مانگ رہی ہیں۔قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اچھا آپ یہ بتائیں اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔"اس نے بات بدلنی چاہی۔"میں تو ٹھیک ہو لیکن تم ٹھیک نہیں ہو۔"ان کی اس بات نے تارا کو باور کروا دیا تھا کہ وہ اس کے حالات سے کسی حد تک واقف ہیں۔وہ خاموشی سے لب چبانے لگی تھی۔۔

"اسلام علیکم ڈیڈ۔"مائک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا فون کان سے لگائے سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔"وعلیکم السلام بچے۔پاکستان آئے ہو تو اپنے باپ سے بھی مل لو۔"وہ دھیمے لہجے میں بولے تھے۔"اوہ تو آپ کو خبر پہنچ بھی گئی۔خیر اگر ٹائم ملا تو چکر لگالوں گا۔رکھتا ہوں۔"اس کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔"میکال....."انہوں نے پکارا تو وہ رک گیا۔"میرا جرم اتنا بڑا تو نہیں ہے۔دنیا میں کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے دوسری شادی کی ہے۔"وہ شاید اس وجہ سے ان سے ناراض تھا۔" صحیح کہا لیکن کوئی بھی آپ کی طرح دوسروں کی باتوں میں آکر اپنی معصوم بیوی کو طلاق نہیں دیتا۔اسی صدمے کی وجہ سے میری ماں مر گئی تھی۔میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔"وہ غصے سے کہہ کر فون کاٹ گیا۔وہ کوئی انگریز نہیں تھا بلکہ پاکستانی مسلمان تھا۔اس کا نام میکال حسن تھا۔حسن اس کے باپ کا نام تھا۔وہ میکال سے بہت مختلف تھے۔میکال کی طرح ان میں قوت ارادی اور اپنے فیصلے پر ڈٹ جانے کی طاقت نہیں تھی۔ان کی پہلی شادی ان کی ماں نے خاندان کی ہی ایک لڑکی وریشہ سے

Posted On Kitab Nagri

کروائی تھی۔وہ بہت اچھی تھی۔ جلد ہی حسن اس کی محبت میں ایسے گرفتار ہوئے کہ وہ ان کی ماں کی نظروں میں کھٹکنے لگی۔وہ جان بوجھ کر اس پر سختی کرنے لگیں۔وریشہ اپنے ماں باپ کی لاڈلی تھی۔اتنی سختی کیسے برداشت کرتی۔اس نے بھی آگے سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی اور یہ لڑائی بڑھتی گئی۔ حسن کی ماں نے اس سے بدلہ لینے کیلیے حسن کو دوسری شادی کرنے کا حکم دے دیا۔انہوں نے صاف انکار کر دیا تو ماں نے انہیں جذباتی بلیک میل کروا کر دوسری شادی کروا ہی دی۔وریشہ کیلیے یہ بہت بڑا صدمہ تھا لیکن اس نے حالات سے سمجھوتا کر لیا۔ پھر حسن کی دوسری بیوی اور ماں نے مل کر اس کے خلاف سازش کی اور اسے طلاق دلوادی۔اسی دکھ سے وہ مر گئی۔میکال جب چھوٹا تھا تو یہ بات نہیں جانتا تھا لیکن جب وہ اٹھارہ سال کا ہوا تو اسے اپنی ماں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا۔تب سے وہ اپنے باپ سے ناراض ہو کر امریکہ چلا گیا تھا۔اب وہ تارا کے ساتھ واپس آیا تھا۔یہاں اس کا ایک گھر تو تھا جہاں اس کے باپ کے ملازم رہتے تھے جنہوں نے اس کی آمد کی خبر اس کے باپ کو دی تھی۔وہ اس گھر میں نہیں رہنا چاہتا تھا۔اس نے تارا کے گھر کے سامنے ہی ایک بنگلہ خرید لیا تھا۔اب وہ شفٹنگ کر رہا تھا۔---------------------------

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ماں کے ساتھ اپنے دکھ بانٹنے کے بعد خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہی تھے۔دل کا غبار کچھ حد تک کم ہو چکا تھا لیکن وہ ابھی پوری طرح پر سکون نہیں ہوئی تھی۔شاید چاند سے ملنے کو بے چین تھی۔ عرفہ بیگم سو چکی تھیں۔وہ کمرے سے باہر آئی تو سامنے بالاج کو دیکھ کر بے اختیار ساکت ہوئی تھی۔ کیا وہ چاند ہی تھا۔وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔ان دو سالوں میں وہ کتنا بدل گیا تھا۔سفید کرتا اور شلوار پہنے، بالوں کو رف سے انداز

Posted On Kitab Nagri

میں پیشانی پر بکھیرے اور سپاٹ چہرے کے ساتھ وجاہت کا شاہکار معلوم ہو رہا تھا۔وہ بھی تارا کو یوں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر رک چکا تھا۔کچھ دیر کیلیے تو وقت تھم سا گیا تھا۔دل کو اتنی مشکل سے اس نے سنبھالا تھا وہ پھر سے اسے دیکھ کر دھڑک اٹھا تھا۔"چاند!"تارا کے لب آہستہ سے ہلے تھے۔"چاند نہیں.....بالاج۔"وہ باور کرواتے لہجے میں بولا تھا۔وہ واقعی بدل گیا تھا۔تارا کو کچھ لمحے یقین نہیں آیا تھا۔اس کا دل دکھا تھا چاند کے اجنبی رویے پر۔اس نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔"کیسے ہو بالاج؟"ان میں صدیوں کا فاصلہ آچکا تھا۔"ٹھیک ہوں۔""میرا نہیں پوچھو گے؟"وہ آس بھرے لہجے میں پوچھنے لگی۔"ٹھیک ہی ہو گی تم۔ تبھی تو پیچھے کی خبر نہیں لی تم نے کبھی۔"وہ طنزیہ انداز میں بولا۔اس کے الزام پر وہ خود اذیتی سے مسکرائی"تمہیں اتنی دفعہ کال تو کی تھی۔وہ تم ہی تھے جو مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔""میں اپنی بات نہیں کر رہا۔تائی جان کی بات کر رہا ہوں۔وہاں ایسا کیا تھا جس نے تمہیں تمہاری ماں بھلا دی۔""تم مجھ سے بہت بدگمان ہو نا؟"تارا نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا۔"پتہ نہیں۔"وہ کہہ کر چلا گیا۔"میں پہلے ہی بہت دکھ برداشت کر چکی ہوں۔اب مجھ میں مزید سہنے کی ہمت نہیں رہی۔تم تو مجھے سمجھو چاند۔تم نے وعدہ کیا تھا ہمیشہ میرا ساتھ دو گے۔"وہ اسے نم آنکھوں سے جاتا دیکھ کر سوچنے لگی تھی۔

"کیسی ہو مائی شائننگ سٹار۔"میکال ٹاول سے اپنے گیلے سر کو رگڑتا فون کان سے لگائے تارا سے بات کر رہا تھا۔اس نے ابھی ابھی شاور لیا تھا۔"ٹھیک ہوں۔"وہ افسردگی سے بولی۔"کیا ہوا۔تم اداس لگ رہی ہو۔"وہ اس کی اداسی بھانپ گیا۔"نہیں تو۔تم سناؤ گھر گئے تھے؟"وہ جلدی سے سنبھلی۔"نہیں۔بس ڈیڈ سے فون پر بات کر

Posted On Kitab Nagri

لی۔"وہ لاپرواہی سے بولا۔"تمہیں ان سے ملنا چاہیے تھا۔""" چھوڑو اس بات کو۔گیس کرو میں کہاں ہوں؟"وہ چند قدم آگے بڑھ کر کھڑکی سے پردہ ہٹاتے ہوئے بولا تھا۔اس کے سامنے ہی تارا کا گھر نظر آرہا تھا۔"ڈونٹ ٹیل می کہ تم میرے گھر کے باہر کھڑے ہو۔"تارا بدک کر بولی۔وہ نیویارک میں کبھی کبھی ایسے ہی تارا کو تنگ کرتا تھا۔"گھر کے باہر تو نہیں البتہ گھر کے سامنے ایک شاندار سے بنگلے کے ایک بیڈروم میں کھڑا ہوں۔""" کیا مطلب؟"تارا نے ناسمجھی سے پوچھا۔"ذرا ٹیرس پر آؤ تو۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔تارا تعجب سے منہ بناتی کمرے سے نکلی تھی۔دوسری جانب میکال کی نظر تارا کے گھر کے ساتھ بنے گھر کی ٹیرس پر پڑی تھی جہاں ایک لڑکی اوپر والی چھت کو جاتی سیڑھیوں پر بیٹھی رو رہی تھی۔اس کا خوبصورت سا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ ناک اور گالیں سرخ تھیں۔کوئی اتنا کیوٹ کیسے ہو سکتا ہے؟میکال کے دل نے بے اختیار پوچھا تھا۔ساتھ ہی ساتھ اس کے رونے سے میکال جو انجانا سا درد محسوس ہوا تھا۔وہ اس سے رونے کی وجہ پوچھنا چاہتا تھا۔اس کے آنسو پونچھنا چاہتا تھا۔اسے قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔وہ اپنی خواہش پر خود ہی حیران ہو رہا تھا۔اس نے بہت سی خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھیں لیکن کبھی اس کے دل نے ایسی خواہشیں نہیں کی تھیں۔"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"تارا فون پر تقریباً چیخی تھی۔وہ شاید اسے ٹیرس سے دیکھ چکی تھی۔میکال جو ہانیہ کو مبہوت سا دیکھ رہا تھا ہڑبڑا کر ہوش میں آیا تھا۔"اپنے گھر میں لوگ کیا کرتے ہیں؟"وہ بمشکل ہانیہ سے نظریں ہٹا پایا تھا۔"تم نے کس خوشی میں یہاں گھر لیا؟"وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔اس کی آواز آہستہ ہی تھی لیکن ساتھ والے ٹیرس پر بیٹھی ہانیہ تک پہنچ گئی تھی۔آپی تارا کی آواز سن کر پہلے تو اس نے اپنا وہم سمجھا لیکن جب اس کی نظر تارا پر پڑی تو رونا بھول کر دوڑتی ہوئی تارا کی طرف آئی۔"آپی......"یہ اس لڑکی کی آواز تھی جس نے ابھی ابھی میکال کے دل پر سحر پھونکا تھا۔وہ تارا کے قریب آکر بولی تھی اس لیے میکال کو فون میں سے اس کی آواز پہنچ گئی تھی۔اس

Posted On Kitab Nagri

کی آواز کتنی میٹھی تھی۔اب اس کی آواز کے سحر نے میکال کو جکڑ لیا تھا۔"تمہیں تو میں بعد میں پوچھتی ہوں۔"تارا نے میکال کو دھمکی دے کر فون بند کر دیا اور ہانیہ کی طرف بڑھ گئی۔میکال نے دیکھا اب وہ لڑکی مسکرا رہی تھی۔ان ڈائریکٹلی وہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا تھا۔

-----------------------------"آپ کو پتہ بھی ہے میں کتنا مس کیا آپ کو۔آپ تو میری کال بھی ریسو نہیں کرتی تھیں۔کہیں مجھے بھول تو نہیں گئی تھیں۔"ہانیہ کے شکوے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔"ارے نہیں گڑیا۔بس حالات کی وجہ سے مجبور تھی۔"وہ بات ٹال گئی۔"نیو یارک جیسے ترقی یافتہ شہر میں کیسی مجبوری؟"ہانیہ کو حیرت ہوئی۔"ہاں وہاں ہر سہولت موجود ہے لیکن سکون نہیں ہے۔"تارا اذیت سے بولی تھی۔"تو اسفر بھائی کس لیے تھے۔انہوں نے آپ کو خوش نہیں رکھا کیا؟"اس کے سوال پر تارا خاموش ہوئی تھی۔ہانیہ نے غور سے اسے دیکھا"کیا ہوا؟آپ ٹھیک ہیں؟"وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔

"ہ....ہاں میں ٹھیک ہوں۔تم اپنی سناؤ۔"تارا نے باتوں کا رخ اس کی طرف موڑ دیا۔اب کی بار ہانیہ خاموش ہوئی تھی۔اس کی زندگی میں بھی تارا سے کم دکھ نہیں آئے تھے اور وہ اس کی طرح اپنے دکھ اسے نہیں بتا سکتی تھی۔"میں ٹھیک ٹھاک۔"وہ بشاشت سے کہتی دوسری باتیں چھڑ کر بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

-----------------------"تم یہاں کیا کرنے آئے ہو؟"تارا نے دروازہ کھولا تو سامنے میکال کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر تیوری آئی۔"کھڑوس لڑکی۔سامنے سے ہٹو۔اندر تو آنے دو۔قسم سے تم بہت ہی بے وفا ہو۔"میکال اسے پیچھے دھکیل کر اندر گھس آیا۔"یہ کیا طریقہ ہے مائک؟"تارا نے غصے سے پوچھا۔

"یہ میرا طریقہ ہے۔جس سے تم اچھی طرح واقف ہو۔میرے خیال سے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں۔"وہ مزے سے بولا تھا۔اس کی نظریں ادھر ادھر بھٹکتے ہوئے کسی کو تلاش کر رہی تھیں۔"ہاں جانتی

Posted On Kitab Nagri

ہوں میں تمہارے کرتوت۔ لیکن تمہاری اطلاع کیلیے عرض ہے کہ یہ پاکستان ہے۔یہاں چھوٹی چھوٹی بات کو بنیاد بنا کر لڑکی کی عزت دو کوڑی کی کر دی جاتی ہے۔" وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو اس کے اور مائک کی دوستی کے بارے میں پتہ چلے۔ "ارے یار ایک تو تم سیریس بہت جلدی ہو جاتی ہو۔ مجھے پتہ ہے یہاں کیا ہوتا ہے۔ میری ماں کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔ تم فکر مت کرو۔ تمہارے ساتھ اب میں کچھ برا نہیں ہونے دوں گا۔ جتنا برا ہونا تھا وہ ہو چکا۔..... کاش تم ایک دفعہ پہلے مجھے سب بتا دیتی۔" وہ بولتے ہوئے آخر پر دانت کچکچانے لگا تھا۔ تارا اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔ تبھی چاند لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔ تارا کے ساتھ ایک خوبرو نوجوان کو دیکھ کر نجانے کیوں وہ اپنے غصے کو ضبط نہیں کر سکا تھا۔ حالانکہ وہ تو اب اس کی تھی ہی نہیں۔ "کون ہو تم؟" چاند سخت لہجے میں پوچھتا میکال کے قریب آیا۔ تارا نے حیرت سے اس کے چہرے پر چھائے غصے کے تاثرات دیکھے تھے جبکہ میکال نے دلچسپی سے اسے دیکھا تھا۔ اس کی شکل اس لڑکی سے بہت زیادہ ملتی تھی جو اس کے دل کو بھا گئی تھی۔ شاید یہ اس کا بھائی تھا۔ وہ جان گیا تھا۔ "سو کیوٹ۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بالاج کی بھنویں پہلے تعجب سے سکڑیں۔ جب اسے یقین آیا کہ اس لڑکے نے اسے کیوٹ کہا تھا تو وہ بے اختیار کسی چھوٹے بچے کی طرح جھینپ گیا۔ اتنے عرصے بعد وہی پرانے والا چاند دیکھ کر تارا مسکرا اٹھی تھی۔ بالاج نے اس کی مسکراہٹ دیکھی تو تیزی سے سنبھلا۔ "میں نے پوچھا تم کون ہو؟" وہ چہرے پر پھر سے سخت تاثرات سجا چکا تھا۔ "میں.....اس کا .... " میکال ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ تارا نے اس کی بات کاٹی۔ "یہ میرا یونی فیلو ہے۔ میکال۔" "تو یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟" بالاج نے اگلا سوال کیا۔ تارا بھی حیران تھی۔ وہ اس سے لاتعلق ہو چکا تھا تو اب اس سے اتنے سوال کیوں کر رہا تھا۔ "میں آنٹی عرفہ سے ملنے آیا تھا۔ ان کی طبیعت کے بارے میں سنا تو سوچا عیادت کر لوں۔" میکال ضرورت سے کچھ زیادہ ہی شرافت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ "اوکے تو پھر کر و اور جاؤ۔" بالاج سرد مہری سے بولتا چلا

Posted On Kitab Nagri

گیا۔اسے میکال تارا کے پاس برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ایک تو وہ اتنا خوبصورت تھا اور اوپر سے تارا کے رویے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ میکال سے کافی فرینک ہے۔اسی لیے وہ اسے کھٹک رہا تھا۔"ہائے کتنا پیارا ہے نا یہ۔اگر یہ لڑکی ہوتا تو میں اس سے شادی کر لیتا۔"میکال نے جان بوجھ کر تارا کے سامنے ایسا کہا تھا۔"کبھی تو اس ٹھرکی پن سے باز آ جایا کرو۔"تارا نے ناک چڑھا کر کہا۔میکال کا قہقہہ گونجا تھا۔"ارے یار ایک تو تم میرے مذاق کو بھی سیریس لے لیتی ہو۔ویسے اس کی کوئی بہن وغیرہ ہے کیا؟"وہ یکدم ٹون بدل کر رازداری سے پوچھنے لگا۔

"خبردار جو میرے گھر والوں کو بری نظر سے دیکھا بھی تو۔آنکھیں نکال دوں گی میں تمہاری۔"تارا کی غیرت جاگ اٹھی تھی۔میکال اس کے غصے سے تپے چہرے کو دیکھ کر ہنستا ہی چلا گیا تھا۔گلاس ڈور کے پار کھڑی ہانیہ نے وہ منظر دیکھا تو اس کی دھڑکنیں کچھ پل کیلیے تھمی تھیں۔وہ لڑکا کسی ہیرو کی طرح تھا۔جیسا اس نے ہمیشہ اپنے شوہر کا امیج ذہن میں بنایا ہوا تھا۔وہ ہنستے ہوئے کتنا پیارا الگ رہا تھا۔ہانیہ کچھ پل مبہوت سی اسے دیکھتی رہی تھی پھر جب اسے یاد آیا کہ وہ کسی اور کی بیوی ہے تو تیزی سے نظریں پھیر گئی تھی۔وہ تارا سے ملنے آئی تھی لیکن اب ملے بغیر ہی واپس جا رہی تھی۔اس لڑکے کی تصویر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگی تھی۔"سنبھالو خود کو ہانی۔وہ تمہارے نصیب میں نہیں ہے۔جو ہے اسے قبول کرو۔"اس نے خود کو ڈپٹا تھا۔

\-

آج زارا کی کال آئی تو طانیہ نے ہانیہ کی رخصتی کے حوالے سے بات چھیڑ دی۔زارا بھی ایسا ہی چاہتی تھی لیکن وہ ساتھ سمعیہ کا کام بھی کرنا چاہتی تھیں۔"ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ اب بچوں کی رخصتی ہر دینی چاہیے

Posted On Kitab Nagri

لیکن اگر رخصتی کے ساتھ ساتھ سمعیہ اور بالاج کا نکاح بھی ہو جاتا تو بہتر ہوتا۔" زارا کی بات سن کر طانیہ نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔ وہ جان گئی تھی جب تک وہ بالاج کا نکاح سمعیہ سے نہ کرتی اس وقت تک ہانیہ رخصتی نہیں ہونی تھی۔ "ہاں ٹھیک ہے۔ میں چاند سے بات کر کے پھر بتاتی ہوں آپ کو۔" طانیہ کو یہ پریشانی تھی کہ کہیں چاند انکار نہ کر دے۔ جیسے ہانیہ کی دفعہ اس نے ہنگامہ کھڑا کیا تھا اب بھی کہیں ایسا ہی نہ کرے۔ لیکن وہ جتنا بھی انکار کرتا طانیہ بیگم نے کرنی تو اپنی ہی تھی۔ "ارے بالاج سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بچہ ہے۔ اسے کیا پتہ اس کیلیے کیا بہتر ہے اور کیا نہیں۔" زارا جو بھی یہی پریشانی تھی کیونکہ بالاج نے کبھی سمعیہ کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔ حالانکہ سمعیہ نے اس کی توجہ پانے کیلیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ "پھر بھی اسے آگاہ کرنا تو ضروری ہے نا۔ تم فکر مت کرو۔ وہ میری ہر بات مانتا ہے۔ انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور پھر سمعیہ بھی اتنی اچھی لڑکی ہے۔ کوئی پاگل ہی ہو گا جو اس سے شادی کرنے سے انکار کرے گا۔" وہ چاپلوسی سے بولیں تھیں۔ اس بات سے بے خبر کے چاند وہی پاگل ہے جو سمعیہ سے شادی سے انکار کر سکتا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میکال مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکل رہا تھا جب سکندر صاحب کی نظر اس پر پڑی۔ "ارے تم میکال ہو نا۔ حسن کے بیٹے؟" وہ خوشگوار حیرت سے پوچھنے لگے۔ "جی۔" میکال بھی انہیں پہچان گیا تھا۔ وہ ڈیڈ کے ایک بزنس فرینڈ تھے۔ وہ ایک دو دفعہ پہلے ان سے مل چکا تھا۔ "ماشاءاللہ کتنے بڑے ہو گئے ہو۔" وہ مسکرا کر بولے۔ میکال بھی مسکرا دیا۔ "آپ سنائیں کیسے ہیں؟" "میں ٹھیک ٹھاک۔ الحمدللہ۔ تم آؤ نا میرے ساتھ گھر۔ ڈنر اکٹھے

Posted On Kitab Nagri

کرتے ہیں۔"انہوں نے اسے آفر کی۔"ارے اس کی ضرورت نہیں۔ایکچولی میں نے ابھی کھانا کھایا ہے۔"اس نے ٹالنا چاہا۔"اچھا چلو چائے ہی پی لو۔اتنے عرصے بعد ملے۔ایسے ہی تو نہیں جانے دے سکتا تمہیں میں۔"وہ بہت مہمان نواز اور نرم مزاج کے شخص تھے۔میکال کو ان کا انداز اچھا لگا تھا۔وہ انہیں انکار نہیں کر پایا تھا۔

"اوکے۔""یہ پاس ہی میرا گھر ہے۔"وہ گلی میں ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے تو میکال ٹھٹکا۔وہ اس گھر کی طرف ہی اشارہ کر رہے تھے جس میں اس نے ہانیہ کو دیکھا تھا۔وہ اس کے قریب جانے والا تھا۔اس کا دل خوشی سے دھڑک اٹھا تھا۔کچھ دیر چلنے کے بعد وہ دونوں گھر میں داخل ہوگئے۔"یہ میرے دوست کا بیٹا ہے میکال۔ابھی ابھی سٹڈی کمپلیٹ کر کے آیا ہے امریکہ سے۔"سکندر صاحب طانیہ سے میکال کا تعارف کروا رہے تھے۔طانیہ بھی خوش اسلوبی کے ساتھ اس سے ملی تھی۔"اور سناؤ بیٹا! آگے کا کیا ارادہ ہے؟"طانیہ بیگم میکال اور سکندر کے لیے چائے بنانے گئیں تو سکندر صاحب اس سے مخاطب ہوئے۔"اپنا بزنس سیٹ اپ کرنے کا سوچ رہا ہوں۔"اس کی نظریں ہانیہ کو تلاش کر رہی تھیں لیکن وہ نجانے کیوں اس کے سامنے نہیں آتی تھی۔"ارے تو حسن کا بزنس کون سنبھالے گا۔میرے خیال تمہیں اس کا آفس جوائن کرنا چاہیے۔"وہ تعجب سے بولے۔

میکال کچھ دیر کیلیے خاموش ہوا تھا۔"نہیں میں اپنا بزنس شروع کرنا چاہتا ہوں۔""صحیح۔"انہوں نے بھی زیادہ نہیں کریدا تھا۔پھر وہ بہت دیر بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہے۔طانیہ بھی کچھ دیر ان کے پاس بیٹھی تھی۔بالاج بھی آج یہیں شفٹ ہو چکا تھا۔میکال کو اپنے گھر دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔میزبان ہونے ک ناطے اسے بھی کچھ دیر میکال کو کمپنی دینی پڑی تھی۔باتوں ہی باتوں میں اسے پتہ چلا کہ میکال بابا کے دوست کا بیٹا ہے اور اسی محلے میں رہتا ہے تو اسے بے چینی ہونے لگی۔کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور میکال ہانیہ کے انتظار میں سوکھ کر کانٹا ہوتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ تارا کے پاس تھی۔اس کا

Posted On Kitab Nagri

اب اپنے گھر میں دل ہی نہیں لگتا تھا۔ وہ تو سونا بھی تارا کے پاس ہی چاہت تھی لیکن دو سال کی دوری کی وجہ سے اس کے اور تارا کے تعلق میں ایک جھجک سی آگئی تھی۔ وہ پہلے کی طرح برملا اپنی خواہش کا اظہار نہیں کر پائی تھی۔ رات کے آٹھ بج چکے تھے جب وہ اپنے گھر آئی تھی۔ تارا کے گھر اور ان کے گھر کے درمیان والے ڈور سے گزر کر وہ ابھی کچھ قدم ہی چلی تھی کہ کسی سے ٹکرا گئی۔ وہ میکال تھا جو بہت دیر ہانیہ کا انتظار کرنے کے بعد مایوسی سے واپس جا رہا تھا۔ یہ جانے بغیر کہ قسمت اس پر مہربان ہون والی تھی۔ آدھے لان کے بعد جہاں اندھیرا تھا وہیں اس کی ٹکر ہانیہ سے ہوئی تھی۔ اسے لگا تھا وہ جیسے وہ نرم سے بادلوں سے ٹکرایا ہو جبکہ ہانیہ کو ایسا لگا تھا جیسے کسی سخت چٹان سے ٹکرا گئی ہو۔ میکال نے پھرتی سے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اسے نیچے گرنے سے بچایا تھا اور چاند کے ہلکی سی روشنی میں مبہوت سا اسے دیکھنے لگا تھا۔ اس لڑکی کی وجہ سے میکال کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی۔ اور ہانیہ جو ڈر کے مارے آنکھیں بند کر گئی تھی خود کو کسی کی گرفت میں پا کر جھٹ سے آنکھیں کھول گئی تھی۔ یہ تو وہی لڑکا تھا جسے دیکھ کر ہانیہ کی دھڑکنیں تھمی تھیں۔ اس وقت وہ دور تھا۔ اب وہ اس کے بہت پاس تھا۔ اسے یوں اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔ وہ یک ٹک سی اسے دیکھتی معصوم سی ہرنی لگ رہی تھی۔ "قاتل نگاہوں والی۔" وہ دل ہی دل میں بڑبڑاتا نظریں پھیر گیا۔ ہانیہ بھی ہوش میں آکر سیدھے ہوتے ہوئے اس سے دور ہٹی تھی لیکن جب اسے بالوں پر کھنچاؤ محسوس ہوا تو درد کے باعث اس کے لبوں سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ وہ بے اختیار رک گئی تھی۔ اس کے بال جو جوڑے میں بندھے تھے میکال کی گھڑی میں پھنس چکے تھے۔ "ہے گرل۔ رونا نہیں۔ میں نکالتا ہوں۔" میکال تو اس کی ذرا سی چیخ پر پریشان ہو گیا تھا۔ ہانیہ نے اس کا اپنے لیے پریشان ہونا شدت سے محسوس کیا تھا۔ میکال لب بھینچ کر اپنی گھڑی اس کے بالوں سے نکالنے لگا تھا لیکن وہ تھی کہ نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ گھڑی کی سٹرپ ہی کچھ اس ڈیزائن کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میکال نے گھری کھول کر اس کی کلائی پکڑی اور پیچھے لے جا کر گھڑی اس کے ہاتھ میں پکڑائی۔ "ایسا کرو یہ تم ہی رکھ لو۔ بعد میں آرام سے اتار لینا۔ میرے اتارنے سے تمہیں درد ہو گا۔" وہ اپنی اتنی مہنگی گھڑی بڑے آرام سے اسے دے چکا تھا۔ ہانیہ انکار کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی۔ وہ بس ہونق سی بنی اسے دیکھ رہی تھی۔ میکال نے اس کا مبہوت ہو کر خود کو دیکھنا محسوس کر لیا تھا۔ اسے انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔ "بائی داوے میرا نام میکال ہے۔ تمہارا نام کیا ہے؟" وہ فرینک ہوا۔ ہانیہ نے گھبرا کر اسے نظریں ہٹائیں اور اس کی بات کا جواب دیے بنا اندر کی جانب بھاگ گئی۔ "نام تو بتا دیتی۔" میکال نے مڑ کر اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ اس کے لب بے اختیار مسکرانے لگے تھے۔ وہ جس سے ملنے کو بہت بے تاب تھا وہ کہاں اسے آملی تھی۔ اس کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چاند!" بالاج ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا گھڑی پہن رہا تھا جب طانیہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔ "جی۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔ جب سے ہانیہ کے رشتے کی وجہ سے ماں بیٹے میں جھگڑا ہوا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے دور ہو گئے تھے۔ بالاج نے کبھی ان سے ایک بیٹے کی طرح بات نہیں کی تھی نہ کوئی فرمائش کی تھی۔ طانیہ بیگم نے بھی کونسا اسے کبھی اپنی ممتا کا احساس دلایا تھا۔ "کہیں جا رہے ہو؟"" "ہمم۔" اس نے صرف ہنکار بھرا۔ "مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"" "جی بولیں۔" وہ اپنی تیاری مکمل کر کے ان کے قریب آیا۔ طانیہ بیگم کا ایک دفعہ دل کیا تھا اپنے خوبرو نوجوان بیٹے کا ماتھا چوم لیں لیکن انا آڑے آ گئی۔ "یہاں بیٹھو۔" انہوں نے اسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔ بالاج منتظر نگاہوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سے انہیں دیکھنے لگا۔ "بیٹا وہ میں چاہ رہی تھی کہ تمہاری شادی کر دوں۔" انہوں نے تمہید باندھی۔ "لیکن میں ایسا نہیں چاہتا۔" وہ صاف انکاری ہوا۔ "یہ کیا بات ہوئی۔کیوں نہیں چاہتے تم ایسا؟" انہوں نے تیکھی نظروں سے بالاج کو گھورا۔ "ماما میری ابھی سٹڈی کمپلیٹ نہیں ہوئی۔آپ کو میری شادی کی پڑ گئی ہے۔" وہ اکتا کر بولا۔ "تو میں کونسا کہہ رہی ہوں ابھی ہی شادی کر لو۔ابھی بس سمعیہ سے نکاح کر لو۔" وہ تو جیسے سب کچھ خود ہی سوچے بیٹھی تھیں۔ "واٹ؟" بالاج کے ماتھے پر بل پڑے۔ "سمعیہ؟" وہ اچنبھے سے پوچھ رہا تھا۔ "ہاں تو۔کیا برائی ہے اس میں۔ہم نے تم دونوں کا رشتہ بچپن میں ہی طے کر دیا تھا۔" "میں نہیں مانتا اس رشتے کو۔" اس کے دوٹوک انداز پر طانیہ بیگم کو حیرانی ہوئی۔وہ تو ان کی ہر بات مانتا تھا۔ناراض بھی ہوتا تو طانیہ بیگم اس سے اپنی منوا کر ہی چھوڑتیں۔اب وہ کیوں انکار کر رہا تھا۔ "تم میرے حکم سے انکار کر رہے ہو؟" "جی ہاں۔معذرت کے ساتھ لیکن یہ میری زندگی کا سب سے اہم معاملہ ہے۔آپ مجھ سے زبردستی نہیں کر سکتیں۔" وہ تحمل سے بولا۔ "میں اپنی بہن کو زبان دے چکی ہوں۔" وہ غصے سے بولیں۔ "آئی ڈونٹ کیئر۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی جانب بڑھا۔ "اگر تم نے سمعیہ سے شادی نہ کی تو تمہاری بہن کو بھی کوئی رخصت کرنے نہیں آئے گا۔" طانیہ کے الفاظ پر بالاج کے چلتے قدم رکے تھے۔

\-------------------------

ہانیہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے،ہاتھوں میں میکال کی گھڑی پکڑے گم صم سی بیٹھی تھی۔اس کے ذہن میں کل والا واقعہ گھوم رہا تھا۔وہ منظر جب میکال اس سے ٹکرایا تھا اسے کسی طور نہیں بھول رہا تھا۔وہ کسی بھی لڑکی کیلیے ایک پرفیکٹ آئیڈیل تھا۔ہانیہ نے ہمیشہ سے اپنے لیے ایسے ہی شوہر کو سوچا تھا۔ایک دفعہ اس نے ناول پڑھا تھا

Posted On Kitab Nagri

جس میں ایک ہیرو کا نام میکال تھا۔اس نے خواہش کی تھی کہ اس کے شوہر کا نام میکال ہونا چاہیے۔یہ نام اسے بہت پسند آیا تھا۔لیکن ہر خواہش پوری نہیں ہوتی۔اس کی قسمت میں ثاقب جیسا برا شخص لکھا تھا۔اب ہانیہ کو اسی کے ساتھ ساری زندگی گزارنی تھی۔یہ سوچ کر وہ میکال کی یادوں کو جھٹکنے کی کوشش کرتی لیکن ناکام ہو جاتی۔میکال کی سحر انگیز شخصیت اس کے دل کو بری طرح اپنی گرفت میں لے چکی تھی۔"اللہ پلیز میری مدد کریں۔اگر وہ میرا نصیب نہیں ہے تو اسے میرے دل سے بھی نکال دیں۔"وہ گہری سانس بھرتی بولی تھی۔تبھی سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل کی رنگ بجی۔اس نے چیک کیا تو ثاقب کی کال تھی۔اس کا چہرہ یکدم بے تاثر ہو گیا تھا۔کچھ لمحوں بعد اس نے کال اٹھالی۔"کہاں مر گئی تھی تم۔میں نے تمہیں کتنی دفعہ سمجھایا ہے پہلی بیل پر کال اٹھایا کرو میری۔"ثاقب نے ہمیشہ کی طرح بات شروع کرتے ہی اس پر اپنا رعب جمایا۔ہانیہ کا نازک سا دل سہم گیا۔"وہ.....وہ میں دور تھی فون سے۔"اس نے بہانہ بنایا۔"ہمم۔کیا کر رہی تھی؟"ثاقب اس کی زندگی پر پوری طرح اثر انداز ہونا چاہتا تھا۔وہ کیا کر رہی ہے کیا کھا رہی ہے سب میں اپنی مرضی کرنا چاہتا تھا۔وہ اسے اپنا پابند سمجھتا تھا۔اگر وہ ہانیہ سے تھوڑی سی بھی محبت سے پیش آتا تو ہانیہ خوشی خوشی ساری زندگی کیلیے اس کی پابند ہو جاتی لیکن اب اسے یہ پابندیاں موت سے کم نہیں لگتی تھیں۔"کچھ نہیں۔"وہ بے زار سی بولی۔ثاقب کو اسکے لہجے پر غصہ آیا۔"مطلب کاہل ہو بہت۔ایک دفعہ میرے گھر آؤ۔ہر کام تم سے کرواؤں گا۔"وہ اسے زچ کرنے لگا۔ہانیہ خاموشی سے سنتی رہی۔"اے سن رہی ہو۔""جی۔""آج میں آرہا ہوں تمہارے گھر۔تم تیار ہو جانا۔میرے ساتھ چلنا ہے تمہیں۔خالہ سے اجازت لے لوں گا میں۔"اس کی بات پر ہانیہ گھبرائی۔

"ک.....کہاں جانا ہے؟""ایک ہوٹل میں روم بک کروایا ہے۔دراصل میں کھل کر تمہاری بے بسی سے محظوظ ہونا چاہتا ہوں لیکن تمہارے گھر میں ایسا ممکن نہیں۔"وہ خباثت سے بولا۔ہانیہ کی آنکھ سے ایک آنسو

Posted On Kitab Nagri

پھسل کر گال پر بہا۔ وہ خود کو کٹھ پتلی تصور کر رہی تھی۔ "نہیں پلیز۔" وہ التجائیہ لہجے میں بولی۔ "خبردار جو تم نے میری بات سے انکار کیا۔ جان نکال کر رکھ دوں گا میں تمہاری۔" ثاقب اسے دھمکی دے کر فون بند کر گیا۔ اور وہ بے آواز آنسو بہانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارا لان میں بیٹھی تھی جب اسے بالاج نظر آیا جو اپنے ہی دھیان میں اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ شاید وہ عرفہ بیگم سے ملنے آیا تھا۔ اس کی وجہ سے تو نہیں آ سکتا تھا۔ وہ اداسی سے سوچنے لگی تھی۔ بالاج اس کی موجودگی سے باخبر ہو چکا تھا لیکن اس نے تارا کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور سیدھا اندر بڑھ گیا۔ عرفہ بیگم سے ملنے کے بعد وہ باہر آیا تو تارا اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اجنبی بن کر آگے بڑھنے لگا۔ "بالاج۔" تارا کی پکار پر وہ بے اختیار رکا تھا۔ تارا اٹھ کر اس کے قریب آئی۔ "کب تک ناراض رہو گے؟" وہ اپنی غلطی نہیں جانتی تھی لیکن بالاج کے اس رویے کی زمہ دار خود کی ہی سمجھ رہی تھی۔ وہ جانتی تھی اس سے کوئی نا کوئی غلطی ہوئی ہے جس نے بالاج کو ہرٹ کیا ہے۔ ورنہ وہ اس سے لاتعلق نہیں رہ سکتا تھا۔ "کیا مجھے تم سے ناراض ہونے کا حق ہے؟" چاند نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ تارا الجھی۔ "میں نے تو تم سے کوئی حق نہیں چھینا۔ تم خود ہی مجھ سے دور ہو گئے ہو۔" وہ شاکی لہجے میں بولی تھی۔ بالاج کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر جانے لگا۔ تارا اس کے سامنے آ گئی۔ "کس وجہ سے تم مجھ سے ناراض ہو۔ غلطی تو بتا دو میری؟" وہ اس کی بے رخی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ "تارا راستے سے ہٹو۔" وہ بے زار لہجے میں بولا۔ تارا کا دل دکھا تھا۔ "تم کتنے بدل گئے ہو۔ وہ چاند تو نہیں رہے جو میرا تھا۔" اس کی بات پر وہ استہزائیہ مسکرایا۔ " صحیح کہہ رہی ہو۔ میں وہ نہیں رہا آج سے دو سال پہلے تھا۔ جس کیلیے تمہاری بات سب سے مقدم ہوتی تھی۔ جس کے فیصلوں کا اختیار بھی تمہیں تھا۔۔۔۔۔ وقت بدل گیا ہے۔ میں بھی بدل گیا ہوں۔ اب میری ترجیحات کچھ اور ہیں۔ تم میرے لیے اتنی اہم نہیں رہی جتنی پہلے تھی۔" یہ وہ غصہ تھا جو نجانے کب سے اس کے دل میں

Posted On Kitab Nagri

بھرا ہوا تھا۔آج اس غصے کو اس نے تارا پر نکال دیا تھا۔تارا کی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھ اس کا دل پچھتایا تھا۔وہ نظریں پھیر کر اس کے ایک طرف سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔تارا نے مڑ کر اسے دکھ سے جاتے دیکھا تھا۔ابھی کل کی ہی بات لگتی تھی جب وہ اسے اپنا سب کچھ مانتا تھا۔آج وہ کتنا اجنبی ہو چکا تھا۔بے اختیار اس کے آنسو بہنے لگے تھے۔کچھ پل لگے تھے اسے سنبھلنے میں۔وہ آنسو صاف کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔یہ منظر میکال نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا تھا۔اسے حیرت ہوئی تھی۔تارا جیسی مغرور لڑکی کسی کیلیے رو رہی تھی۔اسے تو کبھی یہ پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ کون اس سے ناراض ہے۔یقیناً بالاج بہت اہم تھا اس کیلیے۔

ہانیہ ثاقب سے بچنے کیلیے تارا کے پاس آگئی تھی۔وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھیں جب ایک ملازمہ طانیہ بیگم کا پیغام ان کے پاس لائی۔"ہانیہ بی بی، بیگم صاحبہ آپ کو بلا رہی ہیں۔ثاقب صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔"ملازمہ کہہ کر وہیں کھڑی رہی جیسے اسے اپنے ساتھ لے جانے آئی ہوئی۔ہانیہ کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوئے تھے۔تارا نے بغور اسے دیکھا تھا۔ہانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔"مجھے نہیں جانا۔"وہ بے چین لہجے میں بولی تھی۔"لیکن بی بی.....''ملازمہ کچھ کہنے ہی والی تھی جب تارا بول اٹھی۔"اس نے کہہ دیا نا نہیں تو جاؤ۔"تارا کے رعب دار لہجے سے ڈر کر ملازمہ چلی گئی۔تارا ہانیہ کی طرف متوجہ ہوئی جس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔"کیا ہوا گڑیا؟"وہ نرمی سے پوچھنے لگی۔ہانیہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بمشکل اپنے آنسو روکے تھے۔"پھر کیوں نہیں گئی ثاقب سے ملنے؟"تارا نے محبت سے کہتے ہوئے اس کا گال چھوا۔ہانیہ لب کچلنے لگی۔"مجھے

Posted On Kitab Nagri

نہیں ملنا ان سے۔"" کیوں؟"" وہ..... وہ بہت برے ہیں۔ مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ تارا ششدر سی اسے دیکھنے لگی تھی۔" ہانی...... بچے روؤ نہیں۔ مجھے پوری بات بتاؤ۔ ایسا کیا کہا ہے ثاقب نے جس کی وجہ سے تمہیں دکھ پہنچا؟"" میں نہیں بتا سکتی۔ کچھ بھی نہیں بتا سکتی۔ آپ پلیز مجھے کچھ دیر رو لینے دیں۔" وہ تارا کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگی تھی۔ تارا نے سوچا شاید کوئی لڑائی وغیرہ ہوئی ہو گی۔ میاں بیوی میں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ دل میں اٹھتے خدشوں کی نفی کرتے ہوئے اس نے مزید کچھ پوچھنے کا ارادہ ترک کر دیا اور ہانیہ کی کمر سہلانے لگی۔ آہستہ آہستہ ہانیہ کی سسکیاں مدھم ہوتی گئیں۔ اس کے سر اب تارا کے سینے سے لگا ہوا تھا۔ تارا نے اسے دیکھا تو وہ آنکھیں بند کر کے سو چکی تھی۔ وہ بچپن سے ہی ایسا کرتی تھی۔ جب بھی روتی تو تارا اسے اپنے سینے لگا کر چپ کرواتی اور وہ کچھ دیر بعد وہیں سو چکی ہوتی۔ اس کی اس معصوم سی عادت پر تارا کے لب مسکرائے تھے۔ اس نے احتیاط سے تارا کا سر اپنے گود میں رکھ لیا۔ میکال لاؤنج میں داخل ہوا تو یہ منظر دیکھ کر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا تھا۔ وہ سوئی ہوئی ہانیہ کو دلچسپی سے دیکھتا آگے بڑھا تھا۔ "تم پھر آ گئے؟" تارا نے اسے دیکھ کر تیوری چڑھائی۔ "ہاں۔ آنٹی سے ملنے آیا ہوں۔" وہ جتاتے ہوئے بولا۔ پہلی دفعہ جب وہ ان سے ملا تھا تو وہ بہت محبت سے پیش آئی تھیں اور اسے دوبارہ آنے کی آفر بھی کی تھی۔ میکال بھی اور کیا چاہیے تھا۔" وہ سو رہی ہیں۔ بعد میں آنا۔" تارا نے دھیمے لہجے میں کہا تاکہ ہانیہ جاگ نہ جائے۔ "اس وقت تک تمہارے پاس بیٹھ جاتا ہوں نا۔" وہ کہہ کر اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے بمشکل تارا کے سامنے اپنی نظروں کو کنٹرول کیا ہوا تھا ورنہ ہانیہ سی اس کی نظریں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔ "تمہاری آواز سے ہانی جاگ جائے گی۔" تارا نے کہا۔ میکال نے زیر لب ہانی لفظ دہرایا۔ اسے یہ نام بیت اچھا لگا تھا۔ "اچھا میں نہیں بولوں گا۔"" یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ تم کچھ دیر چپ رہ سکو۔" تارا بڑبڑا کر ہانیہ کا سر اٹھاتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ ہانیہ کے سر کے نیچے

Posted On Kitab Nagri

کشن رکھ کر وہ میکال کی طرف متوجہ ہوئی۔"چلو باہر۔"وہ اسے بازو سے پکڑ کر لان میں لے گئی۔میکال نے دل ہی دل میں اسے ظالم کالقب دیا۔"اور سناؤ کیسی گزر رہی ہے زندگی اکیلے؟"اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے میکال نے پوچھا۔"بہتر ہے پہلے سے۔اپنوں میں ہوں۔اور مجھے کیا چاہیے؟"وہ دلگرفتی سے بولی۔"کب تک اپنے گھر والوں سے سچ کو چھپاؤ گی؟""جب تک ہو سکا۔میں کسی کو اپنی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتی۔"میکال اسے کہنا چاہتا تھا کہ وہ کم از کم بالاج کو سب کچھ بتادے لیکن خاموش رہا۔یہ کام اب اسے ہی کرنا تھا۔"سوچ رہی ہوں کسی یونی میں جاب کیلیے اپلائی کرلوں۔""کوئی ضرورت نہیں۔میں کس لیے ہوں۔"میکال نے دوٹوک لہجے میں کہا۔"تم پہلے ہی میری بہت مدد کر چکے ہو۔اب میں تم پر مزید بوجھ نہیں بننا چاہتی۔""یار تم اتنا فضول کیوں سوچتی ہو۔میں نے تمہیں کب بوجھ سمجھا ہے؟"وہ چڑ کر بولا۔"مجھے تو ایسا لگتا ہے نا۔اور پلیز تم مجھے منع مت کرو۔ویسے بھی مجھے لیکچرار بننے کا شوق ہے۔"وہ خود کو ہشاش بشاش ظاہر کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔میکال نے سر جھٹکا۔اس سے بات منوانا بیت ہی مشکل تھا۔ایک دفعہ وہ جو ٹھان لیتی وہ کر کے چھوڑتی تھی۔

میکال کچھ دیر اس سے باتیں کرتا رہا پھر کوئی ضروری کال آنے پر چلا گیا لیکن ہانیہ اسے دیکھ چکی تھی۔وہ ابھی ہی اٹھی تھی اور گلاس ڈور سے باہر اسے میکال تارا کے پاس کھڑا نظر آیا تھا۔وہ شاید تارا کا کوئی رشتہ دار تھا۔وہ بے اختیار ہی اس کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔"ارے اٹھ گئی تم؟"تارا میکال کے جانے کے بعد اندر آئی تو اسے دیکھ کر مسکرائی۔"وہ کون تھا؟"ہانیہ معصومیت سے پوچھنے لگی تھی۔"وہ......ایک یونی فرینڈ تھا میرا۔میرے ساتھ ہی پاکستان آیا ہے۔"تارا نے لاپرواہی سے بتایا۔ہانیہ نے پرسوچ انداز میں سر ہلادیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر صاحب اپنے آفس میں بیٹھے کوئی فائل چیک کر رہے جب ان کا فون بجا۔انہوں نے دیکھا تو باسط کی کال تھی۔باسط عمران صاحب کے شاپنگ پلازے کا مینیجر تھا۔جب سے عمران صاحب کی وفات ہوئی تھی تب سے وہ سکندر صاحب سے ہی ہدایات لیتا تھا۔"ہاں بولو باسط.....کیا مسلہ ہے؟"وہ مصروف سے انداز میں بول رہے تھے۔دوسری طرف کی بات سن کر وہ شاکڈ رہ گئے تھے۔"یہ کیا بکواس ہے؟.....کون بیچ رہا ہے؟"وہ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔کچھ لمحوں دیر تک وہ باسط کی بات سنتے رہے پھر غصے سے کال کاٹ کر باہر کی جانب بڑھے تھے۔آدھے گھنٹے بعد وہ شکست خوردہ قدموں کے ساتھ گھر پہنچے تھے۔"تارا کو سٹڈی روم میں بھیجو۔فوراً۔"وہ طانیہ کو حکم دیتے سٹڈی روم میں چلے گئے اور کسی کو کال ملانے لگے تھے۔دو منٹ تک تارا ان کے پاس پہنچ چکی تھی۔"یہ کیا ہے؟"انہوں نے غصے سے ایک فائل تارا کے سامنے میز پر پھینکی۔تارا دم سادھ گئ تھی۔اس کی آنکھوں میں پھیلتی نمی کو دیکھ کر انہوں نے اپنے غصے کو ضبط کیا تھا۔"دیکھو تارا یہ وقت رونے کا نہیں ہے۔اب تم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی۔مجھے جواب چاہیے۔کیا ہوا تھا وہاں جو تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت پڑی"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔تارا نے گہری سانس لے کر خود کو سب کچھ بتانے کیلیے تیار کیا تھا۔

بالاج ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں موجود تھا۔وہ یہاں اپنے کسی دوست سے ملنے آیا تھا اور اب واپس جا رہا تھا۔ابھی وہ اپنی گاڑی کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ میکال اس کے سامنے آگیا۔بالاج نے تعجب سے بھنویں اچکا کر

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھا تھا۔"کیا میں تم سے کچھ دیر کیلیے بات کر سکتا ہوں؟"میکال نے پوچھا۔"نہیں۔"وہ رکھائی سے کہہ کر جانے لگا۔"ضروری بات ہے۔"میکال نے اصرار کیا۔"جلدی بولو۔" بالاج نے بے زاری سے کہا۔"تمہارا رویہ تارا کے ساتھ بہت غلط ہے۔" میکال نے سنجیدگی سے کہا۔"تم ہوتے کون ہو مجھے یہ بتانے والے کہ میرا رویہ کیسا ہے؟" بالاج کو غصہ چڑھا۔"دیکھو بالاج ذرا تحمل سے اس بارے میں سوچو۔تم شاید تارا سے ناراض ہو لیکن اس ناراضگی کی وجہ سے وہ بہت ہرٹ ہو رہی ہے۔"میکال اسے نرمی سے سمجھانے لگا۔بالاج کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اس کے رویے سے تارا ہرٹ ہو رہی ہے لیکن وہ اس کے ساتھ تعلقات بہتر کر کے اپنے دل پر مزید جبر نہیں کر سکتا تھا۔اگر وہ تارا کے قریب رہتا تو دل اسی کی طرف ہمکتا تھا۔وہ بہت مشکل سے اپنے ضدی دل کو سنبھال رہا تھا۔"آئی ڈونٹ کیئر۔"وہ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد بولا اور آگے بڑھ گیا۔"بالاج اس وقت وہ بہت اکیلی ہے۔اسے تمہاری ضرورت ہے۔" میکال کی بات پر وہ رکا تھا۔میکال مڑ کر اس کے قریب آیا۔"کیا ہوا ہے اسے؟"وہ کسی انجانے خدشے کے تحت پوچھنے لگا۔"اسفر......."میکال نے اذیت سے گہری سانس بھری تھی۔"کیا اسفر؟.....ہاں۔بولو کیا کیا ہے اسفر نے؟"بالاج نے میکال کو کندھوں سے تھام کر اونچی آواز میں پوچھا۔"اسفر نے......تارا کو طلاق دے دی ہے۔"یہ لفظ تھے یا پگھلتا ہوا سیسہ جو اس کے کانوں میں انڈیلا گیا تھا۔وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے میکال کو دیکھنے لگا تھا۔دوسری جانب تارا نے ایک بہت بڑا انکشاف کیا تھا"اسفر نے مجھ سے میری ساری جائیداد چھین لی۔"سکندر صاحب ساکت رہ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ان کی شادی کے کچھ ہفتے بہت اچھے گزرے تھے۔اسفر نے نہ تو اس پر کوئی حق جتانے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی اس سے اپنے ذاتی کام کروائے تھے۔تارا کی نظر میں اس کا بہت اچھا امیج بن چکا تھا۔وہ بابا کی یادوں سے بمشکل لڑتی زندگی کی طرف واپس لوٹنے لگی تھی۔اس نے وہیں ایک یونی میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔اسفر نے یہاں بھی اس کا ساتھ دیا اور اس کی اتنی مہنگی فیس بھی خود دی۔تارا اس کے مالی حالات جانتی تھی۔اس نے نیا نیا بزنس شروع کیا تھا۔سو تارا نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اب اس کی فیس نہ دے۔اس کے پاس اتنی دولت تھی کہ وہ آسانی سے امریکہ کی کسی بھی یونیورسٹی میں پڑھ سکتی تھی۔اسفر نے کچھ پس و پیش کی تو تھی لیکن پھر مان گیا۔شروع میں وہ ہی اسے یونی پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ لیٹ ہونے لگا۔شاید اس کے آفس کا کام بڑھ گیا تھا۔یہ سوچ کر تارا نے اسے پک اینڈ ڈراپ کرنے سے بھی منع کر دیا تھا۔نیویارک جیسے ترقی یافتہ شہر کی ٹرانسپورٹ سروس بہت اچھی تھی۔تارا کسی بھی پریشانی کے بغیر اکیلی گھر آجاتی تھی۔وہ زیادہ سے زیادہ اسفر کیلیے آسانی پیدا کرنے کی کوشش کرتی تھی۔اس کے منع کرنے کے باوجود اس کے کام کر دیتی۔رات کے کھانے پر اس کا انتظار بھی کرتی۔وہ اکثر گھر لیٹ آنے لگا تھا لیکن تارا اس وقت تک نہیں سوتی تھی جب تک اسے رات کا کھانا دے دیتی۔ایک دفعہ وہ کھانا بنا کر بارہ بجے تک اس کا انتظار کرتی رہی اور جب وہ گھر واپس آیا تو اس نے کہا وہ کھانا کھا چکا ہے۔تارا کو برا لگا تھا۔وہ اس کیلیے اب تک بھوکی تھی۔لیکن اس نے اس بات کو زیادہ دیر دل پر نہیں لیا تھا۔کچھ دن بعد وہ دیر سے رات کو گھر آیا تو بہت پریشان تھا۔تارا نے اس سے کھانے کا پوچھا تو اس نے تارا کو بری طرح ڈانٹ دیا۔ایسا پہلی دفعہ ہوا تارا کو کسی نے ڈانٹا تھا۔اس نے خود کو رونے سے کیسے روکا تھا یہ وہی جانتی تھی۔پھر وہ کچھ بھی کہے بنا کمرے میں چلی گئی۔کچھ دیر بعد اسفر اس کے پاس آگیا۔"تارا.....!" وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔تارا کا رخ دوسری طرف تھا۔اس نے اسفر کو کوئی ریسپانس نہیں دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری۔ایکچولی میں بہت پریشان تھا۔"وہ اب بھی پریشان لگ رہا تھا۔تارا ناراضگی بھول گئی تھی۔"کیوں پریشان تھے؟"وہ اٹھ بیٹھی۔"بزنس میں لاس ہوا ہے۔"وہ بھی پریشان ہوگئی۔"اوہ یہ کیسے ہوا؟""چھوڑو اس بات کو۔یہ تمہارا مسلہ نہیں ہے۔""آپ کا مسلہ میرا مسلہ ہے۔بتائیں کیا ہوا ہے۔کیا میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں؟"وہ مخلصی سے بولی تھی۔اسفر ہنس پڑا۔"یار کہا نا اتنا بڑا مسلہ نہیں ہے۔میں خود ہی سلجھالوں گا۔"اس نے ٹالنا چاہا۔"بالکل نہیں۔میں بھی آپ کے ساتھ یہ مسلہ سلجھاؤں گی۔بتائیں کتنے پیسوں سے کام چل جائے گا۔میں ارینج کر دیتی ہوں۔"وہ اٹل لہجے میں بولی۔"اب تم سے پیسے لیتا اچھا لگوں گا میں؟"اسفر نے تذبذب ظاہر کیا۔"پہلے کونسا اچھے لگتے ہیں۔"تارا نے لطیف سا طنز کیا۔اسفر نے اسے مصنوعی خفگی سے گھورا تھا۔"مطلب ابھی تک تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہوئی؟"اس کے سوال پر تارا نے آنکھیں گھماتے ہوئے کچھ سوچا اور پھر بڑی معصومیت سے نفی میں سر ہلادیا۔"ابھی تک تو نہیں۔"وہ سچ ہی بول رہی تھی۔اسفر جانتا تھا۔اگر وہ اس سے محبت کرتی ہوتی تو اس کے پاس آنے سے ڈسٹرب نہ ہوتی۔بلکہ کب سے اپنا آپ اس کے حوالے کر چکی ہوتی۔ لیکن تارا کے دل تک رسائی حاصل کرنا بہت ہی مشکل تھا بلکہ اس کیلیے ناممکن تھا چاہے وہ جتنا بھی اچھا بن جاتا۔ پھر تارا نے زبردستی اسے اپنے بینک اکاؤنٹ سے ایک بڑی رقم نکال دی۔اسفر نے بظاہر نہ نہ کی لیکن اندر سے تو اس کا دل خوشی سے اچھلنے لگا تھا۔اس کا باطن اس کے ظاہر سے مختلف تھا۔وہ منافق تھا۔وہ تارا کے سامنے جتنا اچھا تھا اندر سے اتنا ہی برا تھا۔تارا سے اس کی محبت بھی جھوٹی تھی۔ بھلا وہ کیوں ایک ایسی لڑکی سے محبت کرتا جو اس کی خوبصورتی کے باوجود اس کی طرف کبھی مائل نہیں ہوئی تھی۔جو لڑکیاں اس پر مرتی تھیں،اس کے لیے اپنی عزت تک لٹادیتی تھیں اسے آج تک ان میں سے کسی سے محبت نہیں ہوئی تھی تو تارا سے کیسے ہوتی۔اس کی

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

فطرت میں محبت کرنا نہیں تھا بلکہ دھوکا اور منافقت تھی۔آج تک اس نے تارا کا جتنا ساتھ دیا تھا وہ بغیر غرض کے نہیں دیا تھا۔اس کے پیچھے ایک مقصد تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسفر کا باپ مڈل کلاس سے تعلق رکھتا تھا۔اپنی محنت کے ذریعے اس سے جتنا ہو سکا اس نے اپنی فیملی کو ایک اچھی زندگی دینے کی کوشش کی لیکن ماریہ اور اسفر جو ہمیشہ اس سے یہ گلہ رہا کہ اس نے انہیں کوئی آسائش مہیا نہیں کی۔وہ دونوں ناشکرے تھے اور جتنا ملتا تھا اس سے زیادہ کی خواہش کرتے تھے۔اسفر کا تو دل کرتا وہ راتوں رات اتنا امیر ہو جائے کہ پھر بیٹھ کر عیش و عشرت کی زندگی گزارے۔ماری بیگم نے بھی اس کا رشتہ تارا سے اسی لیے کروایا تھا کہ امیر لڑکی سے شادی کر کے اس کی زندگی بھی سنور جائے۔یہی بات اسفر کے ذہن میں بھی تھی۔وہ جانتا تھا تارا کا باپ بہت امیر ہے۔اس کی موت کے بعد تارا ہی اس کی دولت کی حقدار ہونی تھی۔اور اگر وہ اس سے شادی کر لیتا تو ساری زندگی مزے میں گزرتی۔اس کا تارا سے وہ محبت کے اظہار اور اس سے ملنے کی بے تابی سب جھوٹ تھا۔اسے تارا سے نہیں بلکہ اس کی دولت سے محبت تھی۔تبھی تو وہ اس کی ہر بات مان لیتا تھا۔جب تارا نے اس سے یہ کہا تھا کہ وہ اپنے اور اس کے رشتے کو ابھی شروع نہیں کرنا چاہتی تو وہ اتنی آسانی سے ایسے ہی نہیں مان گیا تھا۔اسے تارا کا جسم حاصل کرنے سے زیادہ اس کی دولت حاصل کرنے میں دلچسپی تھی۔لڑکیاں تو اور بھی بہت تھی جو بغیر کوئی پیسہ لیے اس کے ساتھ رات گزارنا چاہتی تھیں۔وہ کہیں سے بھی اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کر سکتا تھا لیکن دولت صرف تارا ہی اسے دے سکتی تھی۔بزنس لاس کا بہانہ کر کے اس نے پہلی دفعہ ہی تارا سے بہت بڑی رقم نکلوالی تھی۔کچھ اس نے عیش و عشرت میں اڑادی اور کچھ اپنے بینک اکاؤنٹ میں

Posted On Kitab Nagri

جمع کروادی۔اس کا بزنس تھا ہی اتنا چھوٹا کہ لاس ہونے کا چانس ہی نہیں تھا۔وہ ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ کا مالک تھا۔یہ بات اس نے تارا کو نہیں بتائی تھی۔اگر وہ چاہتا تو تارا سے ملنے والے پیسوں سے اپنے بزنس کو بڑھا سکتا تھا لیکن وہ بس بیٹھ کر کھانا چاہتا تھا۔اتنی امیر بیوی کے ہوتے ہوئے وہ بھلا کیوں کام کرتا۔پھر وہ اکثر کوئی نا کوئی بہانہ کر کے تارا سے پیسے لینے لگا تھا۔اس کا زیادہ وقت غیر عورتوں کی صحبت میں ہی گزرتا تھا۔پھر ایک دن ایسا ہوا کہ اسے اپنی روٹین بدلنی پڑی۔تارا کی کالج فرینڈ نتاشہ امریکہ آئی تھی اور اتفاق سے اسی کے ریسٹورنٹ میں آگئی تھی۔اسے وہاں دیکھ کر وہ کچھ پل کیلیے ساکت رہ گئی تھی۔وہ جس کو اس نے سب سے بڑھ کر چاہا تھا آج اس کے سامنے تھا۔اسفر محسوس کر چکا تھا کہ وہ اس پر بری طرح فریفتہ ہو چکی ہے۔اس نے نتاشہ کو بھی استعمال کرنے کا سوچا۔وہ بھی تارا سے کم امیر نہیں تھی اور اسے چاہتی بھی تو بہت تھی۔وہ اس کی دولت کے ساتھ ساتھ اس کی خوبصورتی کو بھی استعمال کر سکتا تھا۔وہ تارا سے زیادہ بہتر آپشن تھی۔اسفر نے پھر باقی سب لڑکیوں کی چھٹی کروادی اور ساری توجہ اسے دینے لگا۔وہ پہلی ملاقات میں ہی نتاشہ سے اتنے اچھے طریقے سے پیش آیا تھا کہ نتاشہ کو آپ دل ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہوا تھا۔پھر وہ اکثر اس کے ریسٹورنٹ پر آنے لگی اور اس کے آفس میں بیٹھ کر کتنی ہی دیر باتیں کرتی رہتی۔تارا کے بارے میں تو بھول کر بھی بات نہیں کرتی تھی۔لیکن اسفر نے اپنے پلان کے تحت تارا کا ذکر اس سے چھیڑ دیا۔"آپ نے تو کہا تھا تارا وقت کے ساتھ ساتھ میری محبت کو سمجھ جائے گی لیکن وہ تو آج بھی مجھ سے بہت دور ہے۔"وہ اداسی سے گویا ہوا۔یہ سن کر نتاشہ کو بہت خوشی ہوئی۔"مطلب ابھی تک اس نے آپ کی محبت کو قبول نہیں کیا؟"وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔"نہیں۔شاید میری محبت میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔"وہ مایوس لہجے میں بولا۔"آپ نے غلط جگہ اپنی محبت ضائع کی ہے۔"نتاشہ معنی خیز لہجے میں بولی تھی۔"ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔اب تو محبت سے دل ہی بھر گیا ہے میرا۔"وہ خود کو مزید بے چارہ ظاہر

Posted On Kitab Nagri

کرنے لگا۔ نتاشہ کیلیے یہ اچھا موقع تھا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اسفر کو تارا سے پہلے جیسی محبت نہیں رہی۔ وہ کچھ سوچ کر اٹھی اور اس کے قریب آئی۔ "محبت جیسے حسین جذبے سے دل کیوں بھر گیا آپ کا۔ دنیا میں اور بہت سے لوگ ہیں جو آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کی محبت کی قدر کرتے ہیں۔" وہ اس کے سامنے میز پر ٹکتے ہوئے دلفریب سے لہجے میں بولی تھی۔ اسفر دل ہی دل میں اپنی کامیابی پر مسکرایا۔ "ہمم۔ جیسے کہ؟" اس نے سر اثبات میں ہلایا۔ "جیسے کہ میں۔" نتاشہ نے اس کی آنکھوں میں یک ٹک دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ وہ جانتا تھا اس کا جواب یہی ہو گیا۔ وہ فاتحانہ انداز میں مسکرایا تو نتاشہ کو لگا اسے سارے جہان کی خوشیاں مل گئی ہیں۔ اسفر کیلیے بھی یہ احساس نیا تھا۔ جس طرح نتاشہ اس سے محبت کرتی تھی اس طرح کبھی بھی کسی لڑکی نے نہیں کی تھی۔ سب اس کی وجاہت پر مرتی تھیں۔ اگر انہیں یہ پتہ چلتا کہ اسفر شادی شدہ ہے تو وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کو ڈھونڈ لیتیں لیکن نتاشہ نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ شادی شدہ ہے اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔ اسفر نے بھی پھر اس کی محبت کو دھتکارا نہیں تھا۔ وہ دونوں پھر تقریباً ہر روز ملنے لگے تھے۔ کہیں کسی ریسٹورنٹ میں تو کبھی کسی پارک میں۔ تارا کے پیسوں سے اسفر نے نتاشہ کو شاپنگ بھی کروائی جس سے نتاشہ کو یہ لگا کہ وہ بہت امیر ہے۔ وہ مزید خوش ہو گئی۔ تارا کی ایک یونی فرینڈ اسفر کو بھی جانتی تھی۔ اس نے اسفر کو جب کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تو اس نے تارا کو بتا دیا۔ تارا کو اس بات کی اتنی پرواہ تو نہیں تھی لیکن ایک بات نے اسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس نے کہیں پڑھا تھا کہ اگر بیوی اپنے شوہر کو توجہ نہ دے تو وہ دوسری عورتوں میں دلچسپی لینے لگتا ہے۔ اس وقت اسے یہ بات اتنی اہم نہیں لگی تھی۔ اب بھی اتنی اہمیت کی حامل نہیں تھی لیکن وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بیوقوفی کی وجہ سے اس کا گھر خراب ہو۔ ورنہ اس کی ماں یہ صدمہ برداشت نہ کر پاتی۔ اس دن اسفر گھر آیا تو اس نے پہلے کی طرح روڈ لہجے میں اس کا استقبال نہیں کیا تھا بلکہ اسے بھرپور توجہ دی تھی لیکن اسفر نے اسے کوئی

Posted On Kitab Nagri

توجہ نہیں دی تھی۔تارا کو تعجب ہوا تھا۔لیکن اس میں اتنی انا تھی کہ اس سے اس کے روڈ رویے کی وجہ نہیں پوچھ سکی تھی اور نہ ہی خود اس کی طرف بڑھ سکتی تھی۔اسے اپنی عزت نفس ہر چیز سے بڑھ کر پیاری تھی۔اس وقت اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ جو کہانی چل پڑی ہے اس کا انجام کیا ہونے والا ہے۔اگر اسے اندازہ ہوتا تو اپنی ماں کی خاطر وہ اپنی عزت نفس کو مار دیتی اور اپنا گھر بچا لیتی۔لیکن اس نے اس معاملے کو زیادہ سیریس نہیں لیا تھا۔اسفر آہستہ آہستہ اس سے مزید غافل رہنے لگا تھا۔تارا اپنی پوری کوشش کرتی کہ اسے کسی شکایت کا موقع نہ دے لیکن اب دیر ہو چکی تھی۔اسفر نے محسوس کیا تھا جب سے وہ تارا کی طرف سے لاپرواہ ہوا تھا تارا اس کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ایسے میں وہ اس سے جتنے بھی پیسے مانگتا وہ آسانی سے اسے دے دیتی۔یہ ایک نئی ٹرِک اس کے ہاتھ لگا تھا۔وہ جان بوجھ کر اسے نظر انداز کرنے لگا تھا۔وہ راتوں کو اکثر گھر سے باہر رہنے لگا تھا۔نتاشہ بھی کوئی اتنی باکردار نہیں تھی کہ نکاح سے پہلے اس سے دور رہتی۔وہ بھی اسی کی طرح تھی۔وہ بس اسے خوش کرنا چاہتی تھی۔اسفر کے بس ایک دفعہ ہی کہنے پر وہ کٹی پتنگ کی مانند اس کی جھولی میں آ گری تھی۔اب ہر لڑکی تارا جیسی تو نہیں ہو سکتی تھی۔اسفر یہ مان گیا تھا۔ادھر وہ نتاشہ کے ساتھ مصروف رہتا اور ادھر تارا رات بھر اس کا انتظار کرتی رہتی۔اور جب وہ صبح گھر آتا تو وہ اس سے کوئی شکوہ نہ کرتی۔بس خاموشی سے اس کے کچھ کام کرتی اور یونی کیلیے نکل جاتی۔ایک روز فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے اس کی ٹکر ایک لڑکے سے ہوئی تھی۔اسے لگا تھا وہ کسی سخت سی چٹان سے ٹکرائی ہے۔وہ بری طرح نیچے گری تھی۔اس کی چیخ بھی نکل گئی تھی۔"اوہ سوری..... آر یو آلرائٹ؟" وہ لڑکا ایک گھٹنے اور پنجے کے بل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھنے لگا تھا۔تارا کو اس کی آواز جانی پہچانی لگی تھی۔اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا۔وہ لڑکا بھی جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگا تھا۔"سٹار!" وہ پرجوش سا چیخا۔"میکال؟" تارا بھی اسے پہچان گئی تھی۔وہ باڈی بلڈر اور

Posted On Kitab Nagri

خوبصورت نین نقش کا حامل لڑکا میکال ہی تھا جو کبھی اس کا کلاس فیلو رہا تھا۔پرائمری تک انہوں نے ایک ساتھ پڑھا تھا اور ہمیشہ ان کا مقابلہ رہتا تھا۔وہ دونوں ہی کلاس کے ٹاپر ہوتے تھے۔اور دونوں ہی چاہتے تھے کہ کلاس کا مانیٹر وہ بنے۔ان دونوں کی اکثر لڑائی بھی ہو جاتی تھی۔پھر ٹیچر نے تنگ آ کر دونوں کو مانیٹر بنا دیا۔میکال لڑکوں کا مانیٹر تھا جبکہ تارا لڑکیوں کی۔دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے تھے۔میکال اپنی شرارتوں سے تارا کو تنگ کرمارتا تو تارا اس کی شکایتیں ٹیچرز سے لگا کر اسے ڈانٹ پڑواتی۔ان کی دشمنی بھی بڑی معصوم تھی۔وہ بچے جو تھے۔بظاہر تو لڑتے جھگڑتے تھے لیکن ان کے دل صاف تھے۔کوئی منافقت نہیں تھی۔پھر میٹرک کے بعد تارا اور میکال کی ایک دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔میکال اس وقت بھی بچپن کی طرح شرارتی ہی تھا۔جبکہ تارا تھوڑی موڈی ہو گئی تھی۔لیکن میکال کی باتوں نے اسے ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔میکال نے اسے بچپن کے وہ جھگڑے یاد کروائے تھے جو وہ اکثر کرتے رہتے تھے۔وہ ملاقات کافی خوشگوار رہی تھی۔پھر اس کے بعد آج ان کی ملاقات ہو رہی تھی اور وہ بھی نیویارک میں۔"میکال نہیں مائک۔"وہ بالوں پر ہاتھ پھیرتا شوخ لہجے میں بولا۔اسے انگلش کچھ زیادہ ہی پسند تھی۔وہ تارا کو سٹار کہتا تھا۔"کمپیئر نگ والا؟"تارا نے اسے چڑایا۔"طنز بعد میں کر لینا۔ابھی تو اٹھو یہاں سے۔"میکال نے اٹھتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔تارا اس کا سہارا لیے بغیر ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔"میں نے آج تک تم جیسی مغرور لڑکی نہیں دیکھی۔""دیکھو گے بھی نہیں۔"اس نے کہا تو میکال نے بھنویں اچکائی اور پاس سے گزرتی ایک لڑکی کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔"ہے گرل۔لیٹ می ہولڈ یور ہینڈ فار اے سیکنڈ۔"اس نے اس لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔تارا نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔"فلرٹی۔"اس نے میکال کو لقب دیا۔"اے اب ایسے تو مت کہو۔"وہ لڑکی کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔لڑکی نے منہ بنا کر اسے دیکھا اور وہاں سے چلی گئی۔"کام ہی

Posted On Kitab Nagri

ایسے ہیں تمہارے۔""اچھا چھوڑو یہ لڑائی جھگڑا۔ چلو کہیں اکٹھے بیٹھ کر کافی پیتے ہیں۔ آخر پانچ سالوں بعد ملے ہیں ہم۔ ایسے تو نہیں جانے دوں گا میں تمہیں۔"وہ اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹا بولا تھا۔تارا نے چڑ کر اپنا بازو چھڑوایا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک کیفے میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔"کب آئی ہو یہاں اور کیوں؟"میکال نے پوچھ کر کافی کا سپ بھرا۔"ایک سال پہلے شادی ہوئی تو ہز بینڈ کے ساتھ یہاں آ گئی۔"اس کی بات سن کر میکال کو اچھو لگا"تم نے شادی کر لی؟"وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔"ہاں۔""بے وفا لڑکی۔ میرا کیوں نہیں سوچا تم نے۔"میکال نے مصنوعی دکھ سے کہا۔"ڈرامہ بند کرو اپنا۔"تارا نے ناک چڑھائی۔ "مطلب میرا چانس بالکل ختم۔"وہ غمگیں نظر آنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔"چانس تھا بھی کبھی؟"تارا نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔"ہاں یہ بھی ہے۔"وہ گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔"اچھا یہ تو بتاؤ کس سے شادی کی ہے۔ہز بینڈ سے ملوا ہی دو مجھے۔ میں بھی تو دیکھو کون ہے وہ جس نے تارا جیسی سر پھری لڑکی سے شادی کرنے کی ہمت کی۔""کوئی ضرورت نہیں ملنے کی۔""کیوں تمہارا ہز بینڈ شکی مزاج تو نہیں؟"اس نے شرارت سے پوچھا۔تارا کچھ پل کیلیے خاموش ہوئی تھی۔ وہ خود اس کے بارے میں مشکوک ہو رہی تھی۔"نہیں بس ویسے ہی میں تم سے کوئی رابطہ ہی نہیں رکھنا چاہتی۔"اس نے نخوت سے کہا۔"یار اب اتنی بھی کیا بے گانگی۔ میں بتا رہا ہوں تمہیں۔اب مجھ سے رابطہ نہ رکھا نا تو میں نے تمہارے گھر کے سامنے اپنا گھر بنوا لینا ہے۔ چلو مجھے اپنا نمبر اور ایڈریس دونوں دو۔"وہ ایسا ہی تھا۔ جس کا دوست بننا چاہتا دھکے سے بن کے رہتا۔"میں شادی شدہ ہوں۔ میرے خیال سے یہ مناسب نہیں۔"تارا اٹھتے ہوئے بولی۔"کیا مطلب اگر شادی ہو جائے تو بندہ ہر تعلق توڑ دے۔"وہ تعجب سے بولا تھا۔تارا کو چاند کی یاد آئی تھی۔ایک عرصہ ہو گیا تھا اس سے تعلق ٹوٹے ہوئے۔وہ آج بھی اسے بہت یاد آتا تھا۔وہ میکال کی بات کا جواب دیے بنا کیفے سے نکل آئی۔ میکال نے بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا

Posted On Kitab Nagri

اور اس کے گھر کا ایڈریس معلوم کر لیا۔وہ جس یونیورسٹی میں پڑھ رہی تھی میکال نے اسی یونیورسٹی میں مائیگریشن کروا لیا اور ایک دوست کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہنے لگا۔تارا اس سے چڑتی تو بہت تھی لیکن اس کی عادی بھی ہو گئی تھی۔اس کا اکیلا پن ختم ہو گیا تھا۔اسفر کے رویے نے اسے واقعی اکیلا کر دیا تھا۔وہ خود کو ہی اس کا قصور وار سمجھتی تھی۔لیکن ایک دن جب اسفر شراب پی کر نتاشہ کے ساتھ گھر لوٹا تو وہ ششدر رہ گئی تھی۔"دیکھ کیا رہی ہو ایک طرف سے پکڑو اسے اور کمرے تک لے جانے میں میری مدد کرو۔"نتاشہ نے اسے بت بنے دیکھ کر کہا تھا۔تارا اسفر کو سہارا دینے اس کے قریب آئی تو اسفر نے اپنی نیم وا سرخ آنکھوں سے دیکھا اور نتاشہ سے اپنا وزن ہٹا کر تارا کے کندھوں کو پکڑ لیا۔"کتنی حسین ہو نا تم.......اگر تمہیں خراج تحسین پیش نہ کیا جائے تو کتنی بڑی غلطی ہو گی نا یہ۔"وہ نشے میں بغیر سوچے سمجھے بول رہا تھا۔اس کے منہ سے اٹھتی بدبو سے تارا کو سخت ناگواری ہوئی تھی اور ساتھ اس کی بے ہودہ بات سن کر تارا اپنے غصے کو بمشکل ضبط کر سکی تھی۔اب تو وہ شکر کر رہی تھی کہ اس نے اسفر کو اپنا آپ نہیں سونپا تھا۔ورنہ آج اس کے جذبات بری طرح مجروح ہوتے۔وہ ایک شرابی کی بیوی کیسے ہو سکتی تھی یہ سوچ کر اس کا دل بیٹھنے لگا تھا۔اس نے اسفر کو دھکا دے کر پیچھے ہٹایا۔"بے بی آج دور مت جاؤ۔"وہ خمار آلود لہجے میں کہتا اس کی طرف بڑھا۔تارا نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مار دیا۔اسفر کو اپنا ہوش نہیں تھا وہ غصہ کیا کرتا۔"لے جاؤ اسے کمرے میں جیسے یہاں تک لائی ہو۔"وہ حقارت سے اسفر اور نتاشہ کو دیکھتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔نتاشہ پر اسرار سا مسکرائی تھی۔دراصل یہ اسی کا پلان تھا۔پہلے تو اسے صرف اسفر کا ساتھ چاہیے تھا چاہے جیسے بھی لیکن اب وہ اسفر کو صرف اپنا بنا کر رکھنا چاہتی تھی۔وہ تارا کو اسفر کی زندگی میں مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی۔آج جب اسفر شراب پی کر نشے میں غرق ہوا تو وہ اسے لے کر اس کے گھر آ گئی تاکہ تارا کو اس کی اصلیت پتہ چلے اور وہ خود ہی اس سے طلاق لے لے۔لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ

Posted On Kitab Nagri

اس نے اسفر کیلیے کتنی بڑی مشکل کھڑی کر دی تھی۔تارا نے اسفر سے کوئی امیدیں وابستہ ہی نہیں کی تھیں اور نہ اسے اسفر کی بے وفائی کا دکھ تھا۔دکھ تو اسے اس بات کا تھا کہ اسے اتنا برا شوہر کیوں ملا۔ایسا کونسا گناہ کیا تھا اس نے جس کی سزا اسفر کی شکل میں ملی تھی۔وہ ساری رات یہی سوچتی رہی تھی۔اسفر برا شخص تھا اور اس سے مخلص نہیں تھا۔اس کے وہ پیار کے دعوے جھوٹے تھے۔تبھی تو اسے اسفر سے محبت نہیں ہوئی تھی۔وہ حیران ہوتی تھی خود پر کہ ایک شخص جو اس کا شوہر ہے اس کے ساتھ اتنا عرصہ گزارنے کے بعد بھی اس سے انسیت کیوں نہیں ہوئی اسے۔حتی کہ عادت بھی نہیں ہوئی تھی اس کی۔وہ اس کی محبت کے قابل ہی نہیں تھا۔اللہ نے اسے اسفر کے جال میں پھنسنے سے بچا لیا تھا۔اب جو کچھ ہوا تھا اسے دیکھ کر اس کا دل مزید سخت ہو چکا تھا۔وہ اس سے علیحدہ ہونا چاہتی تھی لیکن اپنی ماں کا سوچ کر وہ رہ گئی تھی اور سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔صبح فجر کے وقت وہ اپنے کمرے سے نکلی تو دوسرے کمرے کی آدھ کھلی کھڑکی سے اسے بیڈ پر پڑے اسفر کے ساتھ نتاشہ لیٹی نظر آئی تھی۔اس کے دل میں نتاشہ کیلیے کوئی حسد نہیں جاگا تھا۔نہ ہی احساس کمتری اور انسکیورٹی فیل ہوئی تھی جو کسی دوسری عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ دیکھ کر ایک بیوی کو ہوتی ہے۔کسی عورت کو اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے قریب کھڑی بھی نظر آجائے تو انہیں بے چینی شروع ہو جاتی ہے لیکن وہ نتاشہ کو اپنے شوہر کے پاس سوتے دیکھ کر طنزیہ مسکرائی تھی۔"تو تم زانی بھی ہو۔"وہ اس پر افسوس کرتے ہوئے بولی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا اسفر اس حد تک گھٹیا ہوگا۔سر جھٹک کر وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی۔کچھ دیر بعد نتاشہ اسفر کے کمرے سے نکلی تو تارا کو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کرتے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔اسے لگا تھا تارا کل ملنے والے دھچکے سے صدمے میں ہوگی لیکن وہ تو ٹھیک ٹھاک تھی۔"اپنے شوہر کو میرے ساتھ دیکھ کر تمہیں اپنی اہمیت کا اندازہ تو ہو گیا ہوگا"وہ طنزیہ لہجے میں کہتی تارا کے قریب آئی تھی۔"ہمم اور اسفر کی اہمیت کا اندازہ بھی اچھی

Posted On Kitab Nagri

طرح ہو گیا ہے۔"تارا نے سر اثبات میں ہلایا۔نتاشہ نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔"وہ نہ تو پہلے میرے لیے کچھ تھا اور اب تو اس کی اہمیت میری نظر میں صفر سے بھی کم ہو گئی ہے۔"نتاشہ اس کی بات پر حیران ہوئی تھی۔وہ بجائے اپنی اہمیت کی فکر کرتی اسفر کو جج کر رہی تھی۔"میں بھی سوچتی تھی مجھے اسفر سے محبت کیوں نہیں ہے۔اصل میں وہ میری محبت کے قابل ہی نہیں تھا۔اسے تم جیسی لڑکی ہی ڈیزرو کرتی ہے۔"وہ اسے بھگو بھگو کر مار رہی تھی۔"تو پھر تم اس سے طلاق کیوں نہیں لے لیتی؟"نتاشہ نے تڑخ کر پوچھا۔"کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان جو چاہتا ہے وہ اس کے بس میں نہیں ہوتا۔میں چاہ کر بھی اس سے طلاق نہیں لے سکتی۔میری قسمت میں جو لکھا ہے اسے تسلیم کرنے کے علاوہ میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں لیکن تم فکر مت کرو۔میں تم دونوں کے درمیان کبھی نہیں آؤں گی۔اور تمہیں ایک نصیحت بھی کرنا چاہوں گی۔اسفر کے ساتھ ناجائز تعلق رکھنے سے بہتر ہے اس سے شادی کر لو۔آخر ایک نا ایک دن تم نے بھی خدا کے سامنے پیش ہونا ہے"تارا اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے بولی اور پھر اس کی ایک طرف سے ہو کر نکلتی چلی گئی۔وہ واقعی مغرور تھی۔نتاشہ نے اپنی طرف سے اسے بہت بڑی ہار دی تھی لیکن وہ تو اب بھی جیتی ہوئی لگ رہی تھی۔نتاشہ غصے سے کھولتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔جب اسفر کی آنکھ کھلی تو اسے کچھ یاد نہیں تھا کہ کل کیا ہوا ہے۔وہ مطمئن سا فریش ہو کر باہر آیا تھا۔تارا اس وقت تیار ہو چکی تھی اور یونی کیلیے نکلنے ہی والی تھی۔"میرا ناشتہ؟"اسفر نے ڈائننگ ٹیبل کو خالی دیکھ کر پوچھا۔تارا ہمیشہ یونی جانے سے پہلے اس کا ناشتہ ڈائننگ ٹیبل پر لگا دیتی تھی۔اسفر کے اٹھنے کا یہی وقت ہوتا تھا لیکن آج اسے اسوقت ناشتہ نہیں ملا تھا۔"خود بنا لیجیے گا۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔"کیا؟"اسفر کو اچنبھا ہوا۔اتنی اطاعت گزار بیوی اسے خود ناشتہ بنانے کا کہہ رہی تھی۔اسے یقین نہیں آیا تھا۔تارا جواب دیے بنا باہر کی طرف بڑھی۔اسفر کو محسوس ہو گیا تھا کہ وہ کسی وجہ سے ناراض ہے۔"ایک منٹ رکو۔"وہ تیزی سے اس کا پیچھے

Posted On Kitab Nagri

آیا اور اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔تارا نے اپنا بازو چھڑوالیا۔"کیا ہوا ہے؟تم مجھ سے ناراض ہو؟"وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا۔اگر اس کی اصلیت تارا کے سامنے کھل نہ چکی ہوتی تو وہ اس کی فکر مندی کو سچ سمجھتی لیکن سب وہ جانتی تھی کہ یہ فکر مندی اس کیلیے نہیں بلکہ اس کی دولت کیلیے ہے۔"نہیں تو۔میں آپ سے کیوں ناراض ہونے لگی۔"اس نے ابرو اچکائی۔"تو پھر مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو؟"وہ الجھ کر پوچھنے لگا۔"اس سوال کا جواب پوچھنے سے پہلے یہ سوچیں کہ آپ گھر کیسے پہنچے۔"وہ جتاتے ہوئی بولی اور وہاں سے چلی گئی۔پیچھے سے اسفر سن رہ گیا تھا۔وہ کم ہی شراب نوشی کرتا تھا تاکہ تارا کو اس کے بارے میں پتہ نہ چل سکے اور جب کرتا تھا تو رات کو گھر نہیں آتا تھا۔جب صبح تارا ہونی چلی جاتی تو تب آتا تھا۔کل رات اس نے نتاشہ کے کہنے پر شراب پی لی تھی اور پھر اسے کچھ یاد نہیں تھا اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔کیا نتاشہ اسے گھر لے آئی تھی۔"اوہ......نتاشہ یہ کیا کیا تم نے؟"وہ نتاشہ کو دل ہی دل میں کوستا اسے فون ملانے لگا لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا۔وہ ناشتہ کیسے بغیر اس کی فلیٹ پر چلا گیا۔"تم مجھے کل گھر لے کر گئی تھی؟"وہ نتاشہ سے سخت لہجے میں پوچھنے لگا۔"ہاں۔"نتاشہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔"کیوں؟"وہ چیخا۔"کیونکہ میں چاہتی ہوں تم صرف اور صرف میرے ہو کر رہو۔"اس نے اصل بات بتادی۔اسفر نے گہرا سانس لے کر اپنا غصہ ضبط کیا۔"میں صرف تمہارا ہی ہوں۔تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا؟"اس نے پوچھا تو نتاشہ کو وہ لمحہ یاد آیا تھا جب وہ نشے میں اسے چھوڑ کر تارا کی طرف بڑھا تھا۔"ایسی بات نہیں ہے۔میں بس یہ چاہتی ہوں کہ تارا ہماری زندگیوں سے دور چلی جائے۔میں اسے مزید برداشت نہیں کر سکتی۔تم اسے چھوڑ دو۔تبھی میں تم سے شادی کروں گی۔"اس کی بات سن کر اسفر پریشان ہوا۔"تم جیسا چاہتی ہو ویسا ہی ہو گا لیکن ابھی تمہیں تارا کو برداشت کرنا پڑے گا۔مجھے اس سے ایک کام نکلوانا ہے۔وہ کام ہو جیسے ہی ہو جائے گا میں اسے چھوڑ دوں گا۔"اسفر نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا۔"کونسا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کام؟"" یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔ میری منزل تم ہی ہو۔ تمہارے علاوہ اب میں کسی اور کا سوچ بھی نہیں سکتا۔" ایسے ڈائیلاگ مارنا تو اسفر کے پیچھے بس تھا۔ نتاشہ تو مطمئن ہو گئی تھی اب تارا کو رام کرنا باقی تھا۔ اس دن تارا یونیورسٹی میں بھی چپ چپ سی تھی۔ میکال اس کی خاموشی سے بھانپ گیا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی مسلہ ہے۔ "کیا ہوا اسٹار؟ اتنی خاموش کیوں ہو آج؟ کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں؟"" نہیں۔ تم اپنے کام سے کام رکھو۔" تارا نے کہا تو وہ منہ بنا کر رہ گیا۔ "اپنے کام سے کام رکھنے والا بندہ ہی نہیں ہوں میں۔ یہ فائیٹنگ جانتی ہو کیوں سیکھی میں نے؟"" کیوں؟"" برے لوگوں کی پٹائی کرنے کیلیے۔ تم بس نام بتاؤ مجھے اس شخص کا جس نے تمہیں دکھ دیا۔ پھر دیکھنا اس کا کیا حشر کرتا ہوں۔" تارا دھیرے سے ہنس پڑی۔ "دکھ تو نہیں ملا البتہ دھوکہ ملا ہے۔ لوگ جیسے اوپر سے نظر آتے ہیں ویسے ہی اندر سے کیوں نہیں ہوتے۔ اتنے منافق کیوں ہوتے ہیں۔" وہ پرسوچ لہجے میں بولی تھی۔ "مجھے لگتا ہے کچھ زیادہ ہی سیریس مسلہ ہے۔" میکال نے ناسمجھی سے کہا تھا۔ "نہیں اتنا بھی نہیں۔ تم خوامخواہ پریشان مت ہو۔ مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ اپنے مسلوں کو خود حل کر سکوں۔" وہ بشاشت سے بولی۔ "ڈیٹس لائک مائی بریو سٹار۔" میکال نے پرجوش لہجے میں کہتے ہوئے تالی بجائی تھی۔ تارا مسکرا دی تھی۔ میکال بھی کتنا عجیب تھا نا۔ بظاہر تو اس سے دشمنی کا دعویٰ کرتا تھا لیکن اسے ایک دوست کی طرح ٹریٹ کرتا تھا اور اپنی باتوں سے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیتا تھا۔ وہ واقعی بہت اچھا تھا۔ تارا دل ہی دل میں اس کی معترف ہو چکی تھی ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ گھر آئی تو اسفر کو اپنا انتظار کرتے دیکھ کر اس کے چہرے پر بےزاری کے تاثرات آئے تھے۔"دیکھو تارا تم جیسا سمجھ رہی ہو ویسا بالکل بھی نہیں ہے۔"وہ تیزی سے کہتا اس قریب آیا۔تارا نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور اسے دیکھا۔"لیٹس ٹاک لیٹر۔آئی ایم ٹائرڈ ناؤ۔"وہ کہہ کر جانے لگی جب اسفر نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔ "ڈونٹ ٹچ می۔"تارا نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔"شوہر ہوں میں تمہارا۔"وہ اس کی ناگواری دیکھ کر تپ گیا۔"شوہر؟"وہ ہنسی۔"یہ آپ کو اس وقت کیوں نہیں یاد آتا جب آپ دوسری عورتوں کے ساتھ

Posted On Kitab Nagri

راتیں گزارتے ہیں۔" تو یہ بات بھی اسے پتہ چل چکی تھی۔اسفر نے گہری سانس لی۔مطلب اب pl منانے سے کچھ نہیں ہونا تھا۔تارا اس کے بارے میں سب کچھ جان چکی تھی۔"اگر تم مجھے اپنے پاس آنے دیتی تو مجھے دوسری عورتوں کی ضرورت ہی کیوں پڑتی۔"اس نے بڑی ڈھٹائی سے اپنا قصور اس کے سر ڈال دیا۔"میں نے آپ سے کچھ وقت مانگا تھا اور آپ نے اپنی مرضی سے مجھے وقت دیا تھا۔اگر آپ کو یاد ہو تو لیکن آپ کو مجھ سے زیادہ میری دولت پیاری تھی۔ویسے یہ بھی ایک لحاظ سے اچھا ہی ہوا۔میری دولت نے میرا نسوانی وقار بچا لیا۔" وہ خود اذیتی سے بولی۔اسفر کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔"اب بھی تمہاری دولت ہی تمہیں مجھ سے بچا سکتی ہے۔" آخر کار اس نے اپنی اصلیت دکھا ہی دی۔"میں اب آپ کو ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دوں گی۔" وہ غصے سے تلملا اٹھی۔اسفر نے کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا۔"تو خود بچ کر دکھاؤ۔یہ مت بھولو کہ تم ایک کمزور سی عورت ہو۔میرا مقابلہ کرنے کا کبھی سوچنا بھی مت۔اگر میری بات مانو گی تو فائدے میں رہو گی۔" وہ اس کے چہرے کے قریب پھنکار رہا تھا۔"مجھے گھن آ رہی ہے آپ سے۔" وہ نفرت سے بولی تھی۔اسفر نے طیش میں آ کر اسے ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔وہ چیختی نیچے گری تھی۔اس کا گال سرخ ہو چکا تھا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔اسفر نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور دوبارہ خود سے لگا لیا۔وہ اپنی حوس کو مٹانے کیلیے اس پر جھکا تھا تارا نے پوری قوت سے اسے دھکا دیا۔"کتنے چاہیں؟" وہ سپاٹ لہجے میں پوچھنے لگی۔وہ فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔تارا کو اس سے محبت تو نہیں ہوئی تھی لیکن اب سخت نفرت ہو چکی تھی۔"ٹین تھاؤزنڈ ڈالرز۔" اسنے اپنی ڈیمانڈ بتائی۔تارا کو اسے یہ پیسے دینے ہی پڑے۔پھر اس نے ایک مہینہ تارا کو تنگ نہیں کیا تھا۔وہ دونوں ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی میلوں دور ہو چکے تھے۔جب تارا گھر پر ہوتی اس وقت اسفر باہر ہوتا اور جب تارا باہر ہوتی اسفر گھر سونے آ جاتا۔اگلے مہینے اس نے پہلے سے بڑھ کر پیسے مانگے تھے۔سکندر صاحب کے شاپنگ

Posted On Kitab Nagri

پلازے سے جتنی آمدن ہوتی تھی وہ ساری اس کے اکاؤنٹ میں ہی ٹرانسفر ہوتی تھی۔اسفر جتنے پیسے اس سے مانگتا وہ دے دیتی۔کچھ مہینے ایسے ہی گزر گئے۔بالآخر سارے پیسے ختم ہو گئے۔بابا کا بزنس بھی لاس میں جا رہا تھا۔اس پر پیسہ لگانے کی بجائے وہ اسفر کو پیسے دے رہی تھی جس کی وجہ سے اسے مزید نقصان پہنچ رہا تھا۔سکندر صاحب بھی پریشان ہو چکے تھے۔وہ اس سے پوچھتے تھے کہ وہ اتنے پیسے کہاں لگا رہی ہے اور اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تھا۔وہ خود سے رقم ڈال کر اپنے بھائی کے بزنس کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔آخر کار تنگ آ کر تارا نے اسفر کو پیسے دینے سے انکار کر دیا۔اسفر نے اس پر تشدد بھی کیا اور اس کے کپڑے پھاڑ دیے۔تارا نے مجبوراً وہ آخری رقم بھی اس کے حوالے کر دی جو بابا کے بزنس کو بچا سکتی تھی۔تشدد کے باعث اس کی حالت اتنی خراب ہو چکی تھی کہ وہ ایک ہفتہ یونی نہیں جا سکی تھی۔میکال کے فون کرنے پر اس نے کوئی بہانہ بنا دیا تھا لیکن جب وہ اتنے دن یونی نہ آئی تو وہ اس کے گھر آ گیا۔اس وقت تک اس کی حالت کچھ بہتر ہو چکی تھی لیکن میکال جان گیا تھا کہ کسی نے اسے مارا ہے۔لیکن تارا نے سیڑھیوں سے گرنے کا بہانہ بنا دیا تھا۔وہ نہیں چاہتی تھی میکال کو پتہ چلے کہ وہ کتنی بے بس ہو چکی ہے۔پھر اس کے ایک مہینہ بعد تک اس کا اسفر سے سامنا نہیں ہو سکا تھا۔اسفر بھی جان گیا تھا کہ تارا کے پاس پیسے ختم ہو چکے ہیں۔اب اسے وہ شاپنگ پلازہ اپنے نام لکھوانا تھا جو تارا کے نام تھا۔پھر اسے طلاق دے دینی تھی۔وہ ایک منصوبہ سوچ کر گھر آیا تو دروازہ پہلے سے کھلا ہوا تھا۔وہ حیران ہوتا اندر آیا۔ایک لڑکا تارا کو جھک کر بیڈ پر لیٹا رہا تھا۔تارا کی آنکھیں بند تھیں۔شاید وہ بے ہوش ہو گئی تھی اور وہ لڑکا اسے گھر لے کر آیا تھا۔اگر اس میں غیرت ہوتی تو وہ غصے میں آ جاتا لیکن اس میں تو غیرت مر چکی تھی۔بجائے اس کہ کے وہ آگے بڑھ کر معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرتا اس نے وہیں کھڑے ہو کر فون نکالا اور کیمرہ آن کر لیا۔اس نے ایسی پکس کھینچی تھیں جسے دیکھ کر کوئی بھی تارا کو بدکردار سمجھ سکتا تھا۔میکال کے جانے کے بعد وہ گھر آیا۔تارا اس

Posted On Kitab Nagri

وقت اٹھی ہوئی تھی۔اسے دیکھ کر اس نے نفرت سے نظریں پھیر لی تھیں۔"کون تھا وہ لڑکا؟" وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا تھا۔"آپ کو اس سے مطلب؟"تارا نے کچھ غلط نہیں کیا تھا وہ کیوں ڈرتی۔"وہی جس کے ساتھ تم رنگ رلیاں منا رہی تھی۔""الزام لگانے سے پہلے اپنا گریبان جھانک لیں۔""تم بھی مجھ سے مختلف نہیں ہو۔مجھے بد کردار کہتی ہو لیکن یہ تصویریں تمہاری بد کرداری کو ثابت کرتی ہیں۔سوچو اگر تمہارے گھر والے ان تصویروں کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔"اسفر نے پکس نکال کر اس کے سامنے کیں۔تارا کے دل میں غصے کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔"شرم نہیں آتی آپ کو۔اپنی ہی عزت کو خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔کچھ تو غیرت کا مظاہرہ کریں۔""مجھے تمہاری نصیحتیں نہیں بلکہ تمہاری دولت چاہیے۔""سب کچھ تو لے چکے ہیں آپ۔اب اور کیا چاہیے آپ کو۔"وہ اکتا کر بولی۔"تمہارے باپ نے جو شاپنگ مال تمہارے نام کیا تھا وہ چاہیے مجھے۔"وہ بے شرمی سے بولا۔تارا کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔اس کا اور کی ماں کی ساری زندگی کا انحصار اسی پلازے پر تھا۔اگر وہ یہ اسفر کو دے دیتی تو پھر وہ کیا کرتے۔اس نے انکار تو بہت کیا لیکن اسفر کے پاس بھی اسے مجبور کرنے کا طریقہ تھا۔بالآخر اس نے وہ شاپنگ مال بھی تارا سے چھین لیا۔اب وہ تارا کو طلاق دینا چاہتا تھا لیکن ایک خیال نے اسے روک دیا۔اس کا ایک دوست ایسے گروپ کو جانتا تھا جو لڑکیوں کو کال گرل بنا کر ان سے پیسے کماتا تھا۔وہ بھی ایک دو دفعہ ان کے اڈے پر گیا تھا۔اگر وہ تارا کو وہاں بیچ دیتا تو اسے بہت فائدہ ہو سکتا تھا۔ان سے ڈیل کر کے اگلے دن وہ تارا کے کمرے میں آیا۔"تیار ہو جاؤ۔ہمیں کہیں جانا ہے۔"وہ حکمیہ لہجے میں بولا۔"مجھے کہیں نہیں جانا۔""جب جانتی ہو کہ میرے سامنے تمہاری ایک نہیں چل سکتی تو انکار کرتی ہی کیوں ہو۔"اسفر نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا تھا۔تارا نے ضبط سے آنکھیں اور مٹھیاں بھینچ لیا تھیں۔ہر بار کی طرح اس دفعہ بھی اسفر نے اسے اپنا حکم ماننے پر مجبور کر دیا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی اسفر اسے کہاں لے جا رہا ہے۔اسے

Posted On Kitab Nagri

شاید اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اسے بیچ سکتا ہے۔ وہ تو جب اسفر نے اسے عجیب عجیب حلیوں والے لوگوں سے ملوایا تو اس کی چھٹی حس نے کسی گڑبڑ کا احساس دلایا۔ اس کا زور زور دھڑکنے لگا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرنے لگی تھی کہ جیسا وہ سوچ رہی ہے ویسا کچھ نہ ہو۔ "لڑکی تو بڑی کمال ہے۔" ایک شخص نے اسے ہوس بھری نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ تارا نے خوفزدہ ہو کر اسفر کو دیکھا۔ وہ بڑے سکون سے مسکرا رہا تھا۔ "یہ لیں۔ وعدے کے مطابق اب یہ آپ کی ہوئی۔ مجھے میرے پیسے دیں۔" وہ تارا کو ان کی طرف دھکیلتے ہوئے بولا تھا۔ ایک شخص نے تارا کو پکڑ لیا۔ وہ کانپتے ہوئے اپنا آپ چھڑوانے لگی۔ "اسفر...... یہ..... یہ سب کیا ہے؟ آپ مجھے ان لوگوں کے حوالے کیسے کر سکتے ہیں۔ میں بیوی ہوں آپ کی۔" وہ حواس باختہ سی کہنے لگی۔ اسفر نے جیب سے طلاق کے پیپرز نکال کر اس کے چہرے پر پھینکے۔ "یہ لو طلاق نامہ۔ اب سے تم میری بیوی نہیں ہو۔" وہ بے حسی سے بولا تھا۔ تارا ساکت رہ گئی تھی۔ ایک اسی طلاق کے دھبے سے ڈرتے ہوئے اس نے اسفر کے ساتھ اپنی زندگی خراب کی تھی۔ طلاق ایک لڑکی کیلیے کتنی بڑی اذیت ہوتی ہے یہ اسے آج پتہ تھا۔ اسی اذیت سے تو بچنے کیلیے وہ اسفر کی ہر بات مان رہی تھی۔ "نہیں اسفر۔ پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں۔" وہ پہلی دفعہ اس کے سامنے روئی تھی۔ اسفر کو اس کا گڑگڑانا سکون دے رہا تھا۔ وہ اپنے پیسے کر کر مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا اور تارا اسے پکارتی رہ گئی تھی۔ میکال نے اسفر اور تارا کو فلیٹ سے نکل کر کہیں جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ نجانے کس خیال کے تحت وہ ان کا پیچھا کرنے لگا۔ ایک سنسان سڑک پر بنی چار پانچ منزلہ عمارت کے سامنے انہوں نے گاڑی روکی تھی جس کا گراؤنڈ فلور کے سامنے والے حصے میں دیواروں کی بجائے ستون کھڑے تھے۔ اسفر اسے لے کر اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد میکال کی گاڑی بھی ان کے گاڑی کے ساتھ آ رہی تھی۔ اس نے اندر دیکھا لیکن کچھ نظر نہیں آیا تھا۔ اسفر تارا کو لے کر اوپر والی منزل پر جا چکا تھا۔ وہ ان کے یہاں آنے کی وجہ سوچ رہا تھا کہ اسے

Posted On Kitab Nagri

تارا کے چیخنے کی آواز آئی تھی۔وہ تیزی سے دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکلا اور عمارت کے اندر بھاگا۔اوپر جانے کیلیے دو راستے تھے۔ایک طرف سے اسفر بیگ پکڑے اسے نیچے اتر تا دکھائی دیا تھا لیکن اس کے ساتھ تارا نہیں تھی۔میکال کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ اصل معاملہ کیا ہے۔اسے اسفر پر شدید غصہ آیا تھا لیکن ابھی اسے تارا کو بچانا تھا۔وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اوپر آیا۔اسے کچھ لوگ نظر آئے تھے جو تارا کو زبردستی پکڑ کر کہیں لے جا رہے تھے۔وہ پھر بجلی بن کر ان پر ٹوٹا تھا۔تارا اس کے آنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو چکی تھی اور نہیں جان سکی تھی کہ اللہ نے اسے بچا لیا ہے۔اسفر پیسے رکھنے گھر آیا تو تارا کا فون بج رہا تھا۔اس نے دیکھا تو عرفہ بیگم کی کال تھی۔اس نے فون اٹھا کر ان سے یہ کہہ دیا کہ تارا اسے چھوڑ کر اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔یہی سن کر انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔انہیں تارا پر شک نہیں ہوا تھا کیونکہ انہیں اپنی تربیت پر پورا بھروسہ تھا لیکن اسفر کی بات اور اس کے لہجے نے انہیں اچھی طرح باور کروا دیا تھا کہ وہ اسفر کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر کے اس کی زندگی برباد کر چکی ہیں۔تارا کو ہاسپٹل ایڈمٹ کروا کر میکال سیدھا اس کے گھر گیا تھا تاکہ اسفر کو اس کے کیے کی سزا دے سکے لیکن اسفر اس وقت گھر نہیں تھا۔وہ نتاشہ کے ساتھ اپنی کامیابی کی خوشی منا رہا تھا۔جس گینگ کو اس نے تارا کی ڈیل کی تھی جب اسے خبر ہوئی کہ کسی نے اس لڑکی کو بچا لیا ہے تو گینگ کے لیڈر نے اسفر کو پکڑ کر لانے کا حکم دیا۔انہیں یہ لگا تھا کہ اسفر نے پیسے لینے کے بعد بیوی بھی بچا لی ہے جبکہ اسفر کے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم تھا کہ تارا کو کس نے بچایا ہے۔اس پر بہت زیادہ تشدد کیا گیا تھا۔اس نے بڑی مشکلوں سے ان لوگوں کو یقین دلایا کہ اسے تارا کے بارے میں کچھ نہیں پتہ۔وہ اسے اس قیمت پر چھوڑنے کیلیے راضی ہوئے تھے کہ وہ تارا کو واپس لا کر انہیں دے گا۔وہ مان گیا تھا۔ان کی نگرانی میں ہی وہ تارا کو ڈھونڈتا پاکستان آ گیا۔تارا اپنے گھر میں محفوظ تھی۔یہ جان کر اسفر کو سخت حیرت ہوئی تھی۔اور ساتھ پریشانی بھی۔اب اسے گینگ کے حوالے کرنا بہت

Posted On Kitab Nagri

مشکل تھا۔اس نے گینگ کے آدمیوں سے کچھ دن مانگے تھے اور اپنے منصوبے پر عمل کرنے لگا۔وہ اپنے گھر نہیں گیا تھا تاکہ ماں باپ کو اس کے آنے کا علم نہ ہو۔وہ خاموشی سے تارا کو اغوا کر کے اسے یہاں سے لے جانا چاہتا تھا۔ سب سے پہلے تو اس نے وہ شاپنگ پلازہ کسی کو بیچ ڈالا جسے اس نے تارا سے چھینا تھا۔اب تارا کبھی اپنی پراپرٹی واپس نہیں لے سکتی تھی کیونکہ وہ کسی اور کی ہو گئی تھی۔ سکندر صاحب کو جب یہ بات پتہ چلی تو انہوں نے شاپنگ مال پہنچنے کی جلد از جلد کوشش کی لیکن تب تک اسفر بیچ کر جا چکا تھا۔ان کے بھائی کی ایک نشانی ان سے چھن گئی تھی جسے وہ بہت مشکل سے سنبھال رہے تھے۔انہیں تارا پر غصہ تو آنا ہی تھا۔وہ یہی بات تارا سے پوچھنا چاہتے تھے کہ تارا نے شاپنگ مال کس کے نام کیا اور اس سے ہونے والی ساری آمدنی کہاں خرچ کر دی۔تارا نے جتنا ہو سکا انہیں بتا دیا تھا۔اب وہ ان کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔ سکندر صاحب کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔تارا انہیں اپنی بیٹی کی طرح عزیز تھی۔کاش وہ تارا سے اتنے لاپرواہ نہ ہوتے۔انہیں تو یہ سوچ سوچ کر شرمندگی ہو رہی تھی کہ آخرت میں وہ اپنے بھائی کو کیا جواب دیں گے۔ لیکن تارا کے لیے اسفر کو انہوں نے ہی چنا تھا۔اس سب کا زمہ ان پر بھی آتا تھا۔ عرفہ بیگم الگ شرمندہ تھیں۔وہ کئی بار تارا سے معافی مانگ چکی تھیں۔تارا نے اس بات کو قسمت کا لکھا سمجھ کر کسی سے گلا نہیں کیا تھا۔وہ صحیح سلامت اپنے گھر پہنچ چکی تھی اس کیلیے یہی کافی تھا۔اب اس نے ساری زندگی اکیلے گزارنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔"میں اس گھٹیا انسان کو چھوڑوں گا نہیں۔" بالاج تارا پر ہوئے مظالم کی داستان سن کر بھڑک اٹھا تھا۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا اسفر کو جان سے مار دے جس نے تارا کو تکلیف پہنچائی تھی۔اس کی ساری جائیداد چھین کر بھی اسفر کا دل نہیں بھرا تھا تو اسے کسی کو بیچ ڈالا۔اس بات کو جان کر بالاج کا خون کھول اٹھا تھا۔ "تم کچھ نہیں کرو گے۔" میکال اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو اسے میکال پر بھی غصہ چڑھا۔" تمہیں

Posted On Kitab Nagri

مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔" وہ ایک دفعہ پھر سے روڈ ہو چکا تھا۔ میکال نے سر جھٹکا۔" بالاج میں ہوں نا۔اسے میں دیکھ لوں گا۔ تم تارا کی طرف توجہ دو۔اس مشکل وقت میں تم ہی اس کی مدد کر سکتے ہو" میکال نے کہا تو بالاج کو وہ باتیں یاد آئیں جو وہ غصے میں تارا سے کہہ چکا تھا۔اب تو اس کا سامنا کرنے کی سکت بھی نہیں رہی تھی اس میں۔"میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ ہر مشکل میں اس کا ساتھ دوں گا لیکن میں نہیں کر پایا۔وہ اکیلی وہاں اسفر کے ظلم برداشت کرتی رہی اور میں نے ایک دفعہ بھی اس کی خبر نہیں لی۔" وہ دکھ سے بول رہا تھا۔اسے اب یہ پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے تارا سے کیوں رابطہ نہیں رکھا۔وہ اسے فون کرتی تھی لیکن وہ اٹھاتا نہیں تھا۔"جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔اب آگے کی سوچو۔اسے شوہر کو کھونے کا غم نہیں ہے لیکن ہر لڑکی کی طرح طلاق کا غم بہت زیادہ ہے۔ تمہیں اسے اس غم سے نکالنا ہے۔" میکال نے اس کا کندھا تھامتے ہوئے کہا تھا۔ بالاج سر جھکائے گہرا سانس بھر کے رہ گیا تھا۔"میں اب کوئی غم تارا کی طرف نہیں آنے دوں گا لیکن اسفر کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔اسے اپنے کیے کا حساب دینا ہو گا۔" وہ چبا چبا کر بولا تھا۔"وہ مسنگ ہے ابھی۔ میں اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جب ملے گا تو دیکھنا بہت برا حشر کروں گا میں اس کا۔ ٹرسٹ می۔" میکال نے اسے یقین دلایا۔ بالاج نے بغور اس کا چہرہ دیکھا تھا۔وہ تارا کی اتنی پرواہ کیوں کر رہا تھا۔ یہ سوال بالاج کے دماغ میں ابھرا تھا لیکن میکال کے بے تاثر چہرے نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دن میں ہی یہ خبر سارے خاندان میں پھیل چکی تھی کہ تارا کو طلاق ہو گئی ہے۔سب باری باری ان کے گھر آنے لگے تھے جیسے کوئی کسی کے مرنے پر تعزیت کرنے آتا ہے۔ کوئی اس بات پر تارا سے غم کا اظہار کرتا تو کوئی اس کے زخموں پر نمک چھڑکتا۔ زیادہ تر لوگوں کا یہ خیال تھا کہ تارا میں خرابی تھی تبھی طلاق ہوئی۔اس نے اپنا گھر بسانے کی کوشش نہیں کی۔ ماریہ، عرفہ بیگم کی سیکنڈ

Posted On Kitab Nagri

کزن تھیں تو ان کا خاندان بھی وہی تھا۔انہیں جب یہ بات پتہ چلی تو حیرت سے اسفر کو فون کیا۔اسفر نے انہیں یہ بتایا کہ تارا کا کسی لڑکے کے ساتھ چکر تھا۔تو اس نے طلاق دے دی۔ پھر ماریہ بیگم نے یہ بات سارے خاندان میں پھیلا دی تھی۔اسفر کو سب صحیح سمجھنے لگے تھے اور تارا کو بد کردار۔ ہر طرف یہی چہم گوئیاں ہونے لگی تھیں۔ اور کچھ لوگوں نے تو عرفہ بیگم کو دبے لفظوں میں یہ بھی کہا تھا کہ ان کی بیٹی بد کردار ہے۔یہ دکھ ایک ماں کیلیے بہت بڑا ہوتا ہے۔ان کی بیٹی معصوم ہوتے ہوئے بھی بدنام ہو رہی تھی اور اسفر سب کچھ کر کے بھی پاکباز ٹھہرایا جا رہا تھا۔وہ کیسے سب کو اپنی بیٹی کی معصومیت کا یقین دلاتیں۔وہ دکھ کی انتہا پر تھیں۔تارا کو کبھی لوگوں کی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں لیکن اس کے کردار پر اٹھنے والے سوالوں نے تارا جیسی مضبوط دل کی لڑکی کو بھی رونے پر مجبور کر دیا تھا۔اس نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی طلاق سے بچنے کی۔ وہ ساری زندگی اسفر جیسے برے شخص کے ساتھ گزارنے کا ارادہ بھی کر چکی تھی۔ پھر کہاں اس کی غلطی تھی۔ لوگ اسے کیوں نہیں سمجھ رہے تھے۔بس جو سنا اس پر یقین کر لیا۔وہ عورت ہونے کی وجہ سے بدنام ہو رہی تھی۔آج پہلی بار اس نے اللہ سے شکوہ کیا تھا کہ اللہ نے اسے ایک کمزور سی عورت کیوں بنایا۔وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر پا رہی تھی۔اسی لیے اسے رونا آ رہا تھا۔ لیکن بالاج سے اس کی بے بسی دیکھی نہیں جا رہی تھی۔وہ ابھی تک اس کا سامنا نہیں کر پایا تھا لیکن آج تارا کو روتے دیکھ کر اس کا دل دکھ سے بھر گیا تھا۔ "کیوں رو رہی ہو تارا؟" وہ ذرا سخت لہجے میں پوچھنے لگا تھا۔تارا جو ٹیرس پر ریلنگ تھامے کھڑی رو رہی تھی اس کی آواز پر چونکی تھی۔اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو وہ اس کے ساتھ تھا۔ "بہت سی وجوہات اکٹھی ہو چکی تھیں رونے کیلیے تو میں نے سوچا رو کر دل ہلکا کر لوں۔" وہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی اور زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔ بالاج کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔اس کے رونے کی ایک وجہ تو وہ بھی تھا۔ "مت روؤ۔" وہ ملتجی ہوا۔ "آنسو خود بخود

Posted On Kitab Nagri

آئے جا رہے ہیں تو میں کیا کروں؟" آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔ بالاج نے آہستہ سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔ بالاج کئی لمحے اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑا رہا تھا۔ آج کتنے عرصے بعد وہ اس کے پاس تھی۔ اس کے دل کو کچھ سکون ملا تھا۔ "بس چپ ہو جاؤ۔ رونے سے انسان مزید کمزور پڑتا ہے۔ اور میں تمہیں کمزور نہیں دیکھ سکتا۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ تارا سوں سوں کرتی پیچھے ہٹ کر آنسو صاف کرنے لگی تھی۔ "میں کمزور ہی ہوں بالاج۔ لیکن یہ بات مجھے اب سمجھ آئی ہے۔ عورت کبھی مضبوط نہیں ہو سکتی۔" وہ مایوسی سے بولتی چہرہ پھیر گئی تھی۔ "تم بہت غلط سوچ رہی ہو تارا۔ اپنا آپ بھول رہی ہو۔ یاد کرو تم کون تھی۔ تم وہ تھی جو اگلے بندے کو ایک گھوری سے ہی چپ کروا دیتی تھی۔ تمہیں لوگوں کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ تم ایک مضبوط دل اور پختہ کردار کی لڑکی تھی اور ہمیشہ رہو گی۔ تم نے کچھ غلط نہیں کیا تو پھر پریشانی کس بات کی۔ لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے۔ تم ان کی باتوں کو دل پر کیوں لے رہی ہو؟" بالاج کی ایک ایک بات تارا کے دل میں اترتی اسے پر سکون کر گئی تھی۔ "تم تو سمجھدار بھی بہت ہو گئے ہو۔" بالآخر وہ پورے دل سے مسکرائی تھی۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر بالاج کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔ وہ گھبرا کر نظریں پھیر گیا تھا۔ "تمہیں پتہ ہے میں نے وہاں تمہیں کتنا مس کیا۔" تارا نے اپنے دل کی بات بتائی۔ "سوری......" بالاج شرمندگی سے نظریں جھکائے بولا۔ "کس لیے؟" تارا نے تعجب سے پوچھا۔ "میں نے دو سال تم سے کوئی رابطہ نہیں رکھا۔ تم سے بدگمان ہو گیا۔ اور اس دن تمہیں وہ باتیں کہیں جنہیں سن کر تم ہرٹ ہوئی۔ آئی ایم رئیلی سوری۔" وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتا تارا کو بہت پیارا لگا تھا۔ "ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا لیکن یاد رکھنا آئندہ ایسا کبھی مت کرنا۔" تارا اس کا تھوڑا سا ہی ساتھ پا کر پھر سے اپنی ٹون میں لوٹ آئی تھی۔ بالاج نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔ "ساری دنیا مجھ سے منہ موڑ لے مجھے پرواہ نہیں لیکن اگر بالاج سکندر مجھ سے ناراض ہو جائے تو میرا دل بے

Posted On Kitab Nagri

سکون ہو جاتا ہے۔" وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ بالاج سے کیا کہہ رہی تھی۔ شاید وہ ابھی بھی محبت کی پہیلی سمجھ نہیں پائی تھی لیکن بالاج جسے کم عمری میں ہی محبت کا زخم لگ چکا تھا اس بات کی گہرائی کو محسوس کر چکا تھا۔ یہ بات بالاج کے دل کا سر شار کر گئی تھی۔ "آئیندہ میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دوں گا بلکہ تمہارے ہر دکھ کا ازالہ کروں گا۔ تمہارے ساتھ جتنا برا ہونا تھا ہو چکا اب اسفر کی باری ہے۔ تمہارے ایک ایک آنسو کا حساب لوں گا میں اس سے۔ اس کا انجام بہت برا ہو گا۔" تارا بالاج کی آنکھوں میں اس قدر جنونیت دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔ بے اختیار اسے دو سال پہلے والا چاند یاد آیا تھا جو کمزور سا تھا اور اب وہ کتنا بدل گیا تھا۔ "چاند......!" اس نے حیرت سے پکارا تھا۔ "ہمم...." بالاج نے ایک ابرو اچکائی۔ "خبردار جو تم نے کچھ الٹا سیدھا سوچا بھی۔ مجھے بدلہ نہیں لینا۔ اللہ اسفر کو خود پوچھے گا۔ تم اس معاملے میں نہ ہی پڑو تو بہتر ہے۔" وہ سمجھانے وال

"چاند......!" اس نے حیرت سے پکارا تھا۔ "ہمم...." بالاج نے ایک ابرو اچکائی۔ "خبردار جو تم نے کچھ الٹا سیدھا سوچا بھی۔ مجھے بدلہ نہیں لینا۔ اللہ اسفر کو خود پوچھے گا۔ تم اس معاملے میں نہ ہی پڑو تو بہتر ہے۔" وہ
سمجھانے والے انداز میں بولی۔ "اوکے جیسے تمہاری مرضی۔" بالاج بظاہر تو اس کی بات مان گیا تھا لیکن دل ہی دل میں وہ اسفر کو سزا دینے کا پکا ارادہ کر چکا تھا۔ اس ارادے کر ترک کرنا اب اس کیلیے ناممکن ہی تھا۔

---ہانیہ آج اکیلی یونی آئی تھی۔ بالاج کسی ضروری کام کی وجہ سے آؤٹ آف سٹی تھا۔ وہ دونوں اکٹھے ہی یونی آتے جاتے تھے۔ لیکن آج ہانیہ ڈرائیور کے ساتھ آئی تھی۔ ابھی چھٹی کا وقت تھا۔ وہ مین گیٹ سے نکل کر ڈرائیور کا انتظار کرنے لگی لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔ وہ

Posted On Kitab Nagri

بے زاری سے ادھر ادھر نظریں پھیرنے لگی جب سامنے سے اسے ثاقب آتا دکھائی دیا تھا۔اس کا سانس سوکھ گیا تھا۔وہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہٹی تھی "اللہ جی پلیز مجھے بچا لیں۔" وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگی تھی۔"جان من بہت بھاگ لیا مجھ سے۔اب بس کرو۔" وہ خباثت سے بولتا اس کے قریب آیا اور اس کی کلائی کو سختی سے جکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔ہانیہ کو لگا تھا جیسے اس کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔وہ تکلیف سے آنکھیں بھینچ گئی تھی۔ لیکن ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں تھا۔وہ جان گئی تھی کہ ثاقب اس کے ساتھ بہت برا کرنے والا ہے۔اس کا دل خوف کے مارے کانپنے لگا تھا۔وہ کسی بے جان لاش کی طرح اس کے ساتھ گھسیٹتی چلی جا رہی تھی۔ہانیہ نے جب ثاقب سے ملنے سے انکار کیا تھا تب سے وہ غصے کی آگ میں جل رہا تھا اور اسے سزا دینے کا موقع ڈھونڈ رہا تھا۔اور آج اسے یہ موقع مل گیا تھا۔ بالاج یہاں نہیں تھا۔اس نے طانیہ بیگم کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ ڈرائیور کو نہ بھیجیں۔وہ ہانیہ کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔طانیہ بیگم کو بھلا کیا اعتراض تھا۔وہ تو خوش تھیں کہ ان کا داماد ہانیہ سے ملنے کو بے تاب رہتا ہے۔وہ اسے محبت سمجھ رہی تھیں جو اصل میں نفرت تھی۔ثاقب جب ہانیہ کو اپنی گاڑی کے قریب لایا جو قدرے سنسان جگہ پر کھڑی تھی تو ہانیہ نے گھبرا کر خود کو چھڑوانا چاہا۔"چھوڑیں۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔" وہ کانپتے ہوئے بولی تھی۔ثاقب نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر دے مارا تھا۔وہ جلتے گال کے ساتھ چیختی نیچے گری تھی۔اس کی کہنی زمین پڑے ایک نوکیلے پتھر پر لگی تھی اور بری طرح زخمی ہو گئی تھی۔تکلیف اتنی تھی کہ وہ رو بھی نہیں پا رہی تھی۔بس آنسو پلکوں کی باڑ سے ٹوٹتے خاموشی سے گالوں پر بہنے لگے تھے۔اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔ثاقب نے اسے بازو سے پکڑ کر اوپر کھینچا تھا۔"اب بولو۔ کرو گی میری بات سے انکار؟" وہ غرایا تھا۔"ہاں۔" وہ ہٹ دھرمی سے بولی تھی۔اس کی آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں ابھر رہی تھیں۔ثاقب نے طیش میں آ کر دوسری دفعہ اس پر ہاتھ اٹھا دیا تھا۔ہانیہ ڈر کر آنکھیں بند کر گئی

Posted On Kitab Nagri

تھی لیکن تھپڑ اس کے گال پر نہیں پڑا تھا۔اس نے حیرت سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ساکت رہ گئی تھی۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔وہ بے اختیار سوچنے لگی تھی۔وہ میکال تھا جس نے ثاقب کا ہاتھ درمیان میں ہی روک لیا تھا۔وہ یہاں سے گزر رہا تھا جب اس کی نظر ایک لڑکے پر پڑی تھی جو کسی لڑکی کو زبردستی کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف لے کر جا رہا تھا۔ہانیہ کی پشت اس کی طرف تھی اس لیے وہ اسے پہچان نہیں سکا تھا۔پھر بھی وہ اس کی مدد کرنے کو تیار ہو گیا تھا۔یہ تو اس کا نصب العین تھا۔اس نے گاڑی روک کر دروازہ کھولا اور ان کی طرف بڑھا۔لیکن تب تک ثاقب ہانیہ کو ایک تھپڑ لگا چکا تھا۔اور جب میکال کی نظر ہانیہ کے چہرے پر پڑی تو اس کا دل کیا ثاقب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔جب ثاقب نے دوسری دفعہ ہانیہ کو مارنا چاہا تو اس نے ثاقب کا ہاتھ روک لیا تھا۔ثاقب نے غصے سے اسے گھورا لیکن زیادہ دیر ایسا نہیں کر سکا تھا۔میکال کے ایک مکے نے ہی اس کا منہ پیچھے کی جانب پھیر دیا تھا۔وہ گھومتا ہوا نیچے گرا تھا۔ہانیہ منہ پر ہاتھ رکھے خوفزدہ سی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔میکال نے آؤ دیکھا نا تاؤ بس ثاقب کو مارنے لگا۔ثاقب کے دو دانت ٹوٹ گئے۔سارا جبڑا ہل کر رہ گیا۔آنکھوں پر نیل پڑ گئے جب ناک پر ایک مکا پڑا تو وہ لڑکیوں کی طرح چیخنے لگا۔میکال پیچھے ہٹ کر استہزائیہ مسکرایا۔بس یہیں تک تھی اس کی مردانگی۔"ابے سالے تو ہوتا کون ہے مجھے مارنے والا۔"ثاقب بھڑکتا ہوا زمین سے اٹھا تھا۔ہاتھ پاؤں سے میکال کا مقابلہ کرنے کی ہمت تو تھی نہیں اس کی بس زبان سے ہی کر سکتا تھا۔"اور تم کون ہوتے ہو ایک لڑکی کے ساتھ دست درازی کرنے والے؟ ہاں" میکال نے اس کا گریبان پکڑ کر اسے جھنجھوڑا۔"یہ لڑکی میری بیوی ہے۔میں اس کے ساتھ زبردستی کروں یا ماروں تمہیں اس سے کیا ہے۔"وہ مغرور لہجے میں بولا تھا۔بیوی کا لفظ سن کر ثاقب کے گریبان پر میکال کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔اس کا دل رک گیا تھا۔وہ کچھ پل کیلیے ساکت رہ گیا تھا پھر اس نے بے یقینی سے ہانیہ کی

Posted On Kitab Nagri

طرف دیکھا تھا۔ نجانے کیوں ہانیہ نے نظریں چرالی تھیں حالانکہ اس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ میکال کا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا تھا۔ اس کی محبت کسی اور کی بیوی تھی۔ کسی اور کے نصیب میں تھی۔ لیکن وہ تو شروع سے ہی اپنی قسمت خود بناتا آیا تھا۔ جو چیز اسے پسند آجاتی وہ اسی کی ہوتی تھی۔ وہ اپنی چیزوں کو لے کر بہت پوزیسو تھا۔ یہ تو پھر اس کی محبت تھی۔ وہ بالاج کی طرح ناامید ہو کر پیچھے نہیں ہٹا تھا۔ ہانیہ کو اسی کا ہونا تھا۔ وہ اسے ہر قیمت پر حاصل کر کے رہے گا۔ اسے خود پر یقین تھا۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ سنبھل چکا تھا۔ اس نے گہرا سانس کھینچتے ہوئے ثاقب کا گریبان چھوڑ دیا۔ "اچھا..... تو پھر مارو اسے۔" وہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر چیلنج کرتے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔ ہانیہ نے تعجب سے اسے گھورا تھا۔ وہ ثاقب کو اسے مارنے کی اجازت کیوں دے رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی جبکہ ثاقب کو ساتھ سمجھ آچکی تھی کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے ہانیہ کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا تھا۔ وہ تذبذب کا شکار ہو گیا۔ "نہیں۔ لگاؤ نا ہاتھ اسے۔ میں بھی دیکھوں کتنی ہمت ہے تم میں۔" میکال طنزیہ لہجے میں بولا تو ثاقب بھی طیش میں آگیا اور غصے سے ہانیہ کی طرف بڑھا۔ میکال ایک قدم آگے ہوا اور ثاقب کے بازو میں اپنا بازو ڈال کر اس کے گھٹنے پر پاؤں سے اتنی زور کی کک ماری کہ وہ ہوا میں پلٹی کھاتا زمین پر گرا تھا۔ ہانیہ کو تو یہ کسی فلم کا فائٹنگ سین لگا تھا۔ وہ ایک ٹک سی میکال کو دیکھے گئی۔ میکال نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر جھک کر ایک پنجے اور گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے ثاقب پر جھکا۔ "آئندہ اگر یہ ہاتھ کسی بھی لڑکی کو تکلیف پہنچانے کا باعث بنے نا تو انہیں کاٹنے میں ذرا دیر نہیں لگاؤں گا۔" وہ چبا چبا کر بولا اور اس کی گردن پر وار کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔ ہانیہ نے ڈر کر دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ میکال اٹھ کر اس کی طرف آیا۔ وہ تھوک نگلتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔ میکال کے تیور ہی اتنے خطرناک لگ رہے تھے۔ "چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔ "ن..... نہیں۔ میں خود چلی جاؤں گی۔" وہ ہکلائی۔ یہ پہلی دفعہ براہ راست اس کی آواز سنی تھی میکال

Posted On Kitab Nagri

نے۔"اچھا ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے کیسے جاؤ گی؟"میکال نے بازو سینے پر باندھے۔ہانیہ نے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ ڈرائیور کا کہیں نام و نشان نہیں تھا۔"کیب سے چلی جاؤں گی۔"وہ نروس سی بولی۔"مجھ سے زیادہ کیب والے پر بھروسہ ہے تمہیں؟"میکال نے تیوری چڑھا کر پوچھا۔"نہیں.... میرا وہ مطلب نہیں تھا۔""تو پھر چلو میرے ساتھ۔احسان عظیم ہو گا تمہارا مجھ پر۔"وہ اسے کلائی سے پکڑ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔ہانیہ تو اس کے اس رویے پر حیران تھی۔وہ کیوں اس کی اتنی پرواہ کر رہا تھا۔ثاقب کو کتنا سخت مارا تھا اس نے اور ہانیہ کی کلائی کو کتنی نرمی سے پکڑا تھا۔اور جب اسے پتہ چلا تھا کہ وہ ثاقب کی بیوی ہے تو اس کی آنکھوں میں کتنی بے یقینی تھی۔یہ سب باتیں اسے الجھا رہی تھیں۔وہ اپنی تیز دھڑکنوں کو سنبھالتی میکال کے ساتھ چل رہی تھی۔میکال نے اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر دروازہ بند کیا اور دوسری طرف آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ہانیہ بے چینی سے لب چباتی اور انگلیاں مروڑتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔"کیا نام ہے تمہارے شوہر کا؟"گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے میکال نے بڑے ضبط سے پوچھا تھا۔ہانیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔"میں نے کچھ پوچھا ہے؟"وہ سخت لہجے میں بولا۔"ثاقب۔"وہ منمنائی۔"زبردستی کیوں کر رہا تھا؟"دوسرا سوال۔ہانیہ کو پھر سے چپ لگ گئی"تم خوش ہو اس کے ساتھ؟"میکال نے اسے غور سے دیکھا تھا۔ہانیہ کچھ پل کیلیے ساکت ہوئی تھی پھر نظریں چرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔میکال کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔ہانیہ اس رشتے سے خوش نہیں تھی مطلب اب تو اس کا چانس بڑھ گیا تھا۔"پہلے بھی تمہیں یہ ایسے ہی مارتا ہے؟"وہ تفتیشی انداز میں پوچھ رہا تھا۔ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔میکال مر سمرائز ہو کر رہ گیا تھا۔"ہاں بہت مارتے ہیں۔مجھے بہت درد ہوتا ہے۔"وہ نجانے کیوں اسے یہ بتانے لگی تھی۔میکال کو ثاقب پر مزید غصہ چڑھا۔"تو تم اپنے پیرنٹس کو بتاتی کیوں نہیں؟""ماما کہتی ہیں اگر میں نے کوئی غلط قدم اٹھایا تو میری رخصتی نہیں ہو گی اور میں ساری زندگی ماں باپ کر گھر بیٹھی

Posted On Kitab Nagri

رہوں گی۔لوگ مجھے باتیں سنائیں گے۔" وہ روتے ہوئے معصومیت سے بتارہی تھی۔میکال کواس کی ماں کی فرسودہ سوچ پرافسوس ہوا تھااور یہ جان کر خوشی بھی ہوئی تھی کہ ہانیہ کی رخصتی ابھی نہیں ہوئی تھی اوراب اس نے ہونے بھی نہیں دینی تھی۔میکال کے دل کو کچھ حوصلہ ملا تھا۔وہ ہانیہ کو بتاناچاہتا تھا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرنے لگا ہے۔اسے پانے کیلیے وہ کسی کا قتل بھی کر سکتا ہے۔وہ اسے یہ باور کروادیناچاہتا تھا کہ وہ صرف اسی کی ہے لیکن پھر رک گیا۔ابھی ہانیہ کسی اور کی بیوی تھی۔وہ چاہ کر بھی اس پر کوئی حق نہیں جتاسکتا تھا۔پہلے اسے ثاقب کو اپنے اور ہانیہ کے بیچ سے ہٹانا تھا۔پھر محبت کا اظہار کرنے کیلیے تو ساری زندگی پڑی تھی۔وہ سوچوں میں گم تھا تبھی اس کی نظر ہانیہ کے زخمی بازو پر پڑی۔آستین اوپر ہونے کی وجہ سے زخم واضح دکھائی دے رہا تھا۔میکال نے یکدم گاڑی کو بریک لگائی۔ہانیہ نے تعجب سے اسے دیکھا۔"یہ کیاہوا ہے؟" وہ اس کا بازو پکڑ کر چیک کرنے لگا۔"ک....کچھ نہیں۔"ہانیہ نے گھبرا کر اپنا بازو چھڑوایا۔"تم سے اس کا بدلہ بھی لوں گا۔"اس نے تصور میں ثاقب سے کہااور گاڑی سٹارٹ کرکے ایک ہاسپٹل کی طرف موڑلی۔

اسلام علیکم!

اگرآپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھاہوا دنیا تک پہنچاناچاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔

اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اسلام علیکم بابا۔" بالاج نے سکندر صاحب کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا۔"وعلیکم السلام۔ہو گیا کام؟"سکندر صاحب نے اسے بزنس کے سلسلے میں اسلام آباد بھیجا تھا۔وہ ابھی پڑھ رہا تھا اس لیے ریگولر لی آفس ورک نہیں کرتا تھا لیکن سکندر صاحب اسے آفس کا تھوڑا بہت کام کرنے کو کہہ دیتے تھے تاکہ اسے جلدی بزنس کی سمجھ آسکے۔وہ گزشتہ دو سالوں میں بہت زمہ دار بھی ہو چکا تھا۔سکندر صاحب اسے جو کام دیتے اسے پورا کر کے دم لیتا تھا۔"جی ہو گیا یہ لیں۔"اس نے فائل کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔"گڈ۔بیٹھو۔ایک اور کام بھی ہے تمہارے لیے۔"وہ انٹر کام اٹھاتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولے تو وہ کرسی پر بیٹھ کر بیزاری سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔سکندر صاحب کافی لانے کا حکم دے کر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔بالاج سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا تھا۔"تمہیں ثاقب کا سارا بائیو ڈیٹا معلوم کرنا ہے۔وہ کہاں آتا جاتا ہے۔کن لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا

Posted On Kitab Nagri

کے اس کا اور کیسی عادات کا مالک ہے وہ۔ مطلب سب کچھ۔" وہ حکمیہ لہجے میں بولے تھے۔ بالاج کو ان کے فیصلے پر حیرت ہوئی تھی۔ وہ تو اپنی بیوی کی بات پر اندھا یقین کر کے ہانیہ کا نکاح ثاقب سے کر چکے تھے اب کیوں اس کے بارے میں چھان پھٹک کروانا چاہتے تھے۔ "دراصل میں بہت ڈر گیا ہوں۔ جو کچھ تارا کے ساتھ ہوا اس نے مجھے اس بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں اب آنکھیں بند کر کے کسی غیر پر یقین نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسے کسی کے حوالے اپنی بیٹی کروں گا۔ بظاہر تو ثاقب اچھا لڑکا ہے لیکن غیب کا علم تو کوئی نہیں جانتا۔ عمران بھائی کو کتنا اعتماد تھا اپنے دوست پر اور ان کے بیٹے پر لیکن نتیجہ دیکھ لو کیا نکلا۔ اسفر جیسا نظر آتا تھا ویسا نہیں تھا۔ اگر ثاقب بھی ایسا نکلا تو میری بیٹی کی زندگی برباد ہو جائے گی۔ تمہاری ماں اب ہانیہ کی رخصتی کرنا چاہتی ہیں لیکن میں پہلے ایک دفعہ تسلی کرنا چاہتا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔ کاش وہ نکاح سے پہلے ایسا سوچ لیتے۔ بالاج نے دل میں سوچا تھا۔ لیکن خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا تھا۔ وہ خوش تھا کہ بابا کے ذہن میں یہ خیال آیا۔ ہانیہ کی زندگی برباد ہونے سے بچانے کیلیے اس کے پاس یہی موقع تھا۔ "میں آپ کے فیصلے کو سراہتا ہوں۔ بہت جلد آپ کو ثاقب کے بارے میں تمام معلومات دے دوں گا لیکن ایک بات جو میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اگر ثاقب کے متعلق کوئی قابل اعتراض بات نکل آئی تو کیا آپ رخصتی روک دیں گے۔" اسنے ابرو اچکا کر سوال کیا۔ "ہمم۔ رخصتی بھی روک دوں گا اور خلع کیلیے کورٹ سے بھی رجوع کروں گا۔ مجھے لوگوں کی باتوں کا ڈر نہیں۔ مجھے بس اپنی بیٹی کو محفوظ زندگی فراہم کرنی ہے۔ وہ میرے لیے بوجھ نہیں جسے میں جلد از جلد اپنے سر سے اتارنے کی کوشش کروں۔ وہ رحمت ہے میرے لیے۔ پہلے میں اسی وجہ سے چپ تھا کہ ثاقب تمہاری ماں کی انتخاب تھا۔ میرے پاس اس کے فیصلے پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی لیکن اگر کوئی وجہ نکل آئی تو آخری فیصلہ میرا ہی ہو گا۔" وہ اٹل لہجے میں بولے تھے۔ بالاج نے متاثر ہوتے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔ اب اسے چن چن کر ثاقب کی

Posted On Kitab Nagri

خامیاں ڈھونڈنی تھیں۔دو سال سے ہانیہ کتنی چل چپ سی ہوگئی تھی۔وہ اس پرانی ہانیہ کو بہت یاد کرتا تھا جو اس کے ساتھ شرارتیں کرتی تھی۔"ہانی دیکھنا میں دوبارہ سے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ لے آؤں گا۔"وہ سوچ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے ہانیہ کے زخمی بازو پر ڈریسنگ کر کے انجیکشن بھی پریسکریپشن میں لکھ دیا تھا۔جب نرس انجیکشن لے کر اس کے قریب آئی تو اس کی لمبی سرنج دیکھ کر ہانیہ نے ڈرتے ہوئے تھوک نگلا اور انجیکشن لگوانے سے صاف انکار کر دیا۔وہ خوفزدہ سی نفی میں سر ہلاتی میکال کو بالکل کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی پھر میکال نے بھی اسے بچوں کی طرح بہلا کر انجیکشن لگوایا تھا۔درد کی وجہ سے وہ جو بمشکل آنسو روک رہی تھی پھر سے رونے لگی۔میکال نے اس کے آنسو بڑی نرمی سے اپنی انگلیوں پر چن لیے تھے۔اس ہر انداز میں نرمی، محبت اور عزت تھی۔ہانیہ کا دل شدت سے اس انداز کو ہمیشہ کیلیے مانگنے لگا تھا۔واپسی کے سفر پر وہ سارا رستہ میکال اور ثاقب کا موازنہ کرتی آئی تھی۔میکال ہر لحاظ سے بیسٹ تھا۔"سنو!"جب گھر آیا تو وہ گاڑی سے اترنے لگی لیکن میکال نے اسے پکار لیا۔"لوگوں کے ڈر سے اپنی زندگی خراب مت کرو۔اپنے حق کیلیے لڑنا سیکھو۔خود پر بھروسہ رکھو۔تم خود جو اپنے لیے کر سکتی ہو وہ کبھی کوئی دوسرا تمہارے لیے نہیں کر سکتا۔سمجھ آئی۔"وہ رسانیت سے سمجھاتا سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا۔ہانیہ کچھ لمحے اس کی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر سر اثبات میں ہلا گئی۔میکال مسکرا دیا۔"گڈ گرل۔"ہانیہ اس کی مسکراہٹ سے بمشکل نظریں پھیرتی گاڑی سے نکل گئی اور جب تک گیٹ سے اندر داخل نہ ہوئی میکال اسے دیکھتا رہا تھا۔وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو طانیہ بیگم وہیں موجود تھیں۔وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئیں۔"تم اتنی جلدی کیسے آگئی۔ثاقب نے تو کہا تھا وہ کچھ دیر کیلیے تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔"اس بات پر ہانیہ نے زخمی نگاہوں سے انہیں دیکھا اور کوئی جواب دیے بنا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔"ہانی.....میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟ثاقب کہاں ہے؟"طانیہ

Posted On Kitab Nagri

اس کے رویے پر ناگواری سے بولی تھیں۔"ماما آپ کو ہر وقت ثاقب کی پڑی رہتی ہے۔ کبھی میرا خیال نہیں آیا آپ کو۔"وہ پھٹ پڑی۔شاید میکال کی بات کا اثر تھا۔طانیہ بیگم تو اس کے لہجے پر دنگ رہ گئی تھیں۔"یہ تم کیسے بات کر رہی جو مجھ سے۔لگتا ہے ساری تمیز بھول گئی ہو۔ثاقب کے ساتھ بھی ایسے ہی بدتمیزی کی ہو گی تم نے۔"وہ غصے سے بولیں۔"میری اتنی مجال کہاں آپ کے بھتیجے کے سامنے کچھ بول سکوں۔نہ بول کر بھی تھپڑ پڑتے ہیں۔اگر کچھ بول گئی تو میری لاش ہی ملے گی آپ کو۔"وہ تلخ لہجے میں بول رہی تھی۔طانیہ بیگم کو اس کی زہنی حالت پر شک ہوا تھا۔"کیا بکواس کر رہی ہو۔دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا۔""میں جانتی تھی آپ مجھ پر یقین نہیں کریں گیں۔"وہ سر جھٹک کر آگے بڑھی۔"رکو"طانیہ بیگم اس کے قریب آئیں۔"یہ جو ابھی بکواس کر رہی تھی اس کی وضاحت کرنا پسند کرو گی ذرا۔"وہ اس کی بات پر حقیقتاً الجھ چکی تھیں۔وہ جتنی بھی سخت دل ماں تھیں لیکن یہ کبھی نہیں برداشت کر سکتی تھیں کہ ثاقب ان کی بیٹی ساتھ برا سلوک کرے۔انہیں ابھی تک ہانیہ کی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔ان کی نظر میں ثاقب سے شریف لڑکا تو اس دنیا میں نہیں تھا۔وہ بھلا کیسے ہانیہ کو تکلیف دے سکتا تھا۔"یہ دیکھیں۔"ہانیہ نے اپنے گال سے دوپٹہ ہٹا کر انہیں جن پر ابھی بھی سرخ انگلیوں کے ہلکے ہلکے نشان تھے۔اسے تھپڑ پڑے کافی وقت گزر چکا تھا لیکن پھر بھی طانیہ بیگم جان گئی تھیں کہ ہانیہ سچ کہہ رہی ہے۔"یہ.....یہ ثاقب نے کیا؟"وہ ششدر سی پوچھنے لگیں۔"زیادہ پریشان مت ہوں۔اب تو میں عادی ہو چکی ہوں۔آخر دو سال سے اس کے تھپڑ کھاتی آ رہی ہوں اور یہیں بس نہیں۔وہ مجھے ہر طرح کی تکلیف دے چکا ہے۔یہ دیکھیں۔یہ زخم بھی اسی نے مجھے دیا اور....اور یہ والا بھی دیکھ لیں۔"ہانیہ نے ثاقب کا سارا کچا چٹھا کھولتے ہوئے اپنے بازو پر لگا زخم بھی دکھایا اور اپنے کندھے سے قمیض کو ذرا سا سرکایا جہاں سیگریٹ کے جلے ہوئے نشان تھے۔اب تو وہ کافی مندمل ہو چکے تھے لیکن یہ دیکھ کر طانیہ بیگم کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔انہیں اب

Posted On Kitab Nagri

پوری طرح یقین آچکا تھا کہ یہ ثاقب نے ہی کہا تھا۔انہیں ثاقب اور زارا پر شدید غصہ آیا تھا۔وہ لب بھینچ کر کچھ کہے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئیں جب کہ ہانیہ پر اسرار سا مسکرا دی۔"شکریہ میکال۔مجھے ہمت دینے کیلیے۔"وہ زیر لب میکال سے مخاطب ہوئی تھی۔دوسری جانب طانیہ بیگم زارا کو کال کرکے ثاقب کے بارے میں سب بتا چکی تھیں۔زارا نے دل ہی دل میں ثاقب کو کوسا۔"میرا ثاقب ایسا نہیں کر سکتا۔تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔"وہ شرمندہ ہونے کی بجائے ان کی بات کو غلط ثابت کرنے لگی۔"غلط فہمی نہیں ہے یہ زارا۔میں نے اس کے کندھے پر سیگریٹ کے جلے نشان دیکھے ہیں۔اس کے بازو پر اتنا بڑا زخم لگا ہوا ہے۔ثاقب کے علاوہ ہم نے کسی اور ہانیہ کے قریب آنے کی اجازت نہیں دی تو اس کا مطلب اسی نے کیا ہے نا یہ سب کچھ۔"وہ بھڑ کیں۔"اچھا تم فکر مت کرو۔ثاقب آتا ہے تو میں پوچھتی ہوں اس سے۔""صرف پوچھنا ہی نہیں اسے اس کے کیے کی سزا بھی دینی ہے۔میری بیٹی کوئی لاوارث نہیں ہے۔""طانیہ تم تو جان بوجھ کر اس بات کو اتنا بڑا مسلہ بنا رہی ہو۔اتنا تو چلتا رہتا ہے میاں بیوی کے درمیان۔ضرور ہانیہ نے کوئی بدتمیزی کی ہو گی۔ورنہ ثاقب کو تو بہت کم غصہ آتا ہے۔""تو غصہ آنے کا کیا مطلب ہے وہ میری بیٹی پر تشدد کرے گا۔میں یہ برداشت نہیں کروں گی۔ساری زندگی میرے شوہر نے کبھی غصے میں بھی مجھے ایک تھپڑ تک نہیں مارا۔حالانکہ میں نے کئی بار ان سے بدتمیزی بھی کی ہے۔اور ثاقب رخصتی سے پہلے ہی اس پر اتنا تشدد کر چکا ہے۔بعد میں کیا کرے گا؟"وہ غصے سے کھول رہی تھیں۔"تو کیا اب تم رخصتی نہیں کرواؤ گی۔ساری زندگی اپنی بیٹی کو گھر بٹھا کر رکھو گی یا طلاق دلوادو گی اسے؟"زارا نے طنزیہ لہجے میں پوچھا تو طانیہ بیگم کو چپ لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تارا نے جس یونی ورسٹی میں لیکچرار کی جاب کیلیے اپلائی کیا تھا وہاں اسے ہائر کر لیا گیا تھا۔ بالاج اور ہانیہ بھی وہیں پڑھتے تھے۔ وہ تینوں اکٹھے ہی یونی گئے تھے۔ اسفر جو کب سے تارا کے گھر سے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا اس کے ساتھ بالاج کو دیکھ کر اپنے منصوبے پر عمل نہیں کر سکا تھا۔ اسے پھر کچھ اور سوچنا پڑا تھا۔ تارا اس وقت تھرڈ پیریڈ میں لیکچر دے رہی تھی جب ایک سٹوڈینٹ نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ تارا نے سر اثبات میں ہلا کر اسے اندر آنے کا اشارہ دیا۔ "سر وسیم آپ کو اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔" لڑکے نے پیغام دیا تو وہ حیران ہوئی۔ پہلے دن ہی آفس سے بلاوا آ گیا تھا۔ اللہ خیر ہی کرے۔ وہ سوچتی ہوئی ان کے آفس میں گئی۔ "آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔ گیسٹ روم میں چلی جائیں۔" سر وسیم مصروف سے لہجے میں بول کر اپنا کام کرنے لگے۔ "مجھ سے ملنے کون آ گیا؟" وہ زیر لب بڑبڑاتی گیسٹ روم میں آ گئی۔ اسفر جو اس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا قدموں کی چاپ سن کر مڑا اور تارا کو ساکت کر گیا تھا۔ اسے اسفر سے خوف محسوس ہوا تھا لیکن غصے کا احساس زیادہ تھا۔ "اب کیا لینے آئے ہیں۔ مجھے بیچ کر بھی سکون نہیں ملا کیا؟" وہ دبی آواز میں چلائی تھی۔ اسفر اس کے غصے سے محظوظ ہوتا دو قدم اس کے قریب آیا۔ "تمہیں صحیح سلامت اور خوش باش دیکھ کر مجھے بھلا کیسے سکون مل سکتا ہے مائی ڈیئر ایکس وائف۔" "" "مطلب ابھی بھی مجھے مزید برباد کرنے کا ارادہ ہے آپ کا؟" وہ طنزیہ لہجے میں پوچھنے لگی۔ "ہمم۔ یہی سمجھ لو۔" اسفر نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے جیب سے فون نکالا۔ "یہ تصویریں تو تمہیں یاد ہی ہوں گی۔" اسفر نے فون آن کر کے سکرین اسے دکھائی جہاں اس کی اور میکال کی پکچرز تھیں۔ تارا کا سانس رکتا تھا۔ ابھی تو لوگ ثبوت دیکھے بنا اسے بدکردار کا لقب دے چکے تھے اگر یہ تصویریں دیکھ

Posted On Kitab Nagri

لیتے تو کیا کرتے۔وہ ایک دفعہ پھر سے خود کو اسفر کے سامنے بہت بے بس محسوس کرنے لگی تھی۔"اسفر آپ کو خدا کا واسطہ میرا پیچھا چھوڑ دیں۔اب تو مجھے سکون سے جی لینے دیں۔میں نے آپ کی ہر بات مانی ہے۔اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟"وہ نم آنکھوں سے ملتجی ہوئی تھی۔"بس ایک اور بات مان لو پھر تم میری طرف سے آزاد ہو گی۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔"کیا؟""یہاں نہیں بتا سکتا۔تمہیں مجھ سے کہیں اور ملنا پڑے گا۔""میں کہیں نہیں جاؤں گی۔"وہ دوٹوک لہجے میں بولی تھی۔ابھی پچھلا سبق نہیں بھولا تھا اسے۔"سوچ لو۔کچھ وقت دے رہا ہوں میں تمہیں۔اگر تم نے میری بات نہ مانی تو یہ تصویریں تمہارے ساتھ خاندان کے سوشل اکاؤنٹس پر نشر ہو جائیں گیں۔پھر مجھ سے شکوہ مت کرنا۔"وہ بے حسی سے کہہ کر چلا گیا۔تارا کے آنسو گالوں پر بہہ نکلے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سکرین پر چلتی ویڈیو دیکھ کر بالاج کی رگیں غصے سے تن گئی تھیں۔اس نے ضبط سے مٹھی بھینچ لی تھی۔وہ میکال کی گاڑی کے ڈیش کیم کی ویڈیو تھی۔جب میکال نے ہانیہ کو بچانے کیلیے گاڑی روکی تھی تو اتفاقاً ہی اس کی گاڑی کا رخ وہاں ہو گیا تھا جہاں ثاقب نے ہانیہ کو تھپڑ مارا تھا۔میکال کے ذہن میں یہ بات آئی تو اس نے تیزی سے ڈیش کیم کی ویڈیوز نکالیں اور خوش قسمتی سے اسے یہ ویڈیو مل گئی۔اس نے وہ ویڈیو بالاج کے نمبر پر سینڈ کر دی۔بالاج نے بھی ثاقب کے بارے میں بڑی حد تک معلومات اکٹھی کر لی تھیں۔اس کے ایک دوست کو پیسے دے کر اس کے بارے میں سب کچھ اگلوا لیا تھا۔گاؤں کے کچھ لوگوں سے بھی اس کے بارے میں پوچھا تھا اور سب نے یہ بتایا تھا کہ وہ ایک اوباش لڑکا ہے۔اوپر سے اسے وہ ویڈیو موصول ہو گئی جسے دیکھ کر اسے سخت طیش آیا تھا۔اس نے سب ثبوت جا کر سکندر صاحب کے سامنے رکھ دیے تھے۔وہ شاکڈ تو ہوئے تھے لیکن ساتھ اللہ کا شکر بھی کیا تھا کہ انہیں بر وقت ثاقب کی اصلیت پتہ چل گئی۔انہوں نے بالاج کو خلع کے پیپرز تیار کروانے کا حکم دے دیا۔یہ سب کچھ انہوں نے طانیہ بیگم کو بے خبر رکھ کر کیا تھا۔خلع

Posted On Kitab Nagri

کے پیپرز لے کر بالاج گھر آیا تو سیدھا ہانیہ کے کمرے میں گیا تھا۔توقع کے مطابق وہ کتاب سامنے رکھے چپ چاپ سی تھی۔"ہانی۔" بالاج اس کے سامنے آبیٹھا۔"ہمم۔کیا ہوا؟"ہانیہ خیالوں سے چونک کر باہر نکلی۔"کیا تم میری ایک بات مانو گی؟""کونسی بات؟"ہانیہ نے سوالیہ ابرو اچکائی۔"ان پیپرز پر سائن کر دو۔" بالکل نے اس کے سامنے فائل رکھی۔"یہ کیا ہے؟"ہانیہ نے تعجب سے پوچھا۔"خود دیکھ لو۔" بالاج کہہ کر اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا تھا۔ہانیہ نے فائل کھول کر دیکھی۔اس کی بھنویں کچھ پل کیلیے سکڑی تھیں۔دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔اس نے حیرت سے بالاج کو دیکھا تھا۔"کیا تم ایسا نہیں چاہتی؟"وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے اسے اپنے سوال کا جواب پہلے سے پتہ ہو۔وہ کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر الجھ کر بولی تھی۔"ہاں پر ماما......""تم انہیں چھوڑو۔بابا ایسا چاہتے ہیں۔تم بے فکر ہو کر ان پیپرز پر سائن کر دو۔"اس نے کہا تو ہانیہ ک آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔"انہیں یہ خیال کیسے آیا؟"وہ شاکی لہجے میں بولی تھی۔"شکر کرو آ تو گیا نا۔اس موقع کو حیرت میں ضائع مت کرو۔جلدی سے سائن کر دو۔""لیکن.....اگر لوگوں نے مجھے بھی ایسے ہی باتیں سنائی جیسے تارا آپی کو تو میں کیسے اب کا سامنا کروں گی؟"یہ سوچ کر اس کا دل ڈر رہا تھا۔"میں منہ توڑ دوں گا ان لوگوں کا۔تمہیں کچھ کہہ کر تو دیکھیں۔بھئی ہماری مرضی ہم جو چاہیں کریں۔" بالاج نے کچھ اس انداز میں کہا تھا کہ ہانیہ ہنس پڑی تھی۔آج اس کی ہنسی کھوکھلی نہیں تھی۔زندگی سے بھرپور تھی۔بالاج نے دل ہی دل میں اس کے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسفر نے تارا کو ابھی ایڈریس سینڈ نہیں کیا تھا۔تاکہ وہ پہلے سے کسی کو بتا نہ دے۔اس نے کہا تھا جب وہ اس کے پاس آنے کیلیے راوی ہو گی تب وہ ایڈریس کی بجائے سٹیپ بائے سٹیپ روٹ بتائے گا۔اس نے تارا کو مزید تین دن کا وقت بھی دیا تھا۔اب تارا سخت پریشان تھی کہ کیا کرے۔اگر وہ نہ جاتی تو اس کی تصویریں سب کو پہنچ جانی تھیں اور اگر جاتی بھی تو اسے پتہ

Posted On Kitab Nagri

تھا اس کی عزت محفوظ نہیں رہنی تھی۔ بالاج نے اس کی پریشانی محسوس کر کے وجہ بھی پوچھی لیکن اس نے بالاج کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ آج بھی اسے ایک کمزور لڑکا سمجھتی تھی اور نہیں چاہتی تھی کہ اس کی خاطر وہ کسی لڑائی جھگڑے میں پڑے۔ لیکن میکال اتنا پاورفل تھا کہ وہ اس سے مدد لے سکتی تھی۔ کچھ سوچ کر اس نے میکال کو فون کیا اور ایک منٹ بعد ہی میکال اس کے سامنے موجود تھا۔ "جی فرمائیں۔ غلام حاضر ہے۔" وہ سر تسلیم خم کرتے ہوئے شرارت سے بولا تھا۔ "مجھے تمہاری مدد چاہیے۔" تارا بے چینی سے بولی تھی۔ "تم پریشان لگ رہی ہو؟ خیریت ہے؟" وہ سنجیدہ ہوا۔ "خیریت ہی تو نہیں ہے۔ اسفر پاکستان آ چکا ہے اور یہاں بھی اس نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔" "واٹ؟...... تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" وہ تو اسفر کو امریکہ میں ڈھونڈ رہا تھا۔ وہاں اسے ڈھونڈنے کیلیے اس نے کچھ لوگ ہائر کیے ہوئے تھے۔ اسی لیے وہاں اسفر نہیں مل رہا تھا کیونکہ وہ پاکستان آ چکا تھا۔ "اس نے مجھے دھمکی دی ہے......" تارا نے روتے ہوئے اسے ساری بات بتادی۔ "یہ تو اور بھی اچھا ہوا۔ وہ خود چل کر میرے قریب آ گیا۔ اب اسے پکڑنے میں زیادہ مشکل نہیں ہو گی۔" "مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ اگر اس نے وہ تصویریں....." "یار تم روؤ تو نہیں۔ میں ہوں نا۔ اپنی وجہ سے میں تمہیں کبھی بدنام نہیں ہونے دوں گا اور نہ تمہیں اسفر کے سامنے بے بس ہونے دوں گا۔...... اچھا سنو میرے پاس ایک پلان ہے۔" وہ بولتے بولتے یکدم چونکا۔ "کیا؟" تارا نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ "تم اسفر کی بات مان لو۔....." اس نے کہا تو تارا نے حیرت سے اسے دیکھا۔ پھر میکال نے اسے سارا منصوبہ سمجھایا تو وہ اس کی بات سے متفق ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کورٹ نے ثاقب کے گھر خلع کا نوٹس بجھوا دیا تھا۔

ثاقب کو تو آگ لگ گئی تھی۔ اسے آج تک کسی نے انکار نہیں کیا تھا۔ اس نے جو چاہا تھا پا لیا تھا لیکن ہانیہ جیسی کمزور سی لڑکی کیسے اس کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ کیسے اسے انکار کر سکتی تھی۔ اس بات نے ثاقب کی انا کو گہری ضرب لگائی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ثاقب کا باپ اکرم بھی یہ خبر سن کر غصے میں آگیا تھا۔اسے بھی بہت بے عزت محسوس ہوئی تھی کہ کسی نے ان کے بیٹے کو ریجیکٹ کیا۔زارا کی بھی شامت آگئی تھی۔آخر طانیہ اس کی ہی بہن تھی۔زارا کو لگا تھا کہ اس کی طلاق والی بات پر طانیہ نے ایسا کیا ہے لیکن طانیہ بیگم کو تو خود نہیں پتہ تھا کہ ان کے شوہر اور بیٹے نے کیا فیصلہ کیا ہے۔وہ تو جب زارا نے فون پر ان سے پوچھ گچھ کی تو وہ شاکڈ رہ گئی تھیں۔اتنا سب کچھ ہو گیا تھا اور انہیں پتہ تک نہیں تھا۔انہوں نے طیش کے عالم میں فون بند کیا اور سٹڈی روم میں آئیں جہاں بالاج اور سکندر صاحب دونوں بیٹھے بزنس کے کسی مسلے پر ڈسکس کر رہے تھے۔"یہ میں کیا سن رہی ہوں؟.....کس سے پوچھ کر آپ نے خلع کا نوٹس ثاقب کو بھجوایا؟"وہ اونچی آواز میں چیخی تھیں۔ثاقب نے چاہے ہانیہ کے ساتھ برا کیا تھا لیکن انہیں اپنی انا سب سے زیادہ پیاری تھی۔اگر ہانیہ کو طلاق ہو جاتی تو عزت ان کی بھی خراب ہونی تھی۔"ہانیہ سے پوچھ کر۔"سکندر صاحب پہلی دفعہ طانیہ کے فیصلے کے خلاف گئے تھے۔"کیوں؟"انہوں نے تو ثاقب کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔کہیں ہانیہ نے تو نہیں بتایا تھا کہ وہ اس پر تشدد کرتا ہے۔یہ بات ان کے ذہن میں آئی تھی۔"خود دیکھ لو یہ۔پھر تمہیں اپنے کیوں کا جواب مل جائے گا۔"سکندر صاحب مے میز پر ثبوت پھینکتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔بالاج پاس پی بیٹھا سکون سے کافی کے سپ بھر رہا تھا۔طانیہ نے ثاقب کے کرتوت دیکھ کر نظریں چرائیں۔"جوابدہ تو تمہیں میرا ہونا چاہیے تھا۔تم میری معصوم بچی کو اپنے بدکردار بھانجے کے حوالے کرنے جا رہی تھی۔"وہ غصے سے بولے تھے۔"مجھے کیا پتہ تھا وہ ایسا نکلے گا۔"وہ روہانسی ہو گئیں۔"لیکن اب تو پتہ چل گیا نا۔اب بھی تم اپنی بیٹی کی بجائے اپنی بہن اور بھانجے کی سائیڈ لو گی؟""نہیں میں ان کی سائیڈ نہیں لے رہی لیکن اگر ہانیہ کو طلاق ہوئی تو ہانیہ کے ساتھ ساتھ ہماری بے عزتی بھی ہو گی۔"انہیں ابھی بھی اپنی عزت کی پڑی تھی۔"تو بندہ پہلے ہی سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتا ہے نا۔میں نے کتنا روکا تھا آپ کو کہ یوں ان لوگوں پر

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں بند کر کے یقین نہ کریں لیکن نہیں۔آپ نے تو اپنی ہی کرنی تھی۔اب بھگتیں۔" بالاج نے سنجیدگی سے کیا تھا۔"اور تم نے مجھ سے یہ جھوٹ کیوں بولا کہ ہانیہ اس رشتے سے خوش ہے۔اگر وہ خوش ہوتی یوں خلع کے پیپرز سائن نہ کرتی۔تم نے اپنی میں کی خاطر ہانیہ کی خوشیوں کی بھی پرواہ نہیں کی۔کیا تم ماں کہلانے کے لائق ہو؟"سکندر صاحب تو کچھ زیادہ ہی غصے میں آ گئے تھے۔وہ جوان سے جواب مانگنے آئی تھیں اب خود لاجواب سی کھڑی تھیں۔"اور میں بھی کتنا پاگل ہوں۔جو تم نے فیصلہ کیا۔اسے چپ کر کے مان لیا۔کاش میں نکاح سے پہلے ہی ثاقب کے بارے میں معلومات حاصل کر لیتا تو آج یہ نوبت نہ آتی لیکن خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔خلع کا آپشن اسی لیے رکھا ہے اللہ نے۔میں اپنی بیٹی کا گھر تو اجاڑ سکتا ہوں لیکن اس کی پوری زندگی نہیں۔کرنے دو لوگوں کو باتیں جو کرتے ہیں۔مجھے پرواہ نہیں۔ہانیہ کی شادی اب ثاقب سے کسی صورت نہیں ہو گی۔یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"وہ اٹل لہجے میں بولے تھے۔طانیہ بیگم کے پاس کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا۔

-------------------------"ٹھیک ہے میں آجاؤں گی آدھے گھنٹے تک۔"تارا فون کان سے لگائے بے تاثر لہجے میں بولی تھی۔دوسری طرف اسفر فاتحانہ انداز میں مسکرایا تھا۔"لیکن پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہو گی کہ آپ وہ وہ تصویریں ڈیلیٹ کر دیں گے؟""""بے بس تم ہو میرے سامنے میں نہیں۔تو میرے خیال سے تمہیں ایسی شرطیں رکھنے کا اختیار نہیں ہے۔پھر بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ میں وہ تصویریں ڈیلیٹ کر دوں گا۔تم اگر یقین نہ بھی کرو تو مجھے پرواہ نہیں۔کیونکہ نقصان تو تمہیں ہی ہونا ہے۔"وہ مزے سے بولا تھا۔تارا سلگ کر رہ گئی تھی۔اس نے غصے سے کال کاٹ دی تھی۔اسفر نے اسے ایک چوک کا نام سینڈ کیا تھا۔اسے پہلے وہاں جانا تھا۔پھر پتہ نہیں اس نے کہاں بلانا تھا۔گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اس نے خود کو کول ڈاؤن کیا اور وارڈروب سے بلیک شال نکال کر اپنے ارد گرد لپیٹے ہوئے میکال کو کال ملائی۔"میں جا رہی ہوں اسفر کے

Posted On Kitab Nagri

پاس۔" وہ اپنے گلے میں پہنے لاکٹ کو انگلی سے چھوتے ہوئے بولی تھی۔ دراصل اس لاکٹ میں ایک مائیکرو کیم تھا جو ویڈیو اور آڈیو کے ساتھ ساتھ لوکیشن کے بارے میں بھی ساری معلومات دے سکتا تھا۔ اس کا لنک میکال کے فون سے جڑا تھا۔ "ہمم۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ گھبرانا نہیں۔" میکال نے اسے ہدایت دی۔ وہ بھی پوری طرح تیار تھا۔ تارا فون بند کر کے کمرے سے نکلی اور سیڑھیوں سے نیچے آئی تو بالاج سے سامنا ہو گیا۔ وہ تھوڑا گڑبڑا گئی تھی۔ "کہیں جا رہی ہو؟" بالاج نے پوچھا۔ "ہاں۔ ایک دوست سے ملنے۔" وہ تیزی سے کہہ کر اس کے پاس سے ہوتی گزرنے لگی۔ "میں لے جاتا ہوں۔" "نہیں اس کی ضرورت نہیں۔..... میں میکال کے ساتھ جا رہی ہوں۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔ دراصل وہ اکیلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور کو بھی ساتھ نہیں لے جا سکتی تھی اس لیے اس کا بہانہ بھی نہیں بنا سکتی تھی۔ کیونکہ بالاج کی نظریں پورچ تک بھی جا سکتی تھیں۔ بالاج کو سخت برا لگا تھا اس کا میکال کے ساتھ جانا۔ وہ اسے روک دینا چاہتا تھا لیکن دو سال کی دوری سے ان کے رشتے میں ایک جھجھک سی آ گئی تھی۔ وہ پہلے کی طرح اس سے ضد نہیں کر سکتا تھا۔ وہ میکال پر غصے ہوتا باہر آیا تو تارا گلی سے نکل کر سڑک پر جا رہی تھی۔ بالاج کو حیرت ہوئی۔ اگر اس نے میکال کے ساتھ جانا تھا تو یہیں سے میکال کی گاڑی میں بیٹھ جاتی۔ سڑک پر کیوں جا رہی تھی۔ وہ تشویش سے سوچتا اس کے پیچھے گیا۔ تارا نے اس وقت تک ٹیکسی روک لی تھی اور اس میں بیٹھ رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ تارا تک پہنچتا گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی۔ "تارا نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا۔" وہ الجھ گیا۔ پھر جلدی سے ارد گرد دیکھا۔ محلے کے ایک لڑکے کا موٹر سائیکل وہاں موجود تھا۔ وہ ساتھ ہ کھڑا اپنے کسی دوست سے گپیں مار رہا تھا۔ "عادل یار کچھ دیر کیلیے بائیک چاہیے تمہاری۔ ارجنٹ ہے۔" وہ ملتجی ہوا۔ عادل نے لاپرواہی سے چابی اس کی طرف اچھال دی جو بالاج نے ایک ہاتھ سے ہی کیچ کی اور بائیک پر بیٹھ کر کک ماری۔ فل ریس دیتے ہوئے اس نے بائیک کو ٹیکسی کے پیچھے لگا دیا۔ تارا نے

Posted On Kitab Nagri

ٹیکسی والے کو پہلے ایک ایڈریس بتایا۔جب وہ وہاں پہنچے تو اسفر نے دوسرا ایڈریس سینڈ کر دیا تھا۔اسی طرح تارا ایک سنسان سڑک پر بنی بڑی سی عمارت کے سامنے پہنچ گئی تھی۔اس نے ٹیکسی رکوائی اور عمارت کی جانب بڑھ گئی۔اس عمارت کے کئی فلورز تھے لیکن نچلا فلور پورچ کی طرح تھا جس میں بہت سی گاڑیاں کھڑی تھیں اور چار پانچ ستون بھی تھے۔بالاج نے بھی بائیک سڑک کے کنارے روکی اور اس کے پیچھے ہو لیا۔تارا ایک لفٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔"یہ یہاں کیا کرنے آئی ہے؟"بالاج بڑبڑاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا۔تارا نے مڑ کر ایک دفعہ پیچھے دیکھا تو وہ ستون کے پیچھے چھپ گیا۔وہ پھر سے اس کے پیچھے جانے ہی لگا تھا کہ تارا کی آواز پر اس کے قدم کچھ پل کیلیے رکے تھے۔"دیکھیں میں نے آپ کی شرط پوری کر دی۔اب میری پکچرز ڈیلیٹ کر دیں۔"اس کا لہجہ التجائیہ تھا۔بالاج ٹھٹکا تھا۔"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ایکس مسز۔"اسفر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔بالاج اس کی آواز پہچان گیا تھا۔اس کے رگ وپے میں ایک آگ سی جل اٹھی تھی۔وہ کچھ سوچے سمجھے بغیر ستون کی اوٹ سے نکلا اور تارا کی طرف بڑھا تھا۔اسفر کے ساتھ کھڑے چار اسلحہ بردار آدمیوں نے اس پر پسٹلز تان لی تھیں لیکن وہ اپنی جان کی پرواہ کیے بنا تارا کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا اور شرارے اگلتی آنکھوں سے اسفر کو دیکھنے لگا تھا۔تارا کو اسے یہاں دیکھ کر حیرت بھی ہوئی تھی اور پریشانی بھی۔"چاند......تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"وہ دبی دبی آواز میں اس سے پوچھنے لگی۔"اور تم یہاں کیا کرنے آئی ہو؟"بالاج نے چہرہ موڑ کر اس سے غصے سے پوچھا تھا۔تارا کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔"تو تم نے میری شرط پوری نہیں کی۔میں نے تمہیں کسی کو بتائے بغیر اکیلے آنے کا کہا تھا۔"اسفر کی آواز پر دونوں نے اسے دیکھا۔"اسفر مجھے نہیں پتہ یہ میرے پیچھے کیسے آ گیا۔میں نے اسے کچھ نہیں بتایا۔آپ اسے جانے دیں۔"وہ بالاج پر تانی گئی پسٹلز سے خوفزدہ ہوتی بولی تھی۔"میں تمہیں یہاں اکیلے چھوڑ کر بالکل بھی نہیں جاؤں گا۔"وہ اٹل لہجے میں بولا تھا۔"اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔"اسفر کہہ کر اپنے ایک ساتھی سے پسٹل پکڑنے لگا تھا۔تارا پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتی کچھ پل کیلیے ساکت رہ گئی تھی۔اس کا دل ڈر کے مارے کانپنے لگا تھا۔اسفر نے پسٹل بالاج کی پیشانی کی سیدھ میں تان لی۔تارا حواس باختگی سے بالاج کو اپنے سامنے سے ہٹانے لگی تھی۔"چاند تمہیں خدا کا واسطہ چلے جاؤ یہاں سے۔"وہ حد سے زیادہ گھبرا رہی تھی۔لیکن بالاج اپنی جگہ پر جم کر کھڑا اسفر کو گھور رہا تھا۔"میرے ہوتے ہوئے تم تارا کو اب مزید بے بس نہیں کر سکتے۔""چلو تمہیں مار کر تو کر سکتا ہوں نا۔"اسفر نے مزے سے کہا تھا۔تارا کھینچ کھینچ کر سانس لینے لگی تھی۔وہ دل ہی دل میں اللہ سے مدد مانگنے لگی تھی۔"اسفر نہیں پلیز۔"اسفر نے ٹریگر پر انگلی رکھی تو تارا گڑ گڑائی۔اگلے ہی لمحے گولی کی آواز فضا میں گونج اٹھی۔تارا نے چیختے ہوئے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ساتھ ہی تڑا تڑ فائرنگ ہونے لگی تھی۔اسفر اور اس کے آدمیوں کی چیخیں سن تارا نے حیرت سے آنکھیں کھولیں۔اسفر کے سارے آدمی گر چکے تھے۔ان کے اوپری دھڑ خون سے لت پت تھے جبکہ اسفر کے اس بازو پر گولی لگی تھی جس سے اس نے پسٹل پکڑی ہوئی تھی۔اس کی پسٹل اب نیچے گری پڑی تھی اور وہ زخمی بازو پر ہاتھ رکھے کراہ رہا تھا۔اس کے پیچھے ایک دوسری لفٹ میں میکال اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ پسٹل تانے کھڑا تھا۔وہ بلیک ڈریس پینٹ اور شرٹ پر بلیک کوٹ پہنے کسی سیکیورٹی گارڈ کی طرح لگ رہا تھا۔جبکہ اس کے دائیں بائیں کھڑے چار سیکیورٹی گارڈز ایک سیکیورٹی کمپنی کے لوگ تھے جو اسفر کو قابو کرنے کیلیے ہی ہائر کیے تھے۔انہوں نے اسفر کے آدمیوں پر فائر کیے تھے جبکہ میکال نے اسفر پر۔بالاج کو تو صرف حیرت ہوئی تھی لیکن اس قدر خون خرابہ دیکھ کر تارا بہت خوفزدہ ہو چکی تھی۔وہ بالاج کا بازو پکڑے کانپنے لگی تھی۔بالاج نے اس کے گرد بازو حمائل کر کے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔میکال تیزی سے ان کے قریب آیا۔"بالاج تم تارا کو لے کر گھر چلو میں یہاں سنبھال لوں گا۔سڑک کی دوسری جانب میری گاڑی کھڑی ہے۔"وہ بالاج کو اپنی گاڑی کی چابی دیتا حکمیہ لہجے میں

Posted On Kitab Nagri

بولا تھا۔ بالاج تو اسفر کو ابھی سبق سکھانا چاہتا تھا لیکن تارا کی حالت کے پیش نظر اس نے میکال کی بات مان لی اور تارا کو لے کر وہاں سے لے کر چلا گیا۔ میکال اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتا اسفر کی طرف متوجہ ہوا جو درد کے باعث منہ کے زاویے بگاڑ رہا تھا اور اپنی پسٹل دوبارہ پکڑنے کی کوشش میں تھا۔ میکال نے ہاتھ کا مکا دے کر اس کے منہ پر مارا تھا۔ وہ پلٹی کھا کر نیچے گرا تھا۔ بس پھر کیا تھا میکال تو شروع ہو گیا اپنا پسندیدہ کام کرنے۔ مار مار کر اسفر کا حشر بگاڑ دیا اس نے۔ اس کے آدمی اسفر کے آدمیوں کو اٹھا کر لے گئے تھے۔ اب وہ دون وہاں اکیلے رہ گئے تھے۔

"م..... مجھے چھوڑ دو۔ میں آئندہ کبھی تارا کو تکلیف نہیں دوں گا۔" اسفر اس کے سامنے گڑ بڑایا تو وہ استہزائیہ ہنسا۔ "میں تمہیں اس قابل چھوڑوں گا تو تم کچھ کر پاؤ گے نا۔" وہ غرایا تھا۔ تبھی اس کے دو آدمی اس کے پاس آ چکے تھے۔ "اسے کتوں کے سامنے ڈال دو۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہہ کر وہاں سے جا چکا تھا جبکہ اسفر کی آنکھیں خوف سے پھٹنے والی ہو گئی تھیں۔ وہ خود کو بچانے کیلیے چیخنے چلانے لگا تھا لیکن میکال کے آدمیوں کے سامنے اس کی ایک نہیں چل سکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "یہ کیا تھا؟ ذرا بتانا پسند کرو گی؟" بالاج غصے سے پوچھ رہا تھا۔ تارا جو اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی کھڑکی سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھنے لگی۔

"تم اسفر کے پاس کیوں گئی تھی؟" بالاج ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔ "اس نے مجھے دھمکی دی تھی۔" تارا نے اسے ساری بات بتا دی۔ بالاج کے ہاتھ کی گرفت سٹئیرنگ پر سخت ہوئی تھی۔ ایک تو اسے اسفر پر غصہ آیا۔ پھر تارا پر کہ اس نے اس کی بجائے میکال سے مدد مانگی اور میکال پر اس لیے غصہ آیا کہ اس نے اسفر کو پکڑنے کیلیے تارا کو استعمال کیا۔ حالانکہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ اسفر کو پکڑنے کیلیے تارا کا اس کے پاس جانا ضروری تھا۔ اس کے گلے میں موجود ہار نے میکال کو ساری رپورٹ فراہم کر دی تھی۔ وہ تارا سے ایک پل کیلیے بھی غافل نہیں ہوا تھا۔ "اسفر کو کسی اور طریقے سے بھی پکڑا جا سکتا تھا۔ تمہیں میکال کی بات نہیں ماننی

Posted On Kitab Nagri

چاہیے تھی۔اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔"وہ ابھی تک غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔"ہوا تو نہیں نا۔میکال نے جو کیا وہ ٹھیک ہی کیا۔اس نے اسفر نامی مصیبت سے میرا پیچھا چھڑوا دیا۔اور مجھے کیا چاہیے۔"""تمہیں میرے علاوہ باقی سب ہی ٹھیک لگتے ہیں۔"وہ شاکی لہجے میں سوچنے لگا تھا۔"تم مجھے بھی اپنی پریشانی بتا سکتی تھی۔اس میکال سے تو مدد مانگ لی تم نے؟مجھ سے کیوں نہیں مانگی؟"وہ بچوں کی طرح شکوہ کرنے لگا۔تارا مسکرا دی۔"کیونکہ تم ابھی بچے ہو نا۔"تارا نے اس کے بال بگاڑے۔"ڈونٹ ٹریٹ می لائک آ کڈ۔"وہ چڑ کر بولا تھا۔وہ جتنا بھی میچور ہو جاتا تارا نے ہمیشہ اسے بچہ ہی سمجھنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس واقعے کے بارے میں گھر کے کسی فرد کو نہیں بتایا گیا تھا۔میکال نے اسفر کو ہینڈل کر لیا تھا اور بالاج نے تارا کو سنبھال لیا تھا لیکن بالاج کو اسفر پر جو غصہ تھا وہ اسے سزا دیے بنا ختم نہیں ہونا تھا۔اسی وجہ سے بالاج اس وقت میکال کے گھر میں موجود تھا۔"یہ لو اپنی گاڑی کی چابی اور مجھے یہ بتاؤ کہ اسفر کہاں ہے؟"وہ چابی کو میز پر رکھتے ہوئے بولا تھا۔"اسفر وہیں ہے جہاں اسے ہونا چاہیے تھا۔"میکال نے کندھے اچکائے۔تارا نے اسے فون کر کے منع کر دیا تھا کہ بالاج کو اسفر کے بارے میں کچھ نہ بتائے۔"سیدھی طرح جواب دو پوچھا ہے۔"بالاج کو تپ چڑھا۔میکال نے مسکرا کر اس کے غصے کو مزید بڑھایا۔"اجازت نہیں ہے اس بات کا جواب دینے کی۔"وہ بے چارگی سے بولا۔

"مطلب؟"بالاج نے بھنویں سکیڑیں۔"مطلب تو تم تارا سے ہی پوچھنا۔"اوہ تو یہ تارا کا حکم تھا۔بالاج گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔"دیکھو مجھے بتا دو وہ کہاں ہے۔یہ نہ ہو اس کا غصہ میں تم پر اتار دوں۔"اس کی بات پر میکال ہنسا۔"ارے تو اتارو نا۔میں بھی دیکھوں تم میں کتنی ہمت ہے۔ویسے بھی مجھے بہت شوق ہے فائٹنگ کا۔ہو سکتا ہے تم ایک اچھے مقابل ہو ثابت ہو جاؤ میرے لیے۔وہ کیا ہے نا کہ مجھے اپنے سے کم لیول کے لوگوں پر داؤ پیچ آزما کر مزا نہیں آتا۔اور کوئی میرے لیول کا مجھے ملتا بھی نہیں۔"وہ اپنی تعریفوں کے پل باندھتا تھکتا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بالاج بے زار سی شکل بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔ "ٹھیک ہے مت بتاؤ۔ میں خود ڈھونڈ لوں گا اسے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "ابھی کچھ دن رک جاؤ۔ وہ اس قابل نہیں کہ تمہارا غصہ برداشت کر سکے۔ بے چارہ پہلے ہی بہت زخمی ہے۔ اور جتنے تم نازک مزاج ہو اسے دیکھ کر ہی تمہیں تے آجائے گی۔" میکال کی بات وہ بس دانت کچکچا کر ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج یونی میں کوئی پارٹی تھی۔ سیکنڈ فلور پر ایک بڑے سے ہال میں فنکشن تھا۔ سب ڈیپارٹمنٹس کے سٹوڈینٹ مدعو تھے۔ ٹیچرز بھی سبھی وہاں موجود تھے۔ تارا سفید رنگ کی لانگ قمیض اور ٹراؤزر کے ساتھ کالج شال لپیٹے ہمیشہ کی طرح پر وقار لگ رہی تھی۔ میک اپ کے نام پر ہلکا گلابی لپ گلوز اور آنکھوں پر آئی لائنر لگایا ہوا تھا۔ بالاج کی نظریں نہ تو اس پر سے ہٹنے کو تیار تھیں اور نہ اس پر ٹھہر رہی تھیں۔ وہ عجیب ہی مصیبت میں پڑا ہوا تھا۔ ایک اور الجھن جو اسے بے چین کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ میتھ کے ایک لیکچرار جو لگ بھگ پینتیس سال کے تھے اور ابھی تک غیر شادی شدہ تھے کب سے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے تارا کو ہی گھورے جا رہے تھے۔ بالاج سے یہ برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس پروفیسر کی آنکھوں کو اندھا ہی کر دے۔ جب کچھ نہ بن سکا تو وہ تارا کے قریب آیا اور وہاں موجود دوسری لیکچرار سے معزرت کرتا تارا کو اپنے ساتھ ایک کونے میں لے گیا جہاں اس چشماٹو پروفیسر کی نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتی تھیں۔ "کیا ہے چاند؟" تارا نے چڑ کر پوچھا۔ وہ اتنے مزے سے اپنی نئی نئی بنی دوستوں کے ساتھ گپیں مار رہی تھی اور بالاج اسے وہاں سے لے آیا تھا۔ اسے لگا تھا کہ بالاج نے اس سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ "کچھ نہیں۔" بالاج نے کندھے اچکائے۔ مطلب وہ بغیر وجہ کے اسے وہاں سے لے آیا تھا۔ "تو پھر مجھے یہاں کیوں لائے؟" اس نے بالاج کو گھورا۔ "آ.....ہاں وہ ہانیہ تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔ تم یہیں رہنا۔ میں اسے لے کر آتا ہوں۔" وہ تیزی سے کہہ کر پلٹ گیا تھا۔ ہانیہ بے بی پنک اور ڈارک پنک کلر کے امتزاج سے بنی میکسی میں ملبوس

Posted On Kitab Nagri

سر پر گلابی ہی سٹالر سے حجاب باندھے گلاب کا پھول لگ رہی تھی۔ وہ اپنی دوستوں کے پاس کھڑی مسکرا کر باتیں کر رہی تھی۔اس کی دوستوں نے محسوس کیا تھا کہ آج پہلی دفعہ وہ اتنی خوش لگ رہی تھی۔اس کی مسکراہٹ مصنوعی نہیں تھی۔ چہرے پر مایوسی نہیں تھی اور آنکھوں میں ایک چمک سی تھی۔آج وہ بس ہوں ہاں کرنے کی بجائے کھل کر باتیں کر رہی تھی اور اس کے نقرئی قہقہے فضا میں گونج رہے تھے۔اس کی بیسٹ فرینڈ مرحہ ہی اصل وجہ جانتی تھی کہ وہ کیوں اتنی خوش تھی۔وہ ہانیہ کے ہر غم میں اس کی رازدان تھی تو ایسا کیسے ہو سکتا تھا ہانیہ اسے اپنی خوشی میں شریک نہ کرتی۔وہ اسے اپنی خلع کے بارے میں بھی بتا چکی تھی اور میکال کے بارے میں بھی اپنے جذبات بتا چکی تھی لیکن اس نے میکال سے کوئی ایسی امید نہیں باندھی تھی کیونکہ وہ خود کو اس کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔ مرحہ نے اسے سمجھایا تھا کہ وہ ہر لحاظ سے چاہے جانے کے قابل ہے اور اسے یہ بھی یقین دلایا تھا کہ میکال اسے ضرور اپنائے گا۔میکال کے نرم رویے کے بارے میں سوچ کر اس کا دل خوشی سے دھڑک اٹھتا اور وہ دھیرے سے مسکرا دیتی تھی۔اب تو مسکراہٹ اس کے لبوں سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"آپی...." ایک جونیئر لڑکے نے آکر اسے پکارا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔"نیچے آپ کو کوئی بلا رہا ہے۔" وہ لڑکا کہہ کر چلا گیا۔شاید بالاج بلا رہا ہوگا۔یہی سوچ کر ہانیہ ہال سے باہر نکلی اور سیڑھیوں سے نیچے آئی۔ اس نے گراؤنڈ میں بھی جا کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔وسیع میدان سنسان پڑا تھا۔سب لوگ اندر ہی تھے۔وہ تعجب سے منہ بناتی مڑی ہی تھی کہ کسی نے پیچھے سے اس کے چہرے پر رومال رکھ دیا تھا۔ایک ہی لمحے میں وہ بے ہوش ہو کر اس شخص کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔اس نقاب پوش شخص نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہانیہ کے بے ہوش وجود کو اٹھا لیا اور مین گیٹ کی بجائے ایک بیک گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔اس کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا جس نے ایک لڑکے کو ہانیہ کو بلانے بھیجا تھا۔وہ فون پر کسی کو کال ملاتے ہوئے ہال سے نکل گیا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔"کام ہو گیا ہے چوہدری صاحب۔"دوسری جانب ثاقب یہ سن کر مکروہ سا مسکرایا تھا۔"لڑکی کو لے کر جتنی جلدی ہو سکے فارم ہاؤس پہنچو۔ میں بھی وہیں آرہا ہوں۔"ثاقب اس وقت اپنے گاؤں میں ہی تھا اور لاہور پہنچتے ہوئے اسے ایک گھنٹہ لگ جانا تھا۔وہ بہت دنوں سے ہانیہ کو اغوا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔آج اسے موقع مل ہی گیا تھا۔اب اس نے ہانیہ بہت اذیت دینی تھی یہ تو اس نے سوچ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالاج نے ساری یونی چھان ماری تھی لیکن ہانیہ اسے کہیں نہیں ملی تھی۔اس کا فون بھی بند جا رہا تھا۔ بالاج نے ہانیہ کی دوستوں س پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہال سے باہر گئی تھی۔اس وقت سے اندر نہیں آئی۔ بالاج پریشان ہو گیا تھا۔اس نے باہر جا کر گیٹ کیپر سے بھی ہانیہ کے بارے میں پوچھا لیکن اسے بھی کچھ نہیں معلوم تھا۔وہ واپس ہال میں آیا تو تارا کو دور سے ہی اس کی پریشانی صورت نظر آگئی تھی۔"کیا ہوا بالاج"وہ تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔"پتہ نہیں ہانیہ کہاں چلی گئی ہے۔"وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتے ہو بولا تھا کہ شاید کہیں ہانیہ نظر آ جائے۔"کیا مطلب کہاں چلی گئی ہے۔یہیں ہو گی اپنی دوستوں کے پاس۔"تارا تعجب سے بولی۔"ان کے پاس نہیں ہے۔اس کی ایک دوست نے بتایا ہے کہ وہ کب سے باہر گئی ہوئی ہے اور ابھی تک واپس نہیں آئی۔ میں نے ساری یونی چیک کر کی ہے وہ کہیں نہیں مل رہی۔""پریشان مت ہو۔وہ مل جائے گی۔میں کال کرتی ہوں اسے۔"تارا دل میں اٹھتے خدشوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اسے کال کرنے لگی۔"اس کا فون بھی بند ہے۔پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے یہ بے وقوف لڑکی۔" بالاج روہانسا ہو گیا۔"اچھا تم میرے ساتھ چلو۔ابھی پتہ چل جائے گا وہ کہاں ہے۔"تارا کچھ سوچ کر اسے اپنے ساتھ لے کر ہال سے باہر نکلی اور نیچے آکر یونی کے سیکیورٹی روم میں چلی گئی جہاں ایک ساتھ کئی سی سی ٹی وی فوٹیجز کمپیوٹرز کی سکرینز پر چل رہی تھیں۔دو لوگ وہاں موجود تھے لیکن ان کا دھیان فوٹیجز پر نہیں تھا۔"ہال نمبر ٹو نٹی کے سی سی ٹی کیمرے کی تمام فوٹیجز چاہیں۔"تارا نے ان سے کہا تو

Posted On Kitab Nagri

ایک شخص جلدی سے ایک کمپیوٹر کے سامنے آبیٹھا۔"کس وقت کی؟""" پچھلے ایک گھنٹے کیں۔"تارا نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔بالاج بھی مضطرب سالب کچلتا سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔جس ہال میں فنکشن تھااس کے چار دروازے تھے۔سب کے اوپر ایک ایک سی سی ٹی وی کیمرہ لگا ہوا تھا۔پندرہ منٹ کی کوشش کے بعد انہیں ہانیہ ایک دروازے سے نکلتی نظر آگئی تھی۔وہ سیڑھیوں سے اتر کر گراؤنڈ میں گئی تھی۔لیکن پھر وہ واپس آتیتی نظر نہیں آئی تھی۔انہوں نے چاروں دروازوں کے سی سی ٹی وی کیمرے چیک کر لیے تھے۔آس پاس کے اور سیڑھیوں کے کیمرے چیک کرنے شروع کر دیے لیکن وہ کہیں نہیں ملی تھی۔ہانیہ کو اغوا کرنے والے شخص نے وہ راستہ اختیار کیا تھا جہاں سے وہ کسی بھی سی سی ٹی وی کیمرے میں نہ آسکے۔مین گیٹ کا سی سی ٹی وی کیمرہ چیک کرنے کے بعد انہوں نے بیک ڈور کا کیمرہ چیک کیا لیکن وہ خراب نکلا۔اب تو تارا اور بالاج دونوں کو یقین ہو چکا تھا کہ ہانیہ کسی مشکل میں پھنس چکی ہے۔بالاج کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہاں اپنی بہن کو تلاش کرے۔اس نے بابا کو فون پر ساری بات بتائی روہ بھی پریشان ہو گئے۔"تم تارا کو لے کر گھر پہنچو۔میں کچھ کرتا ہوں۔"انہوں نے کہہ کر کال جاتی اور اپنے ایک دوست کو کال ملانے لگے جو پولیس مین تھے۔

--------------------------------ایک گھنٹے تک ہانیہ کو ہوش آچکا تھا۔کچھ دیر تو وہ خالی خالی نظروں سے سفید چھت کو دیکھتی رہی تھی پھر جب اسے یاد آیا کہ کسی نے اسے بے ہوش کر دیا تھا تو یکدم آٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھا۔وہ ایک فلی فرنشڈ کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا۔خود کو اس انجان جگہ پر پا کر اس کا دل خوف کے مارے کانپنے لگا۔وہ بیڈ سے اتر کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور ناب گھماتے ہوئے دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔لیکن دروازے کو لاک لگا ہوا تھا۔"دروازہ کھولو.......کوئی ہے؟......پلیز میری مدد کرو۔"وہ دروازے کو کھٹکھٹانے لگی تھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو جھلکنے لگے تھے۔"اللہ......

Posted On Kitab Nagri

"جب ہر کوشش بے کار گئی تو اس نے بے اختیار اللہ کو پکارا تھا۔وہ اپنی عزت کے محفوظ رہنے کی دعا کرنے لگی تھی۔پتہ نہیں کس نے اسے اغوا کر لیا تھا۔بالاج اور ماما بابا کتنے پریشان ہو رہے ہوں گے۔اگر وہ یہاں سے بچ بھی جاتی تو ان سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہنی تھی۔اس کا سر چکرانے لگا تھا۔تبھی باہر سے قدموں کی آہٹ سنائی دینے لگی۔"اللہ جی پلیز مجھے بچا لیں۔"وہ روتے ہوئے بڑائی تھی۔اگلے ہی پل دروازہ کھلا تھا۔اپنے سامنے ثاقب کو دیکھ کر وہ ششدر رہ گئی تھی۔اسے اغوا کرنے والا اس کا اپنا ہی شوہر تھا۔اور اس نے کس وجہ سے ایسا کیا تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی اور یہ بھی جان گئی تھی کہ اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔اس کا دل ڈوبنے لگا تھا۔اس کی ساکت سی خوفزدہ نگاہیں ثاقب کر ہی جمیں تھیں۔اس میں ہلنے کی سکت بھی نہیں رہی تھی۔ثاقب استہزائیہ مسکرایا تھا۔"کیا ہوا بیوی؟جام کیوں ہو گئی ہو؟"وہ دروازے کو بند کرتا اس کے قریب آیا۔ہانیہ لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔"ارے اتنا مت ڈرو۔"وہ طنزیہ بولا۔پھر اس کا لہجہ پتھریلا ہو گیا۔"بلکہ زیادہ ڈرو۔یہ تھوڑا کم ہے۔کیونکہ میں تمہاری سوچ سے بھی زیادہ برا ثابت ہونے والا ہوں"وہ غرایا تھا۔ہانیہ کا نازک سا دل سہم گیا تھا۔"نہیں.....پلیز مجھے جانے دو۔"وہ گڑگڑائی۔ثاقب نے اسے اپنی گرفت میں قید کرتے ہوئے اس کے بال جکڑے۔"ایسے ہی جانے دوں۔آج ہی تو میرے قابو میں آئی ہوں۔دو سال سے میری دسترس میں ہو لیکن ابھی تک مجھ سے بچی ہوئی ہو۔یہ تو زیادتی ہے نا بھئی۔اور اوپر سے خلع کا نوٹس بھیج دیا۔اس کی سزا بھی تمہیں ملے گی ضرور ملے گی۔"وہ اس کے چہرے کے قریب ہو کر سانپ کی طرح پھنکار رہا تھا۔ہانیہ تڑپتے ہوئے خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ اس کے چہرے پر جھکتا ہانیہ نے پورا زور لگا کر خود کو چھڑوا لیا۔اسے اتنا غصہ چڑھا ہوا تھا کہ سوچے سمجھے بغیر ایک تھپڑ رکھ کر ثاقب کے منہ پر مارا۔تھپڑ کا درد تو نہیں ہوا تھا لیکن ہانیہ کی ایک انگلی اس کی آنکھ میں بہت زور سے لگی تھی۔"تیری یہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہمت۔"اس نے بڑی مشکل سے درد برداشت کرتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگتی ہانیہ کو پکڑا اور اپنے سامنے کھڑا کر اپنا ہاتھ گھما کر ہانیہ کے چہرے پر مارا۔وہ درد کی شدت سے چیخ مارتی نیچے گری تھی۔سائیڈ ٹیبل کی لکڑی سے اس کا سر ٹکرایا تھا۔اور وہاں سے خون نکلنے لگا تھا۔ہانیہ اپنے ہوش گنوانے لگی تھی۔ثاقب نے اپنی بیلٹ اتار لی اور یکے بعد دیگرے اس پر برسانے لگا۔ہانیہ جب ضبط کھو کر آخری چیخ مارتی ہوش وخرد سے بے گانہ ہوئی تو اسی وقت کمرے کا دروازہ دھڑ کی آواز سے کھلا تھا۔ثاقب چونک کر مڑا ہی تھا کسی نے اسے گریبان سے پکڑ کر دائیں جانب دیوار کے ساتھ دے مارا تھا۔اس کا سر پیچھے زور سے بجا تھا اور آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے تھے۔اس نے دھندلاتی آنکھوں سے سامنے دیکھا جہاں وہی لڑکا کھڑا تھا جس نے اس دن سڑک پر ہانیہ کو اس سے بچایا تھا۔وہ یہاں بھی ہانیہ کو بچانے آگیا تھا۔اور پھر جس کا اسے ڈر تھا وہی ہوا۔میکال جنونی کیفیت میں اسے مارنے لگا تھا۔ثاقب کا بیلٹ چھین کر وہی بیلٹ اس پر برسانے لگا تھا۔وہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ ثاقب کے کہاں لگ رہی ہے نہ اس کی چیخیں اس پر اثر کر رہی تھیں۔اسے بس ہانیہ کو تکلیف پہنچانے والے کو سوگنا بڑھ کر تکلیف دینی تھی۔

ثاقب درد کی تاب نہ لاتے ہوئے جب بے ہوش ہوا تو میکال نے بیلٹ پھینک کر ہانیہ کی طرف بڑھا جو خون میں لت پت بے ہوش پڑی تھی۔اس کا ایک گال بری طرح سرخ ہو چکا تھا اور ہونٹ بھی پھٹا ہوا تھا۔ماتھے سے بھی خون نکل رہا تھا۔کمر اور بازوؤں پر جہاں جہاں بیلٹ لگا تھا وہاں سے کپڑا پھٹنے کے ساتھ ساتھ جلد بھی ادھڑ چکی تھی۔میکال سے ہانیہ کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔اس مضبوط دل کے ملک مرد کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے۔"مجھے معاف کر دو ہانی۔میں بروقت تمہیں نہیں بچا سکا۔لیکن میں وعدہ کرتا ہوں اب تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"وہ ہانیہ کو احتیاط سے اپنے بازوؤں میں بھر کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔اس کے وہاں سے نکلتے ہی دو تین سیکیورٹی گارڈز کمرے میں داخل ہوئے تھے اور ثاقب کو گھسیٹ کر باہر لے جانے لگے۔اب اس کا

Posted On Kitab Nagri

ٹھکانہ بھی وہی تھا جو اسفر کا تھا۔ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہ ایک قریبی ہاسپٹل پہنچا تھا۔ "پیشنٹ پر بہت زیادہ تشدد کیا گیا ہے۔ یہ پولیس کیس ہے......" ڈاکٹر نے ہانیہ کو دیکھتے ہی کہا تو میکال نے چڑ کر اس کی بات کاٹی۔ "بھاڑ میں گیا کیس۔ پہلے علاج کریں اس کا۔ بعد میں جو مرضی کر لیجیے۔ اس لڑکی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔" اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹرز نے علاج شروع کر دیا تھا۔ خطرے والی کوئی بات نہیں تھی۔ ہانیہ درد اور ڈر کے باعث بے ہوش ہوئی تھی۔ میکال اس کے درد کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کر رہا تھا۔ کاش وہ تھوڑا جلدی پہنچ پاتا۔ دل کو ایک پچھتاوے نے گھیرا ہوا تھا۔ جس دن اس نے ثاقب کو ہانیہ پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا تھا تب سے اس نے ثاقب کے پیچھے ایک بندہ لگا رکھا تھا۔ اسی نے میکال کو یہ خبر دی تھی کہ وہ اپنے فارم ہاؤس آ چکا ہے جہاں کچھ دیر پہلے ایک لڑکی کو لایا گیا تھا۔ اس سے جتنی جلدی ہو سکا وہ فارم ہاؤس پہنچا تھا لیکن ثاقب اس وقت تک ہانیہ کو مار مار کر بے ہوش کر چکا تھا۔ اسے ثاقب شدید غصہ تھا جو اسے اتنا مار کر بھی ختم نہیں ہوا تھا۔ "تمہارا تو میں وہ حشر کروں گا کہ ساری دنیا دیکھے گی۔ ہانیہ کو پہنچنے والی ہر تکلیف کا بدلہ لوں گا میں تم سے۔" وہ سرخ آنکھوں کو دیوار پر جمائے لب بھینچے سوچ رہا تھا۔ "ایکسکیوزمی سر! آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟" ایک ڈاکٹر اس سے مخاطب ہوا۔ وہ کچھ پل کیلیے چپ سا رہ گیا تھا۔ "کچھ نہیں۔" "اچھا پھر ان کے گھر والوں کو کسی طرح بلا دیں۔ تاکہ قانونی کاروائی کی جس سکے۔" ڈاکٹر کی بات پر اسے یاد آیا کہ ہانیہ کے گھر والے اس کی غیر موجودگی سے پریشان ہو رہے ہوں گے۔ "ڈاکٹر وہ ٹھیک تو ہے نا؟" ڈاکٹر جانے لگا تو میکال نے بے قراری سے پوچھا۔ "جی بس جسمانی چوٹیں ہیں جو کچھ دنوں میں بھر جائیں گیں" "اور اس کے دل پر لگے زخموں کو میں بھروں گا۔" اس نے سوچتے ہوئے فون نکالا اور تارا کو کال ملائی۔ کوئی چوتھی پانچویں بیپ پر اس نے کال اٹھائی تھی۔ "ہیلو تارا کب سے کال کر رہا تھا۔ بندہ تھوڑا جلدی اٹھا لیتا ہے۔" وہ اسے ڈپٹنے لگا۔ "میکال میں اس وقت

Posted On Kitab Nagri

بہت پریشان ہوں۔ہانیہ پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے......"تارا کی پریشان سی آواز آئی تھی۔"اسے کے بارے میں بتانے کیلیے تمہیں فون کر رہا تھا۔""کیا مطلب ؟"تارا ٹھٹکی۔

"ثاقب ہانیہ کو اغوا کر کے لے گیا تھا۔میں نے بازیاب کروالیا ہے لیکن اس کی حالت بہت بری ہے۔میں اسے ہاسپٹل لے آیا ہوں۔""کونسے ہاسپٹل ؟.....اور تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ثاقب نے اسے اغوا کیا ہے ؟"تارا نے دماغ میں کلبلاتا سوال پوچھا۔"فضول سوال چھوڑو اور ہاسپٹل پہنچو۔"میکال نے ہاسپٹل کا نام بتا کر کال کاٹ دی تھی۔-----------------------------

سب گھر والے اس وقت ہاسپٹل میں ہانیہ کے پاس موجود تھے۔لیکن میکال جا چکا تھا۔کیونکہ وہ کسی کے سوالوں کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔بالاج بھی حیران تھا کہ میکال کو ثاقب کے بارے میں کیسے پتہ چلا۔جب تارا نے اسے بتایا تھا کہ میکال نے ہانیہ کو ڈھونڈ لیا ہے تو اس وقت ہانیہ کے ملنے کی خوشی میں اس نے زیادہ دھیان نہیں دیا تھا لیکن اب وہ اس بات پر غور کر رہا تھا۔یہ تو سراسران کا ذاتی معاملہ تھا۔میکال کیسے اس بارے میں جان سکتا تھا۔ہو سکتا ہے اتفاقاً ہی اللہ نے اسے مدد کیلیے بھیج دیا ہو۔جو بھی تھا وہ میکال کا شکر گزار تھا اور ہانیہ کی زخمی حالت دیکھ کر اسے ثاقب پر حد سے زیادہ غصہ آیا تھا۔اس کا خون کھول رہا تھا۔وہ کسی بھی طرح ثاقب سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔اور یہ جانتا ہی نہیں تھا کہ کوئی بہت اچھے سے ہانیہ کا بدلہ لے چکا ہے۔ہانیہ اب کسی اور کیلیے بھی بہت اہم ہو چکی تھی۔بلکہ وہ تو میکال کی زندگی بن چکی تھی۔اس کا ہر درد میکال کی تکلیف کا باعث تھی۔وہ اپنی جان سے بڑھ کر اسے چاہنے لگا تھا۔طانیہ بیگم بھی اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر رونے لگی تھیں۔انہیں زارا اور ثاقب سے نفرت ہونے لگی تھی اور وہ اپنے فیصلے پر شرمندہ بھی تھیں۔ہانیہ کو جب ہوش آیا تو خود کو اپنی فیملی کے درمیان پا کر بھی اس نے

Posted On Kitab Nagri

کسی خوشی کا اظہار نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ روئی تھی۔شاید وہ ابھی اسی فیز کے زیر اثر تھی۔تارا اور بالاج اسے بولنے پر اکسانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ چپ رہی تھی۔بس خاموشی سے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتی رہی تھی۔ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ ابھی شاکڈ ہے۔اسے ٹھیک ہونے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے۔اس نے جسمانی اور ذہنی دونوں تکلیف سہی تھیں۔اب یہ تو ہونا ہی تھا۔"ہانیہ......میری بچی.....مجھے معاف کر دو۔"طانیہ بیگم روتے ہوئے بولی تھیں لیکن ہانیہ نے ان کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔"بہت ناراض ہونا اپنی ماں سے۔ہونا بھی چاہیے۔یہ سب میری وجہ سے ہی تو ہوا ہے۔کاش میں تمہیں اس وحشی کے پلے نہ باندھتی۔میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں ہانیہ۔پلیز معاف کر دو مجھے۔"ان کے رونے سے ہانیہ بے چینی سے لب چبانے لگی تھی لیکن کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔سب گھر والے اس کی اس حالت سے پریشان ہو چکے تھے۔

------------------------"مائک مجھے ساری بات جاننی ہے کیسے تم نے ہانیہ کی مدد کی؟"تارا اس وقت میکال کے گھر موجود تھی اور حکمیہ لہجے میں پوچھ رہی تھی جبکہ میکال تذبذب کا شکار تھا۔پھر اس نے محتاط انداز میں بتانا شروع کیا۔"کچھ دن پہلے میں ڈرائیو کرتے ہوئے ایک سڑک سے گزر رہا تھا تو میری نظر ایک لڑکے پر پڑی جو کسی لڑکی کو زبردستی اپنے ساتھ لے جا رہا ہے اور اسے ایک تھپڑ بھی مارا تھا۔تم تو جانتی ہو ایسے لوگوں کو سیدھا کرنے کا مجھے کتنا شوق ہے۔میں جب ان کے قریب گیا تو مجھے پتہ چلا وہ ہانیہ تھی۔میں نے اس لڑکے کو وہیں پیٹ ڈالا اور ہانیہ کو اپنے ساتھ لے آیا۔راستے میں میں نے اس سے اس لڑکے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا وہ ثاقب ہے اس کا شوہر۔اور اس پر بہت ظلم کرتا ہے۔پھر میں نے ثاقب کے بارے میں سب کچھ معلوم کروانے کیلیے اس کے پیچھے ایک بندہ لگا دیا اور آج اسی نے مجھے یہ خبر دی تھی کہ ثاقب ہانیہ کو اغوا کر کے اپنے فارم ہاؤس لے جا چکا ہے۔"میکال نے اپنی کسی بات سے یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ ہانیہ اس کیلیے کتنی اہم

Posted On Kitab Nagri

ہو چکی ہے۔وہ نارمل لہجے میں بول رہا تھا جیسے اگر یہاں ہانیہ کی جگہ کوئی اور لڑکی بھی ہوتی تو وہ اس کی مدد بھی ایسے ہی کرتا۔تارا نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔"شکر ہے اللہ کا جس نے تمہیں مدد کیلیے بھیج دیا ورنہ وہ وحشی انسان پتہ نہیں ہانیہ کے ساتھ کیا کرتا۔مجھے تو ابھی تک یہ سوچ سوچ کر ہول اٹھ رہے ہیں۔ہانیہ نے کیسے تکلیف برداشت کی ہو گی۔"وہ گہری سانس بھر کر بولی تھی۔"اب کیسی طبیعت ہے اس کی؟"اس نے بمشکل اپنے لہجے کی بے قراری کو چھپایا تھا۔"ٹھیک نہیں ہے وہ۔اس واقعے کا اس کے ذہن پر بہت برا اثر پڑا ہے۔وہ گم صُم سی ہو گئی ہے۔کوئی بات نہیں کر رہی۔"وہ پریشانی سے بولی۔"پریشان مت ہو۔اللہ بہتر کرے گا۔"وہ اسے تسلی دے رہا تھا لیکن خوف پریشان ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثاقب کو ہوش آیا تو اس نے خود کو بہت بری حالت میں پایا تھا۔سارا جسم درد سے بھرا پڑا تھا۔وہ ایک نیم اندھیرے کمرے میں کرسی سے بندھا ہوا تھا۔خود کو اتنا بے بس محسوس کر کے ثاقب کا غرور خاک ہو چکا تھا۔اسے بے ہوش ہونے سے پہلے کا سارا واقعی یاد آیا تو وہ غصے سے لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔یہ اس لڑکے نے اسے دوسری بار مارا تھا اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا۔اس کی انا اور اکڑ کو توڑ کر رکھ دیا تھا اس نے۔وہ میکال کے بارے میں نفرت سے سوچ رہا تھا جب دروازہ کھلا اور میکال اندر داخل ہوا۔ثاقب نے اسے شرر بار نظروں سے گھورا تھا۔"بے بسی کیسی لگ رہی ہے چوہدری صاحب؟"میکال طنزیہ انداز میں کہتا اس کے قریب آیا تھا۔"یہ تم اچھا نہیں کر رہے لڑکے۔تمہیں اندازہ نہیں تم نے کس سے پنگا لیا ہے۔"ثاقب نے چبا چبا کر کہا تھا۔"میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ثاقب چوہدری۔تم ایک گھٹیا اور بے غیرت انسان ہو۔اپنے گاؤں کی کئی لڑکیوں کو ہراس کر چکے ہو اور اپنی بیوی کو باندی سمجھ کر جانوروں کی طرح پیٹتے ہو۔کوئی بھی تمہیں پوچھنے والا نہیں لیکن اب میرے ہوتے ہوئے تم کسی بھی لڑکی کو تکلیف تو کیا اسے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکو گے۔"میکال کرسی پر ہاتھ رکھ کر ذرا سا جھکتے ہوئے اسے سرچ آنکھوں سے دیکھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔"تو ایک دفعہ چھوڑ مجھے پھر میں تجھے بتاتا ہوں۔"ثاقب بھڑکا۔"اگر تم کہتے ہو تو چھوڑ دیتا ہوں۔لیکن میری ایک شرط ہے۔"وہ سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔"کیا؟"ثاقب نے پوچھا۔"ہانیہ کو طلاق دے دو۔"وہ سرد لہجے میں گویا ہوا۔ثاقب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔کیا وہ اس کی بیوی کا نام بھی جانتا تھا۔اور اس کی ہمدردی میں اتنا سب کچھ کیوں کر رہا تھا۔"کیوں وہ تیری معشوقہ ہے؟"ثاقب نے طنزیہ پوچھا۔میکال کا میٹر گھوما۔اس نے ثاقب کے سوجے چہرے پر ایک اور مکا جڑ دیا۔"ہانیہ کے بارے میں ایک لفظ بھی مت کہنا۔"ہانیہ کیلیے میکال لڑ رہا تھا جبکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کا شوہر اس کیلیے لڑتا۔"وہ میری بیوی ہے۔میں جو مرضی کہوں۔""""وہ نہ تو اب تمہاری بیوی رہے گی اور نہ ہی تمہاری زبان جو اسے کچھ کہہ سکے۔"میکال غرایا۔"اپنی دھمکیاں اپنے پاس رکھو۔میں اسے طلاق نہیں دوں گا۔وہ ساری زندگی میری غلام رہے گی۔""""اوکے تو پھر ہانیہ کو بیوہ کرنے کا ہی آپشن بچا ہے میرے پاس۔"اس نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے باہر کھڑے ایک شخص کو اندر بلایا جس کے ہاتھ میں ایک فائل اور پسٹل تھی۔ثاقب خوفزدہ سا اسے دیکھنے لگا تھا۔میکال نے فائل کھول کر اس کے سامنے رکھی اور پسٹل اس پر تان لی۔اس کے ساتھی نے ثاقب کے ہاتھ کھول دیے تھے اور ایک پین اسے پکڑایا تھا۔

"د.....دیکھو اسے پیچھے کرو۔"ثاقب ہکلایا۔"سائن کرو طلاق نامے پر۔"میکال نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ثاقب کشمکش میں پڑا ہوا تھا۔میکال نے اس کے بائیں ہاتھ کا نشانہ لے کر گولی چلا دی جو اس کے ہاتھ کو چیرتی ٹانگ میں گھس گئی۔ثاقب درد سے چلا اٹھا تھا۔"جلدی....."وہ دھاڑا تو ثاقب نے کانپتے ہاتھ سے طلاق نامے پر سائن کر دیے۔میکال کے ساتھی نے اس سے فائل اور پین لے لیا۔میکال نے جھک کر اس کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور گولی چلا دی۔ثاقب کا دوسرا ہاتھ بھی بیکار ہو چکا تھا۔"کہا تھا نا آئندہ کسی لڑکی کو تکلیف مت دینا ورنہ تمہارے ہاتھ کاٹ دوں گا۔"میکال نے اسے یاد کروایا۔ثاقب تکلیف کی شدت سے کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب یہ یہاں سے جائے تو کچھ بولنے کے قابل نہیں رہنا چاہیے۔انڈرسٹوڈ؟"میکال نے اپنے ساتھی سے کہا تو اس نے سدا ثبات میں ہلا دیا۔میکال اس سے فائنل کے کر چلا گیا اور پیچھے سے اس شخص نے ثاقب کی زبان بھی کاٹ دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثاقب کو بے ہوشی کی حالت میں اس کے گاؤں کے کسی ڈیرے کے سامنے پھینک دیا گیا تھا۔صبح جب اکرم چوہدری کے آدمیوں نے اسے دیکھا تو انہیں سانپ ہی سونگھ گیا تھا۔ثاقب جو خود اتنا ظالم اور برا تھا اس کے ساتھ کون اتنا برا کر سکتا تھا۔اکرم چوہدری تک یہ خبر پہنچنے سے پہلے سارے گاؤں میں پھیل گئی تھی اور سب کو یقین آگیا تھا کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔اور ظلم کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔ثاقب پوری طرح معزور ہو چکا تھا۔اس کے دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے سوراخ تھے۔ٹانگوں میں بھی گولیاں میں ماری گئی تھیں۔اور حد یہ کہ زبان بھی کاٹ دی گئی تھی۔اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر اکرم چوہدری کا دماغ گھوم گیا تھا۔وہ سخت غصے کے عالم میں اپنے ملازموں پر برسنے لگے تھے۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ثاقب کو تکلیف دینے والے شخص کو کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالیں اور زندہ زمین میں گاڑھ دیں۔لیکن ایسا وہ صرف سوچ ہی سکتے تھے۔اول تو ثاقب کو ہوش آنا ہی مشکل تھا اور اگر آ بھی جاتا تو وہ کچھ بتانے کے قابل نہیں تھا۔اسے جلد از جلد ہاسپٹل پہنچا دیا گیا تھا۔زارا ثاقب کو دیکھ کر صدمے میں چلی گئی تھی۔سمعیہ کا بھی رو رو کر برا حال تھا۔ان دونوں نے آج تک جتنا برا کیا تھا اس لحاظ سے انہیں بھی یہ سزا مل چکی تھی۔جبکہ دوسری جانب ملک ہاؤس میں سکون کی لہر اتری تھی۔میکال نے طلاق نامہ ثاقب کے نام سے وہاں بھیج دیا تھا۔انہوں نے شکر کیا تھا ثاقب جیسے شخص سے ان کی جان چھوٹی اور سب سے زیادہ مطمئن تو ہانیہ تھی۔وہ بولی اب بھی کچھ نہیں تھی لیکن اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔بالاج کیلیے یہی بہت تھا کہ ہانیہ اب خطرے میں نہیں۔کبھی نا کبھی تو وہ زندگی کی طرف لوٹ ہی آئے گی۔اسے یقین تھا۔طانیہ بیگم جس بات سے ڈر رہی تھیں وہ ہو کر رہی تھی۔جب لوگوں کو

Posted On Kitab Nagri

پتہ چلا کہ ہانیہ کو رخصتی سے پہلے کی طلاق ہو گئی ہے تو وہ باتیں بنانے سے باز نہیں آئے تھے۔طانیہ نے پھر ہانیہ کو سارا دن کمرے سے باہر نہیں نکلنے دیا تھا کہ وہ گھر آئے مہمانوں کی باتیں نہ سن لے۔اس کی حالت پہلے ہی خراب تھی۔طانیہ بیگم خود ہی چپ چاپ لوگوں کی باتیں سنتی رہیں پھر بالاج نے آکر ان کی چھٹی کروائی۔ورنہ وہ تو جان چھوڑنے کو تیار کی نہیں تھے۔کوئی دکھ کا اظہار کر رہا تھا تو کوئی ہمدردی کا۔کوئی اصل بات کریدنا چاہتا تھا اور کوئی خود ہی اندازہ لگا رہا تھا کہ کس وجہ سے طلاق ہوئی۔کوئی دور پار کے لڑکیوں کے طلاق والے قصے چھیڑ کر بیٹھ گیا تھا۔اور کچھ نے تو ہانیہ کیلیے دو تین رشتے بھی آفر کر دیے۔جب بالاج نے انہیں اپنے نادر خیالات بتانے سے روکا تو وہ جاتے جاتے بھی کئی باتیں سنا گئے کہ ہانیہ سے اب کوئی شادی نہیں کرے گا۔بالاج نے سوچ لیا تھا وہ ہانیہ کیلیے بہت اچھا لڑکا تلاش کرے گا اور سب لوگوں کو بتا دے گا کہ ہانیہ لاوارث نہیں۔ابھی اس کا باپ اور بھائی زندہ ہے۔اور سب سے بڑھ کر اللہ تھا اس کے ساتھ تھا۔وہ تو تمام سہاروں سے بڑا سہارا ہوتا ہے۔اس نے ہانیہ کو ثاقب سے بچا لیا تھا۔اب آگے بھی سب بہتر ہونے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رات گیارہ بجے کا وقت تھا۔ہانیہ ٹیرس پر لگی سیڑھیوں پر بیٹھی ٹھنڈے موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔اس کے ماتھے پر جھولتی لٹیں ہوا سے اٹھکیلیاں کر رہی تھیں اور یہ منظر دیکھ کر میکال کچھ دیر کیلیے مسمرائز ہوا تھا۔ہانیہ کی آنکھیں بند تھی اس لیے وہ اسے نہیں دیکھ سکی تھی۔وہ جب اس کے ساتھ آکر بیٹھا تو ہانیہ اس کی خوشبو پہچان گئی تھی۔اس نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے حیرت سے دیکھا تھا۔میکال بالکل اس کے قریب تھا۔وہ کچھ پل اس کی آنکھوں میں ساکت سی دیکھتی رہی پھر پلکیں جھپکتے ہوئے اس سے تھوڑی دور ہوئی۔اور کنفیوژ سی لب چباتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔جبکہ میکال دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔"میں نے سنا ہے تم نے بولنا بند کر دیا ہے۔"وہ تعجب سے پوچھ رہا تھا۔ہانیہ نے الجھ کر اسے دیکھا۔"لیکن مجھے یقین نہیں آیا۔لڑکی بھی ہو اور

Posted On Kitab Nagri

بولے نہ۔ ہاہ۔ واٹ آ جوک۔" وہ بے تکلف لہجے میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا۔" تو لڑکے کونسا نہیں بولتے۔" ہانیہ لڑکیوں کے دفاع کیلیے بول پڑی۔ میکال اپنی کامیابی پر مسکراہٹ دبا گیا۔" بولتے ہیں لیکن لڑکیوں سے کم۔" اس نے ہانیہ کو مزید چڑایا۔" جی نہیں لڑکے زیادہ بولتے ہیں۔ خود کو ہی دیکھ لیں۔" ہانیہ نے جتاتے لہجے میں کہا۔" خود کو تو میں نے کئی دفعہ شیشے میں دیکھا ہے۔ ہر دفعہ منہ سے ماشاءاللہ ہی نکلا۔" وہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے لگا۔ ہانیہ کے لب ذرا سے مسکرائے تھے۔ وہ بمشکل مسکراہٹ روکتی چہرہ پھیر گئی" اے لڑکی تم مجھ پر ہنس رہی ہو؟" میکال نے اسے گھورا۔ ہانیہ تو گھبرا ہی گئی۔ اس نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا۔" اوہ گاڈ تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟"" نہیں میں تو کسی سے نہیں ڈرتی۔" ہانیہ جی کڑا کر کے بولی۔ میکال کو اس کی معصومیت پر پیار آیا۔" ہمم۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔" اس نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔ ہانیہ کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔" شکریہ...." وہ مزید کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن نہیں کہہ سکی۔" شکریہ؟.....وہ کیس لیے؟" میکال کو لگا اسے پتہ چل گیا ہے کہ اسے ثاقب سے بچانے والا وہ تھا۔ لیکن ہانیہ یہ سب نہیں جانتی تھی۔" اس دن آپ نے میری بہت مدد کی۔ اور میری ہمت بھی بندھائی۔ میں نے آپ کی بات مان کر ماما کو سب کچھ بتا دیا اور پتہ ہے مجھے طلاق مل گئی۔" وہ پر جوش سے لہجے میں بتانے لگی۔" آ.....مجھے تمہیں کانگریٹس کہنا چاہیے یا افسوس کرنا چاہیے؟" وہ تذبذب سے پوچھنے لگا۔" ارے کانگریٹس کہیں نا۔ میں اس ظالم انسان کی قید سے آزاد ہو گئی ہوں۔ افسوس کس بات کا" وہ مسکرا کر بولی تو میکال کے دل سے ایک بوجھ اتر گیا۔" پھر تو مبارک ہو بہت۔"" تھینک یو۔" وہ خوشدلی سے بولی تھی۔ اگر ہانیہ کے گھر والے اسے مسکرا کر باتیں کرتے دیکھ لیتے تو حیران رہ جاتے۔" خالی تھینکس کا کیا کروں میں۔ کوئی انعام تو دو۔" اس کی بات پر ہانیہ نے ٹکر ٹکر اس کی شکل دیکھی۔" انعام؟"" یس۔......ٹریٹ می آ ڈنر۔" اس کی فرمائش سن کر وہ پریشان ہوئی تھی۔ اسے اب احساس ہوا تھا وہ اس اجنبی

Posted On Kitab Nagri

سے کتنی باتیں کر چکی تھی جواب اجنبی نہیں رہا تھا۔"ڈیٹ کا نہیں بول رہا جو تم ایسے پریشان ہو رہی ہو۔ڈنر کا بولا ہے لیکن خیر اگر تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں تو رہنے دو۔میں تمہیں فورس نہیں کرتا۔""میرے پاس پیسے ہیں لیکن میں آپ کے ساتھ ڈنر پر نہیں جا سکتی۔""وہ کیوں؟""کیونکہ میں اجنبیوں سے فرینک نہیں ہوتی۔"وہ نخوت سے بولی۔اس کی یہ ادا بھی میکال کو بہت پیاری لگی تھی۔"اچھا تو پھر میں تمہارا دوست بن جاتا ہوں۔"میکال نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ہانیہ کے گال بلش کرنے لگے تھے۔ میکال نے اس کے گال پر چٹکی بھری۔"سو کیوٹ......مائی ٹیڈی بیئر۔"ہانیہ کیوٹ کے لقب پر خوش ہوئی لیکن اپنے لیے ٹیڈی بیئر کا لفظ سن کر اس نے میکال کو سخت گھوری سے نوازا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنا غصہ نکالتی میکال اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔"ہونہہ۔ٹیڈی بیئر۔میں کہاں موٹی ہوں۔"وہ منہ بنا کر سوچنے لگی تھی۔

-------------------میکال کے تھوڑی دیر بات کرنے سے ہی اس کے رویے پر بہت اچھا اثر پڑا تھا۔وہ بولنے لگی تھی۔سب گھر والے خوش ہو گئے تھے۔اور حیران بھی تھے۔جتنا بڑا دھچکا اسے ملا تھا،انہیں اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی سنبھل پائے گی۔میکال کے محبت بھرے نرم لہجے نے اسے پھر سے چہکنا سکھا دیا تھا۔"شکر ہے تم بھی بولی۔مجھے تو لگا تھا تم بولنا ہی بھول گئی ہو۔تمہیں پھر سے سکھانا پڑے گا جیسے چھوٹے بچوں کو سکھاتے ہیں۔"بالاج شرارے سے بولا تھا۔"تم نے میری باتوں کا مس کیا؟"ہانیہ نے اشتیاق سے پوچھا۔"ہمممم....اتنا بھی نہیں۔بس تمہاری ٹر ٹر سننے کی عادت ہو گئی تھی۔دو سال سے نہیں سنی تو اسی لیے اداس ہو گیا۔"وہ منہ بنا کر بولا۔"تم ہو ہی بدتمیز۔"ہانیہ نے اس کی طرف کشن پھینکا جو اس نے کیچ کر لیا۔"اچھا اچھا ناراض نہ ہو۔""پہلے تم مجھے کچھ کھانے کو لا کر دو پھر راضی ہوں گی۔"اس نے شرط بتائی۔"لو یہ کونسی بڑی بات ہے۔میرے ساتھ چلو۔فائیو سٹار ہوٹل سے ڈنر کرواؤں گا تمہیں۔"بالاج نے اسے آفر کی تو ہانیہ کو میکال

Posted On Kitab Nagri

کی فرمائش یاد آئی تھی۔اگلے ہی پل وہ اس کی سوچ کو جھٹک گئی تھی۔"اور پارک بھی جانا ہے مجھے۔"اس نے معصوم بچوں کی طرح ضد کی۔"اوکے ڈن۔تارا کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں۔"بالاج کو تو موقع چاہیے تھا تارا کے ساتھ رہنے کا۔ہانیہ نے بھی خوشی سے اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس وقت بالاج تارا اور ہانیہ کو لے کر ایک ریسٹورینٹ میں آیا ہوا تھا۔وہ کھانا آرڈر کر چکے تھے اور کھانے ہی لگے تھے کہ میکال وہاں آگیا۔وہ بھی ایک بزنس ڈیل کیلیے اسی ریسٹورینٹ آیا ہوا تھا۔ہانیہ کو دیکھ کر اس نے میٹنگ ہی کینسل کر دی اور ان کی طرف آگیا۔بالاج اور تارا آمنے سامنے تھے جبکہ ہانیہ کے سامنے والی چیئر خالی تھی۔وہ بنا کوئی اجازت لیے وہاں بیٹھ گیا۔سب نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔"ہائے گائز! کیا میں آپ کو جوائن کر سکتا ہوں؟"وہ ہانیہ پر ایک نظر ڈال کر بولا تو وہ کنفیوژ ہو گئی۔اسے کل رات والی اس کی اور اپنی ملاقات یاد آئی تھی۔ بالاج کو اس دفعہ وہ اتنا برا نہیں لگا تھا۔اس نے ہانیہ کو بازیاب جو کروایا تھا۔اب وہ اسے شکریہ کے طور پر ایک ڈنر تو کروا ہی سکتا تھا۔"تم آلریڈی جوائن کر چکے ہو۔"تارا نے چبا چبا کہا۔"اوہ اچھا پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ تم لوگ اتنے اچھے ہو کہ مجھے منع تو کر ہی سکتے۔میں چاہے جتنا کھا لوں۔ہیں نا۔ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟"اس نے باری باری تینوں کو دیکھا۔تارا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی جبکہ بالاج تعجب سے۔اور ہانیہ نے بمشکل مسکراہٹ روکی تھی۔"ہاں کھالو۔جتنا تمہارا دل چاہے۔"بالاج نے مروت نبھائی۔"یہ ہوئی نا بات۔ تمہاری مہمان نوازی نے میرا دل جیت لیا۔۔۔۔۔ویٹر۔"وہ بالاج سے کہہ کر ویٹر کو بلانے لگا اور مزید کھانا منگوا لیا۔کھانے کے درمیان وہ تارا اور بالاج سے کوئی نا کوئی بات تو کرتا رہا لیکن نظروں کے حصار میں ہانیہ ہی رہی تھی۔وہ اس کی نظروں کی تپش محسوس کر کے بمشکل کھانا کھا رہی تھی۔اسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی یا جھجھک تھی۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ڈنر کے بعد ان کا پلان کسی پارک جانے کا تھا۔میکال نے وہاں بھی ان کا پیچھا

Posted On Kitab Nagri

نہ چھوڑا۔اوراب وہ ایک بہت بڑے سے پارک میں موجود تھے۔"آپی مجھے جھولے لینے ہیں۔"ہانیہ جھولوں کو دیکھ کر خوشی سے بولی۔"ہاں جاؤنا لے لو۔"تارا نے کہا۔"نہیں۔آپ بھی ساتھ آئیں۔"وہ تارا کو بھی اپنے ساتھ لے گئی اور سوِنگ پر جھولا لینے لگی۔بالاج اور میکال ایک جنگلے کے پاس کھڑے تھے۔"یہاں کوئی لڑکوں والا جھولا بھی ہے؟"میکال نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔"لڑکوں والا؟"بالاج نے تعجب سے پوچھا۔"ہاں جس پر جھولا لیتے ہوئے مردوں کی بے عزتی نہ ہو۔یہ سب تو بچوں اور لڑکیوں والے جھولے ہیں۔"

"صحیح۔"بالاج اس کی عجیب منطق پر سر ہلا کر رہ گیا۔پھر اسے کچھ یاد آیا تھا۔"تمہارا بہت بہت شکریہ۔تم نے ہماری بہت مدد کی۔اگر تم ہانیہ کو ثاقب سے نہ بچاتے تو اب تک وہ مر چکی ہوتی۔"وہ مشکور لہجے میں بولا تھا۔

"مریں اس کے دشمن۔"میکال نے دل میں کہا۔"ارے شکریہ کی کیا بات ہے۔میں تو یاروں کا یار ہوں۔یہ تو صرف تارا سے دوستی نبھائی ہے میں نے۔اس کیلیے تو جان بھی حاضر ہے۔"وہ بولا تو بالاج کو غصہ چڑھ گیا۔وہ تارا سے دوستی کا اظہار جو کر رہا تھا اور اس کیلیے جان دینے کو تیار تھا۔اسے نجانے کیوں اچھا نہیں لگا تھا۔یہ بات میکال نے بھی محسوس کر لی تھی۔اسے یہ جاننے میں دیر نہیں لگی تھی کہ بالاج تارا کیلیے بہت پوزیسو ہے۔ریسٹورینٹ میں بھی کئی بار اس نے بالاج کو تارا پر نظریں جمائے دیکھا تھا۔اسے شک پڑ چکا تھا کہ وہ تارا کو پسند کرتا ہے لیکن ابھی یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔اب اسے سچ معلوم کرنا تھا۔بالاج کو جب محسوس ہوا کہ میکال غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تو گڑبڑا گیا اور بات بدلنے کی کوشش کی۔"ایک بات تو بتاؤ؟""کیا؟"میکال نے پوچھا۔"ثاقب کو تم نے ٹارچر کیا تھا؟"اس سوال پر میکال کچھ پل اسے خاموشی سے دیکھتا رہا پھر نظریں پھیر گیا۔

"مجھے ظالموں پر ظلم کرنے کا بہت شوق ہے۔صرف ہانیہ ہی اس کے اعتاب کا شکار نہیں ہوئی۔اس کے گاؤں کی کوئی لڑکی بھی اس سے محفوظ نہیں تھی۔اس کا یہی علاج تھا۔مجھے اپنے عمل پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے۔" تھینکس

Posted On Kitab Nagri

اگین فار ایوری تھنگ یو ڈِڈ فار اس۔اور اسفر کی کیا خبر ہے ؟""اس کی حالت ابھی تک بری ہے۔اس سے کچھ رقم تو نکلوالی ہے میں نے لیکن اتنی نہیں جتنی وہ تارا سے لے چکا ہے۔تارا کا شاپنگ مال جو اس نے بیچا تھا وہ پہلے سے زیادہ مہنگا ہو چکا ہے۔لیکن مجھے وہ تارا کو واپس دلانا ہے۔کوشش تو کر رہا ہوں اب دیکھتے ہیں کیا بنتا ہے۔""تم رہنے دو یہ کام میں کر لوں گا۔""کیوں نا ہم دونوں مل کر لیں۔"میکال نے مشورہ دیا جو بالاج کو کچھ پسند نہیں آیا تھا۔"آخر وہ جتنی تمہارے لیے اہم ہے اتنی اہم میرے لیے بھی ہے۔"میکال نے ترپ کا پتہ پھینکا اور بالاج کو دانت پیستے دیکھ کر ہنس پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج ہانیہ کی برتھ ڈے تھی اور وہ ہر بار کی طرح بھول گئی تھی۔تارا نے اسے سرپرائز پارٹی دینے کا سوچا تھا۔اس نے ہال کو سجانے کیلیے میکال سے ہی سارا سامان منگوایا تھا۔اور اب وہ اس کے ساتھ ہال کی ڈیکوریشن بھی کروا رہا تھا۔آخر اس کی ہانی کی سالگرہ تھی۔وہ کیسے پیچھے رہتا۔اس وقت وہ اور تارا ایک ٹیبل کو گھسیٹتے ہوئے درمیان میں لا رہے تھے جب بالاج وہاں آیا۔تارا کے ساتھ میکال کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر تیوریاں آئی تھیں۔"ارے یار میں نے کہا تو ہے خود ہی کر لیتا ہوں میں۔تم بس ایک طرف کھڑے ہو کر بتاؤ کیا کرنا ہے ؟"میکال نے چڑ کر کہا تھا۔تارا منہ بناتی ٹیبل چھوڑ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی تھی۔"یہ کیا ہو رہا ہے ؟"بالاج نے ان کے قریب آکر پوچھا تو دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔"دیکھ نہیں رہے ہم ڈیکوریشن کر رہے ہیں۔"میکال نے مصروف سے لہجے میں کہا۔"کیوں ؟"وہ تعجب سے پوچھنے لگا۔"ہانیہ کی برتھ ڈے پارٹی کیلیے۔"تارا نے بتایا۔"اوہ اچھا لیکن اس کی کیا ضرورت تھی ؟مجھے کہہ دیتی۔"وہ میکال سے جیلس ہوتے ہوئے بولا۔"تم سے کچھ ہونا تو تھا نہیں اسی لیے سٹار نے مجھے بلا لیا ۔"میکال نے اسے تپایا۔بالاج نے غصے سے تارا کو دیکھا۔اس نے خود میکال کو بلایا تھا۔اس سے تو کبھی مدد نہیں مانگی تھی۔وہ لب بھینچ کر وہاں سے جانے لگا جب تارا نے اس کا بازو پکڑ لیا۔"ارے ارے رکو۔جا کہاں رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

میری مدد کون کرے گا۔" وہ بولی۔ "یہ ہے نا تمہارا چمچا۔اسی سے کرواؤ۔" وہ منہ پھلا کر بولا۔ "میں تو بہت تھک گیا ہوں۔ایسا کرو اب تم ہی اس کے ساتھ مدد کروادو۔" میکال نے کہا تو اس نے شکر کیا تھا۔ "سواب تمہارا دوسرا چمچا آگیا ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔" میکال شرارت سے کہتا جانے لگا اور بالاج کے پاس سے گزرا۔ "گڈ لک برو۔" وہ بالاج کو تھمبز اپ کا اشارہ کر کے چلا گیا۔ بالاج گڑبڑا گیا تھا۔وہ کیوں اسے گڈ لک کہہ کر گیا تھا۔یہ اسے سمجھ آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سفید اور کالے رنگ کے امتزاج سے بنی ریشمی فراک پہنے وہ کوئی چاند سے اتری پری لگ رہی تھی۔وہ آئینے کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی۔آدھی کمر تک آتے بال اس کے چہرے کے اطراف سے آبشار کی طرح نیچے گر رہے تھے۔دودھیا رنگت کے چہرے پر کسی قسم کے میک اپ کی ضرورت نہیں تھی لیکن آج نجانے کیوں اس کا دل کر رہا تھا وہ بہت سارا تیار ہو۔کچھ سوچ کر اس نے لپ گلوز کھول کر لبوں پر لگایا پھر آئینے میں لبوں کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی اور آنکھوں میں آئی لائنر لگانے لگی تھی۔اس نے کبھی چہرے پر کوئی کریم یا بیس وغیرہ نہیں لگایا تھا کیونکہ اس کی ایک آئی بروکے تھوڑا سا اوپر ایک تل تھا جو اسے بہت پسند تھا۔وہ اس کو چھپانا نہیں چاہتی تھی۔البتہ گالوں پر بلش آن لگا لیتی تھی جس سے اس کے بھرے بھرے گال مزید خوبصورت لگنے لگتے تھے۔گلے میں نازک سا نیکلس پہن کر وہ ایک کندھے پر دوپٹہ ٹھیک کرتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔اس کا ارادہ تارا آپی سے ملنے کا تھا۔ابھی وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچی ہی تھی کہ کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا۔وہ گول گھومتی دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ چیختی میکال نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔وہ میکال کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر خوف سے سانس ہی روک گئی تھی۔اس کی خوفزدہ سی نگاہیں میکال کی براؤن آنکھوں میں اٹک گئی تھیں۔اور میکال کو تو اپنے اردگرد کا کوئی ہوش ہی نہیں رہا تھا۔وہ مبہوت سا اس کا آدھا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ابھی تو اس نے ہانیہ کے چمکتے ہونٹ بھی نہیں دیکھے تھے کہ بہکنے لگا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔اسے ہانیہ کے لبوں سے اپنا یا ہاتھ ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔ہانیہ پہلے اس کے یوں اچانک سے آ ٹپکنے پر شاکڈ ہوئی تھی اور اب اس کی مسلسل گھوری سے گھبرانے لگی تھی۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگی تھی۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے میکال کا ہاتھ ہٹانا چاہا۔میکال نے گرفت ڈھیلی تو کی تھی لیکن ہاتھ نہیں ہٹایا تھا بلکہ اس کے ناک پر بھی اپنے ہاتھ سے نقاب کر دیا تھا۔اب صرف ہانیہ کی حیرت سے کھلی بڑی بڑی آنکھیں اسے نظر آ رہی تھیں۔

"تم سچ میں اتنی خوبصورت ہو یا مجھے کچھ زیادہ ہی لگ رہی ہو؟" وہ ایک ہاتھ اس کے چہرے کے پاس دیوار پر رکھے الجھ کر پوچھنے لگا تھا۔اپنی تعریف سن کر ہانیہ پلکیں جھکا گئی تھی۔میکال کو یہ منظر مزید دیوانہ کر گیا تھا۔

"امیزنگ۔آئی لو دس۔" وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولا تھا۔ہانیہ نے تعجب سے اسے دیکھا۔"آ.....آپ یہاں کیوں آئے؟" وہ بات بدلنے لگی۔"ایک ریکویسٹ کرنی تھی تم سے۔""کیا؟""بی مائن۔" یہ درخواست تو بالکل بھی نہیں تھی۔وہ ایسے بولا تھا جیسے حکم دے رہا تھا۔ہانیہ ساکت رہ گئی تھی۔کیا یہ سچ تھا۔وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔"م.....میں آپ کے قابل نہیں ہوں۔" وہ نظریں چراتی بولی تھی۔میکال نے سنجیدگی سے کچھ لمحے اسے دیکھا تھا پھر بے اختیار اس کے چہرے پر جھکا تھا۔ہانیہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔وہ ڈر کر آنکھیں بند کر گئی تھی۔اگلے ہی پل میکال کے لب ہانیہ کے آئی برو کے اوپر بنے تل کو بوسہ دے رہے تھے۔اس نے اپنے دل کو روکا تو بہت تھا لیکن اس کا ضدی دل مانا نہیں تھا اور اپنی کر کے کی چھوڑی تھی۔جبکہ ہانیہ تو بے ہوش ہی ہونے والی ہو گئی تھی۔اس کا دل کانوں میں ڈھول کی طرح بج رہا تھا میکال پیچھے ہٹا تو ہانیہ کی خوف سے بھینچی آنکھیں دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔"اب سے تم میری ہو۔تمہیں دیکھنے کا اور چھونے کا حق صرف مجھے ہے۔تمہیں اللہ نے اس دنیا میں بھیجا ہی میرے لیے ہے۔پرانی باتیں سب بھول جاؤ۔اب سے تمہاری سوچوں کا محور میری ذات ہی ہونی چاہیے۔بہت جلد میں تمہیں سب کے سامنے اپناؤں گا۔ٹیک کیئر آف یور سیلف فار می۔" وہ

Posted On Kitab Nagri

گھمبیر لہجے میں کہتا اس وہاں سے جا چکا تھا لیکن اس کے سحر نے ابھی بھی ہانیہ کو بری طرح جکڑا ہوا تھا۔اس کا سفید چہرہ ایسے سرخ ہو چکا تھا جیسے دودھ میں سرخ روشنائی ڈال دی گئی ہو۔وہ کتنے ہی پل اس خواب ناک سی کیفیت میں گھری رہی تھی۔پھر یکدم چونک کر دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔"نہیں نہیں یہ حقیقت کیسے ہو سکتی ہے۔یقیناً میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں۔"وہ اپنا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے خود کو خواب سے جگانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔آخر کار جب اسے یقین آیا کہ وہ خواب نہیں حقیقت تھا تو شرمگیں سا مسکرا دی تھی۔میکال کی محبت کا لمس ابھی تک اس کے تل پر محسوس ہو رہا تھا۔

\-تارا ایک ٹیبل پر چڑھ کر دیوار سے رنگ برنگے غباروں کا دھاگا باندھ رہی تھی۔ایک اور ٹیبل اس سے کچھ فاصلے پر پڑا تھا جو بالاج نے وہاں لا کر رکھا تھا۔اس کی ڈیوٹی تھی کہ ان دونوں ٹیبلز کو ایک ایک قدم کے فاصلے پر باری باری رکھنا ہے۔تارا ان پر چڑھ کر دیواریں سجا رہی تھی۔بالاج نے اسے کہا تو بہت تھا کہ وہ یہ کام کر لے گا لیکن تارا نہیں مانی تھی۔وہ دھاگا باندھ کر احتیاط سے دوسرے ٹیبل پر آ گئی۔بالاج نے اسے نئے غباروں کا دھاگا پکڑایا اور پچھلی ٹیبل کو اٹھا کر اس سے آگے لا رکھا جس پر وہ ابھی چڑھی ہوئی تھی۔"تارا تھوڑا جلدی کرو۔ایسے تو سارا دن یہیں لگ جائے گا۔" بالاج نے کہا۔"دیواروں کو سجانا تو میرا بچپن کا شوق ہے۔پتہ نہیں کب سے میں نے ایسے غبارے دیوار پر نہیں لگائے۔تم جلدی مت مچاؤ۔آرام سے کرنے دو مجھے۔"وہ دھاگے کو آخری گرہ لگاتی بولی اور دوسرے ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔وہاں ابھی وہ صحیح طرح سے کھڑی نہیں ہوئی تھی کہ ٹیبل تھوڑا سا ہلا اور وہ لڑکھڑا گئی۔"آہ....."اس کے لبوں سے ذرا سی چیخ نکلی اور وہ پیچھے کی جانب نیچے گری تھی۔بالاج نے بے ساختہ ہی اس کی کمر کے نیچے بازو کر کے دوسرا بازو بھی اس کے گرد حمائل کر دیا تھا۔اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔وہ ساکت سا اس کے چہرے کو دیکھنے لگا تھا تارا جو گرنے

Posted On Kitab Nagri

کے ڈر سے آنکھیں بند کر چکی تھی خود کو بالاج کے حصار میں پا کر جلدی سے آنکھیں کھول گئی اور خود پر جھکے بالاج کو دیکھ کر اس کے دل کی حالت عجیب ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے سیدھی ہوتی اس سے اپنا آپ چھڑوا گئی تھی۔ بالاج بھی چونک کر گڑبڑاتا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تھا۔ "اوہ شکر ہے تم نے مجھے بچا لیا ورنہ میرا سر پھٹ چکا ہوتا۔" تارا نے سینے پر ہاتھ رکھ کر گہری سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔ "اور شکر ہے تم مجھ پر غصے نہیں ہوئی ورنہ میرا سر بھی پھٹ چکا ہوتا۔" وہ سر پر ہاتھ پھیرتا ہلکی آواز میں بڑبڑایا تھا۔ "کیا کہا؟" تارا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ "کچھ نہیں۔" وہ تیزی سے سر نفی میں ہلا گیا۔ "کہیں تم مجھ سے ڈر تو نہیں رہے؟" تارا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

"میں کیوں ڈرنے لگا تم سے؟" "ہمم ٹھیک کہا۔ اب تم وہ پہلے والے تو چاند رہے نہیں جو مجھ سے ڈرو گے۔" تارا اسے ایک نظر اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھتی بولی تھی۔ "میں تمہارے لیے ہمیشہ وہی چاند رہوں گا۔ تم مجھ پر اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکتی ہو۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ تارا مسکرا دی۔ "ریئلی؟...... میرا دل تمہارا کان پکڑنے کو کر رہا ہے۔" وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی تھی جیسے وہ بالاج کا کان نہ ہو بلکہ کوئی ٹافی ہو۔ بالاج نے اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے جلدی سے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے۔ "ابھی تو تمہیں غصہ ہی نہیں آیا۔ پھر میرے کانوں کی سختی کیوں؟" وہ بے چارگی سے بولا۔ "لیکن میرے ہاتھوں میں خارش ہو رہی ہے۔ جب تک میں تمہارے کان نہیں کھینچوں گی مجھے سکون نہیں ملے گا۔" وہ ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی تھی۔ بالاج ایک قدم پیچھے ہٹا۔ "دیکھو تارا میں نے تمہیں خود پر غصہ نکالنے کی اجازت دی ہے۔ ہاتھوں کی خارش ختم کرنے کیلیے نہیں کہا۔" وہ بولا تو تارا کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔ بالاج تو اس کی کھنکتی ہنسی میں ہی کھو گیا تھا۔ "چلو کیا یاد کرو گے جانے دیا۔ اب تم غبارے لگاؤ دیوار پر۔ میرا تو شوق اتر گیا۔" وہ بولی تو بالاج ہوش میں آ کر جلدی سے کام کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بالاج نے ہانیہ کو سارا دن تارا کے پاس نہیں آنے دیا تھا۔رات کو جب وہ وہاں آئی تو سارے گھر کو اندھیرے میں ڈوبا دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔اسے تھوڑا سا ڈر بھی لگا تھا۔وہ واپس جانے کیلیے مڑی ہی تھی کہ سارے گھر کی بتیاں جل اٹھیں اور اس پر پھول گرنے لگے تھے۔وہ ساکت سی رہ گئی تھی۔وہ تو دو سال سے سالگرہ منانا ہی بھول چکی تھی۔آج یہ سب کچھ اسے بہت پیارا لگ رہا تھا۔اس کی کچھ یونی اور کالج فرینڈز بھی آئی ہوئی تھیں جو تارا اور بالاج کے ساتھ مل کر اسے برتھڈے وش کر رہی تھیں۔سکندر صاحب بھی وہیں تھے۔طانیہ بیگم بھی اس کے بعد آ گئی تھیں۔وہ مسکراتے ہوئے سب کو دیکھ رہی تھی۔لیکن میکال کو کہیں نہ پا کر وہ تھوڑی اداس ہوئی تھی۔وہ بھلا کیوں آتا اس کی برتھڈے پر۔ہانیہ نے سوچ کر سر جھٹکا جیسے اس کی یادوں کو جھٹکا ہو اور برتھڈے سلیبریٹ کرنے لگی۔رات دیر تک وہ اپنی دوستوں کے ساتھ باتیں کرتی رہی تھی۔ان کے جانے کے بعد وہ اپنے گھر آ گئی۔اسے سخت نیند آ رہی تھی۔کھانا تو پارٹی میں ہی کھا چکی تھی۔اب تیزی سے اپنے کمرے میں آئی تھی۔لائٹ آن کی تو اسے سائیڈ ٹیبل پر ایک گفٹ رکھا نظر آیا تھا۔اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔شاید وہ جان گئی تھی کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔ایک میکال ہی تھا جو نجانے کہاں سے اس تک پہنچ جاتا تھا۔وہ قدم قدم چلتی سائیڈ ٹیبل کے قریب آئی اور گفٹ اٹھا کر دیکھا جس پر ایک کارڈ لگا ہوا تھا۔اس پر انگلش پوئٹری تھی۔ My sweet beautiful angel. Sent to me from above. I am so grateful to have found you, and I give you all my love.

Posted On Kitab Nagri

You must have come from heaven, because you have pretty little angel eyes. When you gaze at me with them, my heart begins to fly.

Your sweet angelic voice, continuously rings in my ears. With you by my side, there is nothing I fear.

Whenever we are together, You shine with a heavenly glow. Your beautiful angel face, raises me up from feeling low.

Yes, heaven is missing an angel, because you are here with me. You're my sweet, beautiful angel, and I'll love you for eternity!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

From your lover "Mike" اس نے تارا آپی کو ایک دفعہ میکال کو مائک کہتے سنا تھا۔یہ شاید اس کا نک نیم تھا۔"مائک......لیکن مجھے تو میکال نام ہی پیارا لگتا ہے۔" وہ اپنی دھڑکنوں کو قابو کرتی مسکرائی تھی۔ پھر گفٹ کا ریپر کھولنے لگی۔اندر سے ایک خوبصورت سا بریسلٹ نکلا تھا اور ساتھ چاکلیٹس کا ایک ڈبہ بھی تھا۔وہ تو خوش ہو گئی تھی اور چاکلیٹ کھاتے ہوئے بریسلٹ دیکھنے لگی تبھی اس کا فون کی میسج ٹون بجی۔اس نے دیکھا تو ان ناؤن نمبر سے میسج تھا۔"کیسا لگا گفٹ؟" وہ میکال ہی تھا۔اس کی دھڑکنیں پھر سے تیز ہوئی تھیں۔اب وہ سوچ

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی کہ اسے جواب دے یا نہ دے۔دوپہر کو میکال نے جو کیا تھا اسے تو سوچ کر وہ جواب نہیں دے پا رہی تھی۔"ریپلائے می۔میں مائک ہوں۔"میکال کو لگا شاید وہ اسے پہچان نہیں پائی تو اس نے یہ میسج کیا۔"مائک کون؟"اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ریپلائے کیا۔دوسری طرف میکال کو صدمہ ہی لگ گیا۔"میں تمہارے کمرے میں آ گیا نا پھر تمہیں اچھے سے پتہ چل جائے گا مائک کون ہے۔"اس نے دھمکی بھرا میسج سینڈ کیا۔ہانیہ سچ میں گھبرا گئی۔"نہیں میں پہچان گئی ہوں۔آپ مت آئیے گا۔"اس نے تیزی سے ریپلائے کیا تو میکال ہنس پڑا۔"اچھا میرا یہ نمبر سیو کر لو مائک کے نام سے۔"اس نے ٹائپ کیا۔ہانیہ نے منہ بنایا۔وہ میکال کے نام سے ہی سیو کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔"آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا؟"اس نے پوچھا۔"جو شخص تمہارے کمرے میں داخل ہو سکتا ہے اس کیلیے تمہارا نمبر حاصل کرنا کونسا مشکل ہے۔"میکال کی اس بات سے ہانیہ کو چاہے جانے کا شدت سے احساس ہوا تھا۔اس کا چھوٹا چھوٹا عمل بھی ہانیہ کی خوشی کا باعث بن رہا تھا جبکہ ثاقب نے ہمیشہ اسے دکھ ہی دیے تھے۔"شکریہ۔"اس نے سچے دل سے شکریہ کہا تھا۔"اس کی ضرورت نہیں۔لیکن اگر تم پھر بھی مجھے شکریہ کہنا چاہتی ہو تو فون پر مجھ سے ہر روز تھوڑی بات کر لیا کرو۔اب کچھ عرصہ تم سے مل نہیں سکوں گا۔"

"کیوں؟"ہانیہ نے بے اختیار ہی پوچھ لیا تھا۔میکال کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی۔"وہ اس لیے کہ میں بہکنا نہیں چاہتا۔جب تم سامنے ہوتی ہو تو مجھے میرے دل پر اختیار نہیں رہتا۔آج بھی جو کچھ ہوا اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ساری غلطی دل کی تھی اور میرا دل تو اب تمہارے قبضے میں ہے تو ان ڈائریکٹلی اس بات کا الزام تم پر ہی آتا ہے۔"یہ میسج پڑھ کر تو ہانیہ کے گال کانوں تک دہک اٹھے تھے۔میکال نے کتنے عجیب طریقے سے اظہار محبت کیا تھا۔"اب شادی کے بعد ہی ملاقات ہو گی۔مائی ڈیئر فیوچر وائف۔"اس کا اگلا میسج پڑھ کر اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے تھے۔اس نے جلدی سے فون ہی بند کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"لڑکے کا اپنا کاروبار ہے۔اچھا کھاتا پیتا گھرانہ ہے۔بس قسمت بری کہ بیوی اچھی نہ نکلی۔پانچ بچوں کے بعد طلاق ہو گئی۔لیکن یہ کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔تارا بھی تو طلاق یافتہ ہے۔تو میں نے سوچا کیوں نا یہاں بات چلاؤں۔تارا کا بھی بھلا ہو جائے گا۔اب کوئی کنوارا مرد تو اس سے شادی کرنے پر راضی نہیں ہو گا۔"وہ موٹی سی عورت صوفے پر بیٹھی کھانے کے ساتھ ساتھ بولنے میں بھی مصروف تھی اور عرفہ بیگم خاموشی سے لب کاٹ رہ تھیں۔جس شخص کا رشتہ وہ لے کر آئی تھی اس کی عمر پچاس کے قریب ہونے والی تھی۔اس عورت کا کوئی قریبی رشتے دار ہی تھا وہ۔پہلی بیوی کو اکڑ میں آکر طلاق دے چکا تھا اور جب سے دوسری شادی کے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن اس کی بری عادات کی وجہ سے کوئی بھی اسے اپنی بیٹی دینے کو تیار نہیں تھا۔عرفہ بیگم کو ابھی اس کے بارے میں اتنا معلوم نہیں تھا ورنہ اب تک انکار کر چکی ہوتیں۔ لیکن اقرار تو اب بھی نہیں کر رہی تھیں۔اول تو تارا نے ہی نہیں ماننا تھا اور دوسرا اب وہ آنکھ بند کر کے کسی کے حوالے اپنی بیٹی نہیں کر سکتی تھیں۔"لیکن بہن ابھی میری بچی کسی نئے رشتے کیلیے تیار نہیں۔جب ضرورت ہوئی تو آپ کو بتاؤں گی۔"انہوں نے ٹالنے کی کوشش کی۔"لو یہ کیا بات ہوئی۔تم شکر کرو کوئی تمہاری طلاق یافتہ بیٹی کیلیے رشتہ لے کر آیا ہے۔تم الٹا کفران نعمت کر رہی ہو۔میری مانو تو ہاں کہہ دو یہ نہ ہو اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے نکل جائے۔"وہ عورت برا منا گئی۔"تو نکل جائے۔میری بیٹی مجھ پر بوجھ نہیں جسے میں کسی کے بھی پلے باندھ دوں اور نہ مجھے رشتہ ہاتھ سے نکلنے کی فکر ہے۔"یہ بات اب انہیں اچھی طرح سمجھ آ چکی تھی۔"تو کیا ساری عمر اسے گھر بٹھا کر رکھو گی۔لوگوں نے طعنے مارے تو کیا جواب دو گی پھر؟"وہ خود بھی کب سے انہیں طعنے ہی مار رہی تھی۔"ہمیں پڑیں گے نا طعنے۔آپ کون ہوتی ہیں خوامخواہ میں ہی ہماری فکر کرنے والیں۔"تارا لاؤنج میں داخل ہوتی بولی تو وہ عورت کچھ دیر کیلیے لاجواب سی ہو گئی تھی۔عرفہ بیگم نے بھی تارا کے چہرے پر غصہ دیکھ کر اسے

Posted On Kitab Nagri

تنبیہی نظروں سے گھورا تھا۔"میں نے تو تم لوگوں کا بھلا سوچا تھا۔""" آپ ہمارا بھلا نہ ہی سوچیں تو اچھا ہوگا۔اپنی بیٹیوں کی شادی کروادیں جس کا رشتہ لائی ہیں میرے لیے۔"تارا نے ناک چڑھا کر کہا۔"توبہ توبہ کیسی زبان چلتی ہے لڑکی کی۔ تبھی شوہر نے طلاق دے دی ہوگی۔"اس عورت کو جب کوئی جواب نہ سوجھا تو یہی بول دیا۔ "جی یہی وجہ ہے۔میری زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ پاؤں بھی بہت چلتے ہیں۔کئی دفعہ اپنے سابقہ شوہر کی پھینٹی لگا چکی ہوں۔ایک دو دفعہ تو سر بھی پھاڑ دیا۔ظاہر ہے اب مجھ جیسی لڑکی کے ساتھ کیسے گزارا ہوتا اس کا۔ تبھی طلاق دے دی۔اب آپ کیا چاہتی ہیں کسی اور شخص سے شادی کر کے اس کا جینا حرام کردوں؟"تارا بظاہر تو نارمل لہجے میں کہہ رہی تھی لیکن اس کے دل و دماغ میں بہت زیادہ غصہ بھرا ہوا تھا۔وہ بہت مشکل سے ضبط کر رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بھی سرخ ہوچکی تھیں۔وہ عورت تو اس کے الفاظ اور تیوروں سے ڈر کر اٹھی اور کچھ بھی کہے بغیر باہر کی جانب بھاگ کھڑی ہوئی۔" پتہ نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں منہ اٹھا کے۔اپنے گھر سکون نہیں ملتا ان کو۔"وہ اب بھڑک رہی تھی۔"غصہ تھوک دو تارا۔ایسے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔برداشت کرنا سیکھو"عرفہ بیگم نے اسے سمجھایا۔"نہیں کرسکتی میں برداشت۔اور ہاں ایک بات اور۔میں اب کبھی شادی نہیں کروں گی۔یہ بات ذہن میں رکھیے گا۔"وہ اٹل لہجے میں کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔عرفہ بیگم کو سخت پریشانی نے آن گھیرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک بک پکڑے لیکچر تیار کر رہی تھی۔بار بار اس عورت کی باتیں اس کے ذہن میں گونج رہی تھیں۔اور اسے غصہ دلا رہی تھیں۔اس نے جھنجھلا کر بک ہی اٹھا کر سامنے پھینکی۔اسی پل اس کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور بالاج اندر داخل ہوا تھا۔وہ تیزی سے ایک طرف سر کرتا سامنے سے آتی افتاد سے بمشکل بچا تھا۔"اوہ۔"تارا نے زبان دانتوں تلے دبائی۔بالاج نے کمرے سے باہر گری بک کو دیکھا اور پھر پلٹ کر اس کے تپتے تپتے چہرے کی طرف۔"یہ کس کا غصہ مجھ پر نکالا گیا ہے؟"وہ

Posted On Kitab Nagri

معصومیت سے پوچھتا تارا کا سارا غصہ ختم کر گیا تھا۔" تھی کوئی بددماغ موٹی عورت۔ خیر چھوڑو تم۔ آؤ نا۔ وہاں کیوں کھڑے ہو۔" تارا نے کہا تو وہ بک اٹھا کر اس کے قریب آیا تھا۔ بُک اس کے سامنے رکھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔" کیا کیا اس موٹی عورت نے تمہیں جو تم یوں غصے سے بھری ہو؟"" "کیا کہنا ہے وہی جو دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ان لوگوں کو دوسروں کی زندگیوں میں گھسنے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے۔ بھئی زندگی ہماری۔ گزارنی ہم نے۔ ہم برباد کریں یا آباد۔ انہیں مسلہ کیا ہے؟ اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے یہ لوگ۔" وہ ہمیشہ کی طرح بالاج کے سامنے ہی اپنا غصہ نکال رہی تھی۔ بالاج خاموشی سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔" ایک تو وہ عورت خود ہی منہ اٹھا کر میرے لیے کوئی رشتہ لے آئی اور پھر احسان ایسے کر رہی تھی جیسے میں نے پاؤں پکڑ کر اس کی منت کی ہو کہ میری شادی کروا دو۔ اوہ گوش۔" وہ چبا چبا کر بولتی آخر پر بےزاری سے سر جھٹک گئی تھی جبکہ بالاج کا دل رشتے کے ذکر پر ایک دفعہ سکڑ کر پھیلا تھا۔" پتہ نہیں یہ لوگ طلاق والی لڑکیوں کو اتنا ارزاں کیوں سمجھ لیتے ہیں؟ سب عورت کو ہی برا سمجھتے ہیں۔ مرد کو کوئی کیوں نہیں پوچھتا۔ اس کی بھی تو طلاق ہوتی ہے۔" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔" یار ٹیمپر لوز مت کرو۔ اب تم ہر کسی کا نظریہ تو نہیں بدل سکتی نا۔ لوگوں کی پرواہ مت کرو۔ بس خود کو دیکھو۔ تم جانتی ہو کہ تمہاری کتنی اہمیت ہے۔ تم سے بہتر تمہارے وقار کو اور کوئی نہیں پہچان سکتا۔ یو آر اے نوبل پرسن۔ خود پر یقین رکھو۔" بالاج نے اسے سمجھایا۔ اس کی بات تارا کے دل کو لگی تھی۔" ہمم۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن جب مجھے کوئی کہتا ہے نا کہ اب تم سے کوئی شادی نہیں کرے گا تو مجھے بہت برا لگتا ہے۔ مطلب شادی کے بغیر ایک لڑکی کی کوئی حیثیت نہیں؟ کیا وہ اکیلی زندگی نہیں گزار سکتی؟" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔ بالاج کچھ پل لاجواب سا اسے دیکھتا رہا تھا۔ وہ اب اس سے کیا کہتا۔" تو کیا..... اب تم شادی نہیں کرو گی؟" نجانے کیسے اس نے یہ سوال پوچھ لیا تھا۔ تارا نے پہلے چونک کر

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھا پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ وہ سمجھی تھی کہ بالاج بھی اس کی شادی کیلیے فکر مند ہو چکا ہے۔اور بالاج کو لگا کہیں اس کی چوری پکڑی نہ گئی ہو۔"ہاں اب نہیں کروں گی میں شادی۔ پہلا تجربہ ہی بہت برا تھا۔اب تو میں نے توبہ کرلی ہے۔"وہ بڑے مزے سے کہتی بالاج کو بے سکون کر گئی تھی۔اول تو اس سے پرپوز کرنا ہی بالاج کیلیے مشکل تھا اور اب اس نے شادی نہ کرنے کا ہی ارادہ کر لیا تھا۔ چلو جو بھی تھا اب وہ بالاج سے دور تو نہیں جانے والی تھی۔نہ کسی اور سے شادی کرنے والی تھی۔یہ سوچ کو وہ تھوڑا کر سکون ہو گیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مجھے مس کر رہی ہو؟"میکال کا میسج پڑھ کر ہانیہ مسکرا دی۔

"نہیں۔"اس نے میکال کو تپانا چاہا۔ لیکن میکال جانتا تھا وہ جان بوجھ کر ایسا کہہ رہی ہے۔ جیسے وہ اسے مس کرتا تھا ویسے وہ بھی اسے مس کرتی ہے۔وہ اپنے لیے اس کی آنکھوں میں محبت دیکھ چکا تھا۔"لیکن میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں۔دل کر رہا ہے ابھی تمہارے پاس آ جاؤں۔ لیکن خود پر بھروسہ بھی نہیں۔یہ نہ ہو میں کچھ کر دوں۔"اس کا میسج پڑھ کر ہانیہ کے گال جہاں سرخ ہوئے وہیں اس کے لب مصنوعی غصے سے آپس میں پیوست ہوئے تھے۔"اگر آپ نے اس طرح کی باتیں کرنی ہے تو میں پھر آپ سے بات نہیں کروں گی۔"اس نے غصے والی ایموجی کے ساتھ یہ لکھ کر بھیجا تو میکال ہنس دیا۔"اوکے اوکے اب نہیں کرتا۔ چلو کوئی اور بات کرتے ہیں۔""کونسی؟"ہانیہ نے پوچھا۔وہ اس کے سامنے نہیں تھا تو وہ بھی کھل کر اس سے بات کر پا رہی تھی۔اس کے سامنے ہوتے ہوئے تو وہ نہیں کر سکتی تھی۔یہ وہ اچھی طرح جانتی تھی۔"ہمم۔ تم مجھے اپنے بارے میں کچھ بتاؤ۔ ٹھہرو میں تمہیں کال کرتا ہوں۔اسی بہانے تمہاری آواز ہی سن لوں گا۔"اس نے میسج سینڈ کر کے کچھ لمحوں بعد ہی اسے کال کر دی۔ہانیہ نے جھجھکتے ہوئے کال اٹھا لی۔"ہاں تو اب بولو۔""میں نہیں بولوں گی۔ پھر آپ کہیں گے لڑکیاں زیادہ بولتی ہیں۔""ارے وہ تو میں نے دوسری لڑکیوں کے بارے میں کہا تھا نا۔ تم تو میری

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

چھوٹی سی اینجل ہونا۔" میکال نے اسے بچوں کی طرح پچکارا تو وہ ہنس پڑی تھی۔ میکال کا دل اس کی ہنسی سن کر تیزی سے دھڑکا تھا۔ وہ اپنی حالت پر سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔ پھر ہانیہ کا انٹرویو لینے لگا۔ ہانیہ اسے اپنی شرارتوں کے بارے میں بتانے لگی تھی اور وہ خاموشی سے سننے لگا تھا۔ کتنے ہی لمحے ایسے گزر گئے۔ ہانیہ اسے اپنے بارے میں تقریباً سب بتا چکی تھی۔ "اچھا ایک تو بات بتاؤ یہ بالاج کہیں تارا کو پسند تو نہیں کرتا؟" اس نے تجسس سے پوچھا تھا۔ "ہاں وہ تارا آپی سے بہت محبت کرتا ہے۔" ہانیہ نے بتایا۔ "تو اس نے تارا سے شادی کیوں نہیں کی؟" "وہ آپی سے دو سال چھوٹا تھا اور آپی کا رعب بھی اتنا تھا کہ ہم کوئی بات کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچتے تھے۔ اس کیلیے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہی بہت مشکل تھا تو شادی کیسے کرتا۔" "لیکن اگر وہ تھوڑی ہمت سے کام لیتا تو کامیاب ہو سکتا تھا۔ تارا اوپر سے جتنی سخت ہے دل کی اتنی ہی نرم ہے۔ اسے ایک کوشش تو کرنی چاہیے تھی۔" "بالاج سے جتنی کوشش ہو سکی اس نے کی تھی لیکن قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔ جب تارا آپی کی شادی ہوئی تھی تو وہ بہت اپ سیٹ ہو گیا تھا۔ دو سال کی دوری نے اسے بہت بدل دیا ہے۔" "اب تو تارا اس کے پاس آ چکی ہے۔ اسے یہ موقع نہیں گنوانا چاہیے۔ یہ نہ ہو اس کا کوئی اور رقیب آ ٹپکے۔ تم اسے کچھ سمجھاؤ۔" میکال چاہتا تھا کسی طرح بالاج اور تارا کی شادی ہو جائے۔ "وہ کبھی بھی تارا آپی کو پرپوز نہیں کر سکتا۔ میں جانتی ہوں اسے۔" ہانیہ مایوسی سے بولی تھی۔ "لیکن اگر ہم اگران کی سیٹنگ کروا دیں تو؟" میکال نے آئیڈیا دیا۔ "وہ کیسے؟" "وہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ بس تم بالاج کی تھوڑی برین واشنگ کر دو" میکال نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔

-------------------- بالاج بلیک جینز شرٹ میں ملبوس صوفے پر بیٹھا ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے کچھ ریسرچ کر رہا تھا جب ہانیہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور نرمی سے مسکرا دیا۔ کچھ دنوں سے ہانیہ اسے بہت خوش لگ رہی تھی۔ وہ بھی خوش تھا۔ "کیا کر رہے

Posted On Kitab Nagri

ہو؟" وہ اس کے پاس ہی صوفے پر آبیٹھی تھی۔"اسائنمنٹ بنا رہا ہوں۔""سر صابر نے دی ہے؟" سر صابر وہی میتھ کے لیکچرار تھے جو تارا کو پسند کرنے لگے تھے۔"ہاں۔" بالاج نے منہ کے زاویے بگاڑے۔ وہ تو پہلے ہی بالاج کو اتنے پسند نہیں تھے لیکن اب کچھ زیادہ ہی زہر لگنے لگے تھے۔"مجھے لگتا ہے وہ تارا آپی کو پسند کرنے لگے ہیں۔" ہانیہ نے اپنا انداز بتایا۔ بالاج نے غصے سے ایسے دانت کچکچائے جیسے سر صابر اس کے منہ میں ہوں۔ ہانیہ نے ہنسی چھپائی۔"صرف غصہ کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ تمہیں کچھ کرنا ہوگا۔" ہانیہ نے اسے سمجھایا۔"کیا کروں میں؟" وہ روہانسا ہوگیا۔"بھئی تارا آپی کو پرپوز کرو۔ اس سے پہلے کہ کوئی اور پرپوزل آجائے۔""یہی تو نہیں کر سکتا نا۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے۔" وہ سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گہری سانس لے کر بولا تھا۔"تو کیا اب دوسری مرتبہ تارا آپی کو کھونے کی ہمت ہے؟" ہانیہ نے دوبدو سوال کیا۔"نہیں۔" بالاج نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔"تو پھر ان کے سامنے اظہارِ محبت کرنے کی ہمت پیدا کرو۔ مجھے یقین ہے تم یہ کر سکو گے۔" ہانیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"وہ نہیں مانے گی۔ کبھی بھی نہیں۔ میں اس سے دو سال چھوٹا ہوں۔ اور اسے اپنی انا بہت عزیز ہے۔ تمہیں پتہ ہے وہ اب کبھی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ میں ہمت کروں بھی تو کس بل بوتے پر۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ وہ میرا ساتھ دے گی تو میں کسی دوسرے کی پرواہ نہ کرتا۔ ماما بابا کے سامنے بھی برملا اپنی خواہش کا اظہار کر دیتا۔ لیکن اب کیا کروں میں؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی۔ ہانیہ مایوس ہوگئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نہیں مس تارا۔ آپ میری بات سمجھ نہیں رہیں۔" سر صابر آنکھوں پر چشمہ درست کرتے ہیں نروس سے لہجے میں بول رہے تھے۔"میں اچھی طرح سمجھ رہی ہوں۔ آپ فکر مت کریں میں کر لوں گی خود ہی۔" تارا جان چھڑانے والے لہجے میں بولی تھی۔ دراصل وہ دونوں میتھ کے ہی ٹیچرز تھے اور انہیں مل کر سٹوڈینٹس کیلیے کچھ نوٹس بنانے تھے۔ سر صابر چاہتے تھے کہ تارا ان کے پاس بیٹھ

Posted On Kitab Nagri

کر یہ کام کرے جبکہ تارا اکیلے کرنا چاہتی تھی۔"اچھا۔پھر میں چلتا ہوں۔"وہ مایوس ہو گئے۔"جی جی آپ جائیں۔"تارا نے تیزی سے کہا تو وہ اسے شاکی نظروں سے دیکھ کر پلٹ گئے جیسے تارا نے ان کے ساتھ بہت برا کر دیا ہو۔"عجیب انسان ہیں۔"تارا بڑبڑاتی پلٹی تو سامنے ہی بالاج کھڑا تھا جو سر صابر کو تارا کے قریب دیکھ کر غصے میں آچکا تھا۔"کیا کہہ رہا تھا یہ؟'وہ غصے میں یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ سر کے بارے میں بات کر رہا ہے۔"اپنا لہجہ درست کرو چاند۔سر ہیں وہ تمہارے۔"تارا نے اسے ڈپٹا۔"کیا کہہ رہے تھے؟"بالاج نے تحمل سے پوچھا۔"پتہ نہیں کیا مسلہ ہے ان کے ساتھ۔زبردستی مجھ پر حکم چلانے کی کوشش کر رہے تھے۔"تارا منہ بنا کر بولی۔"اس کی تو......"بالاج نے دانت پیسے۔تارا نے پھر اسے گھورا۔"میرا مطلب......ان کی تو.....عادت ہے یوں ہی ہر کسی پر حکم چلانے کی۔تم اگنور کر دو۔"بالاج نے بمشکل بات بنائی تھی۔"ہمم.....لیکن تم یہاں کیا رہے ہو؟......لیکچر بنک کر کے تو نہیں آئے؟""نہیں تو۔فری تھا تو سوچا تمہارے پاس آجاؤں۔""اچھا چلو پھر میرے ساتھ کچھ کام کروا دو۔"وہ حکمیہ لہجے میں کہہ کر اپنے آفس کی طرف بڑھ گئی۔بالاج بھی سر کھٹکتا اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بالاج اس وقت تارا کے گھر موجود تھا۔وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے یونی کا ہی کوئی کام کر رہے تھے۔تبھی میکال وہاں آیا تھا۔"ہائے گائز کیا ہو رہا ہے؟"وہ بے تکلفی سے بولا۔بالاج نے اسے دیکھ کر تیوری چڑھائی۔جب تارا اس کے پاس ہو اور کوئی بھی ان کے پاس آئے تو اسے یوں ہی غصہ چڑھ جاتا تھا۔"کام کر رہے ہیں ضروری۔تم کیوں آئے؟"تارا نے مصروف سے لہجے میں پوچھا۔"مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔بالاج نے کٹیلی نظر اس پر ڈالی تھی۔"بولو۔""یہاں نہیں۔اکیلے میں۔"اس نے کن اکھیوں سے بالاج کو دیکھا جس کے غصے کا گراف ہائی ہوا تھا۔"اب ایسی کونسی بات ہے جو اکیلے میں کرنی ہے؟"تارا جھنجھلا کر بولی تھی۔"ہے نا۔تم کچھ دیر کیلیے

Posted On Kitab Nagri

میرے ساتھ نہیں چل سکتی کیا" وہ ضدی لہجے میں بولا تو تارا گہری سانس بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ میکال اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا۔ وجہ بالاج کو غصہ دلانا تھا اور اپنی کوشش میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ بالاج لب بھینچ کر اٹھا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ پیچھے سے وہ کسی طوفان کی طرح ان کے درمیان سے گزر کر آگے بڑھ گیا تھا۔ میکال کا ہاتھ تارا کے بازو سے چھوٹ گیا تھا اور وہ دونوں گرتے گرتے بچے تھے۔ میکال تو بالاج کے اس عمل کی وجہ جانتا تھا لیکن تارا نے تعجب سے بالاج کو دیکھا تھا۔ "یہ کیا تھا چاند؟" وہ بھڑکی۔ بالاج نے مڑ کر اسے دیکھا میکال پھر سے تارا کے قریب کھڑا ہو چکا تھا۔ "ہاں.....وہ کچھ یاد آ گیا تھا لیکن....." وہ خود سے ہی بولتا پھر ان کے درمیان سے گزر گیا۔ اب کی بار اس نے تارا کو تو کچھ نہیں کہا تھا لیکن میکال کے کندھے پر اپنے کندھے سے زور کی ضرب لگائی تھی۔ میکال منہ بنا کر رہ گیا تھا۔ "یہ اسے کیا ہو گیا ہے؟" تارا نے میکال کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ میکال نے کندھے اچکائے۔ وہ دونوں پھر مڑ کر لان کی طرف بڑھ گئے۔ اب کی بات میکال نے بالاج کو مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا لیکن بالاج پھر بھی اسے گلاس ڈور سے دیکھتا غصے سے دانت پیس رہا تھا۔

"ہاں بولو کیا بات ہے؟" تارا نے لان میں لگی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ میکال بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

"مجھے تمہاری مدد چاہیے۔" "کیسی مدد؟" تارا نے بھنویں سکیڑیں۔ "پہلے وعدہ کرو میرا ساتھ دو گی۔" وہ تارا کو کچھ بے چین سا لگا تھا۔ "ہاں دوں گی۔ تم نے میرے لیے اتنا کچھ کیا ہے۔ اب میں تمہاری مدد کیوں نہیں کروں گی بھلا؟" تارا خوشدلی سے بولی تو وہ مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ بالاج نے دور سے دیکھ لی تھی اور جل بھن کر رہ گیا تھا۔ "وہ.....دراصل میں.....ہانیہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" وہ پہلے تو جھجھکا پھر تیزی سے اپنا مدعا کہہ گیا۔ تارا کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔ "آر یو سیریس؟" "یس۔ ہنڈرڈ پرسنٹ۔" "تمہیں اس کے طلاق یافتہ ہونے سے کوئی مسلہ نہیں؟" وہ کچھ کنفرم کرنا چاہ رہی تھی۔ "اوہ کم آن تارا۔ میری ایسی ٹیپکل سوچ

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہے۔میں محبت کرتا ہوں اس سے۔وہ پہلی لڑکی ہے جس نے میرے دل کو تسخیر کیا ہے۔تم مجھے پچھلے دو سالوں سے اچھی طرح جان چکی ہوں۔میں کوئی دل پھینک مرد نہیں ہوں۔ہانیہ کے علاوہ اور کسی لڑکی کا تو سوچ بھی نہیں سکتا اب۔تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔تارا نے سر اثبات میں ہلایا۔وہ اس پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر سکتی تھی۔میکال واقعی مضبوط دل کا شخص تھا۔یونی میں تارا کے علاوہ اس نے کسی اور لڑکی سے دوستی نہیں کی تھی۔تارا پہلے اسے شوخ مزاج سمجھتی تھی لیکن بعد میں اسے یہ ادراک ہوا کہ وہ صرف اسے تنگ کرنے کیلیے شوخیاں مارتا تھا۔اس کی تارا سے دوستی مخلص تھی۔اس نے بنا کسی غرض کے تارا کی بہت مدد کی تھی۔تارا کو یقین تھا وہ ہانیہ کو خوش رکھے گا۔"ٹھیک ہے۔مجھے تم پر یقین ہے۔میں چچا جان کو تمہارے لیے کنونس کر سکتی ہوں۔تم بس اپنے ڈیڈ کے ساتھ لے کر آجاؤ۔""میں ڈیڈ سے مدد نہیں لوں گا۔"وہ خفگی سے بولا۔تارا اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔"یار اب تم خود اپنا رشتہ لے کر آنے سے تو رہے۔""تو تم کس لیے ہو؟""یعنی میں تمہارا رشتہ لے کر جاؤں؟"تارا نے تعجب سے پوچھا۔میکال نے معصومیت سے سر اثبات میں ہلا دیا۔"لیکن میکال یہ پاکستان ہے۔یہاں اس وقت تک کوئی بھی اپنی بیٹی دینے کو راضی نہیں ہوتا جب تک لڑکے کے ماں باپ اس کا رشتہ لے کر نہ آئیں۔"تارا نے اسے سمجھایا۔"مجھے کچھ نہیں پتہ۔تم میری مدد کرو بس کسی بھی طرح۔"وہ سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا۔"اوکے کرتی ہوں کچھ میں۔"وہ گہری سانس بھر کے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"تم نے تارا سے کیا بات کی تھی؟"بالاج بڑے رعب سے پوچھ رہا تھا۔میکال نے مسکراہٹ دبائی۔"تمہیں بتانا ضروری ہے کیا؟"اس نے ابرو اچکائی۔"ہاں۔" "اچھا تو پھر بتا دیتا ہوں۔"میکال اٹھ کر اس کے قریب آیا۔"میں نے پرپوزل دیا تھا تارا کو اپنا۔"اس نے یہ تو بتا دیا کہ پرپوزل دیا تھا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ کس کیلیے دیا تھا۔بالاج سمجھا کہ اس نے تارا کو پرپوز کیا ہے۔اس نے

Posted On Kitab Nagri

غصے سے میکال کا گریبان پکڑ لیا۔"تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟"اس کا غصہ دیکھ کر میکال کافی متاثر ہوا تھا۔"اگر یہی غصہ اسفر کی دفعہ دکھاتے تو اب تک تمہاری شادی تارا سے ہو چکی ہوتی۔"وہ اس کے ہاتھوں سے اپنا گریبان چھڑواتا بڑے مزے سے بولا تھا۔ بالاج ساکت سارہ گیا تھا۔کیا وہ بھی اس کے دل کا حال جان گیا تھا اور اگر جان گیا تھا تو اس نے تارا کو پرپوز کیوں کیا تھا یا شاید نہیں کیا تھا۔ تبھی تو اسے یہ نصیحت کر رہا تھا۔"حیران مت ہو۔ تمہارا رویہ تمہارے دل کا سارا حال بیان کر رہا ہے۔میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم تارا سے بہت محبت کرتے ہو۔تم میری طرف سے بے فکر ہو جاؤ۔میں تارا کا صرف دوست ہوں۔وہ تو میں تمہیں جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا تاکہ تم کوئی سٹینڈ لو۔اور تم تارا سے بات کرنے کی بجائے الٹا مجھ سے لڑنے آگئے۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔" میکال نے جب اپنی صفائی دی تو بالاج شرمندہ ہو گیا۔"تمہیں کس نے کہا ہے میری بھلائی کرو۔"وہ منہ بنا کر بولا۔"میں تارا کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"اس نے کہا تو بالاج اس کی مخلصی سے متاثر ہوا تھا۔"اگر تم چاہو تو اس سلسلے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔"میکال نے اسے آفر کی۔"مجھے تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں۔" بالاج نے ایٹیٹوڈ دکھایا۔"سوچ لو۔میری آفر محدود مدت کیلیے ہے۔"میکال نے کندھے اچکا کر کہا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سر صابر بہت اداس اور مایوس تھے۔وہ ہر وقت تارا کے قریب ہونے کے مواقع ڈھونڈتے رہتے لیکن تارا انہیں لفٹ ہی نہیں کرواتی تھی۔ حالانکہ وہ اچھی شکل وصورت کے مالک تھے۔کئی لڑکیاں ان پر فدا تھیں۔وہ بھی حیران تھے کہ تارا کا دل تھا یا پتھر جو پگھلتا ہی نہیں تھا۔وہ ہزار کوشش کر چکے تھے۔اب انہیں کیا پتہ تارا یہ عشق محبت جیسے جذبوں سے واقف ہی نہیں تھی۔وہ دو سال اپنے شوہر کے ساتھ رہی تھی اور اس سے محبت نہ کر سکی تو ایک غیر محرم سے کیا کرتی۔جب ہر کوشش رائیگاں گئی تو وہ اپنی ماں کے ساتھ تارا کے گھر رشتہ لے آئے۔تارا اس وقت یونی تھی ورنہ اچھے سے پوچھتی انہیں۔عرفہ بیگم کو صابر صاحب

Posted On Kitab Nagri

بہت شریف لگے تھے۔ان کا حلیہ ہ کچھ ایسا تھا۔ماں بھی بہت اچھی اور خوش اخلاق تھی۔ عرفہ بیگم نے انہیں تارا کی طلاق کے بارے میں بھی بتایا لیکن صابر صاحب کو پھر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ عرفہ بیگم نے پھر ان کو انکار نہیں کیا تھا۔وہ جانتی تھیں تارا اس رشتے کیلیے نہیں مانے گی۔انہوں نے تارا کی بجائے سکندر صاحب سے بات کی۔انہوں نے عرفہ بیگم کو تسلی دی کہ وہ لڑکے کے بارے میں معلومات کروائیں گے اور اگر لڑکا اچھا ہوا تو وہ تارا کو اس شادی کیلیے منا لیں گے۔تارا تو غصے میں شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔وہ نوجوان تھی اور جذباتی انداز میں سوچتی تھی لیکن سکندر صاحب بڑے تھے۔وہ جانتے تھے اکیلے زندگی گزارنا بہت مشکل ہے اور لوگوں کے طعنے سننا بھی۔وہ تارا کی مرضی کے خلاف بھی اس کی شادی کروا سکتے تھے۔انہیں یقین تھا کہ تارا انہیں انکار نہیں کر سکتی۔کیونکہ تارا انہیں اپنے باپ کی جگہ سمجھتی تھی ----------------------------------

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Page/Social Media Digest
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

سکندر صاحب اور بالاج سٹڈی میں بیٹھے تھے۔ بالاج اب اپنا زیادہ تر فارغ وقت بابا کے ساتھ گزارتا تھا تاکہ بزنس کو جلد از جلد سمجھ سکے۔ سکندر صاحب نے اسے کچھ سمجھایا تھا اور اب وہ لیپ ٹاپ پر وہ کام کر رہا تھا۔ سکندر صاحب محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے تھے جو کبھی معصوم سا بچہ ہوتا تھا لیکن کچھ عرصے سے بہت میچور اور زمہ دار ہو چکا تھا۔اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے انہیں تارا کا خیال آیا تھا۔ "اچھا بالاج تمہارے لیے اور کام بھی ہے۔" وہ بولے تو بالاج نے چونک کر انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ "تمہاری یونی کے ایک لیکچرار ہیں صابر اسحاق۔اس کے بارے میں معلومات چاہیں مجھے۔" "کیوں؟" بالاج کو سخت حیرت ہوئی تھی۔ "اس کا پرپوزل آیا ہے تارا کیلیے۔" بالاج کو لگا تھا جیسے اس کے ارد گرد سناٹا چھا گیا ہو۔ آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو جیسے۔ وہ بمشکل سانس لے پایا تھا۔غصے سے اس نے مٹھی بھینچ لی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات ناقابل فہم تھے۔ "بہت اچھا لڑکا ہے۔ عرفہ بھابھی کو تو پسند آیا ہے لیکن میں پہلے تسلی کرنا چاہتا ہوں۔" "لیکن بابا تارا نہیں مانے گی۔ وہ اب شادی ہی نہیں کرنا چاہتی۔" بالاج نے احتجاج کیا۔ "میں جانتا ہوں۔ لیکن اب ہم اسے یوں ہی ساری زندگی اکیلے تو نہیں رہنے دے سکتے نا۔ وہ کب تک لوگوں کی باتیں برداشت کر پائے گی۔ اگر ابھی اس کی شادی کسی ایسے شخص سے ہو جائے جو اسے خوشیاں دے تو وہ پچھلے غم بھول جائے گی۔ تم صابر اسحاق کے بارے میں معلومات

Posted On Kitab Nagri

حاصل کرو۔ اگر وہ شخص ٹھیک نکلا تو میں تارا کو اس سے شادی کرنے پر منالوں گا۔ وہ میری بات کا انکار نہیں کرے گی۔" انکا لہجہ اٹل تھا۔ بالاج کو ناچار سر اثبات میں ہلانا پڑا تھا۔ اس کے چہرے کی چمک ماند پڑ چکی تھی۔ وہ بے دلی سے کام کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ہانی ایک بات پوچھوں تم سے؟" تارا نے پوچھا تو ہانیہ نے سر اثبات میں ہلایا۔" تمہیں مائک کیسا لگتا ہے؟" اس سوال پر ہانیہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ وہ گڑ بڑا کر رہ گئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کیا جواب دے۔" لگتا ہے کچھ زیادہ ہی پرسنل سوال پوچھ لیا۔" تارا نے مسکراتے ہوئے لطیف سا طنز کیا۔" ارے آپی کیسی بات کر رہی ہیں۔ وہ..... دراصل مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیا جواب دوں۔" ہانیہ شرمندگی سے بولی۔" جو سچ ہے وہی بتادو۔" تارا نے کہا تو ہانیہ نے تھوک نگلا۔" میکال بہت اچھے ہیں۔" وہ معصومیت سے کہتی لب چبانے لگی تھی۔" مطلب تمہیں پسند ہے وہ؟" اس کے سوال پر ہانیہ نے نظریں جھکا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔" اور مائک بھی تمہیں بہت پسند کرتا ہے۔ تو پھر تم دونوں کو شادی کر لینی چاہیے۔" تارا نے مشورہ دیا۔ ہانیہ کے گال سرخ ہوئے تھی جو تارا نے بڑی دلچسپی سے دیکھے تھے۔" ہاہ..... میری گڑیا شرما رہی ہے۔" اس نے ہانیہ کے گال کو پیار سے چھوا تھا۔" نہ تنگ کریں نا آپی۔" وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔ تارا ہنس پڑی۔" اچھا چلو نہیں کرتی تنگ۔ تم پریشان مت ہو۔" اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ وہ میکال کی شادی کی بات آگے بڑھانے سے پہلے ہانیہ سے ایک دفعہ پوچھنا چاہتی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بالاج نے صابر اسحاق کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی تھیں لیکن اسے ان کے بارے میں کوئی بھی غلط بات پتہ نہیں چلی تھی۔ اس نے ان کے سب دوستوں سے پوچھ گچھ کی تھی نے یہی کہا تھا کہ وہ بڑے نیک انسان تھے۔ ہمسائے بھی ان کی اچھائی سے واقف تھے۔ اب بالاج کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے بابا کو یہ سچ بتائے۔ اس طرح تو نقصان اسی کا ہونا تھا۔ اور صابر جیسے شریف انسان کے

Posted On Kitab Nagri

بارے میں جھوٹ بولتے ہیں بھی اسے برا لگ رہا تھا۔جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اسے میکال کا خیال آیا۔اس نے بالاج کو مدد کی آفر کی تھی۔ہو سکتا تھا وہ کچھ کر پاتا۔ بالاج کے دل کی بات تو وہ پہلے ہی جان کا تھا۔اب اس سے مدد لینے میں کیا خرج تھا۔بالاج نے اِسٹیٹوڈ کو ایک طرف رکھا اور میکال کے آفس میں آگیا۔تارا کیلیے تو وہ میکال سے بھی مدد مانگ سکتا تھا۔"ارے میں صدقے جاؤں۔چاند صاحب آئے ہمارے غریب خانے پر۔"اسے اپنے آفس میں دیکھ کر میکال کی شرارتی رگ پھڑکی۔خلاف توقع بالاج کو غصہ نہیں آیا تھا۔اس نے بڑے آرام سے میکال کے ساتھ مصافحہ کیا تھا۔"کین وئی ٹاک فار آ وائل۔""وائے ناٹ۔سٹ۔"میکال نے کہا تو وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔"کیا پیو گے؟کافی یا چائے؟"وہ انٹر کام کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا۔"کچھ بھی نہیں۔""کچھ تو پینا پڑے گا نا۔آخر پہلی دفعہ میرے آفس میں آئے ہو۔"میکال نے کہہ کر انٹر کام پر دو کپ کافی لانے کا حکم دیا اور آکر اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔"ہاں تو بولو ایسی کیا بات ہے جس نے تمہیں یہاں آنے پر مجبور کیا؟""مجھے تمہاری مدد چاہیے۔"چاند نے کچھ پل توقف کے بعد کہا۔میکال جان گیا تھا کہ وہ کس بات میں بات کر رہا ہے پھر بھی انجان بنا۔"کس سلسلے میں؟""تارا"وہ بس اتنا ہی کہہ چکا۔میکال نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔اسی اثناء میں ایک ملازم کافی لے کر آگیا۔اس کے جانے کے بعد میکال بالاج سے مخاطب ہوا۔"صحیح تو تم تارا سے شادی کرنا چاہتے ہو؟""ہاں۔""لیکن میری آفر تو محدود مدت کیلیے تھی۔"میکال نے کہا تو بالاج کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔"اوکے اوکے میں تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں۔لیکن پھر تمہیں بھی میری ایک مدد کرنی ہو گی"میکال نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔"کیا؟""بعد میں بتاؤں گا۔پہلے اپنا مسلہ بتاؤ۔"وہ بولا تو بالاج نے اسے صابر کے بارے میں ساری بات بتا دی۔"تو یار تم جھوٹ بول دو انکل کے سامنے کہ وہ شخص ٹھیک نہیں ہے۔"میکال نے مشورہ دیا۔"نہیں میں بابا کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا اور نہ کسی انسان پر جھوٹا الزام لگا سکتا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔""محبت اور جنگ میں سب جائز ہے برو۔" بالاج اس کی بات پر متفق ہو گیا تھا۔"اگر میں بابا کے سامنے جھوٹ بول بھی دوں تو ثبوت کہاں سے لاؤں گا سر صابر کو غلط ثابت کرنے کیلیے ؟""میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔ہنڈرڈ پرسنٹ کامیابی کے چانسز ہیں۔ لیکن پھر تمہیں بھی بدلے مجھے کچھ دینا ہو گا؟""کیا چاہیے ؟"اس نے دوسری دفعہ کہا تھا تو بالاج نے اکتا کر پوچھا۔"ہانیہ۔" میکال نے بڑے اعتماد سے ہانیہ کا نام لے دیا تھا۔ بالاج پہلے تو ششدر رہ گیا تھا۔ پھر اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات آئے تھے۔"دیکھو غصہ مت کرنا۔ میں ہانیہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کوئی غلط بات نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں تم مجھے اتنا پسند نہیں کرتے لیکن تم تارا سے میرے بارے میں پوچھ سکتے ہو۔" وہ تیزی سے بولا تو بالاج کے تاثرات کچھ ڈھیلے پڑے۔"اوکے اگر تارا تمہیں پاس کر دے تو میں اس رشتے سے انکار نہیں کروں گا" اس نے کہا تو میکال کھل کر مسکرایا۔ تارا کو تو وہ پہلے ہی منا چکا تھا۔"اور اگر ہانیہ نے بھی انکار کر دیا تو مجھ سے کوئی امید مت رکھنا۔"اس کی بات پر میکال ناک پر مکھی اڑانے والے انداز میں ہنسا۔"لو بھلا مجھے کون انکار کرے گا۔ میں تو ہوں اتنا پیارا....ویل ایجوکیٹڈ.....بزنس مین....."اس سے پہلے کہ وہ اپنی تعریفوں میں رطب اللسان ہوتا بالاج نے اس کی بات کاٹی۔"اچھا بس بس۔"اس کے چڑنے پر میکال منہ بنا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارا کو ہانیہ کی طرف سے تو ہاں مل چکی تھی۔ اب اسے میکال کے والد سے کسی طرح رابطہ کرنا تھا وہ بھی میکال کو پتہ چلے بغیر۔ اگر حسن صاحب راضی ہو جاتے تو رشتہ پکا ہونے کے چانس بڑھ جانے تھے۔ اسے مشکل تو ہوئی لیکن اس نے کسی نا کسی طرح میکال کا موبائل لے کر حسن صاحب کا نمبر حاصل کر لیا تھا اور انہیں کال ملائی۔ انہیں اپنا تعارف کروا کر وہ اصل مدعے پر آئی۔ حسن صاحب کو اس بات سے اعتراض نہیں تھا کہ میکال نے کوئی لڑکی پسند کر لی ہے۔ وہ خوش ہوئے تھے کہ ان کے بزنس فرینڈ کی بیٹی ان کی بہو بنے گی لیکن انہیں اس بات کا دکھ ہوا تھا کہ میکال ان

Posted On Kitab Nagri

سے مدد بھی نہیں لینا چاہتا تھا۔حالانکہ باپ ہونے کے ناطے یہ ان کا فرض تھا۔انہوں نے اپنا دکھ تارا کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا اور یہ وعدہ بھی کیا تھا وہ سکندر صاحب کے پاس اس کا رشتہ لے کر جائیں گے۔ان کی طرف سے مطمئن ہو کر تارا نے سکندر صاحب سے بات کی تھی۔وہ تو پہلے ہی میکال کے معترف ہو چکے تھے۔جیسے اس نے ہانیہ کو ثاقب سے بچایا تھا وہ واقعی تعریف کے قابل تھے۔اب وہ ہانیہ کی طلاق والی بات جانتے ہوئے بھی اس سے شادی کرنا چاہتا تھا تو یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ ہانیہ کو پسند کرتا ہے۔طانیہ بیگم نے بھی شکر کیا تھا کہ اب انہیں لوگوں کی باتیں نہیں سننے پڑیں گیں۔اب وہ آگے سے انہیں جواب دے کر ان کے منہ بند کر سکیں گیں۔وہ تو میکال کیلیے جی جان سے راضی تھیں۔میکال پر اعتراض کرنے والی تو کوئی بات ہی نہیں تھی۔وہ بھلا کیوں انکار کرتیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"سر بات سنیے گا۔"سر صابر یونی کے پارکنگ ایریا میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے جب پیچھے سے بالاج نے انہیں پکارا۔وہ چونک کر مڑے۔بالاج بلیک جینز پر بلیک اور ویسٹ پر کھلے بٹنوں والی چیک شرٹ میں ملبوس تیزی سے چلتا ان کے قریب آیا تھا۔صابر صاحب کو نجانے کیوں وہ پیارا لگا تھا۔شاید تارا کی وجہ سے۔ان کی ہونے والی بیوی کا کزن جو تھا وہ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ بالاج کو زہر سے کم نہیں لگ رہے تھے۔"آپ کے پاس کچھ وقت ہو گا۔دراصل مجھے ایک ٹاپک سمجھنا تھا آپ سے۔"بالاج اپنے دل میں جاگتے رقابت کے احساس کو بمشکل ضبط کرتے ہوئے میٹھے لہجے میں بولا تھا۔اور صابر صاحب اسے کیسے انکار کرتے۔"ہاں کیوں نہیں۔وقت ہی وقت ہے۔"وہ خوشدلی سے بولے تھے۔"او یار تو ابھی تک یہیں ہے۔میں کب سے تیرا ویٹ کر رہا تھا۔جلدی چل میرے ساتھ۔"بالاج کچھ کہنے ہی والا تھا کہ میکال اونچی آواز میں کہتا ان کے قریب آیا اور بالاج کو کھینچ کر لے جانے لگا۔"تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ۔میں سر سے ایک ٹاپک سمجھ لوں۔"بالاج نے منت بھرے لہجے میں کہا۔"بالکل نہیں۔میرے پاس وقت نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میکال نے کہا۔ "لیکن یار میں سر سے وقت لے چکا ہوں۔" وہ سر صابر پر ایک نظر ڈال کر بولا جو ان دونوں کو چپ چاپ دیکھ رہے تھے۔ "اچھا ایسا کرانہیں بھی اپنے ساتھ ہی لے چلتے ہیں۔ پہلے میرا کام ہو جائے پھر آرام سے سمجھ لینا ان سے جو سمجھنا ہے۔" میکال نے مشورہ دیا تو بالاج نے سر صابر کو ملتجی نگاہوں سے دیکھا۔ "او کے۔ میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ۔" صابر صاحب مروت میں انکار بھی نہ کر سکے۔ وہ تینوں میکال کی گاڑی کی طرف بڑھے تھے۔ بالاج نے ان کیلیے پچھلا دروازہ کھولا تو وہ اندر بیٹھ گئے۔ بالاج نے لب بھینچ کر دروازے کو ٹھاہ کی آواز سے بند کیا تھا۔ سر صابر کا دل ہی ہل کر رہ گیا تھا۔ میکال نے اسے گھورا تھا جو سر صابر کا غصہ اس کی گاڑی پر نکال رہا تھا۔ بالاج فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور میکال نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ گاڑی کو سٹارٹ کرتے ہوئے تو اس نے دو تین جھٹکے لگوائے۔ سر صابر کا سر آگے بجتے بجتے بچا تھا۔ میکال ان کی حالت پر مسکرایا تھا جبکہ بالاج کے تاثرات سنجیدہ ہی رہے۔ گاڑی جہاز کی سپیڈ پر دوڑنے لگی تھی۔ اتنی تیز سپیڈ سے صابر صاحب گھبرا گئے۔ "بیٹا سپیڈ تھوڑی کم کر دو۔" انہوں نے اپنے خوفزدہ لہجے کو چھپاتے ہوئے کہا تھا۔ "ارے انکل جی اس سے کم سپیڈ پر مجھے مزا نہیں آتا۔ اور مجھے کہیں جلدی میں پہنچنا ہے تو پلیز کمپرومائز کریں۔ ویسے بھی مرد کو اتنی اتنی باتوں سے ڈرنا نہیں چاہیے۔" وہ جنرل سی بات کر رہا تھا یا ان کی بے عزتی۔ صابر صاحب کو سمجھ نہیں آئی تھی۔ "ویسے یار ان کا تعارف تو کروا دو بالاج۔" میکال بالاج سے مخاطب ہوا۔ بالاج نے اسے گھورا تھا "آ..... یہ میرے میتھ کے لیکچرار ہیں۔ سر صابر۔" "" شکل سے ہی بہت صابر لگتے ہیں۔" میکال نے کمینٹ پاس کرتی ہوئے مسکراتی نظر سر صابر پر ڈالی تھی۔ "ہمم..... بہت اچھے انسان ہیں یہ۔" بالاج نے برے دل سے ان کی تعریف کی۔ وہ خوش ہو گئے۔ میکال نے ہاتھ بڑھا کر سی ڈی پلیئر آن کر دیا۔ تیز آواز میں انگلش گانوں شروع ہو گیا جو صابر صاحب کی نازک طبیعت پر گراں گزرا۔ وہ جان بوجھ کر صابر صاحب کو زچ کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد میکال نے

Posted On Kitab Nagri

بالاج کو آنکھ سے کوئی اشارہ کیا۔"کوئی چیز ہے کھانے پینے کی تمہارے پاس؟" بالاج نے ڈیش بورڈ کا ڈرا کھولتے ہوئے پوچھا۔"ہاں کین ہوں گے کوک کے دو تین۔"میکال نے کہا۔ بالاج نے اندر سے دو کین نکالے جس میں سے ایک کا ڈھکن پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا۔ بالاج نے دوسرے کین کو ٹک کی آواز سے کھولا اور پہلے سے کھلا ہوا میں سر صابر کی طرف بڑھا دیا۔"نہیں بیٹا تم لوگ پیو۔ میں یہ نہیں پیتا۔"وہ تذبذب سے بولے۔"او سر جی پی لیں۔ ہمیں اچھا لگے گا۔ کسی کے اتنے پیار سے دیے گئے تحفے کو ٹھکراتے نہیں۔"میکال نے لقمہ دیا تو انہوں نے میں پکڑ لیا اور آہستہ آہستہ پینے لگے۔ میکال نے بالاج کو دیکھتے ہوئے آنکھ ماری اور وہ مسکراہٹ دبانے کیلیے نچلا لب دانتوں میں دبا گیا تھا۔ توقع کے مطابق کچھ ہی دیر میں صابر صاحب ٹن ہو چکے تھے۔ دراصل انہوں نے اس کین میں کوئی نشہ آور دوا ملائی تھی جو بندے کو بے ہوش تو نہیں کرتی تھی لیکن اس کے ہوش ٹھکانے پر بھی نہیں رہنے دیتی تھی۔اور بندہ بونگیاں مارنا شروع ہو جاتا تھا۔ صابر صاحب کی بھی یہی حالت ہوئی تھی۔

"شوٹنگ کہاں کریں؟" بالاج ایسے پوچھ رہا تھا جیسے وہ کسی فلم کو زور کرنے والا ہو۔"بیچ پر نا کر لیں۔"میکال نے طنزیہ کہا۔"ہاں.....ہاں مجھے بیچ بہت پسند ہے۔"پیچھے سے صابر صاحب جھومتے ہوئے بولے تھے۔ بالاج نے ان کی طرف دیکھ کر ناک چڑھائی۔"یہاں بیچ کہاں سے آ گیا۔""کسی کلب میں چلتے ہیں۔ پھر انکل ویڈیو دیکھتے ہی رشتے سے انکار کر دیں گے۔"میکال نے آئیڈیا دیا۔"کس کا رشتہ؟"صابر صاحب نے چونک کر پوچھا تھا۔

"آپ کی بات نہیں کر رہے۔ بے فکر رہیں۔"میکال مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا۔ وہ مطمئن ہو کر پھر سے کوک پینے لگے۔"کلب کیسے ڈھونڈیں؟" بالاج پریشان ہو کر بولا تھا۔ میکال نے فون پر گوگل میپ کر کے ایک کلب ڈھونڈ ہی لیا میکا"اوو اپس لے کین۔ یہ نہ ہو بے ہوش ہو جائیں۔ پلان شروع ہونے سے پہلے ہی خراب ہو جائے گا۔"میکال نے کہا تو بالاج نے سر صابر سے کین کھینچ لیا۔"ارے واپس کرو۔ مجھے اور پینا ہے۔"وہ بالاج

Posted On Kitab Nagri

سے کین جھپٹنے لگے۔"لو ابھی کہہ رہے تھے میں نہیں پیتا۔" میکال نے کہا۔ بالاج نے کین ہی باہر پھینک دیا۔ کچھ لمحوں بعد وہ ایک نائٹ کلب میں موجود تھے جو کسی امیر شخص کی ملکیت تھا اور کسی کی جرات نہیں تھی اس کا کلب بند کروانے کی۔ لوگ کھلے عام تو نہیں لیکن آجاتے تھے اور ساری رات گناہوں میں گزار دیتے۔ بالاج اور میکال پہلی دفعہ یہاں آئے تھے۔ وہ صابر صاحب کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے شور والے ہال سے ہٹ کر ایک کونے کے کمرے میں لے آئے تھے۔ بالاج نے انہیں صوفے پر پٹخا۔ میکال نے ویٹر سے وائن کی ایک بوتل منگوائی۔ اور شیشے کے گلاس میں ڈال کر سر صابر کو پکڑائی۔ سر صابر وہ پینے ہی لگے تھے کہ بالاج نے انہیں روک دیا۔" یہ پینے کیلیے نہیں ہے۔ بس شو مارنے کیلیے ہے۔" اس نے بتایا۔ صابر صاحب نے اسے تعجب سے دیکھا۔" ہاں ہم آپ کی شوٹنگ کرنے لگے ہیں۔ آپ نے ایکٹنگ کرنی ہے۔ ایک غنڈے ٹائپ ہیرو کا رول کرنا ہے آپ کو۔" میکال نے سمجھایا۔" اچھا۔ مجھے غنڈے کا رول کرنے کا بہت شوق ہے۔" وہ پرجوش سا مسکرائے۔ میکال نے بالاج کو تھمبز اپ کا اشارہ کیا۔ اب صابر صاحب صوفے پر پیچھے ٹیک لگا کر ایک ٹانگ کے گھٹنے پر دوسری ٹانگ کا ٹخنہ رکھے پاؤں جھلاتے ہوئے غنڈے کا فل رول ادا کر رہے تھے۔ میکال نے فون نکال کر کیمرہ آن کر لیا۔" کیسا لگ رہا ہوں؟"" اے ون۔ اب آپ کو کچھ بولنا بھی ہوگا۔" بالاج نے کہا۔" کیا بولوں؟"" اپنی جوانی کے افیئرز بتائیں۔" میکال نے کہا تو وہ شروع ہو گئے اپنے کچے چٹھے خود ہی کھولنے۔ میکال اور بالاج حیران رہ گئے تھے۔" کچھ نہ پوچھو کتنا مرتی تھیں لڑکیاں میری لک پر...... مکھیوں کی طرح میرے پیچھے پڑ جاتی تھیں۔ میں ادھر یونی میں اینٹر ہوتا ادھر وہ میرے قدموں میں پڑی ہوتیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر حسن دیکھا ہے میں نے۔ نیلو، کالو، پیلو، گلابو پتہ نہیں کیا کیا نام تھے لڑکیوں کے۔ مجھے تو یہ بھی نہیں یاد میری کتنی گرل فرینڈز رہ چکی ہیں۔" وہ نشے میں تھے اسی لیے سب کچھ سچ بول رہے تھے۔ اوہ جوانی میں واقعی ہی ایسے تھے۔ لیکن اب بہت

Posted On Kitab Nagri

بدل چکے تھے۔ بالاج حیران تھا کہ اسے تو سر صابر کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں ملی تھی۔ یہ سب ان کی پرسنل باتیں تھیں جوان کے اب والے دوستوں کو نہیں پتہ چلی تھیں تو بالاج کو کیسے پتہ چلتیں۔ان کے ساتھ دھوکا کرنے کی جو شرمندگی تھی وہ دور ہو چکی تھی۔اب تو وہ سوچ رہا تھا اس نے اچھا ہی کیا ورنہ ان کی اصلیت نہ پتہ چلتی۔"ہاہاہا۔جوانی کے بھی کیا مزے تھے۔"وہ یکدم اداس ہو گئے۔"لیکن اب تو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔شادی بھی ہو جاتی تو تب بھی میں صبر شکر کر لیتا لیکن کسی نے شادی بھی نہیں کی مجھ سے۔""کیوں؟"میکال نے آواز ذرا تبدیل کر کے پوچھا۔"کیا بتاؤں اب۔ایک دفعہ بخار چڑھا تھا مجھے۔سر کے سارے بال اتر گئے۔وہی لڑکیاں جو مجھے سویٹ ہارٹ کہتی نہیں تھکتی تھیں پھر گنجا ٹینڈا کہنے لگیں۔"وہ دکھی لہجے میں کہہ رہے تھے۔بالاج اور میکال ہنسی ضبط کرنے کے چکروں میں سرخ ہو چکے تھے۔جبکہ صابر صاحب تو اپنا غنڈے والا رول بھی بھول چکے تھے۔"یہ دیکھو اب وِگ لگا کر تھوڑی عزت بنائی ہے۔"جب سر صابر نے اپنی وگ اتار کر انہیں دیکھائی تو وہ ان کی ہنسی فوارے کی مانند چھوٹی تھی۔وہ دونوں اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے رخ پھیر گئے تھے۔میکال نے ویڈیو بنانا بند کر دی تھی۔اتنی ہی ویڈیو کافی تھی رشتے سے انکار کیلیے۔"تم دونوں مجھ پر ہنس تو نہیں رہے؟"انہوں نے ان دونوں کو گھورا۔"نہیں انکل۔آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔چلیں ہم آپ کو گھر چھوڑ دیں۔"میکال نے پکڑ کر انہیں اٹھایا۔"ارے لیکن وہ میرا غنڈے والا رول؟"انہیں اب یہ یاد آیا تھا۔"وہ پھر کبھی سہی۔ابھی چلیں۔شام ہونے والی ہے۔"وہ انہیں لیے کلب سے باہر آ گئے۔"جب یہ سو کر اٹھیں گے تو انہیں کچھ یاد تو نہیں آئے گا؟"بالاج نے میکال سے آہستہ آواز میں پوچھا۔"نہیں۔تم ٹینشن مت لو۔"میکال نے کہا۔جب وہ صابر صاحب کے گھر کے قریب آئے تو میکال نے ان کی ایک رگ دبا کر انہیں بے ہوش کر دیا تاکہ گھر میں بھی بونگیاں نہ مارتے رہیں۔ان کی والدہ کو یہ بتایا کہ سر صابر کی طبیعت خراب ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔اس لیے وہ اسے گھر چھوڑنے آئے ہیں۔ان کی گاڑی کی چابی وہ پہلے ہی لے چکے تھے تاکہ گاڑی ان کے گھر بھجوا دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسن صاحب ملک ہاؤس آئے ہوئے تھے۔وہ ایک دو دفعہ پہلے بھی یہاں آ چکے تھے۔ہر بار کی طرح آج بھی سکندر صاحب نے گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا تھا البتہ طانیہ بیگم نے پہلے سے بڑھ کر ان کی جی حضوری کی تھی۔پتہ جو تھا کہ وہ ان کی بیٹی کا رشتہ لے کر آئے ہیں۔تارا اور عرفہ بیگم بھی انہی کے پورشن میں تھیں۔تارا ہانیہ کو تیار بھی کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ میکال کو کال بھی کر رہی تھی۔میکال اور بالاج دونوں ہی پتہ نہیں کہاں غائب تھے۔کچھ دیر بعد میکال نے کال اٹھالی تھی۔"کہاں بزی تھے۔میں گھنٹے سے تمہیں کالز کر رہی ہوں۔"وہ غصے سے بولتی کمرے سے باہر آ گئی تھی۔میکال نے کان سے فون ہٹا کر منہ بنایا تھا۔بالاج کو بھی تارا کی اونچی آواز پہنچ چکی تھی۔وہ دونوں رشتہ ختم کرنے والے مشن سے اکٹھے ہی واپس لوٹ رہے تھے۔"ضروری کام تھا۔تم بتاؤ کیوں کال کر رہی تھی؟""تمہارے بابا آئے ہوئے ہیں چچا جان کے پاس تمہارا رشتہ لے کر۔"تارا نے مزے سے بتایا۔"واٹ؟.....تم نے انہیں بلایا؟"وہ حیرت اور غصے سے پوچھنے لگا۔"ہاں اس میں کوئی شک ہے۔تم نے مجھ سے مدد مانگی تھی اور کہا تھا جیسے بھی ہو رشتے کی بات چلاؤ۔اب مجھے یہی ٹھیک لگا تو میں نے کر دیا۔انکل کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔وہ خوشی خوشی تمہارا رشتہ لے کر آ چکے ہیں۔تم بھی کچھ دیر کیلیے ناراضگی ختم کرو اور جلدی سے پہنچو یہاں اگر ہانیہ چاہیے تو۔"تارا کہہ کر فون بند کر چکی تھی۔ہانیہ کے ذکر پر میکال کا غصہ ختم ہو چکا تھا۔وہ سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔"کیا ہوا؟"بالاج نے پوچھا۔"گھر پہنچو گے تو پتہ چل جائے گا۔"اس نے کہہ

Posted On Kitab Nagri

کر گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی تھی۔ پانچ منٹ بعد وہ گھر پہنچ چکے تھے۔"تم میرے ساتھ میرے گھر کیوں آ رہے ہو؟" بالاج نے نا سمجھی سے پوچھا۔"تمہارے پیرنٹس سے ملنے۔" میکال نے مسکراہٹ دبائی۔"وہ کیوں؟" "اپنی شادی کی بات کرنے کیلیے۔اور خبردار جو تم نے بیچ کوئی پھڈا اڈالنے کی کوشش کی تو۔یہ مت بھولنا میں نے تمہاری مدد کی ہے۔اب تمہیں بھی میرا ساتھ دینا ہے۔ہمم۔" میکال اسے کہہ کر اندر بڑھ گیا۔"او.....رکو تو....." وہ الجھ کر کہتا اس کے پیچھے گیا تھا اور لاؤنج کا ماحول دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔وہاں ایک مہمان بھی تھے جن کے ساتھ سکندر صاحب مسکرا کر باتیں کر رہے تھے۔میکال نے انہیں ڈیڈ کہہ کر پکارا تھا اور سلام بھی دیا تھا۔ بالاج کو پتہ چل گیا تھا کہ میکال کے والد اس کا رشتہ لے کر آئے ہیں۔وہ ہانیہ سے پہلے اس کی مرضی پوچھنا چاہتا تھا لیکن جب تارا ہانیہ کو لاؤنج میں لے کر آئی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی چمک دیکھ کر وہ جان گیا تھا کہ ہانیہ اس رشتے سے خوش ہے۔ حسن صاحب نے اٹھ کر ہانیہ کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا تھا اور اسے اپنے پاس بٹھا کر باتیں کرنے لگے تھے۔ان کے بیٹے کی پسند واقعی لاجواب تھی۔ وہ مان گئے تھے۔ہانیہ اتنی اہمیت ملنے پر پچھلے غم بھول گئی تھی اور اوپر سے میکال کی نظروں کی تپش محسوس کر کے اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ میکال بہت مشکل سے اپنی نظروں کو قابو کر رہا تھا لیکن پھر بھی وہ بار بار بھٹک کر ہانیہ کے حسین چہرے پر ہی آ ٹکتیں۔ طانیہ بیگم تو میکال پر صدقے واری ہی ہوئے جا رہی تھیں۔اسے وہاں داماد والا فل پروٹوکول مل رہا تھا۔انکار کا تو جواز ہی نہیں تھا۔ حسن صاحب اس کے آنے سے پہلے ہی رشتہ پکا کر چکے تھے۔وہ اپنی پہلی بیوی کی انگوٹھی بھی لے کر آئے تھے ہانیہ کیلیے لیکن اب میکال آ گیا تھا تو انہوں نے میکال سے ہی کہا تھا کہ وہ ہانیہ کو انگوٹھی پہنائے۔ وہ ہانیہ کے پاس آ کر بیٹھا تو ہانیہ نے سمٹ کر سر مزید جھکا لیا تھا۔اس نے نرمی سے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا اور تیسری انگلی میں انگوٹھی پہنا دی۔اس پل اسے اپنی ماں کی یاد شدت سے آئی تھی۔ وہ حیران تھا کہ ڈیڈ نے اس کی ماں کی

Posted On Kitab Nagri

انگوٹھی سنبھال کر رکھی تھی۔ جس کا مطلب وہ ان سے محبت کرتے تھے۔اس کا دل خوش ہوا تھا۔تالیوں کی گونج سن کر وہ چونک کر خیالوں سے باہر آیا اور ایک نظر ہانیہ کو دیکھا جو سرخ پڑتے گالوں کے ساتھ گلابی ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست کیے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔وہ بے اختیار مسکرا دیا تھا۔سب نے اس کی مسکراہٹ دیکھ کر ان دونوں کے خوش رہنے کی دعا کی تھی۔ پھر خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔کھانے کے بعد صرف بڑے ہی لاؤنج میں آئے تھے۔ حسن صاحب نے ڈائریکٹ شادی کی تاریخ مانگی تھی۔ہانیہ کے پیپر ہونے والے تھے جو ایک ماہ تک جاری رہنے تھے۔ سو اگلے ماہ کی دس تاریخ کو شادی رکھی گئی تھی۔ میکال کو جب یہ پتہ چلا تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمایا تھا۔اب وہ شکر ہی کر رہا تھا تارا نے ڈیڈ کو بلا لیا۔وہ دل میں ان کا مشکور تھا لیکن چہرے سے اس نے یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔ ملک ہاؤس سے نکلنے کے بعد حسن صاحب اس کے ساتھ اس کے گھر آگئے تھے۔"اب تو راضی ہو جاؤ۔دیکھو میں نے تمہاری کتنی مدد کی ہے۔"وہ ملتجی لہجے میں بولے تھے۔"تو کون سا مجھ پر احسان کیا ہے۔یہ فرض تھا آپ کا۔"وہ روڈ لہجے میں بولا تھا۔"ہم جانتا ہوں لیکن یار ایک فرض اولاد کا بھی ہوتا ہے۔ماں باپ سے حسن سلوک کرنے کا۔"میکال نے اپنے لہجے پر غور کیا تو اسے ڈیڈ کی بات ٹھیک ہی لگی تھی۔"لیکن اللہ نے بیوی کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔اور طلاق کو ناپسند فرمایا ہے لیکن آپ نے بغیر کسی وجہ سے انہیں طلاق دے دی۔ میں یہ نہیں بھول سکتا۔"اس کے الفاظ حسن صاحب کے ضمیر پر تازیانے کی طرح پڑے تھے۔"میں مانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی۔ماں کے سامنے بے بس ہو کر مجھے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دینی چاہیے تھی۔میں نے اس پر ظلم کیا تھا لیکن مجھے بھی تو اس کی سزا مل گئی ہے۔تم بھی مجھے معاف کر دو۔"ان کی دوسری بیوی سے صرف ایک ہی بیٹا ہوا تھا جو اٹھارہ سال کی عمر میں مر گیا تھا۔وہ بہت غمگین بھی تھے۔آج پہلی دفعہ میکال نے ان کے غم کو محسوس کیا تھا اور ناراضگی بھلا کر ان کے گلے لگ گیا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کچھ معلوم ہوا پھر صابر صاحب کے بارے میں؟" سکندر صاحب نے پوچھا تو بالاج کو سر صابر کی مضحکہ خیز حالت یاد آئی۔وہ سرعت سے مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔"ہمم۔خود ہی دیکھ لیں۔"اس نے فون نکال کر ان کے سامنے کیا۔سکندر صاحب نے غور سے دیکھا تو وہ ایک ویڈیو تھی جس میں سر صابر شراب کی بوتل پکڑے اپنی جوانی کے افئیر زبتا رہے تھے۔جیسے جیسے سکندر صاحب سنتے گئے ان کی پیشانی پر بل پڑتے گئے۔اور آخر پر جب انہیں یہ پتہ چلا کہ صابر صاحب گنجے ہیں اور وِگ لگاتے ہیں تو اس رشتے سے ان کا دل ہی کھٹا ہو گیا۔"حد ہے۔اوپر سے لوگ کیسے پارسا بنتے ہیں اور باطن کے کتنے کچے ہوتے ہیں۔"وہ موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولے تھے۔بالاج نے نچلا لب دبا کر فون اٹھالیا۔"تو اس کا مطلب اب یہ رشتہ نہیں ہو گا؟"اس نے حتی الامکان نارمل لہجے میں پوچھا تھا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا زور زور سے ہنسے۔"ہمم۔"سکندر صاحب ہنکار بھر کر رہ گئے تھے۔بالاج خوش ہو کر چلا گیا۔وہ کچھ سوچنے لگے تھے۔پھر انہوں نے ملازم کے ذریعے عرفہ بیگم کو اپنی سٹڈی میں بلوایا۔"آپ ان لوگوں کو انکار کر دیں۔"انہوں نے کہا تو عرفہ بیگم نے کچھ پل تعجب سے انہیں دیکھا لیکن کوئی سوال نہ کیا۔"جی کر دوں گی۔"وہ جانتی تھیں بغیر وجہ کے انہوں نے منع نہیں کیا ہو گا۔"آپ پریشان مت ہوں۔میں کرتا ہوں کچھ۔انشاءاللہ ہانیہ کے ساتھ ساتھ تارا کی بھی شادی ہو گی۔یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔"سکندر صاحب ان کے چہرے پر اداسی دیکھ کر بولے تھے۔"آپ کا بہت بہت شکریہ بھائی صاحب۔عمران کے جانے کے بعد آپ نے ہمیں بے سہارا نہیں ہونے دیا۔ہر جگہ ہمارا ساتھ دیا۔اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا۔"وہ مشکور لہجے میں بولی تھیں۔"میں تو بس اپنی زمہ داری نبھا رہا ہوں۔عمران بھائی کے سامنے خود کو جوابدہ سمجھتا ہوں۔میں آپ دونوں کی ہمیشہ حفاظت کروں گا تاکہ قیامت کے دن اپنے بھائی کا سامنا کرتے وقت میں شرمندہ نہ ہوں۔"وہ عاجزی سے بولے تھے۔عرفہ بیگم کی آنکھیں عمران صاحب کو یاد

Posted On Kitab Nagri

کر کے نم ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارا یونی کے ایک کاریڈور میں کھڑی کسی سٹوڈینٹ سے بات کر رہی تھی۔کچھ دیر بعد وہ سٹوڈینٹ چلی گئی تو وہ اپنی کلاس میں جانے کیلیے مڑی۔سامنے ہی صابر صاحب منہ لٹکائے کھڑے تھے۔تارا نے ابرو اچکا کر سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کیا کام ہے۔"آپ نے یہ میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔"وہ شاکی لہجے میں بولے تھے۔"کیا؟"تارا نے تعجب سے پوچھا۔"آپ نے......"ابھی وہ اتنا ہی بولا تھا کہ بالاج وہاں آٹپکا۔"تارا میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔چلو میرے ساتھ۔"وہ ایک نظر صابر صاحب کو دیکھ کر تارا کو گھسیٹتے ہوئے کے جانے لگا۔صابر صاحب بالاج کو دیکھ کر خاموش ہو گئے۔"ایک منٹ رکو تو۔"تارا شاید صابر صاحب کی بات سننا چاہتی تھی۔"ایک منٹ بھی نہیں۔ہانیہ تمہارا انتظار کر رہی ہے۔وہ کینٹین میں اکیلی ہے۔جلدی جاؤ۔"اس نے کہا تو تارا چلی گئی۔"آپ کچھ کہہ رہے تھے تارا سے؟"بالاج اب کڑے تیوروں سے سر صابر کو دیکھ رہا تھا۔"نہیں۔کچھ نہیں۔"وہ دلگرفتی سے بولے۔"آپ مجھے بتا سکتے ہیں۔ہو سکتا ہے میں آپ کی مدد کر دوں"وہ بولا تو صابر صاحب نے کچھ سوچ کر اس سے اپنا دکھ شئیر کر دیا۔"میں نے مس تارا کے گھر اپنا رشتہ بھیجا تھا۔انہوں نے بغیر وجہ کے مسترد کر دیا۔" "اچھا یہ مسلہ ہے۔لیکن میرے خیال سے تو وجہ تھی تبھی اس نے انکار کیا۔"وہ پرسوچ انداز میں بولا تھا۔"کیا وجہ تھی؟"انہوں نے تڑپ کر پوچھا۔"وہ دراصل تارا کو نا.....گنجے اور خاص کر وِگ لگانے والے لوگ پسند نہیں۔" بالاج بڑی معصومیت اور رازداری سے کہہ کر جا چکا تھا اور صابر صاحب سکتے میں آ گئے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"پھر ہو گیا انکار؟"میکال نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو وہ بھی مسکرا دیا۔"شکریہ۔""ارے شکریہ کی کیا بات ہے۔آفٹر آل تم میرے ہونے والے سالے ہو۔"اس کی بات پر بالاج کو تپ چڑھا۔"میں منہ توڑ دوں گا تمہارا اگر مجھے سالا کہا تو۔"وہ غصے سے بولا تو میکال ہنسا۔"اوکے اوکے۔نہیں

Posted On Kitab Nagri

کہتا۔اچھا یہ بتاؤ پھر کب تک تارا کو پرپوز کرنے کا ارادہ ہے تمہارا؟" میکال نے سنجیدگی سے پوچھا۔ بالاج نے منہ بنایا۔" پتہ نہیں۔""کیا مطلب پتہ نہیں؟اب تو یہ سر صابر والی مصیبت ٹل گئی۔اگر پھر کسی نے تارا کیلیے رشتہ بھیج دیا تو؟" میکال فکرمندی سے بولا۔"تو اس کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو سر صابر کیا تھا۔" وہ اٹل لہجے میں بولا۔ "ہر بار قسمت ساتھ نہیں دیتی۔یہی وقت ہے تمہارے پاس۔اسے گنواؤ مت۔ورنہ پھر پچھتاؤ گے۔" میکال نے اسے سمجھایا"ایک تو میں پہلے ہی بہت بے چین ہوں۔اوپر سے تم مجھے اور ڈراؤ۔""ڈرنے سے کام نہیں چلے گا برو۔ہمت سے کام لو۔""کہاں سے لاؤں ہمت۔تارا تو مجھے کچا کھا جائے گی۔اگر اسے ذرا سی بھی بھنک پڑی کہ میں اسے پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ہو سکتا ہے وہ مجھے برا سمجھنے لگے۔ایسے میں جو دوستی کا رشتہ ہے ہمارے بیچ وہ بھی ختم ہو سکتا ہے۔مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں بس تارا کی پرواہ ہے۔" وہ پریشانی سے کہہ رہا تھا۔"تمہاری ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن تم مایوس پہلو کو سوچ رہے ہو۔کچھ اچھا بھی تو ہو سکتا ہے۔""تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ میں فرض کروں اگر میں تارا کو پرپوز کردوں تو وہ خوشی خوشی مان جائے گی؟"اس نے طنزیہ پوچھا پھر نفی میں سر ہلایا۔"امپاسبل۔" تصور میں وہ خود کو تارا سے پیٹتے دیکھ کر ہی جھرجھری لے کر رہ گیا تھا۔ "یار ایک تو تم ڈرپوک بہت ہو۔تارا جتنی بھی سخت ہو۔ہے تو ایک لڑکی ہی نا۔تم مرد ہو کر ایک لڑکی سے ڈر رہے ہو۔یاد تھوڑی سی طاقت استعمال کرواپنی۔مردوں کو کمزور نہیں ہونا چاہیے۔" میکال نے اسے اکساتے ہوئے کہا تھا۔ بالاج کو تارا کی بات یاد آئی تھی۔اس نے بھی تو یہی کہا تھا کہ مردوں کو بزدل نہیں ہونا چاہیے ۔اپنے لیے سٹینڈ لینے کی ہمت ہونی چاہیے۔"مجھے ہمت کرنی چاہیے۔" دماغ نے سوچا۔"پر کیسے؟"دل نے پوچھا تو وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارا ٹیرس پر کھڑی آسمان پر اڑتے پرندوں کو محویت سے دیکھ رہی تھی جب بالاج اس کے پاس آیا تھا۔اس کی موجودگی محسوس کر کے تارا نے

Posted On Kitab Nagri

نظریں موڑ کر اسے دیکھا تھا۔"وہ دیکھو چاند! پرندے ایک قطار میں اڑتے کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔"وہ پرجوش سی بولتی اس وقت بالاج کو بچی لگی تھی۔وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔"دیکھو نا۔"تارا نے اس کی توجہ پرندوں پر کروانی چاہی لیکن وہ اپنی نظریں اس پر سے ہٹاتا تو پرندے دیکھتا نا۔تارا نے تعجب سے اسے دیکھا تو وہ نظریں پھیر گیا۔اور ایک گہری سانس لی جیسے خود کو کمپوز کیا ہو۔"تارا......!"اس کے لہجے میں عجیب بے بسی اور محبت تھی۔تارا کے چہرے پر الجھن آئی تھی۔"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔"وہ بڑی ہمت کر کے بولا تھا۔"کہو۔"تارا نے تجسس سے کہا تو وہ ایک قدم اس کے قریب ہوا۔اب تو تارا کو واقعی ہی اس کی دماغی حالت پر شک ہونے لگا تھا۔"میں.........."وہ اتنا کہہ کر رک گیا۔"کیا میں؟"تارا نے ابرو اچکائی۔"وہ ایکچولی......."وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔"کیا بات ہے چاند۔کہہ بھی دو۔"تارا چڑ کر بولی۔"کہہ دوں۔تم برا تو نہیں مناؤ گی؟"بالاج نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا تھا۔"نہیں مناؤں گی برا۔بتاؤ۔"بالاج نے جتنا سسپینس کری ایٹ کر دیا تھا اب اسے یہ جانے بغیر سکون نہیں ملنا تھا کہ بات کیا ہے۔تبھی پچکارتے ہوئے بولی تھی۔"وہ میں......"بالاج کی زبان کو ایک دفعہ پھر بریک لگی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا وہ میں لگا رکھی ہے۔سیدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے ورنہ مار کھاؤ گے مجھ سے۔"تارا نے بھڑکتے ہوئے کہا تھا۔بالاج نے مشکل سے جو تھوڑی بہت ہمت اکٹھی کی تھی وہ بھی گم ہو گئی تھی۔"وہ....میں میتھ کے ٹیسٹ میں فیل ہو گیا۔"جلدی میں جو اس کے منہ میں آیا اس نے بول دیا۔البتہ یہ الگ بات تھی کہ بولا سچ ہی تھا۔تارا نے

Posted On Kitab Nagri

اس کے کندھے پر تھپڑ رسید کیا۔"یہ بات بتانے کیلیے تم نے مجھے گھنٹہ الجھائے رکھا۔میں سمجھی پتہ نہیں کیا بات ہے۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔"تمہیں کیا لگا میں کیا کہنے والا تھا؟"وہ نجانے کیوں پوچھنے لگا۔"مجھے لگا کسی لڑکی کا چکر ہے۔تم کسی کو پسند کرنے لگے ہو اور اب شادی کرنا چاہتے ہو۔اسی لیے مجھے بتا کر گھر والوں کو منانے میں میری مدد چاہتے ہو۔"تارا نے اندازہ لگایا جو آدھا ٹھیک ہی تھا۔لیکن اس کی آخری بات سن کر وہ افسوس سے اسے دیکھنے لگا تھا۔مطلب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ کسی بھی لڑکی کو پسند کر لے۔"تم اور تمہارے اندازے۔"وہ سر جھٹک گیا۔"اور تم مجھے یہ بتاؤ۔فیل کیوں ہوئے میتھ میں؟"تارا کے خطرناک تیور دیکھ کر بالاج ایک قدم پیچھے ہٹا تھا۔اس کے کان خطرے میں تھے۔"آ.....وہ سر نے پتہ نہیں میرے ساتھ کونسی دشمنی نکالی ہے۔حالانکہ میں نے سارے سوال ٹھیک کیے تھے۔"وہ معصومیت سے بولتا تارا کو بہت پیارا لگا تھا۔تارا نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"یار میں نے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھ سے نہیں ہو سکا۔اب مجھے کو سنا مت۔مجھے پتہ ہے میں ایک بزدل انسان ہوں۔"بالاج اداسی سے کہہ رہا تھا۔"اچھا اداس مت ہو۔میں کس لیے ہوں۔محبت کے اظہار میں بھی میں تمہاری مدد کروں گا۔"میکال نے اس کا کندھا تھپکا۔"وہ کیسے؟"اس نے اچنبھے سے میکال کو دیکھا۔"چلو بتاتا ہوں۔"میکال اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا۔"کہاں؟""ستار کے پاس۔""یار مروانہ دینا۔""کچھ نہیں ہوتا۔میرے پاس ایک پلان ہے۔بس تم میری بات مانو چپ کر کے۔"وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تو عرفہ بیگم کچن سے نکل رہی تھیں۔ انہوں نے سلام دعا کے بعد تارا کا پوچھا تو عرفہ بیگم نے بتایا کہ وہ اپنے کمرے میں ہے۔وہ دونوں سیڑھیوں کے ذریعے اوپر آ گئے۔"تم یہیں باہر کھڑے رہو۔میں اندر جا کر بات کرتا ہوں۔"میکال اسے دروازے کے باہر ہی کھڑا کر کے اندر داخل ہو گیا۔تارا صوفے پر بیٹھی کتابوں میں سر کھپا رہی تھی۔"ہے ستار......تمہارا مون کدھر

Posted On Kitab Nagri

ہے؟ کچھ اتہ پتہ ہے تمہیں۔" میکال اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا تو تارا سمجھ گئی وہ بالاج کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ "اس وقت تو وہ گھر پر ہی ہوتا ہے۔ وہاں جا کر پتہ کرو۔ یہاں کیا کرنے آئے ہو۔" تارا کو بالاج کی آنے جانے کی ٹائمنگ کے بارے میں پتہ تھا۔ یہ جان کر بالاج خوش ہوا تھا۔ "میرا ہونے والا سسرال ہے وہ۔ اب بار بار وہاں جاتا اچھا تھوڑی لگوں گا۔" میکال نے خود کو شریف ظاہر کرنے کی پوری کوشش کی۔ "تو پھر فون کر کے بالاج کو گھر سے باہر بلا لو۔" تارا نے کچھ طنزیہ لہجے میں مشورہ دیا۔ "ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ویسے اس کا نمبر تو دے دو۔" وہ فون نکالتے ہوئے بولا تھا۔ "نمبر مجھ سے لے لینا۔ پہلے کام کی بات کرو۔ ابھی تک تمہید ہی نہیں بندھ رہی۔" باہر کھڑے بالاج نے دانت کچکچائے۔ لیکن جب اس نے اگلے ہی پل تارا کو اپنا نمبر بولتے سنا تو وہ حیران ہوا تھا۔ تارا کو اس کا نمبر زبانی یاد تھا۔ اس کے لبوں پر ایک دلفریب سی مسکراہٹ مچلی تھی۔ "اچھا ایک بات بتاؤ۔" میکال نے پرسوچ انداز میں پوچھا۔ "ہمم؟" "تمہیں محبت پر یقین ہے؟" اس کے سوال پر وہ کچھ پل کیلیے خاموش ہوئی تھی۔ "نہیں۔" اس کا محبت سے واسطہ ہی پڑا تھا۔ وہ کیسے محبت پر یقین کرتی۔ "اور اگر تم سے کوئی کہے کہ اسے تم سے محبت ہے تو تم کیا کرو گی؟" میکال نے دوسرا سوال پوچھا۔ بالاج کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ یہی تو وہ جاننا چاہتا تھا۔ تارا نے میکال کے سوال پر پہلے بھنویں سمیٹیں پھر ہنس پڑی۔ میکال اور بالاج دونوں حیران ہوئے تھے۔ "چپل اتار لوں گی اور ساری محبت ایک منٹ میں نکال باہر کروں گی۔" اس کا جواب سن کر دونوں گہری سانس بھر کر رہ گئے تھے۔ "اگر تمہاری چپل سے بھی اس کی محبت نہ نکلی تو پھر؟" میکال نے ایک اور کوشش کی۔ "تم آخر پوچھنا کیا چاہتے ہو؟ سیدھی طرح پوچھو۔ کس کو مجھ سے محبت کا بخار چڑھا ہے۔" وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔ "ہے کوئی......" اس سے پہلے کے میکال کچھ بولتا بالاج جلدی سے اندر داخل ہوا۔ دونوں نے چونک کر دیکھا۔ "ہائے کیا ہو رہا ہے۔" وہ میکال کو آنکھوں سے کوئی اشارہ کرتا زبردستی مسکرا کر بولا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔" کچھ خاص نہیں۔" تارا بے زاری سے بولی تھی۔ میکال منہ بنا کر اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہا تھا کہ اس نے سارا پلان خراب کر دیا۔ ابھی اس نے ہار نہیں مانی تھی۔ وہ ابھی تارا کے مزید نادر خیالات جاننا چاہتا تھا لیکن بالاج ٹپک پڑا تھا۔ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔ میکال نے سوچ کر سر جھٹکا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر صاحب کے ایک بزنس پارٹنر نے ڈنر پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں اس انڈسٹری کے بڑے بڑے بزنس مینز مدعو تھے۔ سکندر صاحب بھی فیملی سمیت انوائٹڈ تھے۔ پہلے بھی انہیں ایسے انویٹیشنز ملتے رہتے تھے لیکن وہ اکیلے ہی اٹینڈ کرتے تھے یا کبھی کبھی بالاج کو اپنے ساتھ لے جاتے لیکن اس دفعہ انہوں نے تارا کو بھی ساتھ لے کر جانا تھا۔ تاکہ اس کیلیے کوئی اچھا پرپوزل مل سکے۔ اب خاندان میں تو کوئی اس سے شادی کرنا نہیں چاہتا تھا۔ سب اسے طلاق یافتہ کہہ کر باتیں سناتے تھے تو ایسے میں سکندر صاحب بھی اس کا رشتہ خاندان میں نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ان کے بزنس فرینڈز ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے نزدیک طلاق یافتہ ہونا اتنا برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ان میں کچھ برے لوگ بھی تھے اور کچھ اچھے بھی تھے۔ سکندر صاحب کو یقین تھا تارا سے ملنے کے بعد دو تین لوگ پرپوزل تو ضرور ہی دیں گے اور انہیں بیسٹ کو چوز کرنا تھا۔ اگر تارا کو پتہ چلتا کہ سکندر صاحب اس لیے اسے پارٹی میں لے کر جانا چاہتے ہیں تو اس کی انا کو ٹھیس پہنچتی۔ ظاہر ہے وہ جیتی جاگتی انسان تھی۔ کوئی پروڈکٹ تو نہیں تھی کہ اسے لوگوں کو دکھایا جاتا لیکن سکندر صاحب بھی اپنی جگہ ٹھیک تھے۔ اگر وہ یوں ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کے لیے کسی رشتے کے آنے کا انتظار کرتے رہتے تو صابر جیسے ہی رشتے ملنے تھے پھر۔ جب تک لڑکی اکیلی ہو لوگ اس کے کردار پر انگلیاں اٹھاتے ہیں۔ اور اگر شوہر ساتھ ہو جو اس کیلیے لڑنا جانتا ہو تو لوگ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے۔ یہی سوچ کر انہوں نے تارا کی شادی جلد از جلد کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کی شادی کیلیے ان سے جو ہو سکتا تھا وہ کر رہے تھے۔ تارا کو اصل مقصد کا پتہ نہ

Posted On Kitab Nagri

چلے اس لیے انہوں نے ہانیہ اور طانیہ کو بھی پارٹی میں ساتھ لے جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ بالاج حیران تو ہوا کہ اس دفعہ ساری فیملی کیوں پارٹی پر جا رہی ہے لیکن بابا کے سامنے کچھ بول نہ سکا۔ البتہ تارا نے پارٹی پر نہ جانے کیلیے مصروفیت کا بہانہ بنایا لیکن سکندر صاحب نے اس کی ایک نہ سنی اور جب دوٹوک لہجے میں اسے حکم دیا تو اسے ماننا ہی پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پارٹی ایک فائیو سٹار ہوٹل میں تھی۔ وہ سب ایک ہی گاڑی میں آئے تھے اور اب ہوٹل کے اینٹرینس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ بالاج نے پہلی دفعہ تھری پیس سوٹ پہنا تھا۔ بلیک ڈریس پینٹ، وائٹ شرٹ پر بلیک کوٹ پہنے وہ اپنی عمر سے بڑا اور بارعب لگنے لگا تھا۔ اسے دیکھ کر تو آج تارا کے دل نے بھی ایک بیٹ مس کی تھی لیکن تارا جیسی محبت میں اناڑی لڑکی کیلیے اپنے جذبات سمجھنا ناممکن ہی تھا۔ وہ بھی کم خوبصورت نہیں لگ رہی تھی۔ کالی پیروں تک آتی سٹائلش سی ریشمی فراک پہنے، سر پر ہم رنگ دوپٹہ حجاب کی صورت میں باندھے اور بلیک شال کو ایک کندھے پر پھیلائے وہ وہاں موجود سب عورتوں سے باوقار لگ رہی تھی۔ چہرے پر ذرا سا میک اپ تھا جو اس کے تیکھے نقوش جو مزید حسین بنا رہا تھا۔ بالاج نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا اور پھر سختی سے دل کو ڈپٹ کر روک لیا تھا ورنہ اسے خدشہ تھا کہ اس کا دل بہک نہ جائے۔ ہانیہ ریڈ فراک میں ملبوس تھی۔ اس کے بال کھلے تھے اور دوپٹہ بھی لاپرواہی سے ہی لیا ہوا تھا۔ میکال کی گاڑی بھی ان سے اک منٹ بعد پارکنگ ایریا میں رکی تھی۔ اس نے دور سے ہی ہانیہ کو دیکھ لیا تھا اور گاڑی لاک کرتا تیزی سے اس کی طرف بھاگا تھا۔ باقی سب ہال میں اینٹر کو چکے تھے اور ہانیہ داخل ہونے ہی والی تھی کہ اسے اپنے ہاتھ پر کسی شناسا کا لمس محسوس ہوا تھا۔ اس نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا تو توقع کے مطابق وہ میکال ہی تھی۔ میکال کچھ پل اس کے خوبصورت سے چہرے کو دیکھتا رہا تھا۔ "آپ یہاں بھی آ گئے؟" ہانیہ نے معصومیت سے پوچھا۔ وہ بھی مدعو تھا کیونکہ اس کے ڈیڈ نے بھی آنا تھا۔ پہلے تو وہ یہاں آنے کیلیے تیار نہیں ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

لیکن ہانیہ کے جانے کا سن کر فوراً تیار ہو گیا تھا۔اس نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ شادی سے پہلے اکیلے میں ہانیہ سے نہیں ملنا یہ نہ ہو کہیں بے اختیار ہی ہو جائے لیکن سب کے سامنے ملنے کا موقع تو وہ ضائع نہیں کر سکتا تھا۔"اب ہم اکیلے میں تو مل نہیں سکتے۔سوچا یہیں مل لوں۔" وہ کہتے ہوئے پیار سے ہانیہ کا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگا تھا۔ہانیہ نے جھجھک کر ادھر ادھر دیکھا۔کچھ لوگ گزر کر اندر جا رہے تھے اور اس خوبصورت سے کپل کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ابھی شکر تھا ہانیہ کی ساری فیملی اندر جا چکی تھی۔"اگر میرے بس میں ہو تو سات پردوں میں چھپا کر رکھوں تمہیں۔جہاں میرے علاوہ کوئی بھی تمہیں نہ دیکھ سکے۔" وہ اسے کے سر پر حجاب باندھ چکا تھا۔اس کے لہجے میں پیار کی اتنی شدت دیکھ کر ہانیہ دنگ رہ گئی تھی۔اگر یہی بات ثاقب اس سے کہتا تو وہ اسے ایک بے جا پابندی سمجھتی لیکن میکال کے نرم رویے نے اسے اپنے تابع کر لیا تھا۔وہ مزید میکال کے سامنے کھڑی نہیں رہ پائی تھی اور سرخ چہرہ لیے وہاں سے بھاگ گئی تھی۔میکال دلفریب سا مسکرا دیا تھا۔"ارے ہانی تم کہاں رہ گئی تھی......اور یہ دوپٹہ کیوں اتنا لپیٹا ہوا ہے۔کھلا کر کے لو۔" طانیہ بیگم نے اسے دیکھ کر ڈپٹا۔"نہیں ایسے ہی ٹھیک ہے۔" وہ بدک کر بولی تھی۔قریب آتے میکال نے اس کی یہ بات سنی تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔"اسلام علیکم آنٹی۔" وہ طانیہ بیگم کے قریب آ کر بولا تو ہانیہ جلدی سے رخ پھیر گئی۔"ارے وعلیکم السلام۔تم بھی آئے ہو؟" وہ خوشدلی سے بولی تھیں۔ان سے مل کر میکال بالاج اور سکندر صاحب سے ملا تھا۔سکندر صاحب اپنے بزنس فرینڈز سے بالاج کا تعارف کروانے کے بعد ہانیہ کے ساتھ ساتھ میکال کا تعارف بھی کروایا تھا۔"یہ میری بیٹی ہے ہانیہ اور یہ میرا ہونے والا داماد ہے۔میکال۔حسن صاحب کا بیٹا ہے۔""اوہ اچھا اچھا۔بہت پیاری جوڑی ہے ماشاءاللہ۔" کئی لوگوں نے جواب میں یہ کہا تھا۔ان کا تعارف کروانے کے بعد انہوں نے ارد گرد تارا کو ڈھونڈا جو ایک کونے میں الگ تھلگ سی کھڑی تھی۔اور غیر مرئی نقطے کو دیکھتی جوس پی

Posted On Kitab Nagri

رہی تھی۔اپنی سوچوں میں گم وہ ایک شخص کی دھڑکنوں سے کھیل رہی تھی۔اس کی بے نیازی بھی کمال کی تھی۔سکندر صاحب نے تارا کو اپنے پاس بلا کر کچھ لوگوں سے تعارف کروایا تھا۔تبھی کسی کی نظر اس پر پڑی اور پھر ہٹ نہیں سکی تھی۔وہ مبہوت سا قدم قدم چلتا اس کے قریب آ رہا تھا لیکن تارا وہاں سے ہٹ کر پھر سے ایک سنسان گوشے میں جا چکی تھی۔وہ شخص اپنی بے اختیاری پر سر جھٹک کر مسکراتا پھر اس کی طرف بڑھا تھا۔

"ہائے......میرا نام باذل ہے۔اور آپ کا؟"وہ تارا کے خوبصورت چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے نرم لہجے میں پوچھنے لگا تھا۔تارا نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔وہ تئیس چوبیس برس کا شخص بہت شاندار پرسنیلٹی کا مالک تھا۔لیکن تارا کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔"ستارا عمران۔"وہ مختصراً بولی۔"نائس نیم۔آپ سکندر صاحب کے ساتھ آئی ہیں؟""جی۔"تارا کو تعجب ہو رہا تھا وہ یہ سوال کیوں پوچھ رہا تھا۔"ہمم۔گڈ۔بہت گارجیئس پرسنیلٹی ہے آپ کی۔آئی ایم ویری ایمپریسڈ۔"باذل متاثر لہجے میں بولا تھا۔تارا کو اپنی تعریف اچھی نہیں لگی تھی لیکن باذل نے کچھ برا بھی نہیں کہا تھا۔اس نے تارا کی خوبصورتی کی تعریف نہیں کی تھی اس کی شخصیت کو پر وقار کہا تھا۔تارا نے بھی اعتراض کرنا مناسب نہ سمجھا۔"تھینکس۔""اب میری بھی تعریف کر دیں آپ؟"وہ حیران تھا کہ تارا اس سے متاثر نہیں ہوئی۔"آپ نے اس لیے میری تعریف کی ہے تاکہ بدلے میں میں بھی آپ کی تعریف کروں؟"تارا نے تعجب سے پوچھا۔باذل زور سے ہنسا تھا۔یہ منظر دیکھ کر بالاج غصے سے ان کی طرف بڑھا تھا۔"آپ تو سٹریٹ فارورڈ بھی بہت ہیں۔ویسے آپ کی تعریف میں نے کسی بدلے کیلیے نہیں کی۔آپ واقعی اس تعریف کے قابل ہیں۔"تعریف کے قابل تو وہ بھی تھا لیکن تارا کو کسی کی بھی تعریف کرنی نہیں آتی تھی۔وہ باذل کی بات پر بس سر ہلا کر رہ گئی تھی۔تبھی بالاج وہاں آیا تھا۔"تارا.....میرے ساتھ آنا پلیز۔"وہ باذل کو اگنور کر کے تارا کو بازو سے پکڑتے ہوئے لے جانے لگا۔باذل کو سخت برا لگا تھا۔"ایکسکیوز

Posted On Kitab Nagri

می۔"تارا نے سر کو ذرا سا خم دے کر معذرت کی اور بالاج کے ساتھ ہو لی۔ باذل کی جلتی نگاہیں تارا اور بالاج پر جم گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارا سے ایک ویٹر ٹکرائی تو اس کپڑوں پر جوس گر گیا۔ویٹر نے سوری کر کے اسے واشروم کا راستہ دکھایا۔وہ داغ صاف کر کے واشروم سے نکلنے ہی لگی تھی کہ اچانک ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔شاید لائٹ چلی گئی تھی۔اور اگلے ہی پل کسی نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دے کر دیوار سے لگا دیا تھا۔اس نے گھبرا کر چیخنا چاہا لیکن مقابل نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے لبوں پر جما دیا تھا۔تارا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی لیکن پھر بھی سامنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی۔وہ ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ تو ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔"مجھے خود سے دور کرنے کی یہ کوشش بے کار ہے۔تم خوامخواہ اپنی انرجی ضائع کر رہی ہو۔"اس شخص کا سر سراتا ہو بارعب لہجہ اور گھمبیر آواز تارا کو ساکت کر گیا تھا۔یہ کون اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔اس کی آواز شاید کہیں پہلے وہ سن چکی تھی لیکن سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ کس کی آواز تھی۔اسے خوف کے ساتھ ساتھ اس پر غصہ بھی آ رہا تھا۔کسی نے تارا کو چھونے کی جسارت جو کی تھی۔"ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔چیخنا مت۔میں نہیں چاہتا تمہاری فیملی تم سے بدگمان ہو۔"وہ سنجیدگی سے کہتا ہاتھ اس کے لبوں سے ہٹا گیا تھا۔"ہو دا ہیل آر یو؟"وہ دبی آواز میں غرائی تھی۔"ہبی.....یور فیوچر ہزبینڈ۔لیکن تم مجھے ابھی سے ہبی پکار سکتی ہو۔میں برا نہیں مناؤں گا۔"اس کی بات پر تارا کا میٹر گھوما۔"یو چیپسٹر.......تمہاری ہمت کیسے ہوئی......"وہ بھڑک رہی تھی جب مقابل نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ دی۔"شش.....بدتمیزی نہیں۔اور ہمت کی تو بات ہی مت کرو۔تم جانتی نہیں میں کیا کچھ کر ہوں۔"وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔تارا کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔وہ گھبرا کر ہاتھوں کی مدد سے اسے خود سے دور کرنے لگی تھی۔مقابل نے اس کی دونوں کلائیاں اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیتے ہوئے دیوار سے لگا دیں اور اس کے چہرے پر

Posted On Kitab Nagri

جھکا تھا۔اس کی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر کے تارا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔دل رک سا گیا تھا۔وہ کچھ پل کیلیے ساکت ہوئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ شخص اپنے لبوں سے اس کے گال کو چھوتا وہ چہرہ موڑ گئی تھی۔"چھ..... چھوڑو مجھے پلیز۔" وہ اب وہی بے بس تارا بن چکی تھی جو نیویارک میں اسفر کے سامنے ہوا کرتی تھی۔اسفر کی قربت میں تو نفرت تھی لیکن اس شخص کی قربت میں عجیب دیوانگی اور شدت تھی۔ وہ اندر تک کانپ کر رہی گئی تھی۔"ابھی تو میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں لیکن جلد ہی تمہیں میری دسترس میں آنا ہو گا۔پھر تم مجھے روک نہیں سکو گی۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اپنا چہرہ پیچھے ہٹا گیا تھا۔تارا اس کے بے باک الفاظ پر شرک اور غصے سے سرخ ہو گئی تھی۔"تم جیسے چھچھورے انسان کی دسترس میں آتی ہے میری جوتی۔" وہ تپ کر بولتی مقابل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔"دیکھیں گے۔لیکن اتنا یاد رکھنا تمہاری شادی مجھ سے ہی ہو گی۔میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی مت۔اور ہاں.....آئندہ تم مجھے کسی لڑکے کے قریب نظر مت آؤ ورنہ بہت بری سزا دوں گا میں تمہیں۔" وہ سخت لہجے میں وارن کرتا وہاں سے جا چکا تھا اور تارا کئی لمحے سن سی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس اجنبی کے جاتے ہی لائٹ بھی آن ہو گئی تھی۔تارا جیسے کسی فسوں سے نکلی تھی۔اس نے چونک کر سامنے لگے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔اس کا چہرہ سرخ تھا اور جسم کانپ رہا تھا۔جھٹکا بھی تو کچھ کم نہیں لگا تھا اسے۔وہ گہری گہری سانسیں لیتی دیوار سینے پر ہاتھ رکھ کر دیوار سے ٹیک لگا گئی تھی۔کون تھا وہ جو اس کے اتنے قریب آ گیا تھا۔یہ سوال اس کے ذہن میں مسلسل گردش کر رہا تھا لیکن اس کے پاس جواب نہیں تھا۔اس کی نظر اپنی سرخ

Posted On Kitab Nagri

کلائیوں پر پڑی تھی جہاں اس اجنبی شخص کے ہاتھوں کے نشان تھے۔" گھٹیا..... وحشی انسان۔ایک دفعہ میر سامنے آؤ پھر بتاتی ہوں میں تمہیں۔ بزدل۔اندھیرے میں مجھے ڈرا کر چلا گیا۔" وہ غصے سے بڑبڑانے لگی تھی۔ اب خوف تھوڑا کم ہو چکا تھا تو وہ اپنی ازلی جون میں واپس آ رہی تھی۔

" پتہ نہیں کون تھا منحوس مارا۔ ہونہہ۔ یور ہی۔ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ تمہارا ابھی یہ خواب ہی رہے گا ۔" وہ بھڑکتی ہوئی واشروم سے نکلی تھی۔ابھی وہ ہال میں نہیں پہنچی تھی کہ بالاج اس تک آ چکا تھا۔" تارا کہاں تھی تم......" وہ تارا کے سرخ چہرے پر چھائے غصے کے تاثرات دیکھ کر ٹھٹک گیا تھا۔اسے تارا کی آنکھوں میں خوف بھی نظر آیا تھا۔" کیا ہوا تارا؟" وہ تیزی سے اس کے قریب آیا۔" کچھ نہیں۔" تارا نے خود کو کمپوز کیا۔" تم پلیز مجھے گھر چھوڑ آؤ۔ میں اب مزید یہاں نہیں رہ سکتی۔" وہ بےزاریت سے بولی تھی۔" اوکے چلو۔" بالاج اس کے رویے سے الجھ گیا تھا لیکن اس نے مزید کچھ نہیں پوچھا تھا۔جب پارکنگ ایریا سے ان کی گاڑی نکلی تو ایک اور گاڑی بھی سٹارٹ ہوئی تھی اور ان کی گاڑی کا پیچھا کرنے لگی تھی۔ گھر پہنچ کر تارا نے کھانا بھی نہ کھایا اور جلد ہی اپنے کمرے میں آ گئی۔ وہ اجنبی ایک دفعہ پھر اس کے حواسوں پر سوار ہو گیا تھا۔" کہیں اس پارٹی میں سے تو نہیں تھا وہ شخص؟" وہ اندازہ لگانے لگی۔" وہیں دیکھا ہو گا اس نے مجھے اور میرے پیچھے پڑ گیا۔ مجھے پارٹی میں جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔" وہ پریشانی سے سوچ رہی تھی۔ پھر خود کو تسلی دینے لگی۔" ریلیکس تارا۔ اسے کیا پتہ تم کون ہو اور کہاں رہتی ہو۔ آئندہ کبھی بھی تمہارا اس سے سامنا نہیں ہو گا۔ ٹینشن مت لو۔"" لیکن اگر وہ میرا پیچھا کرتے ہوئے میرے گھر آ گیا تو؟" یہ سوچ کر ہی وہ گھبرا گئی تھی۔ جیسے اس شخص کے تیور تھے وہ پیچھے ہٹنے والا تو نہیں لگ رہا تھا۔اس سے کچھ بھی بعید نہیں تھا۔تارا اپنے اندر کے خوف کو دباتی کھڑکی تک آئی اور دونوں پٹ بند

Posted On Kitab Nagri

کر کے پردہ برابر کر دیا۔ باہر ٹیرس پر کھڑا ایک ہیولہ یہ منظر دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا بات ہے بچے؟ اتنے اداس کیوں لگ رہے ہو؟" عرفہ بیگم نے محبت سے پوچھا تھا۔ "اداس نہیں بے چین ہوں۔" بالاج کسل مندی سے کہتا ان کی گود میں سر رکھ گیا۔ وہ ان کے پاس ہی زمین پر بیٹھا تھا۔ عرفہ بیگم اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔ "کیوں؟" "اس کیوں کا جواب دینا بہت مشکل ہے۔" وہ لب چبانے لگا۔ "مجھے اپنی ماں سمجھ کر اپنا دکھ بانٹ سکتے ہو تم۔" "ریئلی؟" اس نے سر اٹھا کر عرفہ بیگم کو دیکھا۔ انہوں نے سر اثبات میں ہلا دیا۔ "اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو کیا آپ مجھے دیں گیں؟" وہ بچوں کی طرح پوچھ رہا تھا۔ "ہاں بولو۔ کیا چاہیے میرے بچے کو؟" ان کے نرم رویے سے بالاج کو حوصلہ ملا تھا۔ "تارا....." وہ عرفہ بیگم کی طرف دیکھے بنا دھیمی آواز میں بولا تھا۔ عرفہ بیگم بمشکل سن پائی تھیں اور کچھ پل کیلیے ساکت رہ گئی تھیں۔ بالاج کے لہجے میں بے بسی تھی اور تارا کیلیے پیار تھا۔ انہیں یقین نہیں آرہا تھا وہ جو سمجھ رہی ہیں وہی سچ ہے۔ "مجھے تارا چاہیے۔ میں اب اس سے دور نہیں رہ سکتا۔ پلیز مجھے غلط مت سمجھیے گا ۔اور نہ انکار کیجیے گا۔ میں نے بہت مشکل سے آپ کے سامنے یہ بات کہی ہے۔" وہ ملتجی لہجے میں بولا تھا۔ "بہت محبت کرتے ہو اس سے؟" انہوں نے پوچھا۔ "ہاں بہت۔" بالاج نے سر ہلاتے ہوئے بے بسی سے اعتراف کیا تھا۔ عرفہ بیگم کو اس کی محبت پر یقین آگیا تھا۔ انہیں آج بھی یاد تھا جب تارا کی شادی ہوئی تھی تو بالاج کا کیا حال ہوا تھا۔ اس وقت تو انہیں وجہ سمجھ نہیں آئی تھی لیکن اب سمجھ آچکی تھی۔ "پہلے کیوں نہیں بتایا؟" وہ بولیں تو بالاج نے چونک کر انہیں دیکھا۔ کیا وہ غصے نہیں ہوئی تھیں۔ "ہمت نہیں تھی۔" وہ شرمندگی سے بولا تھا۔

"اب کیا چاہتے ہو؟" "میں تارا سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن جانتا ہوں وہ کبھی نہیں مانے گی۔ آپ پلیز میری مدد کریں۔" "ٹھیک ہے میں تارا کو منانے کی کوشش کروں گی۔ تم سکندر بھائی اور طانیہ بھابھی سے بات کرو۔

Posted On Kitab Nagri

اگر وہ مان جائیں تو میں بھی اس رشتے سے انکار نہیں کروں گی۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھیں۔ ماما بابا کو منانا مشکل تھا لیکن اسے یہ اطمینان ہو گیا تھا کہ تائی جان اس کے ساتھ ہیں۔ اس نے مسکرا کر جلدی سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج تیسرے دن پھر وہ اس کے سامنے تھا۔ اپنی خوفناک اور سحر انگیز شخصیت کے ساتھ اس پر چھا سا گیا تھا۔ تارا سانس روکے اسے پتھرائی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر غصے سے زیادہ خوف کے تاثرات تھے۔ اور اس اجنبی کے بارے میں جاننے کی جستجو بھی تھی لیکن وہ آج بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی۔ وہ بلیک جینز پر بلیک ہائی نیک شرٹ پہنے ہوئے تھا جس کا کالر اس کے لبوں تک چڑھا ہوا تھا۔ سر پر پی کیپ تھی اور آنکھوں پر بلیک گاگلز۔ اس کا ناک اور گال تھوڑے سے نظر آرہے تھے جس سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کون ہو سکتا تھا۔ اپنی متناسب جسامت سے وہ کوئی تیئیس چوبیس سال کا لگتا تھا۔ وہ تارا کے ارد گرد دیوار پر دونوں ہاتھ رکھے اس کے چہرے کے بالکل قریب تھا۔ تارا چیخ بھی نہیں پا رہی تھی کیونکہ وہ یونی میں تھی اور یہ یونی کا ایک سنسان کاریڈور تھا۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ جن یہاں بھی آٹپکے گا۔ "امید ہے میں تمہیں یاد ہوں گا۔" اس کی بھاری آواز سن کر تارا کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ "مجھے اجنبی لوگ یاد نہیں رہتے۔" تارا نے جتاتے ہوئے کہا تھا۔ اس کے لہجے میں خوف چھپا ہوا تھا۔ اس شخص کے لب ذرا سے مسکرائے تھے۔ "میں بہت جلد یہ اجنبیت ختم کر دوں گا۔" "بھول ہے تمہاری یہ۔ میں تم جیسے گھٹیا انسان سے مر کر بھی شادی نہیں کروں گی۔" وہ بھڑکی تھی۔ "لگتا ہے پچھلی ملاقات بھول گئی ہو۔ میں نے کچھ کہا تھا تم سے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔ "کیا؟" تارا نے بے ساختہ پوچھا تھا۔ "کہ مجھ سے بد تمیزی مت کرنا اور......کسی لڑکے کے قریب نہیں جانا لیکن تم نے تو میری بات کو سیریس ہی نہیں لیا۔ اپنے ہونے والے شوہر کا حکم نہ مان کر تم نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔ اس کی سزا تو تمہیں بھگتنی پڑے

Posted On Kitab Nagri

گی۔"وہ اس کے کان کے قریب سرد لہجے میں بولا تو تارا کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔اسے یاد آیا تھا وہ آج کتنی ہی دیر اپنی کلاس کے سٹوڈینٹس کے ساتھ کھڑی باتیں کرتی رہی تھی اور بالاج تو تقریباً ہر وقت ہی اس کے پاس ہوتا تھا۔"د.....دیکھو تم جو کوئی بھی ہو۔پلیز اس طرح مت کرو میرے ساتھ۔م.....میں شادی شدہ ہوں۔ تم میرا پیچھا چھوڑ دو۔"اس نے التجا کی تھی۔کوئی اور چارہ جو نہیں تھا جبکہ اس کے سامنے کھڑا شخص ہنسا تھا۔"تم شادی شدہ ہو نہیں بلکہ تھی۔اچھا ہی ہوا تمہارے ایکس ہزبینڈ نے تمہیں طلاق دے دی ورنہ میرے ہاتھوں قتل ہو جاتا۔"اس کی بات پر تارا کو ادراک ہوا تھا کہ وہ شخص بہت کچھ اس کے بارے میں جانتا ہے۔وہ چپ سی رہ گئی تھی۔"اور یہ تو سوچنا بھی مت کہ میں اب تمہارا پیچھا چھوڑ دوں گا۔ساری زندگی اب تمہیں میرے ساتھ گزارنی ہے۔سو خود کو ذہنی طور پر اس بات کیلیے تیار کر لو ورنہ زبردستی کرنا تو مجھے اچھے سے آتی ہے۔"وہ تارا کا گال تھپتھپاتے ہوئے تحکم بھرے لہجے میں بولا تھا۔تارا ضبط کے گھونٹ پی کر رہ گئی تھی۔اس کی آنکھوں سے پھوٹتے شرارے محسوس کر کے مقابل نے مسکراہٹ روکی تھی۔"سی یو اگین۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا جا چکا تھا۔"یہ کس کی اتنی جرات ہو سکتی ہے جو مجھ پر رعب جما رہا ہے۔"تارا نے جھلا کر سوچتے ہوئے پیر پٹخے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارا کو پارٹی میں لے جانے کا نتیجہ سکندر صاحب کی توقع سے زیادہ اچھا تھا۔دو تین کیا پورے دس پرپوزل آ گئے تارا کیلیے لیکن انہیں سب سے زیادہ باذل شاہ پسند آیا تھا۔وہ ایک کامیاب بزنس مین تھا اور آج تک اس کا کسی لڑکی کے ساتھ سکینڈل نہیں بنا تھا۔سکندر صاحب اسے بہت اچھی طرح جانتے تھے۔وہ کھرے کردار کا مالک تھا۔اس نے خود ہی سکندر صاحب سے تارا کیلیے بات کی تھی کیونکہ اس کے ماں باپ نہیں تھے۔سکندر صاحب نے اسے صاف انکار بھی نہیں کیا تھا اور نہ کوئی امید دلائی تھی۔انہوں نے بس اتنا کہا تھا کہ وہ تارا سے پوچھ کر فیصلہ کریں گے۔لیکن اس سے پہلے وہ باذل کے بارے

Posted On Kitab Nagri

میں ساری معلومات لینا چاہتے تھے۔ یہ کام انہوں نے بالاج سے ہی کروانا تھا اسی لیے اسے اپنی سٹڈی میں بلوایا تھا۔ وہ ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ سکندر صاحب نے ایک تصویر اس کی طرف بڑھائی۔ "اس شخص کے بارے میں مجھے ساری معلومات چاہیں۔" انہوں نے کہا تھا۔ جبکہ بالاج کی قہر آلود نظریں باذل کی تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔ "کیوں؟" وہ جواب جانتا بھی تھا لیکن پھر بھی پوچھ لیا۔ "تارا کے لیے پرپوزل آیا ہے اس کا۔ کچھ اور لوگوں کے بھی پرپوزل آئے ہیں ہیں لیکن یہ سب سے بیسٹ ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں بہت اچھا انسان ہے یہ۔ اب یہ تو معلومات کرنے پر ہی پتہ چلے گا کہ اس کا باطن کیسا ہے۔" "بٹ بابا اس دفعہ میں نہیں کروں گا یہ کام۔" وہ بےزاری سے تصویر میز پر پھینکتے ہوئے بولا تھا۔ "کرنے کو تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔ میں اپنے سیکرٹری سے بھی کہہ سکتا ہوں یہ کام لیکن یہ تارا کا معاملہ ہے۔ اسی لیے تمہیں چنا۔ تم سے بہتر اور کوئی بھی یہ کام نہیں کر پائے گا۔" انہوں نے رسانیت سے کہا۔ "کیا بابا؟......اب میں یہی کام کرنے کیلیے رہ گیا ہوں۔ ویسے تو میں آپ کو نظر نہیں آتا۔" وہ شکوہ کرتے ہوئے بولا۔ "اب اس بات کا مقصد جان سکتا ہوں؟" ان کے سوال پر بالاج نے منہ بنایا اور کچھ پل کیلیے آنکھیں بند کیں۔ "آپ کو تارا کیلیے باقی سب لڑکے نظر آجائیں گے۔ میں بھی تو ہوں۔ پھر کسی دوسرے کی کیا ضرورت ہے۔" وہ بچوں کی طرح جھنجھلا کر بولا تھا۔ سکندر صاحب نے کچھ سمجھتے ہوئے اور کچھ نہ سمجھتے ہوئے اسے تیکھی نگاہوں سے گھورا تھا۔ بالاج کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ "مطلب؟"

"مطلب یہ کہ میں تارا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس کیلیے رشتے ڈھونڈنے بند کر دیں۔" وہ دل کڑا کر کے بولا تھا۔ دماغ نے دل کو شاباشی دی تھی۔ وہ ڈرتے ہوئے سکندر صاحب کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ "تم جانتے تو ہو کیا کہہ رہے ہو؟" انہوں نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ "میں نے اپنے پورے ہوش و حواس میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ اب پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔" "اپنی ماں کو کیسے مناؤ گے؟" مطلب وہ راضی تھے۔ بالاج کھل کر مسکرایا تھا۔ "آپ

Posted On Kitab Nagri

ہیں نا۔" وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا کر بولا تھا۔ سکندر صاحب بھی مسکرا دیے تھے۔"یقین مانو تم نے یہ بات کہہ کر میرا دل جیت لیا ہے۔ جب تارا کی طلاق کا سنا تو مجھے بہت مایوسی ہوئی تھی۔ سب کہتے تھے کہ اس سے اب کوئی شادی نہیں کرے گا۔ لیکن مجھے تمہارا خیال آیا تھا۔ میں نے سوچا تھا اگر کسی نے تارا سے شادی نہ کی تو میں تم سے اس کی شادی کروا دوں گا۔ لیکن میں اپنے دل کی بات ظاہر نہیں کر سکا۔ مجھے ڈر تھا تم کہیں انکار نہ کر دو کہ وہ تم سے بڑی ہے۔ اب تمہارا فیصلہ سن کر مجھے تم پر فخر ہو رہا ہے۔ ویسے یہ فیصلہ تم نے صرف ہمدردی کے ناطے کیا ہے یا بات کچھ اور ہے؟" وہ سنجیدگی سے بولتے آخر پر شرارتی لہجے میں پوچھنے لگے تھے۔ بالاج ہنس پڑا تھا۔

" پتہ نہیں۔ میں بس چاہتا ہوں سارے جہان کی خوشیاں اسے لا کر دے دوں۔ میں بس اس سے دور نہیں رہ سکتا۔ اس کا یہی ایک حل ہے کہ اس سے شادی کر لوں..... لیکن تارا کبھی مجھے نہیں سمجھے گی۔ مجھے تو یہ ٹینشن ہے کہ وہ مجھ سے شادی کرنے پر آمادہ کیسے ہو گی۔""اس کی تم فکر مت کرو۔ میں سنبھال لوں گا اسے۔ مشکل تو ہے لیکن مان جائے گی۔" سکندر صاحب نے اسے تسلی دی تھی۔"ٹھیک یو سوچ بابا۔" وہ جذب کے عالم میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔طانیہ بیگم نے سکندر صاحب کا فیصلہ سن کر واویلہ تو بہت کیا کہ وہ تارا کی شادی بالاج سے نہیں ہونے دیں گیں لیکن سکندر صاحب نے ان کی بات کو ذرا اہمیت نہ دی۔ طانیہ بیگم کا غصے سے برا حال تھا۔ ایک تو تارا بالاج سے بڑی تھی اور اوپر سے طلاق یافتہ تھی۔ اگر بالاج اس سے شادی کر لیتا تو کیا عزت رہ جاتی۔ انہیں ہر وقت اپنی عزت کی ہی پڑی رہتی تھی۔ تارا کو طلاق کا طعنہ دیتے ہوئے وہ یہ بھی بھول گئی تھیں کہ ان کی بیٹی بھی طلاق یافتہ ہے۔ سکندر صاحب نے پھر ان کو ایک لمبا لیکچر دیا کہ کسی کی بیٹی کے ساتھ نیکی کرنے سے اپنی بیٹی کے نصیب اچھے ہوتے ہیں۔ دل سے تو نہیں لیکن وہ مان ہی گئی تھیں۔ پھر سکندر صاحب نے عرفہ بیگم سے بات کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ پہلے خود تارا سے بات کریں گیں۔ اور اب انہیں موقع مل

Posted On Kitab Nagri

چکا تھا۔" یہاں میرے پاس بیٹھو تارا۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔" انہوں نے بازو سے پکڑ کر تارا کو اپنے پاس بٹھایا۔" ماما اگر شادی کے علاوہ اور کوئی بات ہے تو کریں ورنہ رہنے دیں۔" وہ ان کی سنجیدگی سے بھانپ گئی تھی کہ بات کیا ہے۔" کیوں نا کروں شادی کی بات۔ ساری زندگی اکیلے ہی رہو گی کیا؟ میرے بعد کیا بنے گا تمہارا؟" وہ روہانسی ہو گئیں۔" اللہ مالک ہے۔ آپ مجھے اس طرح ایموشنل بلیک میل مت کریں۔"" تو تم مجھے سکون سے مرنے نہیں دو گی۔"" ماما..... " تارا نے احتجاج کیا۔" کیا ماما..... ہاں۔ دل کی مریضہ ہوں میں۔ کل کا پتہ نہیں۔ کب مجھے موت آ لے۔ میں تمہیں خوش اور آباد دیکھنا چاہتی ہوں۔ تمہاری اجڑی حالت دیکھ کر کتنی تکلیف ہوتی ہے مجھے اندازہ ہے تمہیں کچھ۔ مانتی ہوں تمہاری شادی اسفر سے کروا کر میں نے غلطی کی تھی لیکن اس غلطی کی اب اتنی بڑی سزا تو مت دو مجھے تم۔ میں کیا جواب دوں گی قیامت کے دن تمہارے بابا کو؟" وہ رو پڑیں۔ تارا نے ان کے حالت دیکھ کر صاف انکار تو نہیں کیا لیکن شادی کیلیے مان جانا اب مشکل ہی تھا۔" اچھا پلیز روئیں تو مت۔ آپ کی طبیعت پہلے ہی خراب ہے۔"" پہلے مجھ سے وعدہ کرو میری بات مانو گی پھر میں نہیں روؤں گی۔"" ماما پلیز میں عزت سے جینا چاہتی ہوں۔ اب اگر کوئی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تو میں منتیں کروں جا کر سب کی کہ مجھ سے شادی کر لو۔" وہ اکتا کر بولی۔" اس کی ضرورت نہیں۔ تمہارے لیے ایک پرپوزل آیا ہے۔" وہ بولیں تو تارا کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ اسے وہ شخص یاد آیا تھا جس نے اسے دو ملاقاتوں میں کی باور کروادیا تھا کہ وہ اسی سے شادی کرے گا۔ کیا اس نے رشتہ بھیج دیا تھا۔" کس نے بھیجا ہے؟" وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ شخص کون تھا جو اس کے دماغ پر حاوی ہو چکا تھا۔ اس شخص کو دیکھنے کا بھی تجسس تھا اسے۔ لیکن پہلے اس کا نام جاننا ضروری تھا۔" بالاج۔" عرفہ بیگم نے جیسے تارا کی سماعتوں پر بم گرایا تھا۔ اسے وہ شخص بھول گیا تھا جس کے بارے میں جاننے کا اسے تجسس تھا۔ ذہن میں بالاج کا نام گونج رہا تھا۔ اسے لگا تھا جیسے

Posted On Kitab Nagri

اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔ وہ بے یقینی سے ششدر سی عرفہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔ "بالاج؟" اس کے لب بے آواز پھڑ پھڑائے تھے۔ پھر اس نے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔ "آپ مذاق کر رہی ہیں نا؟" اس نے ڈوبتے دل کے ساتھ پوچھا تھا۔ "میں بالکل سنجیدہ ہوں تارا۔ یہ میرا اور سکندر بھائی کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ تمہاری شادی بالاج سے کر دی جائے۔" "ماما آپ ایسے سوچ بھی کیسے سکتی ہیں۔ وہ بچہ ہے میرے لیے۔ دو سال چھوٹا ہے وہ مجھ سے۔ میں کیسے اس سے شادی کر لوں؟" وہ حیران و پریشان سی پوچھ رہی تھی۔ "وہ بچہ نہیں ہے تارا۔ ماشاءاللہ بالغ لڑکا ہے اور چھوٹی عمر کے مرد سے شادی کرنا گناہ ہے کیا جو تم نہیں کر سکتی؟" "میں کچھ نہیں جانتی۔ آپ اس بات کو یہیں ختم کر دیں۔" وہ دو ٹوک لہجے میں بولی۔ "جذباتی پن سے مت سوچو تارا۔ دماغ کو ذرا ٹھنڈا کرو۔" "کیسے ٹھنڈا کروں میں دماغ کو۔ میرا تو دماغ آپ کی بات نے گھما دیا ہے۔ جسے کل تک میں بچہ سمجھتی رہی۔ آج اس سے شادی کر لوں۔ نیور۔ میں اپنا مذاق نہیں بنوا سکتی۔ لوگ پہلے ہی مجھے طلاق کے طعنے دیتے نہیں تھکتے۔ اب یہ خبر سن کر وہ کیا کچھ کہیں گے۔" "تمہیں لوگوں کی پرواہ ہے اپنی ماں کی بات نہیں؟" عرفہ بیگم نے غصے سے پوچھا۔ "مجھے آپ کی پرواہ ہے ماما۔ اسی لیے میں اپنا فیصلہ بدل چکی ہوں۔ آپ چاہے کسی سے بھی میری شادی کروا دیں۔ لیکن بالاج سے نہیں۔" وہ شادی کیلیے تو مان گئی تھی لیکن بالاج سے شادی کرنا اس کیلیے ناممکن تھا۔ "یہ فیصلہ سکندر بھائی نے کرنا ہے کہ تمہاری شادی کس سے ہو گی۔ وہ اب تمہارے باپ کی جگہ ہیں۔ ان کو انکار کر سکتی ہو تو کر لو۔ مجھ سے کچھ مت کہو۔" انہوں نے اپنا دامن بچایا۔

"واٹ دی ہیل۔ ماما پلیز ایسا مت کریں۔ بالاج مجھ سے شادی پر راضی نہیں ہو گا۔ آپ ہم دونوں ہر زبردستی کر رہے ہیں۔" "بالاج راضی ہے۔ اس سے پوچھ کر ہی یہ رشتہ طے ہوا ہے۔" عرفہ بیگم نے بتایا تو اسے حیرت کا

Posted On Kitab Nagri

ایک اور جھٹکا لگا تھا۔"واٹ ؟"وہ اتنی زور سے چیخی تھی کہ عرفہ بیگم کے کانوں کے پردے ہل کر رہ گئے تھے۔

" بالاج....."تارا اونچی آواز میں چلاتی سکندر ہاؤس میں داخل ہوئی تھی۔لان اور لاؤنج میں کام کرتے ملازموں کو اس کا جاہ و جلال دیکھ کر پتہ چل گیا تھا کہ بے چارے چاند کی شامت آچکی ہے۔" بالاج....."وہ لاؤنج میں پہنچ چکی تھی جب ہانیہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی اس کے قریب آئی۔"ارے ارے آپی کیا ہو گیا؟"ہانیہ اسے غصے سے سرخ دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔"چاند کہاں ہے ؟"اس نے ہانیہ کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کیا۔"وہ تو.... بابا کے کسی کام سے آؤٹ آف سٹی گیا ہوا ہے۔"ہانیہ نے بتایا۔تارا نے گہری سانس لے کر سر جھٹکا ۔"کب تک آجائے گا؟"اس نے ضبط سے پوچھا تھا۔"ایک دو دن لگ جائیں گے اسے لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں ؟""اس کا دماغ درست کرنا ہے۔"تارا دانت کچکچاتے ہوئے بولی تو ہانیہ نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔"لڑکی تم اپنا دماغ درست کرو تو بہتر ہو گا۔"پیچھے سے طانیہ بیگم کی آواز سن کر وہ مڑی تھی۔"تمہیں تو ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔"وہ نخوت سے بولیں۔ہانیہ الجھ کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی"جب مجھے آپ لوگوں کا احسان لینا ہی نہیں تو میں شکریہ کیوں ادا کروں۔""ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے تم جیسی لڑکی کو اپنانے کی۔سکندر کی وجہ سے ہم مجبور ہیں۔تمہیں بھی اگر کوئی اعتراض ہے تو انہی سے کہو۔"وہ چبھتے ہوئے لہجے میں بولی تھیں۔ہانیہ کو کچھ کچھ سمجھ آچکی تھی لیکن ابھی وہ پوری بات جاننا چاہتی تھی۔"شکریہ اس مشورے کیلیے۔اب انہی سے بات کروں گی۔"تارا غصے سے بھناتی چلی گئی۔"ماما یہ کیا ہو رہا ہے؟تارا آپی اتنے غصے میں کیوں تھیں؟"ہانیہ نے

Posted On Kitab Nagri

پوچھا۔"تمہارے بابا نے بالاج کی شادی تارا سے طے کر دی ہے۔میری تو انہوں نے ایک نہیں سنی اب دیکھتی ہوں بھتیجی کی سنتے ہیں یا نہیں۔"وہ کہہ کر چلی گئیں۔جبکہ ہانیہ کھل کر مسکرا دی۔اسے پتہ چل گیا تھا بالاج اپنے لیے سٹینڈ لے چکا ہے۔اس نے ڈائریکٹ تارا سے بات تو نہیں کی تھی لیکن بابا کو اپنا حمایتی بنا چکا تھا۔جس کا مطلب اب یہ شادی ہو کر رہنی تھی۔وہ خوش ہوتی جلدی سے اپنے کمرے میں آئی اور میکال کو فون ملایا۔میکال ایک میٹنگ سے فارغ ہو کر ابھی اپنے آفس آیا تھا۔فون پر ہانیہ کی کال دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ کیونکہ یہ پہلی دفعہ ہانیہ نے خود اسے کال کی تھی۔"یہ میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔میری اینجل نے مجھے خود کال کی۔لگتا ہے کوئی ضروری کام ہو گا مجھ سے۔"میکال نے کال پک کر کے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا تھا۔اس کی آواز پر ہانیہ کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔"وہ.....آپ کو ایک بات بتانی تھی۔"وہ دبے دبے پر جوش لہجے میں بولا تھا۔"بولو۔""بابا نے بالاج اور تارا آپی کی شادی طے کر دی۔""ارے یہ تو بڑی خوشی کی خبر ہے۔بالآخر بالاج نے ہمت کر ہی لی۔""ہمم۔لیکن تارا آپی بہت غصے میں تھیں۔""پھر تو ہمارے مون کی خیر نہیں۔بے چارے کی قسمت بھی کیسی ہے۔پیار بھی ہوا تو ایک سخت اور پتھر دل لڑکی سے۔جس کا محبت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔شکر ہے میری والی معصوم سی ہے۔میرے رعب میں رہتی۔ورنہ میرا حال بھی مون جیسا ہی ہوتا۔"وہ شرارت سے بولا تھا۔"میں آپ کو تارا آپی اور بالاج کے بارے میں بتا رہی ہوں۔آپ بات کو پتہ نہیں کہاں لے گئے۔"ہانیہ نے مصنوعی غصے سے کہا۔"ان کی بات تو ہو گئی نا۔اب اپنی کر لیتے ہیں۔""کوئی ضرورت نہیں۔میں فون بند کر رہی ہوں۔"ہانیہ نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"تو تمہیں اس رشتے سے اعتراض ہے؟"سکندر صاحب کرسی سے ٹیک لگاتے ابرو اچکا کر پوچھنے لگے۔تارا ان کے سامنے کھڑی تھی۔"جی۔میں یہ شادی ہر گز نہیں کروں گی۔"اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔"وجہ؟""چچا

Posted On Kitab Nagri

جان وجہ آپ بھی جانتے ہیں۔میں اپنے سے چھوٹے لڑکے سے کیسے شادی کروں؟""یہ تو کوئی وجہ نہ ہوئی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ان سے پندرہ سال بڑی تھیں۔"سکندر صاحب نے بڑی خوبصورتی سے اس کا پہلا اعتراض مسترد کر دیا تھا۔تارا کچھ پل کیلیے خاموش رہ گئی تھی۔"لیکن.....کیا یہ ضروری ہے کہ میں بالاج سے ہی شادی کروں۔آپ کسی سے بھی میری شادی کروا دیں۔میں اعتراض نہیں کروں گی۔چاہے وہ کوئی بوڑھا شخص ہی کیوں نا ہو۔"وہ نظریں جھکائے بولی تھی۔"تارا یہ سمجھنا چھوڑ دو کہ اب کوئی تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔تم بہت قیمتی ہو۔طلاق سے تمہارے وقار میں کوئی کمی نہیں آئی۔یہ دیکھو۔دس لوگوں کے پرپوزل آئے ہیں تمہارے لیے۔"سکندر صاحب نے اس کے سامنے کچھ تصویریں رکھی تھیں۔وہ اسے احساس کمتری سے نکالنا چاہتے تھے اسی لیے اسے یہ بتا دیا کہ کتنے لوگ اس سے شادی کے خواہاں ہیں۔اور تارا حیرت سے سب سے اوپر پڑی تصویر کو دیکھ رہی تھی جو باذل شاہ کی تھی۔وہ تارا سے بہت متاثر ہوا تھا اور اس سے بات بھی بڑے اچھے انداز میں کر رہا تھا لیکن جب بالاج اسے بلانے آیا تھا تو تارا کو اس کی آنکھوں میں عجیب سی جلن محسوس ہوئی تھی۔اس نے اب رشتہ بھی بھیج دیا تھا۔کہیں باذل شاہ ہی تو وہ اجنبی نہیں تھا جو اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔اسے پوری طرح یقین تو نہیں آیا تھا لیکن اسے باذل شاہ پر شک ہو چکا تھا۔"تم ان میں سے کسی سے بھی شادی کر سکتی ہو لیکن اتنا جان لو کہ میری رضامندی پھر اس میں شامل نہیں ہو گی۔میں چاہتا ہوں تم بالاج سے شادی کرو۔اگر تمہاری نظر میں میری بات کی ذرا سی بھی اہمیت ہے تو انکار مت کرنا۔"سکندر صاحب نے بڑے عجیب طریقے سے اسے پھنسا دیا تھا۔وہ نہ تو نا کر سکتی اور نہ ہی ہاں۔اپنی بے بسی پر وہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔

------------------رات کے گیارہ بج چکے تھے۔تارا کو ابھی تک نیند نہیں آئی تھی۔

ایک تو اس اجنبی کی ٹینشن تھی جو زبردستی اس پر حق جمانے کی کوشش کر رہا تھا۔وہ بھی انا اور ضد والی تھی۔اس

Posted On Kitab Nagri

شخص سے شادی تو وہ مر کے بھی نہیں کر سکتی تھی اور دوسری ٹینشن اب بالاج تھا۔وہ جانتی تھی بالاج اس سے بہت اٹیچڈ ہے۔اور اسے خوش دیکھنا چاہتا ہے اسی لیے ہمدردی کے تحت سکندر صاحب کی بات مان گیا ہے۔ "میں بالاج کو سمجھاؤں گی۔اسے کہوں گی شادی سے انکار کر دے۔وہ میری بات ضرور مان لے گا۔" وہ خود کو کمپوز کرتی کمرے سے باہر نکل کر ٹیرس پر آگئی تھی۔ ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا تھا۔وہ آنکھیں بند کر کے سکون محسوس کرنے لگی تھی تبھی کسی نے اسے بازو سے کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔تارا جان گئی تھی وہ شخص یہاں بھی پہنچ چکا ہے۔خوف کی وجہ سے وہ اپنے دفاع میں کچھ کر بھی نہیں سکی تھی۔اور وہ لڑکا اس کی دونوں کلائیاں بڑی آسانی سے اپنی گرفت میں لیتا دیوار سے لگا چکا تھا۔تارا نے اسے غور سے دیکھا تھا لیکن رات کے اندھیرے میں اس کا چہرہ واضح نہیں دیکھ سکی تھی۔ لیکن اس کی موجودگی نے تارا کے دل میں عجیب سا احساس پیدا کیا تھا۔"تم پھر آگئے؟.... کیوں میری عزت کو مٹی میں ملانے پر تلے ہوئے ہو؟" وہ اکتا کر پوچھنے لگی تھی۔ "میں تو تمہیں اپنی عزت بنانا چاہتا تھا لیکن لگتا ہے تمہیں ہی عزت راس نہیں۔" وہ چبا چبا کر بولا تھا۔تارا کا شک پکا ہونے لگا تھا۔ "کیا مطلب؟" وہ کریدتے ہوئے پوچھنے لگی۔ "میں تمہارے لیے اپنا پرپوزل بھیجا تھا۔تم نے منع کیوں کیا؟" وہ غرایا تھا۔ "میرے لیے تو اور بھی بہت سے لوگوں نے پرپوزل بھیجے تھے۔میں نے سب کو منع کر دیا۔اب ان میں سے تم کون ہو مجھے کیا پتہ۔" تارا اس سے اس کا نام اگلوانا چاہتی تھی اسی لیے ایسے بولی تھی۔ مقابل بھی یہ بات جان گیا تھا اور اس کی عقل مندی پر مسکرا دیا تھا۔"تو تم جاننا چاہتی ہو میں کون ہوں؟" اس کے سوال پر تارا گڑبڑائی تھی۔" بالکل بھی نہیں۔میں نہ تو تمہارے بارے میں کچھ جاننا چاہتی ہوں اور نہ تم جیسے بزدل سے شادی کر سکتی ہوں۔" تارا تپ کر بولی تو وہ دلفریب سا ہنس پڑا۔تارا کے دل کی دھڑکن رکی تھی۔"اب بزدلی کا طعنہ دے کر تم مجھے اس بات پر مجبور کر رہی ہو کہ میں تمہیں اپنے بارے میں بتا دوں۔ مطلب تم مجھے

Posted On Kitab Nagri

جاننا چاہتی ہو۔"اس کی بات پر وہ لاجواب ہوئی تھی۔"خیر فکر مت کرو بہت جلد تم میرے بارے میں جان جاؤ گی لیکن اس سے پہلے تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہو گی۔اگر سیدھے طریقے سے نہ مانی تو میں الٹا طریقہ بھی اختیار کر سکتا ہوں کیوں کہ میں بہت ہی الٹے دماغ کا بندہ ہوں۔"وہ کہہ کر اس کی کلائیاں چھوڑ چکا تھا۔"میں بھی کم نہیں ہوں۔تم پچھتاؤ گے مسٹر۔"تارا زہر خند لہجے میں کہتی اس کے سامنے سے ہٹ گئی تھی۔اس نے پیچھے سے تارا کو اپنی گرفت میں قید کیا تھا۔تارا اس کے حصار میں ساکت رہ گئی تھی۔"میں پچھتانے کو تیار ہوں۔"وہ اس کے جان میں سرگوشی کر کے جس چکا تھا۔تارا اس کے سحر سے نکل کر چونکی تھی۔"انتہائی کوئی بے شرم انسان ہے۔"اب بے چاری اسے کوسنے کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج دو دن بعد بالاج اس کے سامنے موجود تھا۔وہ سپاٹ چہرہ لیے سرخ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ بالاج اس سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔"کیا ہمارا رشتہ اتنا کمزور ہے کہ ہمیں کوئی اور رشتہ بنانے کی ضرورت پڑ گئی؟"اس نے پوچھا تو بالاج نے اسے حیرت سے دیکھا۔اسے لگا تھا تارا اس پر چیخے چلائے گی۔"جواب دو مجھے۔کیوں کیا تم نے ایسا؟"وہ اب سخت لہجے میں بولی تھی۔بالاج خاموشی سے سر جھکا گیا جیسے کوئی مجرم ہو۔"تمہیں اندازہ بھی ہے تمہارے اس فیصلے نے میری انا کو کتنی ٹھیس پہنچائی ہے؟"اس کی بات پر بالاج نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔"تارا میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"وہ بس یہی کہہ سکا تھا۔"نہیں چاہیے مجھے تمہاری ہمدردی۔"تارا چیخ پڑی۔اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔بالاج گہری سانس خارج کرتے ہوئے چہرہ پھیر گیا تھا۔وہ اس کی محبت کو ہمدردی کا نام دے کر اس کی توہین کر رہی تھی۔"تم......میرے لیے بچوں کی طرح ہو۔بچپن میں کسی ماں کی طرح پالا ہے میں نے تمہیں۔اب تم سے کیسے شادی کروں میں۔لوگوں کی تو بات ہی چھوڑ دو۔وہ تو باتیں کریں گے ہی۔میری انا کیسے یہ گوارا کرے گی کہ میں تمہیں اپنا شوہر تسلیم کروں۔"وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بالاج کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔"تم..... تم تو مجھے سمجھتے ہو نا چاند۔ تم نے وعدہ کیا تھا ہمیشہ میرا ساتھ دو گے۔اب مجھے تمہاری ضرورت ہے۔پلیز میری بات مان جاؤ۔اس شادی سے انکار کر دو۔"تارا اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر ملتجی ہوئی تھی۔ بالاج ساکت رہ گیا تھا۔سامنے منزل تھی اور پیچھے اس کی آواز رکتا تو سفر جاتا، چلتا تو بچھڑ جاتا مے خانے بھی اس کا تھا، محفل بھی اس کی اگر پیتا تو ایمان جاتا، نہ پیتا تو صنم جاتا سزا ایسی ملی مجھ کو، زخم ایسے لگے دل پر چھپاتا تو جگر جاتا، سناتا تو بکھر جاتا وہ اگر اس سے اس کی جان بھی مانگ لیتی تو وہ ہنس کر دے دیتا لیکن یہ بات وہ کبھی بھی نہیں مان سکتا تھا۔اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ تارا کے ہاتھوں سے نکال لیا تھا۔ "میں بابا کی بات کا انکار نہیں کر سکتا۔"وہ اس کی طرف دیکھے بنا بولا اور چلا گیا۔تارا کے دل میں دکھ کی ایک لہر اٹھی تھی۔آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں گالوں پر بہنے لگے تھے۔

______________________"ارے یار یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے اپنا؟ کیا ہوا ہے؟"میکال تارا کے روئے روئے چہرے کو دیکھ کر استفسار کرنے لگا۔"جیسے تم تو جانتے ہی نہیں نا کیا ہو رہا ہے یہاں۔"تارا منہ کھلاتے ہوئے بولی تھی۔"مجھے سچ میں نہیں پتہ کیا ہو رہا ہے۔"میکال جان بوجھ کر انجان بنا تا کہ تارا اس سے اپنی ٹینشن شئیر کرے۔ہانیہ نے اسے بتایا تھا کہ تارا آپی بہت غصے میں ہیں اور کسی سے بات بھی نہیں کر رہی ہیں۔وہ اس کی ناراضگی ختم کرنا چاہتا تھا۔"اب تم ہی بتاؤ مائنک؟ میں کیسے اپنے سے دو سال چھوٹے لڑکے سے شادی کروں؟"وہ اس کی حمایت چاہتی تھی۔"ایج میٹر نہیں کرتی۔ کردار اہم ہے۔اگر وہ اچھا ہو تو چھوٹی عمر کا لڑکا بھی چلے گا میرے خیال سے۔"اس کی بات سن کر تارا نے کشن اس کی طرف پھینکا کو اس نے کیچ کر لیا۔ "تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔"وہ جل کر بولی تھی۔"اچھا میں سیریس ہوں۔ تم اپنا مسلہ بتاؤ۔""چچا جان نے میرا رشتہ چاند کے ساتھ طے کر دیا۔اب یہ کوئی بات ہے کرنے والی۔ میں جسے کل تک بچہ سمجھتی رہی اسے

Posted On Kitab Nagri

اب شوہر بنالوں۔"اس کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔میکال نے بمشکل ہنسی روکی۔"اگر میری مانو تو بنالو اسے شوہر۔بے چارہ معصوم سا ہے۔تم سے ڈر کے رہے گا۔تمہاری ہر بات مانے گا۔اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو کب کا مان چکا ہوتا۔تمہاری طرح بڑی عمر کی احساس کمتری کا شکار نہ ہوتا۔"وہ اسے سمجھانے لگا۔"تم میری جگہ نہیں ہو نا اس لیے میری فیلینگز نہیں سمجھو گے۔"وہ بے زاری سے سر جھٹک گئی۔"اگر کچھ زیادہ مسلہ ہے تو انکار کر دو۔اتنا رونا کیوں ڈالا ہوا ہے؟""انکار بھی نہیں کر سکتی چچا جان کو۔انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں کسی سے بھی شادی کر سکتی ہوں لیکن اس طرح ان کی مرضی میرے ساتھ نہیں ہو گی۔ماما بھی مجھے ایموشنل بلیک میل کر رہی ہیں۔بالاج کی بھی منت کی لیکن وہ بھی میری بات نہیں مانا۔میں جاؤں تو جاؤں کہاں۔"وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تارا بالاج سے اتنی ناراض تھی کہ اس کے ساتھ یونی بھی نہیں آئی تھی۔شاید وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ آئی تو ڈرائیور کے ساتھ تھی لیکن اب ڈرائیور اویل ایبل نہیں تھا۔اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔وہ بالاج اور ہانیہ کو بتائے بغیر چھٹی سے پہلے ہی گھر جا رہی تھی۔یونی کے گیٹ سے نکل کر اس نے ایک ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ کر ڈرائیور کو اپنے گھر کا ایڈریس بتایا۔ڈائیور نے گاڑی سٹارٹ کر کے سڑک پر ڈال دی۔تارا سیٹ کی پشت سے سر ٹیک کر آنکھیں بند کر گئی تھی۔کچھ ہی دیر گزری کہ ٹیکسی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔تارا نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔ ٹیکسی کے سامنے ایک گاڑی کھڑی تھی۔تارا کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔وہ اجنبی آج پھر اس کے راستے میں آ چکا تھا۔وہ ان کے پیچھے سے اوور ٹیک کر کے ٹیکسی کے سامنے آتے ہوئے انہیں رکنے پر مجبور کر چکا تھا اور اب اپنی گاڑی سے باہر نکل ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔آج بھی وہ بلیک جینز اور بلیک ٹی شرٹ پر جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔اس کے سر پر پی کیپ تھی اور چہرے پر بلیک ماسک تھا جس سے کچھ پل کیلیے تارا کو اس کی آنکھیں نظر آئی تھیں۔وہ پلک جھپکے بغیر یک ٹک سی اس کی آنکھوں کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اپنی آنکھوں پر بلیک گلاسز لگا چکا تھا۔اس کے قریب آنے تک ٹیکسی کا ڈرائیور باہر نکل کر غصے سے اس کی طرف بڑھا تھا۔"کون ہے تو ابے......"اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کہہ سکا تھا۔اس اجنبی نے ایک مکا ڈرائیور کے منہ پر مارا

Posted On Kitab Nagri

اور دوسرا وار اس کی گردن پر کر کے بے ہوش کر دیا۔تارا خوف سے منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔وہ تو اس کی سوچ سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔اب وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔یہ سوچ کر تارا نے تھوک نگلا تھا۔اس نے ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھولا اور جھک کر تارا کی کلائی پکڑتے ہوئے اسے باہر کھینچا۔تارا چیخ مارتی باہر نکلی تھی۔

"چھوڑو مجھے جنگلی انسان....."وہ جو اسے گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف لے کر جا رہا تھا تارا کے چلانے پر رکا اور اس پھر اسے زور سے اپنی طرف کھینچا۔تارا کا سر اس کے سینے سے لگا تھا۔پہلے ہی اس میں درد تھا اب وہ گھوم کر رہ گیا تھا۔وہ بے دھیانی میں اس کے سینے پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کر گئی تھی۔اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ کر مقابل کو پریشانی ہوئی تھی لیکن اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔"چپ چاپ میرے ساتھ چلو ورنہ اس آدمی جیسا حشر کروں گا تمہارا بھی۔"وہ غرایا تو تارا ڈر گئی۔کیا وہ ٹیکسی کے ڈرائیور کی طرح اسے بھی مار سکتا تھا۔تارا کو وہ تشدد یاد آیا تھا جو اسفر اس پر کرتا تھا۔وہ جانتی تھی جسمانی ٹارچر برداشت کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔اسی لیے اب خوف کا احساس تمام احساسات پر غالب آچکا تھا۔اس نے تارا کو فریز ہوئے دیکھا تو موقع غنیمت جان کر کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر لا بٹھایا۔تارا نے گھبرا کر باہر نکلنا چاہا لیکن وہ دروازہ بند کر چکا تھا اور تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر آبیٹھا تھا۔"دیکھو پلیز۔خدا کیلیے میرے ساتھ ایسا مت کرو۔"تارا اس کے بازو کو جھنجھوڑتے ہوئے گڑگڑائی تھی۔لیکن اس پر تو جیسے کوئی اثر ہی نہیں تھا۔وہ لاتعلق سا ڈرائیونگ کر رہا تھا۔تارا رونے لگی تھی۔"پلیز مجھے جانے دو۔میں پہلے ہی بہت تکلیف میں ہوں۔مزید سہنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔"وہ اب بھی اس کا بازو پکڑے ہوئے تھی۔"تمہاری ساری تکلیفیں دور ہی تو کرنا چاہتا ہوں میں۔"وہ نرم لہجے میں بولا تھا۔"تم میری تکلیف دور نہیں کر رہے بڑھا رہے ہو۔اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ میں اس وقت تمہارے ساتھ ہوں تو کیا عزت رہ جائے گی میری۔اور تم مجھے اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہو۔کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا؟

Posted On Kitab Nagri

کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟""میرا سکون چین سب چھین کر بھی تمہیں پوچھ رہی ہو کہ کیا بگاڑا ہے تم نے میرا۔ واؤ۔"وہ طنزیہ بولا تھا۔تارا کو اب غصہ آ گیا تھا۔منتیں کر کر کے تو وہ تھک چکی تھی۔"میرے ساتھ یہ بکواس مت کرو۔میں جانتی ہوں تم ضد میں آ کر مجھے حاصل کرنا چاہتے ہو لیکن یاد رکھنا میں مر جاؤں گی تم سے شادی نہیں کروں گی۔""مرنا اتنا آسان ہے کیا؟"اس نے پوچھا۔"تم سے شادی کرنے سے بہتر ہی ہے۔"تارا نے دو بدو جواب دیا۔"اگر میں سب کے سامنے تم سے نکاح کروں تب بھی نہیں مانو گی؟"وہ بڑی آس سے پوچھ رہا تھا۔کیا وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کا فیصلہ ترک کر چکا تھا۔تارا کا دل خوشگوار انداز میں دھڑکا۔وہ جواب دیے بنا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔"جواب دو؟"اس نے چہرہ موڑ کر تارا کو دیکھا۔"مجھے گھر جانا ہے۔"وہ نظریں پھیر گئی۔"ایک شرط پر۔""کیا؟""کال می ہبی۔"اس کی فرمائش سن کر تارا کا چہرہ سرخ ہوا۔"شٹ اپ۔اپنی حد میں رہو تم۔"وہ غرائی تھی۔"اوکے۔"اس نے کندھے اچکائے۔"مجھے جانے دو۔پلیز.....پلیز" تارا اس کا بازو پکڑ کر زور زور سے ہلانے لگی۔اس بے چارے سے ڈرائیونگ کرنا مشکل ہو گئی تھی لیکن وہ بولا کچھ نہیں تھا۔ماسک کے پیچھے اس کے لب دھیرے سے مسکرائے تھے۔"لیں جی میڈم۔آ گیا آپ کا گھر۔"وہ کچھ دیر بعد گاڑی روکتے ہوئے بولا تو تارا نے چونک کر باہر دیکھا۔وہ واقعی ہی اپنے گھر کے سامنے تھی۔"تم مجھے سچ میں کڈنیپ کرنے والے تھے یا....."تارا نے حیرت سے پوچھا۔"ارادہ تو کڈنیپ کرنے کا ہی تھا لیکن بدل دیا۔ وہ پھر کبھی سہی۔تم تک رسائی حاصل کرنا کونسا مشکل ہے میرے لیے۔"وہ مزے سے بولا۔تارا غصے سے اسے گھورتی گاڑی سے باہر نکلنے لگی۔اس نے تارا کی کلائی پکڑ لی۔تارا نے مڑ کر خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔وہ اس کے غصے کی پرواہ کیے بنا اس کے دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پڑی انگوٹھی اتارنے لگا جو کئی سالوں سے اس نے پہن رکھی تھی۔"کیا کر رہے ہو؟"وہ چڑ کر اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔اس نے مگن

Posted On Kitab Nagri

سے انداز میں وہ انگوٹھی اتاری اور ڈیش بورڈ کا دراز کھول کر اس میں رکھتے ہوئے ایک چھوٹی سی ڈبی نکالی تھی۔ اسے کھولا تو تارا کی نظر اس خوبصورت انگوٹھی پر پڑی تھی۔اس پر عجیب سے ڈیزائن میں چھوٹے چھوٹے ہیرے جڑے تھے۔تارا جس کیلیے ایسی چیزیں کبھی اہم نہیں رہی تھیں آج اس انگوٹھی کی خوبصورتی دیکھ کر کچھ دیر کیلیے وہ سب بھول گئی تھی۔کیا یہ اس کیلیے تھی؟تارا کا دل خوش ہوا تھا لیکن جب اسے یاد آیا کہ یہ اس کے سب سے ناپسندیدہ شخص کا تحفہ ہے تو منہ بنا کر نظریں پھیر گئی۔اس نے ڈبی میں سے انگوٹھی نکال کر دوبارہ تارا کا ہاتھ پکڑ لیا اور تیسری انگلی میں انگوٹھی ڈال دی۔وہ اتنی تنگ تھی کہ اس کی انگلی سرخ ہو گئی تھی اور درد بھی ہوا تھا۔تارا نے اتارنی چاہی لیکن وہ نہیں اتری۔"یہ نہیں اترے گی۔"اس نے اطلاع دی۔"تم....."تارا بس ضبط کر کے ہی رہ گئی تھی۔وہ جانے لگی تو اس نے پھر تارا کو روک لیا۔"آئیندہ کبھی اکیلے سفر مت کرنا۔"وہ اس کے حکم پر حیران ہوئی تھی۔لیکن کچھ بولی نہیں تھی۔غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک کر وہ گاڑی سے باہر نکل گئی تھی۔جب تک تارا گھر کے اندر داخل نہیں ہوئی تھی اس کی نظریں تارا پر جمی رہی تھیں۔پھر وہ گہرا سانس لے کر گاڑی بھگا لے گیا تھا۔

_______________________"کیا.... کیا؟....ذرا پھر سے کہنا۔مجھے صحیح سے سنائی نہیں دیا۔"میکال جو بڑے مزے سے فرنچ فرائز کھانے میں مصروف تھا تارا کی بات سن کر سارے فرائز اس کے گلے میں پھس گئے۔اس نے بمشکل انہیں نگلا اور سخت حیرت سے پوچھنے لگا۔تارا نے برا سا منہ کر گہری سانس خارج کی۔اس نے ایک دفعہ ہی اتنی مشکل سے بتایا تھا اب کیسے دوبارہ بتاتی۔"ایک برا شخص میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔"وہ اپنے ہاتھ کی انگلی میں پڑی اس انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جو ابھی تک نہیں اتری تھی۔اس نے ڈیزائن والا رخ ہاتھ کے اندر والی جانب کر دیا تھا تاکہ کسی کی نظر نہ پڑ جائے۔"مطلب؟"میکال اب بھی نہیں سمجھا تھا۔"مطلب تو مجھے خود سمجھ نہیں آرہا۔ہم چار بار مل چکے ہیں۔اور میں ابھی تک اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی۔پتہ نہیں

Posted On Kitab Nagri

وہ کیسے میرے پاس پہنچ جاتا ہے۔میں جب بھی اکیلی ہوتی ہوں مطلب میری فیملی یا جاننے والے میں اگر کوئی بھی میرے ساتھ نہ ہو تو وہ اچانک ہی ٹپک پڑتا ہے اور......."وہ پریشانی سے بتا رہی تھی۔"اور؟"میکال نے تجسس سے پوچھا۔"اور مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کرتا ہے۔کہتا ہے وہ مجھ سے ہی شادی کرے گا۔"تارا نے تذبذب سے بتایا۔میکال کچھ پل ٹکر ٹکر اسے دیکھتا رہا پھر زور سے ہنس پڑا۔"لگتا ہے خوابوں میں تمہارا شہزادہ ملنے آتا ہوگا تم سے۔تم نے اسے حقیقت سمجھ لیا۔"وہ ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہنستے ہوئے بولا تھا۔تارا نے صدمے سے اسے دیکھا۔"میں سیریس ہوں میکال۔"وہ چیخی۔میکال بھی جلدی سے سنجیدہ ہوگیا۔"اچھا تو وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔""ہاں۔اور پتہ ہے اس نے میرے لیے پرپوزل بھی بھیجا تھا۔اور بھی کچھ لوگوں کے پرپوزل تھے لیکن میں نے سب کو انکار کردیا۔اب پتہ نہیں وہ کون ہے ان میں سے لیکن مجھے شک ہے کہ وہ باذل ہے۔" "کون باذل؟"وہ ٹھٹکا۔"باذل شاہ۔""باذل شاہ؟"وہ حیرت سے پوچھنے لگا تھا۔وہ دو تین بار اس سے مل چکا تھا۔وہ اس کا بزنس رائول تھا اور اسے کچھ خاص پسند نہیں تھا۔"ہاں لیکن میں وثوق سے نہیں کہہ سکتی۔اس نے اپنا چہرہ ڈھکا ہوتا ہے۔آنکھیں تک نظر نہیں آتیں۔آواز بھی لگتا ہے کہیں سن رکھی ہے لیکن یہ کنفرم نہیں کہ وہ آواز باذل شاہ کی ہی ہے۔""مسئلہ ہی کوئی نہیں۔دیکھ لیتے ہیں اسے بھی۔"وہ لاپرواہی سے بولا۔"لیکن وہ بہت خطرناک بھی ہے۔"تارا نے بتایا۔"مجھ سے خطرناک نہیں ہوگا۔فکر مت کرو۔ویسے اس نے تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش تو نہیں کی؟""نہیں۔بس باتوں سے ہی خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔""اچھا پھر اس کے ساتھ بھی وہی حساب کرتے ہیں جو اسفر کے ساتھ کیا تھا۔""وہ کیسے؟"تارا نے پوچھا تو وہ مسکرادیا تھا۔...........پلان کے مطابق وہ ایک سنسان سی جگہ پر آچکی تھی۔وہ جس کچی سڑک پر کھڑی تھی اس کے دائیں جانب قصبہ نما چھوٹا سا محلہ شروع ہوتا تھا۔اور بائیں جانب سرسبز کھیت تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سورج کی سنہری کرنوں سے چمکتا وہ وسیع منظر تارا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔وہ دیوار کے ساتھ چھاؤں میں کھڑی اس اجنبی کا انتظار کر رہی تھی۔اسے یقین تھا وہ ضرور آئے گا۔اور اس کا یقین پورا ہوا تھا۔

"تارا.....!"اس کی غضب ناک آواز میں ایک استحقاق تھا۔تارا ڈری نہیں تھی۔اس کی طرف رخ موڑ کر وہ بڑے سکون سے اسے دیکھنے لگی تھی۔وہ آج بھی بلیک جینز شرٹ میں ملبوس تھا۔سر پر ہی کیپ، چہرے پر بلیک ماسک اور آنکھوں پر سیاہ ہی گاگلز لگائے بہت شاندار لگ رہا تھا۔"میں نے تمہیں کیا کہا تھا ہاں؟.....کیوں آئی یہاں پر اکیلی؟"وہ اس کے قریب آکر اس کا بازو دبوچتے ہوئے پوچھنے لگا۔"مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤ اسی لیے اکیلی یہاں آئی۔"تارا نے بغیر ڈرے کہا۔"اوہ تو تم مجھ سے ملنا چاہتی تھی؟"وہ خوشگوار حیرت سے بولا تھا۔"نہیں۔ تمہیں کسی سے ملوانا تھا۔"تارا نے کہہ کر اس کے پیچھے آنکھ سے اشارہ کیا تھا۔وہ الجھ کر پلٹا تھا اور اپنی ہی عمر کے ایک نوجوان لڑکے کو دیکھ کر اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ تارا نے اسے ٹریپ کیا تھا۔اس کے لب مسکرا اٹھے تھے۔"نائس۔اچھا پلین ہے مجھے ایکسپوز کرنے کا۔"وہ چہرہ موڑ کر تارا کو دیکھتے ہوئے بولا۔تارا تعریف وصول کرنے والے انداز میں مسکرائی تھی۔"اب تم شرافت سے بتاؤ گے کہ تم کون ہو یا مجھے کچھ کرنا پڑے گا۔"میکال اس کے قریب آتے ہوئے بولا تھا۔"اگر مجھے جان سکتے ہو تو جان لو۔"اس نے میکال کو چیلنج کیا۔ شاید اسے بھی میکال کی طرح اپنی طاقت پر ناز تھا۔میکال نے متاثر ہوتے ہوئے سر ہلایا۔"تم جیسے نقاب پوش بزدل کو جاننا تو نہیں چاہتا لیکن تارا کیلیے یہ بھی سہی۔""تم مجھ سے مقابلہ کیے بنا مجھے جج نہیں کر سکتے۔"تارا کو جب سمجھ آئی کہ وہ دونوں لڑائی کرنے والے ہیں تو وہ گھبرا گئی۔یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ لڑائی بھی ہو سکتی ہے۔"رکو.....لڑنا مت پلیز۔"وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی جب دونوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ان دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر تھیں۔تارا ان دونوں سخت تیوروں کو دیکھ کر ڈر کے پیچھے ہٹی تھی۔اس نے پی

Posted On Kitab Nagri

کیپ اور گلاسز اتار دیے لیکن میکال اسے پہچان نہیں سکا تھا۔تارا خواہش کے باوجود اسے نہیں دیکھ سکی تھی کیونکہ اس کی پشت تارا کی جانب تھی۔ پہل میکال نے کی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ اس اجنبی کے چہرے کی طرف بڑھایا تھا تاکہ اس کا ماسک اتار کر دیکھ سکے کہ وہ کون ہے۔وہ اس کا ارادہ بھانپ گیا تھا۔اس نے چہرہ پیچھے کرتے ہوئے بائیں ہاتھ سے میکال کا دائیاں ہاتھ پکڑ لیا تھا۔اس سے پہلے کے وہ میکال کا ہاتھ مروڑتا میکال اپنا ہاتھ کھینچ چکا تھا۔اب میکال نے دوسرے ہاتھ کا مکا بنا کر اسے مارنا چاہا جو اس نے دائیں ہاتھ سے روکا۔ پھر وہ میکال کا ہاتھ چھوڑے بنا ایسے گھوما تھا کا میکال کو بازو مڑ گیا۔اگر میکال پھرتی سے اپنا ہاتھ نہ چھڑواتا تو اس کا بازو پوری طرح مڑ جانا تھا۔اسی پل اسے ادراک ہو چکا تھا کہ مقابل بھی ٹکر کا ہے۔میکال نے اس کی طرف پشت کرتے ہوئے ایک ٹانگ اٹھا کر اس کے منہ پر ماری۔اسے زیادہ نہیں لگی تھی۔وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔میکال نے وہیں بس نہیں کیا تھا۔اس نے اچھل کر گھومتے ہوئے ڈبل سرکل کک سے مقابل کے چہرے اور سینے کو نشانہ بنایا لیکن وہ مسلسل پیچھے ہٹتا اس کے واروں سے بچ گیا تھا۔تارا جو اس کے پیچھے ہی کھڑی حواس باختہ سی یہ منظر دیکھ رہی تھی ڈر کر مزید پیچھے ہٹ گئی۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اب کیا کرے۔ میکال اپنے وار خالی جاتے دیکھ کر گہری سانس بھرتا ابھی سیدھا کھڑا ہی ہوا تھا کہ اس نے میکال کے چہرے پر مکا دے مارا۔میکال کو خود پر ہنسی آئی تھی۔ مطلب اسے بھی کوئی مار سکتا تھا۔انٹرسٹنگ۔وہ غصہ نہیں ہوا تھا بلکہ اس لڑائی کو ایک کھیل سمجھ رہا تھا۔اور کھیل میں تو ہار جیت ہوتی ہے۔وہ کبھی ہارا تو نہیں تھا لیکن اس نے یہ سوچا ہوا تھا کہ ہار کو اپنے دماغ پر زیادہ سوار نہیں کرنا اور نہ ہی ہار کی وجہ سے کسی سے ذاتی دشمنی مول لینی ہے۔وہ بہت پازیٹو سوچتا تھا۔یہ مکا جو اسے پڑا تھا،اس کیلیے ایک سبق تھا۔

"ویلڈن برو۔آئی لائک اٹ۔"میکال کہہ کر اس پر جھپٹا تھا۔وہ بھی تیار کھڑا تھا۔میکال کے دونوں ہاتھوں کے وار اس نے اپنے بازوؤں پر روکے اور جب جوابی کاروائی کی تو میکال نے بھی اس کے واروں کو ناکام بنایا تھا۔وہ

Posted On Kitab Nagri

دونوں ہی برابر لیول کے فائیٹرز تھے۔تارا کیلیے یہ اندازہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ کون جیتے گا۔کچھ دیر اسی تسلسل سے ان کی فائٹنگ ہوتی رہی۔پھر میکال اس کا بائیاں بازو اپنے دونوں ہاتھوں میں قابو کر کے گھومتے ہوئے پلٹا تھا۔اور اسے نیچے دے پٹخا تھا۔ابھی میکال اس پر جھکا ہی تھا اس نے اپنا گھٹنا میکال کے پیٹ میں مارتے ہوئے اسے اپنے اوپر سے گزار کر پیچھے پھینکا تھا۔میکال زمین پر پلٹی کھاتا جلدی سے اٹھا۔اتنی دیر میں وہ بھی کھڑا ہوا چکا تھا اور اسے اپنی ڈبل کک کا نشانہ بنا چکا تھا۔ایک پاؤں میکال کی گردن پر لگا تھا جبکہ درد کے باوجود وہ اس کا دوسرا پاؤں پکڑ چکا تھا۔اور پھر گھوم کر ایک ٹانگ اس کی گردن پر مارتے ہوئے وہ مڑا تھا۔اسے لگی تو زور کی تھی لیکن درد سہارنے کا وقت نہیں تھا۔اس نے گرتے ساتھ ہی لیٹ کر اپنا پاؤں میکال کے ٹخنے پر دے مارا۔میکال اوندھے منہ گرا تھا لیکن ہاتھوں کی مدد سے اس کا منہ ٹوٹنے سے بچ گیا تھا۔یہ لڑائی تو لمبی ہی ہوتی جا رہی تھی۔اب میکال نے سوچ لیا تھا جیسے ہی موقع ملے اس کا ماسک کھینچ لے۔وہ ایک دفعہ پھر سے پر عزم ہو کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔مقابل بھی اس سے پہلے ہی تیار کھڑا تھا۔میکال نے اسے مکا مارا تو اس نے سر ایک جانب کر کے میکال کے بازو پر اپنا بازو لپیٹا اور ایک پاؤں میکال کی ٹانگ کے پیچھے اٹھا کر اسے گھماتے ہوئے نیچے پھینکا۔تارا ششدر رہ گئی تھی۔سب اس اجنبی کا پلڑا بھاری تھا۔وہ جس کے بل بوتے پر یہاں آئی تھی وہ کمزور پڑ رہا تھا۔میکال نے زمین سے اٹھتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا چاقو نکال لیا تھا۔اس کا ارادہ شخص کو مارنے کا نہیں تھا بس اس پر حاوی ہونے کا تھا۔سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے میکال نے چاقو والا بازو گھمایا اور افقی سمت میں اس کے سینے پر سے گزارنا چاہا۔وہ تیزی سے ایک قدم پیچھے ہٹا تھا۔میکال اسے موقع دیے بنا یکے بعد دیگرے دو تین وار اس کے چہرے اور پیٹ پر کر چکا تھا لیکن وہ آگے پیچھے ہو کر بچ گیا تھا۔اب کی بار اس نے میکال کا چاقو والا ہاتھ کلائی سے پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے گھماتے ہوئے نیچے پھینکا لیکن اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔اب وہ اس کا ہی چاقو والا ہاتھ اس کی طرف موڑ چکا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔اور اپنا پورا زور لگا کر نیچے کی طرف دبا دیا تھا۔اگر ایک انچ بھی چاقو نیچے ہوتا تو میکال کے سینے میں لگ جانا تھا۔

"ہبی...... پلیز۔ چھوڑ دو اسے۔"تارا کو اب اس کا یہی نام پتہ تھا سو اسی نام سے پکار دیا۔وہ کچھ پل کیلیے میکال سے غافل ہوا تھا جسکا فائدہ اٹھا کر اس نے چاقو اپنے چہرے کے قریب ہی اس شخص کی ٹانگ میں مار دیا۔تارا کا دل رک سا گیا تھا۔"ڈیم اٹ۔"وہ خود کو کوستا پیچھے ہٹا تھا۔میکال چاقو لیے اب دوبارہ اس کی طرف بڑھا تھا۔اس نے ٹانگ کے درد کو نظر انداز کیا اور میکال کے چاقو والے ہاتھ کر روکتے ہوئے ایک مکا اس کے پیٹ میں دے مارا۔

میکال ذرا سا جھکا تو اس نے ایک پاؤں میکال کی گردن پر مارا جس سے میکال کو کچھ پل کیلیے اپنے اعصاب سن ہوتے محسوس ہوئے تھے۔اسی اثنا میں وہ میکال سے چاقو چھین چکا تھا۔مطلب اب میکال کی خیر نہیں تھی۔تارا جان چکی تھی۔وہ ایک دفعہ پھر سے مقابل آ چکے تھے۔تارا انہیں لڑتا چھوڑ کر تیزی سے کچی سڑک پر بھاگی تھی۔ وہ کسی کی مدد لینا چاہتی تھی۔دائیں طرف ایک گلی تھی جو اس قصبے میں موجود گھروں میں داخل ہوتی تھی۔وہ گلی میں مڑ کر بھاگنے لگی لیکن اسے باہر کوئی ذی روح نظر نہ آیا۔سب لوگ شاید اپنے گھروں میں تھے۔"اب کیا کروں؟"وہ پریشانی سے سوچنے لگی تبھی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔"پولیس۔"وہ اپنے بیگ میں سے فون نکال کر تیزی سے پولیس کو کال کرنے لگی۔جلد ہی کال اٹھا لی گئی۔اس نے پولیس کو مختصراً ساری صورتحال بتا کر جلدی پہنچنے کا کہا۔اور پلٹ کر واپس ان دونوں کے پاس جانے لگی کہ گلی کے موڑ کے قریب ہی یکدم وہ اس کے سامنے آ گیا۔تارا ڈر کر سانس روک گئی تھی۔اور ایک ٹک سی اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔ماسک اور پی کیپ کی وجہ سے آنکھوں کی بناوٹ تو ٹھیک سے نظر نہیں آ پا رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں کا رنگ تارا کو دِکھ گیا تھا۔اس کی آنکھیں سبز تھیں۔اس نے پہلے کبھی یہ آنکھیں نہیں دیکھی تھیں۔وہ اس کے قریب آیا تو تارا ڈر کر پیچھے ہٹی۔وہ بھی اس کی طرف بڑھا۔"ڈر کیوں رہی ہو میری جان..... ابھی تو تم بہت بہادر بن رہی تھی۔"وہ

Posted On Kitab Nagri

طنزیہ انداز میں بولا تھا۔تارا شرمندگی سے نگاہیں ادھر ادھر کرتی پھر پیچھے ہٹی تھی لیکن پیچھے دیوار تھی۔اسے رکنا پڑا۔"تم مجھ پر حاوی ہونا چاہتی تھی تو ویسے ہی بتا دیتی۔میں تو آلریڈی تمہارے قابو میں ہوں۔"وہ اس کے دائیں طرف دیوار پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا اس پر جھکا تھا۔"اتنا کھڑاک پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔خوامخواہ میں مجھے زخمی کروا دیا۔"وہ تارا کے چہرے پر آئی ایک لٹ پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا تھا۔اس کی انگلی تارا کے گال سے مس ہوئی تھی۔تارا کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔"اب تمہاری کیا سزا ہونی چاہیے؟"وہ بڑے آرام سے پوچھتا تارا کو بے سکون کر گیا تھا۔"م....مجھے جانے دو۔"وہ ہکلائی۔"یہ تو کوئی سزا نہ ہوئی۔"اس نے نرمی سے تارا کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر انگوٹھے سے اس کے لب کو چھوا تھا۔تارا کو کرنٹ سا لگا تھا۔اس نے تیزی سے مقابل کر ہاتھ جھٹکا تھا۔وہ بھی طیش میں آ گیا اور اسے کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگا گیا۔تارا کا سر اس کے دل کے عین مقام پر تھا۔وہ ساکت سی اس کی دھڑکنیں سن رہی تھی اور اس نے تارا کے گرد اپنے بازو لپٹتے ہوئے اس کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکا دی تھی۔کچھ پل کیلیے وہ یونہی اسے سینے میں بھینچے کھڑا رہا تھا۔پولیس سائرن نے ماحول کا فسوں توڑا تھا۔اس نے پیچھے ہٹ کر تارا کو مشکوک نظروں سے دیکھا تو وہ حقارت سے مسکرا دی تھی۔وہ لب بھینچ گیا۔"لگتا ہے مجھے جانا ہی پڑے گا۔یہ ظالم سماج بھی نا۔"وہ سر جھٹک کر کہتا پلٹ گیا تھا اور گلی میں تیزی سے چلتا اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔تارا کو میکال کا خیال آیا۔وہ گلی سے نکلی تو میکال ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا نظر آیا تھا۔اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اس زمین پر ڈھیر سارا خون اکٹھا ہو چکا تھا۔تارا کا دل دہل گیا تھا۔"مائک......"وہ چیختی تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔میکال اسے دیکھ کر زبردستی مسکرایا۔"میں ٹھیک ہوں سٹار۔تم فکر مت کرو۔"وہ اسے تسلی دینے لگا تھا۔"تم ٹھیک نہیں ہو۔دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے۔میں نے کہا بھی تھا لڑائی مت کرنا۔یہ سب میرا ہی قصور ہے۔مجھے تم سے مدد نہیں لینی چاہیے تھی۔"وہ رونے لگی

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تھی۔میکال اسے افسوس سے دیکھنے لگا تھا۔ تبھی پولیس کے کچھ لوگ ان کے پاس آ گئے تھے۔اور میکال کو جلد از جلد ہاسپٹل پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔

زخم زیادہ گہرا نہیں تھا۔ہلکا سا کٹ لگا تھا۔میکال کی جتنی وِل پاور تھی اس کیلیے یہ زخم کچھ بھی نہیں تھا۔تارا بھی اسی کے ساتھ ہی ہاسپٹل آئی تھی۔پولیس کے پوچھنے پر کچھ دیر وہ جواب نہیں دے سکی تھی کہ یہ سب کیسے ہوا۔ میکال نے پولیس کے سامنے جھوٹ بول دیا کہ وہ وہاں اپنے کسی رشتے دار سے ملنے آئے تھے اور ایک ڈاکو نے ان پر حملہ کر دیا۔پولیس کو تو مطمئن کر دیا تھا لیکن سکندر صاحب مطمئن نہیں ہوئے تھے۔وہ اور حسن صاحب اکٹھے ہی ہاسپٹل پہنچے تھے۔ حسن صاحب میکال کو ڈانٹ رہے تھے او سکندر صاحب تارا کو خاموشی سے گھور رہے تھے۔ توقع کے مطابق بعد میں اس کی کلاس لگ چکی تھی۔"یہ سب کیا تھا تارا؟" وہ سخت لہجے میں پوچھ رہے تھے۔تارا نے نچلا لب دبا کر آنکھیں بھینچیں۔اب کیسے انہیں اصل بات بتاتی۔ لیکن بتانا ضروری بھی تھا۔وہ نہیں چاہتی چچا جان اس کے بارے میں کچھ غلط سوچیں۔"تم دونوں وہاں کیا کرنے گئے تھے؟" انہوں نے دوبارہ پوچھا تو تارا نے انہیں سب کچھ بتانے کا ارادہ کر لیا تھا۔"مجھے میکال کو کسی سے ملوانا تھا۔" اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"کس سے؟" سکندر صاحب کی بھنویں سکڑیں۔"وہ پتہ نہیں کون ہے۔پارٹی میں وہ مجھ سے ملا تھا تب سے میرے پیچھے پڑا ہوا ہے۔یہ ایسی بات تھی کہ میں کھل کر کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی۔ایک میکال ہی تھا جو میری مدد کر سکتا تھا۔میں نے اسے بتا دیا۔۔۔۔۔۔" وہ جھجک کر آہستہ آہستہ سب بتاتی گئی۔سکندر صاحب پریشانی سے کنپٹی مسلنے لگے۔وہ تارا کو پارٹی میں کس مقصد کیلیے لے کر گئے تھے اور یہ ہو کیا گیا تھا۔کون تھا جو ان کے گھر کی

Posted On Kitab Nagri

بیٹی پر بری نظر رکھے ہوئے تھا۔انہیں اس اجنبی پر غصہ بھی آرہا تھا اور دل میں یہ خدشہ بھی تھا کہ کہیں وہ تارا کے ساتھ کوئی اونچ نیچ نہ کر دے۔"تمہیں مجھے پہلے ہی سب بتادینا چاہیے تھا۔جتنا وہ خطرناک انسان ہے اس سے کچھ بھی بعید نہیں کیا کر دے۔تمہاری جان سے زیادہ عزت خطرے میں ہے۔اگر کسی کو یہ بات پتہ چلی تو کوئی اسے کچھ نہیں کہے گا۔سب تمہیں ہی قصوروار گردانیں گیں۔""میں تو پوری احتیاط کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔"وہ رونے والی ہوگئی تھی۔"بہر حال اس مشکل سے نمٹنے کا میرے پاس ایک ہی حل ہے۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے تھے۔تارا نے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا۔"جتنی جلدی ہو سکے تمہارا نکاح کر دیا جائے۔"ان کی بات پر تارا کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔"اتنی جلدی کسی کے بارے میں معلومات کرنا بھی مشکل ہے اس لیے کسی باہر والے سے تمہاری شادی نہیں کر سکتا۔تمہارے لیے بالاج ہی بیسٹ رہے گا۔تم بھی اسے اچھی طرح جانتی ہو۔بچپن ساتھ گزرا ہے تم دونوں کا۔میرے خیال سے اس میں ایسی کوئی برائی نہیں جسے بنیاد بنا کر تم اس رشتے پر اعتراض کر سکو۔"وہ دوٹوک لہجے میں بول رہے تھے۔"لیکن چچا جان!"وہ منمنائی۔"لیکن ویکن کچھ نہیں۔یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔خود کو اس رشتے کیلیے تیار کرلو۔کل تمہارا نکاح ہے۔"تارا کو اپنے ارد گرد دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کس الو کے پٹھے نے مارا آپ کو؟"ہانیہ کا غصے سے بھرا میسج پڑھ کر میکال زور سے ہنسا تھا۔"پتہ نہیں کون الو کا پٹھا تھا۔"اس نے مسکین سے منہ والی ایموجی کے جواب سینڈ کیا۔"ایک دفعہ وہ میرے سامنے آجائے۔پھر دیکھیے گا کیا حشر کرتی میں اس کا۔اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی آپ کو مارنے کی۔"ہانیہ کچھ زیادہ ہی غصے میں تھی۔اسے اپنے لیے پریشان دیکھ کر میکال کو اچھا لگا تھا۔"میں اسے ڈھونڈ کر تمہارے سامنے لاؤں گا۔پھر تم اس کا جی بھر کے حشر بگاڑنا۔"وہ مذاق کے موڈ میں تھا۔"آپ میرا مذاق مت اڑائیں۔میں بہت سنجیدہ ہوں۔"ہانیہ نے کہا۔"اوکے ناراض تو

Posted On Kitab Nagri

مت ہو۔""""اچھا بتائیں اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟"وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی۔"آ کر پوچھو گی تو بتاؤں گا۔""""میں نہیں آ رہی۔"ہانیہ بدک کر بولی۔وہ چاہے میکال سے منسوب ہو چکی تھی لیکن گھر والوں کے سامنے اس سے ملنے کی خواہش نہیں کر سکتی تھی۔میکال بھی اس کی شرمیلی طبیعت سے واقف تھا۔اسی لیے اس نے زیادہ اصرار نہیں کیا تھا۔وہ ابھی ہانیہ سے بات کر رہا تھا کہ ایک ملازم نے اسے مہمانوں کے آنے کی اطلاع دی۔ وہ گھر آ چکا تھا اور پہلے سے کافی بہتر تھا۔ابھی وہ اپنے کمرے میں تھا۔وہ مہمانوں سے ملنے باہر آنے ہی والا تھا کہ کمرے کے دروازے پر طانیہ بیگم نمودار ہوئیں۔وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ان کے ساتھ بالاج بھی تھا۔"ارے ارے۔بچے لیٹے رہو۔"وہ فکر مندی سے بولیں۔"اسلام علیکم۔"وہ تابعداری سے بولا تھا۔ان سے سلام دعا کے بعد وہ بالاج سے ملا۔"ویسے حیرت کی بات ہے۔تمہیں بھی کوئی مات دے سکتا ہے؟"بالاج نے آہستہ آواز میں سرگوشی کی تو وہ مسکرایا۔"تمہارا رقیب ہے۔بچ کر رہنا۔یہ نہ ہو تمہیں سیدھا اوپر پہنچا دے۔"اس نے جوابی کاروائی کی۔"ہونہہ۔رقیب۔میرے سامنے تو آئے"چاند نے جیلس ہوتے ہوئے ناک چڑھایا تھا۔کچھ دیر بعد طانیہ بیگم میکال کا حال احوال پوچھ کر چلی گئی تھیں جبکہ بالاج میکال کے پاس ہی موجود تھا۔"قسم سے یار کیا بندہ تھا وہ۔چہرہ تو نہیں دیکھ سکا اس کا لیکن جسامت سے کوئی باڈی بلڈر ہی لگ رہا تھا۔کیا کمال کی فائٹنگ کی اس نے۔ میں تو حیران رہ گیا۔آج تک اس سے بہتر کوئی مقابل نہیں ملا مجھے۔لڑائی کرنے کا مزا آ گیا یار۔کاش ایک دفعہ وہ پھر میرے سامنے آئے۔میں اس سے ریکویسٹ کروں گا کہ مجھ سے ایک اور فائٹ میچ لگائے۔"وہ ایسے بول رہا تھا جیسے ان حسین پلوں کو یاد کر رہا ہو۔جبکہ بالاج نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔اسے اپنے رقیب کی تعریف برداشت نہیں ہو رہی تھی۔"اس کے گن گانا اب بند بھی کر دو۔"وہ چڑ کر بولا۔"اچھا کر دیے بند۔یہ بتاؤ تمہاری نیہ پار لگی کہ ابھی بیچ منجھدار میں ہی ہے۔"اس نے پوچھا تو بالاج مسکرایا۔"لگ گئی پار۔کل میرا نکاح

Posted On Kitab Nagri

ہے۔""" ارے.....نہ کر۔ستارمان گئی؟""" بابانے سختی سے منوایا ہے۔آج جو کچھ ہوا اس کی وجہ سے بابانے اچانک ہی یہ فیصلہ سنادیا۔""" پھر تو تمہیں اپنے رقیب کو شکریہ ادا کرنا چاہیے۔اس کی وجہ سے ستارا تنی جلدی تمہاری ہونے جارہی ہے۔ناممکن سی بات ممکن ہو چکی ہے۔" میکال شرارت سے بولا تو بالاج اسے غصے سے گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بالآخر تارا کو بالاج سے نکاح کرنا ہی پڑا تھا۔اور کوئی چارہ نہیں بچا تھا۔نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے اس کی دھڑکنیں رکی تھیں۔سب بہت خوش نظر آرہے تھے لیکن اسے اپنے دل کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔ایک بے چینی سی اندر باہر پھیلی ہوئی تھی۔اس کا دل رونے کو کر رہا تھا۔وہ بس تنہائی چاہتی تھی۔نکاح عمران ہاؤس کے لاؤنج میں ہوا تھا۔صرف گھر والے ہی تقریب میں شامل تھے۔خاندان والوں میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا گیا تھا۔یہ نکاح ابھی راز رکھنا تھا۔ہانیہ اور میکال کی شادی کو ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ان کے ساتھ ہی تارا اور بالاج کی شادی ہونی تھی۔میکال اور حسن صاحب بھی نکاح پر آئے تھے۔نکاح اور دعا کے بعد اب میکال تارا اور بالاج کو چھیڑنے میں مصروف تھا اور ہانیہ ہنس رہی تھی۔بڑے ایک طرف بیٹھے تھے۔" ویسے یہ تو غلط بات ہے نا۔مون ستار کا رشتہ ہم سے بعد میں طے ہوا تھا شادی ہم سے پہلے ہو گئی۔" میکال نے کہا تو ہانیہ سے تھا لیکن آواز بالاج اور تارا کو بھی پہنچ گئی تھی۔تارا غصے سے لب بھینچ کر ایک جھٹکے سے اٹھی اور لاؤنج سے نکل گئی۔" چلو بھئی۔اب جا کر اپنی روٹھی محبوبہ کو مناؤ۔" میکال نے ہاتھ جھاڑنے والے انداز میں کہا تھا۔بالاج اسے گھوری سے نوازتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اور تارا کے پیچھے گیا۔وہ بیک گارڈن میں دوسری طرف رخ کیے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔بالاج کے قدموں کی آہٹ سن کر وہ پہچان گئی تھی۔"تارا....."اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا تارا مڑ کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے وہیں روک چکی تھی۔" سٹاپ۔"اس کی آواز سرد مہری لیے ہوئے تھی۔آنکھوں میں بھی بیگانہ پن تھا۔بالاج کا دل دکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنا تم جانتے ہی ہو گے کہ میں اس رشتے کو نہیں مانتی اور ہمارا پرانا رشتہ بھی تمہارے اس عمل کی وجہ سے ختم ہو چکا ہے سو..... آج سے ہم اجنبی ہیں۔" وہ بے حسی سے کہتی اسے ہرٹ کر رہی تھی۔ "تارا اب ایسے تو مت کہو۔ میں اب بھی تمہارے لیے وہی چاند ہوں۔ کچھ بھی نہیں بدلا۔" وہ تڑپ کر بولا تھا۔ تارا خود اذیتی سے ہنسی۔ "سب کچھ بدل گیا ہے۔ تم نے مجھ پر جو یہ زبردستی احسان تھوپا ہے نا اس نے میرے غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔ میں خود سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہی۔" وہ بمشکل خود کو رونے سے روک رہی تھی۔ "رو لو تارا۔ مجھ پر غصہ نکال دو۔" وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔ "مجھے تم سے بات بھی نہیں کرنی۔ جاؤ یہاں سے۔" تارا نے چیخ کر کہا۔ بالاج نے گہری سانس لی تھی۔ "اوکے۔ میں جا رہا ہوں لیکن امید کرتا ہوں تم جلد ہی مجھے معاف کر دو گی۔" وہ کہہ کر پلٹا تھا۔ "میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔" تارا کی بات پر اس کے قدم کچھ پل کیلیے رکے تھے۔ پھر وہ تیزی سے چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا تھا۔ تارا کے آنسو بہہ نکلے تھے۔

---------------------- عرفہ بیگم نے تارا سے کہا تھا کہ وہ بالاج کے کمرے میں شفٹ ہو جائے لیکن وہ نہیں مانی تھی۔ وہ بالاج کو اپنا شوہر تسلیم نہیں کر پا رہی تھی اور ابھی تک حقیقت سے انکاری تھی۔ سکندر صاحب نے عرفہ بیگم کو سمجھایا تھا کہ ابھی تارا پر مزید کوئی دباؤ نہ ڈالیں۔ دو دن سے تارا یونی بھی نہیں گئی تھی۔ حتیٰ کہ اپنے کمرے سے بھی باہر نکلی تھی۔ ابھی تک دوبارہ اس کا بالاج سے سامنا نہیں ہوا تھا لیکن ہانیہ کئی بار اس کے کمرے میں آ چکی تھی۔ وہ اس واقعے کی وجہ سے اپ سیٹ تھی لیکن ہانیہ نے اس کا دھیان اپنی باتوں سے کافی حد تک بٹا لیا تھا۔ اس اجنبی کی انگوٹھی ابھی تک اس کی انگلی سے نہیں اتری تھی حالانکہ اس نے کوشش تو بہت کی تھی۔ اب وہ نکاح کی وجہ سے انگوٹھی والی بات بھول گئی تھی۔ "میرے لیے اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں۔ اب میں مزید ٹینشن نہیں لوں گی۔" وہ خود کو تسلی دے کر سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔ رات

Posted On Kitab Nagri

کے گیارہ بج چکے تھے اور اسے ابھی تک نیند نہیں آئی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ آہستہ آہستہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔ تبھی کوئی کھڑکی کے ذریعے اس کے کمرے میں کودا تھا۔ اور قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا۔ لیمپ کی زرد روشنی میں تارا کا چہرہ جگمگا رہا تھا۔ وہ مبہوت سا اسے دیکھتا زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ چکا تھا۔ کئی پل یوں ہی اسے دیکھتا رہا پھر بے خودی کے عالم میں وہ تارا کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔ اس کے لب تارا کے گلابی ہونٹوں پر آن ٹھہرے تھے۔ وہ آنکھیں بند کر کے ان کی نرماہٹ محسوس کرنے لگا تھا۔ تارا کی نیند ابھی اتنی گہری نہیں تھی۔ اسے غنودگی میں کچھ عجیب سا احساس ہوا تھا۔ وہ ہونٹوں پر کسی کے لمس کا احساس تھا۔ اس کی نیند بھک سے اڑ گئی تھی۔ اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تو کسی کو خود پر جھکا پا کر خود کی ایک لہر اس کے سارے جسم کو کانپنے پر مجبور کر گئی تھی۔ اس نے تیزی سے مقابل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیلا تھا اور ساتھ اس کی ایک اونچی آواز میں چیخ بھی نکلی تھی جو بے ساختہ ہی تھی۔ "آہ......" وہ ہوش میں نہیں تھا اس لیے تارا کی چیخ کو نہ روک سکا لیکن اسے پہلے خود کو ایکسپوز ہونے سے بچانا تھا۔ اس نے تیزی سے لیمپ آف کر دیا۔ تارا اٹھ بیٹھی تھی۔ گھبراہٹ کے مارے اس کے چہرے پر پسینہ آ چکا تھا۔ "شش.....تارا ڈرو نہیں۔ میں ہوں۔" وہ اپنی مخصوص گھمبیر آواز میں بولا تھا۔ تارا کو اب سمجھ آ گیا تھا وہی اجنبی تھا جو اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ کیا وہ اس کے لبوں تک پہنچ گیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔ یہ تو وہ سوچ بھی نہیں پا رہی تھی۔ وہ اب کسی اور کے نکاح میں تھی۔ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن پھر بھی اسے اپنا آپ گناہگار لگنے لگا تھا۔ "ت.....تم.....کیوں آئے ہو یہاں؟" تارا خوفزدہ لہجے میں پوچھ رہی تھی۔ وہ اسے کچھ کہنے ہی والا تھا کہ تارا کو دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی۔ "تارا......کیا ہوا......میں نے تمہاری چیخ سنی تھی۔" یہ عرفہ بیگم کی آواز تھی۔ تارا کے ساتھ ساتھ وہ بھی گھبرایا تھا۔ دروازے کو لاک نہیں لگا تھا۔ عرفہ بیگم دروازہ کھول کر اندر آ چکی تھیں اور سوئچ ڈھونڈ کر انہوں نے

Posted On Kitab Nagri

لائٹ آن کی تو اتنی دیر میں وہ جا چکا تھا لیکن عرفہ بیگم کی زیرک نگاہیں جان چکی تھیں کہ یہاں کوئی آیا تھا۔انہوں نے جواب طلب نظروں سے تارا کو دیکھا۔تارا کے چہرے پر چمکتے پسینے نے انہیں جواب دے دیا تھا۔"کیا وہ آیا تھا؟" وہ سپاٹ لہجے میں پوچھتی اس کے قریب آئی تھیں۔تارا اسرا ثبات میں ہلاتی ہچکیوں سے رو پڑی تھی۔عرفہ بیگم نے اسے گلے لگایا۔"بس بس چپ کرو۔سب ٹھیک ہے۔تم میرے ساتھ میرے کمرے میں چلو۔اب وہ تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔" وہ نرمی سے اس کی کمر سہلاتی بولیں تو تارا کو کچھ حوصلہ ہوا تھا۔پھر وہ ماما کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی گئی تھی۔نیند تو اب کوسوں دور جا چکی تھی۔اسے بار بار وہ لمحہ یاد آرہا تھا جب وہ اس کے لبوں پر جھکا ہوا تھا۔یہ اس کی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا۔اسفر کے ساتھ شادی کے دو سال گزارنے کے باوجود بھی وہ ایسے لمحے سے نہیں گزری تھی۔جب تک اسے اسفر کی حقیقت نہیں پتہ تب تک بھی اسفر نے کبھی اسے پیار سے ایک بوسہ بھی نہیں دیا تھا۔اور جب اسفر کا بھیانک روپ اس کے سامنے آیا تو اسفر نے اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پیسوں کی وجہ سے وہ بچ جاتی تھی۔اس وقت اسے اسفر سے نفرت کے علاوہ اور کچھ بھی فیل نہیں ہوتا تھا لیکن آج وہ ایک عجیب سے احساس میں گھر چکی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔وہ خود پر غصے ہوتی ہاتھ میں پہنی انگوٹھی اتارنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ تھی کہ اترنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اس نے اکتا کر گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عرفہ بیگم نے سکندر صاحب کو رات والا واقعہ بتا دیا تھا۔وہ بھی بہت پریشان ہوئے تھے۔انہیں اس شخص پر غصہ بھی آرہا تھا جو تارا کے کمرے تک پہنچ چکا تھا۔اب انہیں کسی بھی طرح اس شخص کو تارا کے قریب آنے سے

Posted On Kitab Nagri

روکنا تھا۔انہوں نے سیکیورٹی کا انتظام کرنے کے ساتھ ساتھ عرفہ بیگم کو حکم دیا کہ وہ اور تارا ان کے گھر شفٹ ہو جائیں۔اور تارا کو تو انہوں نے ایک لمحہ بھی اکیلے رہنے سے منع کر دیا تھا۔اب اسے بالاج کے ساتھ اس کے روم میں رہنا تھا اور اس کے بغیر کہیں باہر بھی نہیں جانا تھا۔تارا ان کا یہ حکم سن کر ایک دفعہ چکرا کر ہی رہ گئی تھی۔چوبیس گھنٹے بالاج کے ساتھ رہنا اس کیلیے بہت مشکل تھا۔اگر حالات پہلے جیسے ہوتے تو اس کیلیے یہ اتنا مشکل نہیں ہوتا تھا لیکن اب بالاج نے شوہر کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہنا تھا۔وہ لڑکا جس پر اس نے ہمیشہ رعب جمایا تھا اب کیسے اس کی برتری برداشت کرتی وہ۔اسے تو رہ رہ کر بالاج پر غصہ آرہا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا کہیں غائب ہو جائے لیکن اس کا بالاج سے سامنا نہ ہو۔ایک ملازمہ نے اس سے پوچھے بغیر ہی اس کا سارا سامان بالاج کے روم میں شفٹ کر دیا۔وہ غصہ دباتی کمرے میں آئی تو ملازمہ اس کے کپڑے وارڈروب میں سیٹ کر رہی تھی۔اس نے ڈانٹ کر ملازمہ کو باہر نکال دیا اور دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ اپنے کمرے میں موجود ہانیہ کی سانس ہی اٹک گئی۔"اللہ خیر۔پتہ نہیں بالاج کا کیا بنے گا آج۔"وہ بڑبڑائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالاج گھر آیا تو اسے معلوم ہوا کہ تارا اس کے کمرے میں شفٹ ہو چکی۔اس کا دل تو خوشی سے دھڑک اٹھا تھا۔اور ساتھ گھبراہٹ بھی ہوئی تھی پتہ نہیں تارا اب کیسے ری ایکٹ کرے گی۔اتنی سخت بیوی کے ہوتے ہوئے اس کا ڈرنا تو لازمی تھا۔وہ رات کا کھانا کھانے سے پہلے کمرے میں ہی نہیں گیا تھا۔اب ہانیہ اسے زبردستی کمرے میں بھیج رہی تھی۔"چاند یہ کیا بات ہوئی۔اب جاؤ بھی اپنے کمرے میں۔تم تو ایسے ڈر رہے ہو جیسے کمرے میں تمہاری بیوی نہ ہوئی کوئی چڑیل ہو گئی۔"ہانیہ نے اسے گھسیٹتے ہوئے کہا تھا۔"وہ چڑیل سے بھی زیادہ ڈراؤنی ہے۔اگر اس نے مجھے مارا تو؟"بالاج نے معصومیت سے کہا۔"کوئی بات نہیں۔کھا لینا مار۔آخر نئی نویلی دلہن ہے۔اور شکریہ ادا کرو میرا میں کچھ لیے بنا تمہیں کمرے میں بھیج رہی ہوں۔تم الٹا نخرے دکھا رہے ہو۔"ہانیہ

Posted On Kitab Nagri

نے اسے دھکا دیا تو وہ گہری سانس بھر کر دروازہ کھولنے لگا۔"دعا کرنا بچ جاؤں۔" وہ مڑ کر ہانیہ سے بولتا اندر چلا گیا۔ہانیہ ہنس پڑی تھی۔دروازہ بند کر کے مڑتے ہی سامنے کا منظر واضح ہوا تھا۔تارا میڈم اس کے بیڈ پر درمیان میں لیٹی تھی اور سر تک بلینکٹ مین چھپی ہوئی تھی۔شاید وہ سو رہی تھی۔بالاج کو محسوس ہو گیا تھا۔وہ بغیر کوئی کھٹکا کیے وارڈروب کی جانب بڑھا تھا۔وارڈروب میں اپنے کپڑوں کے ساتھ تارا کے کپڑے دیکھ کر اس کے لب بے اختیار مسکرائے تھے۔کبھی یہ اس کی حسرت ہی ہوا کرتی تھی کہ تارا اور اس کی چیزیں ایسے ہی سانجھی ہوں۔ وہ اپنا ڈریس لے کر واشروم چلا گیا اور شاور لینے کے بعد بیڈ کی جانب آیا۔تارا کے دائیں بائیں اتنی جگہ تھی کہ وہ لیٹ سکتا تھا۔وہ کچھ دیر کشمکش میں کھڑا رہا تھا۔اگر تارا اسے اپنے ساتھ سوتا دیکھ لیتی تو پتہ نہیں کیا کرتی لیکن یہ اس کا بیڈ تھا۔اس کا کمرہ تھا۔وہ جہاں مرضی سو جاتا۔یہی سوچ کر اس نے جی کڑا کیا اور تارا کے دائیں جانب لیٹ گیا۔ تارا نیند میں تھوڑا کسمائی تھی اور سر سے بلینکٹ اتار چکی تھی۔بالاج کی نظریں اس کے چہرے پر اٹک گئی تھیں۔ وہ کئی لمحے بے خیالی میں ہی اسے دیکھتا رہا تھا۔پھر جب اسے ہوش آیا تو خجل سا ہوتا چہرہ پھیر گیا۔اور سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ صبح جب تارا کی آنکھیں کھلی تو خود کو بالاج کے قریب دیکھ کر اسے کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی اور اپنی تیز دھڑکنوں پر قابو پاتی بالاج کو دیکھنے لگی جو سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہا تھا۔تارا کو یکدم اس پر سخت غصہ آیا۔اس کی اتنی ہمت کہ وہ بڑے آرام سے اس کے پاس سو رہا تھا۔وہ طیش میں آکر بستر سے اتری اور ٹھنڈے پانی کا جگ پکڑ کر بالاج پر گرا دیا۔بالاج ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔"اوہ گاڈ یہ بارش کہاں سے آگئی؟" اسے کچھ پل کیلیے سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔پھر اپنے پاس کھڑی طرح کو دیکھ کر وہ ٹھٹکا۔وہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھے اسے خشمگیں نظروں سے گھور رہی تھی۔اوہ تو یہ بیوی صاحبہ تھیں جنہوں نے بڑے پیار سے اسے نیند سے جگایا تھا۔وہ سوچ کر رہ گیا تھا۔"واٹ از دس تارا؟" وہ

Posted On Kitab Nagri

مصنوعی غصے سے بولا تھا۔"پنشمنٹ۔"تارا نے چبا کر کہا۔"پنشمنٹ کیوں؟میں نے کونسی غلطی کی ہے؟""تم نے یہاں سونے کا سوچا بھی کیسے؟"وہ بھڑکی۔"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہ میرا بیڈ ہے۔اسی لیے سویا تھا یہاں"وہ تعجب سے بولا۔"اب سے یہ میرا ہے۔تم یہاں نہیں سوؤ گے۔""تو اور کہاں سوؤں گا؟"وہ صدمے سے پوچھنے لگا۔"صوفے پر سو جاؤ، زمین پر یا پنکھے سے لٹک کر سو جاؤ۔آئی ڈونٹ کیئر۔"اس کی بات پر بالاج نے مسکراہٹ ضبط کی۔"تو ایک ساتھ سونے میں کیا مسلہ ہے؟"اس نے منہ بنا کر پوچھا۔تارا کچھ پل کیلیے چپ سی رہ گئی تھی۔"میں تمہارے ساتھ ایک کمرے میں بڑی مشکل سے رہ رہی ہوں۔بیڈ تو بالکل بھی شئیر نہیں کروں گی۔""تم مجھ سے اتنی ناراض کیوں ہو گئی ہو؟میں نے اتنی بڑی غلطی بھی نہیں کی جتنی تم مجھے سزا دے رہی ہو۔صرف نکاح ہی تو کیا ہے۔"وہ معصومیت سے بولتا تارا کو غصہ دلا گیا۔وہ کچھ سوچے سمجھے بغیر اسے پیٹنے لگی۔

"بدتمیز۔تمہیں تو میں بتاتی ہوں۔آیا بڑا نکاح کرنے والا۔نہیں مانتی میں اس نکاح کو۔آئندہ تم نے مجھ سے اس طرح کی بات کا نا تو چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں۔"وہ اسے پانچ چھ تھپڑ مار چکی تھی۔بالاج کو کوئی اثر تو نہیں ہوا تھا لیکن اس نے منہ بے چاروں والا بنا لیا تھا۔"اوکے...اوکے۔کول ڈاؤن۔اب نہیں کروں گا۔"وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔تارا کا غصہ تھوڑا کم ہوا۔"اٹھو یہاں سے فوراً۔"اس نے حکمیہ انداز میں کہا۔بالاج سر پر ہاتھ پھیرتا سستی سے اٹھ کھڑا ہوا۔"اور فریش ہو کر کمرے سے چلتے بنو۔رات تک مجھے یہاں نظر مت آنا۔"اس نے اگلا حکم دیا۔

"ڈیٹس ناٹ فئیر تارا۔"بالاج نے احتجاج کیا۔"کس نے کہا تھا مجھ سے نکاح کرو۔میں نے تو تمہیں منع کیا تھا نا۔اب بھگتو۔تمہیں بھی یاد رہے گا ساری زندگی کہ کس کے ساتھ پنگا لیا ہے تم نے۔"وہ غصے میں یہ بھی بھول چکی تھی کہ اب خود نکاح کا ذکر کر رہی تھی جس سے اس نے بالاج کو منع کیا تھا۔بالاج مسکراہٹ روک گیا تھا۔تارا کا یہ لڑاکا انداز بھی اسے پسند آیا تھا۔"اف خدایا۔کہاں پھنس گیا۔"وہ خود کلامی کے انداز میں بڑبڑایا۔تارا نے اس

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کی بات سن لی تھی۔اس نے کشن اٹھا کر بالاج کی طرف پھینکا۔بلاج نے کشن کیچ کر کے صوفے پر اچھال دیا۔تارا کوئی بھاری چیز ڈھونڈنے کیلیے ارد گرد نظریں دوڑانے لگی۔اس سے پہلے کہ تارا کے ہاتھ جوتے تک پہنچتے بالاج نے بھاگ کر واشروم میں پناہ لی۔"رکو نا بتاتی ہوں میں تمہیں کہاں پھنسے ہو تم۔"وہ پیچھے سے چلائی تھی۔تارا کو خود پر حیرت ہو رہی تھی۔اسے بالاج پر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی غصہ آ رہا تھا۔بالاج کے سامنے اسے عجیب سا احساس گھیر لیتا تھا۔شاید نئے رشتے کا اثر تھا اور وہ خود کو اس رشتے سے لاتعلق کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی۔اسی لیے بالاج پر غصہ نکال کر اس آکورڈ سچویشن کا اثر زائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔لیکن کب تک اس رشتے سے انکاری ہو سکتی تھی۔بالاج کو یقین تھا وہ اپنی محبت سے تارا کا دل جیت لے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آپی یار آپ تو عید کا چاند ہی ہو گئیں۔باہر ہی نہیں رہیں۔"

"ہانیہ اس کیلیے ناشتہ لے کر کمرے میں آئی تو بولی تھی۔تارا نے گھورا۔"کھانا رکھو اور جاؤ یہاں سے۔"وہ سخت لہجے میں بولی تھی۔"آپ مجھ سے کیوں ناراض ہیں؟اس اب میں میرا تو کوئی قصور نہیں۔"ہانیہ نے منہ بسورا۔"لیکن تم نے خوشی تو منائی نا۔"تارا کو یاد تھا نکاح پر ہانیہ خوشی سے بڑی چیک رہی تھی۔"اب میرے بھائی کی شادی تھی۔میں خوش بھی نہیں ہو سکتی کیا؟"ہانیہ نے معصومیت سے پوچھا۔"ہو سکتی ہو لیکن یہاں نہیں۔"تارا روڈ لہجے میں بولی۔"اچھا نا جانے دیں۔جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔میں تو اس لیے خوش ہو رہی تھی کہ آپ اب ہمارے ساتھ رہیں گی۔پچھلی بار تو آپ اتنی دور چلی گئی تھیں۔"وہ تارا کے پاس آ بیٹھی اور زبردستی اس کے گلے لگ گئی۔تارا بھی مزید اس سے ناراض نہیں رہ سکی تھی۔اس نے مسکرا کر ہانیہ کے گرد بازو حمائل کر دیا۔"لیکن تم تو کچھ دنوں کی مہمان ہو۔پھر تم میرے ساتھ کیسے رہ سکو گی؟"اس نے ہانیہ کو چھیڑا۔"کوئی بات نہیں۔چاند تو آپ کے ساتھ رہ سکے گا نا۔"ہانیہ بھی کونسا کم تھی۔تارا نے اس کی کمر پر دھوپ رسید کی تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔"مار

Posted On Kitab Nagri

کھانے والی ہو گئی ہو تم اب؟" وہ غصے سے ہانیہ کو گھورنے لگی۔ "چلیں غصہ تھوکیں۔ یہ ناشتہ کریں۔" وہ اٹھتے ہوئے بول تو اس کی نظر بیڈ پر پڑی جو ایک سائیڈ سے گیلا تھا۔ "ہائے یہ کیا ہوا؟" ہانیہ تعجب سے بولی تھی۔ تارا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور پھر کوئی جواب دیے بنا ناشتہ کرنے لگی۔ "لگتا ہے بالاج کا صبح صبح پانی سے استقبال کیا گیا ہے۔" ہانیہ نے ٹھیک اندازہ لگایا۔ "ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں۔ اسے ایسا سیدھا کروں گی نا۔ ہمدردی کا سارا بھوت اتر جائے گا اس کا۔" وہ ناشتہ کرتے ہوئے بولی۔ بالاج کو ہمدردی کا نہیں عشق کا بھوت چڑھا ہوا تھا۔ ہانیہ سوچ کر رہ گئی تھی۔ "تارا آپی اب تو تھوڑا رحم کریں میرے معصوم بھائی پر۔ آپ کے شوہر کے رتبے پر فائز ہو چکا ہے وہ۔" ہانیہ نے دہائی دی۔ "شٹ اپ اینڈ گیٹ لاسٹ۔" وہ غرائی تو ہانیہ جلدی سے باہر بھاگی۔ وہاں کھڑے رہ کر اپنی شامت ہی بلوانی تھی اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"تم اتنی غیر زمہ دار تو نہیں تھی تارا۔ اب کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ سارا دن کمرے میں بند رہتی ہو جیسے کسی ریاست کی ملکہ ہو۔ باہر کیوں نہیں نکل رہی؟" طانیہ بیگم صحیح ساسوں والے روپ میں آچکی تھیں۔ اور تارا کے لتے لے رہی تھیں۔ عرفہ بیگم بھی وہیں موجود تھیں اور تارا کی وجہ سے شرمندہ بھی تھیں۔ تارا خاموشی سے یہاں وہاں دیکھنے میں مصروف تھی جیسے طانیہ بیگم اس سے نہیں بلکہ دیواروں سے باتیں کر رہی ہو۔ "کونسا ظلم کیا ہے ہم نے تم پر جو اتنا سوگ منایا جا رہا ہے۔" طانیہ بیگم کو اس کی لاپرواہی پر تک چڑھا۔ "مجھ پر زبردستی کر کے ظلم نہیں کیا تو اور کیا کیا ہے؟" تارا نے ترخ کر کہا۔ "بدتمیزی مت کرو تارا۔" عرفہ بیگم نے اسے وارن کیا۔ "رہنے دیں بھابھی۔ آپ سے ایک لڑکی نہیں سدھاری گئی۔ کیسے بڑوں کے سامنے زبان چلاتی۔ شوہر کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔ وہ گھر پر ہے یا کہاں کوئی اتہ پتہ ہی نہیں۔ ارے ہم تو اپنے شوہروں کا دل جیتنے کیلیے کیا کچھ نہیں کرتی تھیں اور ایک یہ ہے۔ شکر کرنے کی بجائے الٹا نخرے دکھا رہی ہے۔" طانیہ بیگم نے کہا تو تارا دل ہی دل میں تلملا کر رہ

Posted On Kitab Nagri

گئی تھی۔ عرفہ بیگم نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ "میں بتا رہی ہوں اگر یہ سب ایسے ہی چلتا رہا تو میں بالاج کی دوسری شادی کروا دوں گی۔ بد قسمتی سے اگر تم بالاج کی بیوی بن ہی چکی ہو تو اپنی زمہ داری نبھانی پڑے گی تمہیں۔ چلو اٹھو اور کچن میں جا کر بالاج کیلیے کھانا بناؤ۔" طانیہ بیگم گن گن کر پتہ نہیں کونسے جنموں کے بدلے لینے پر تلی ہوئی تھیں۔ تارا احتجاج کرنے ہی لگی تھی کہ عرفہ بیگم بول پڑی۔ "فوراً اٹھو۔" تارا برے برے منہ بناتی اٹھ کھڑی ہوئی اور پاؤں پٹختے ہوئے کمرے سے باہر آئی تھی۔ پیچھے سے عرفہ بیگم طانیہ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگی تھیں۔ "شوہر مائی فٹ۔ اب مجھے اس چاند کے بچے کیلیے کھانے بنا کر اسے خوش کرنا پڑے گا۔ ڈیم اٹ۔" وہ غصے میں بڑبڑاتی کچن میں آئی اور برتن پٹخنے لگی۔ وہاں موجود ملازمہ نے تھوک نگلتے ہوئے بھاگنے کی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آج اتوار تھا تو بالاج سارا دن گھر ہی رہا تھا لیکن اپنے کمرے میں نہیں جا سکا تھا کیونکہ یہ تارا کا حکم تھا۔ تبھی طانیہ بیگم کو تارا پر اتنا غصہ آیا تھا۔ رات کے کھانے پر تارا کے علاوہ باقی سب موجود تھے۔ وہ پہلے ہی کھانا کھا چکی تھی۔ ہانیہ نے بالاج کو بتایا تھا کہ یہ اس کی بیوی نے اپنے ہاتھوں سے اس کیلیے کھانا بنایا ہے تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سمایا تھا۔ وہ بڑے خوشگوار موڈ میں اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ اس کا دل تارا کو تھوڑا تنگ کرنے کا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو تارا بیڈ پر بیٹھی یونی کا کوئی کام کر رہی تھی۔ اس نے بالاج کو ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا۔ "میں ہیلپ کر دوں۔" وہ کھانڈ کر تارا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ تارا نے اسے سختی سے گھورا۔ "اگر مجھے ڈسٹرب نہ کرو تو بڑی مہربانی ہو گی تمہاری۔" وہ بے زار لہجے میں بولی تھی۔ بالاج اسے دیکھ کر رہ گیا۔ "آ..... میں سوچ رہا ہوں کہاں سوؤں۔" وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بولا۔ "بیڈ پر نہیں سونا۔ اور جہاں مرضی سو جاؤ" تارا نے اٹل لہجے میں کہا۔ "پھر پنکھے سے لٹک کر سو جاتا ہوں۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ تارا نے اسے تعجب سے دیکھا۔ "تم نے خود

Posted On Kitab Nagri

ہی تو کہا تھا صوفے پر سو ؤ زمین پر یا پنکھے سے لٹک کر تو مجھے پنکھے والا آپشن بیسٹ لگا۔" وہ معصومیت سے بولا۔ "شرافت سے ادھر صوفے پر مرو۔" تارا نے اسے ڈپٹا۔ بالاج منہ بنا کر صوفے پر آبیٹھا۔ اور اسے دیکھنے لگا۔ تارا کو کچھ دیر بعد یہ احساس ہوا کہ وہ مسلسل اسے دیکھ رہا ہے تو اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ اس نے چہرہ موڑ کر اسے چبھتی نظروں دیکھا تھا۔ وہ چہرہ ہاتھوں پر ٹکائے کسی معصوم بچے کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔ تارا کو کچھ حوصلہ ہوا۔ "سو کیوں نہیں رہے تم؟" اس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ "ابھی شاور لینا ہے۔" وہ ویسے ہی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے بولا تھا۔ "تو جاؤ۔ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔" "تم نے کہا۔" اس نے بڑے مزے سے تارا پر الزام ڈالا۔ "چاند میرا دماغ مت کھاؤ۔" وہ اسے چاند کہہ کر پکار رہی تھی۔ بالاج کو خوشی ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ اسے یہ کہہ چکی تھی کہ ان کا چاند تارا والا رشتہ ختم ہو چکا ہے لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا تھا۔

"تمہاری بات مانو تب بھی تم خوش نہیں ہوتی نہ مانو تب بھی۔" وہ بڑبڑاتا اٹھ کھڑا ہوا اور وارڈروب سے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ شاور لے کر باہر آیا تو تارا اسے دیکھ کر ایک دفعہ ٹھٹکی تھی۔ بالاج کے گیلے بال ماتھے پر بکھرے اس کے چہرے کو بہت پرکشش بنا رہے تھے۔ بالاج نے اس کا ٹھٹکنا محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ مصروف سے انداز میں تولیے سے سر رگڑنے لگا تھا۔ تارا نے اپنے دل کو کوستے ہوئے توجہ کام کی طرف مرکوز کی۔ بالاج کی زبان میں کھجلی ہوئی تو اس نے پھر سے کچھ کہنے کیلیے منہ کھولا تو تارا نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ "مجھے تمہاری آواز نہ آئے۔" بالاج سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔ "میری کوئی عزت ہی نہیں۔" وہ کڑھتا ہوا صوفے پر لیٹ گیا۔ وہ صوفہ اس کی ہائٹ سے بہت چھوٹا تھا۔ اس کا سر اور پاؤں صوفے کے بازوؤں پر تھے۔ وہ بہت ان کمفرٹیبل محسوس کر رہا تھا لیکن تارا کیلیے یہ بھی سہی۔ وہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ دیر میں ہی وہ نیند کی

Posted On Kitab Nagri

وادیوں میں اتر گیا تھا۔تارا بھی کچھ دیر بعد سو گئی تھی۔آدھی رات کو کروٹ بدلتے ہوئے بالاج صوفے سے زمین پر آ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تارا آج ناشتے کی میز پر سب کے ساتھ موجود تھی۔اس نے یونی جانا تھا۔طانیہ بیگم نے منع تو کیا لیکن اس نے اثر نہیں لیا اور کسی سے بھی بات کیے بنا ناشتہ کر کے اٹھ گئی۔اسے باہر جاتے دیکھ کر بالاج بھی تیزی سے اٹھا تھا۔ "ہانیہ جلدی آؤ تم بھی۔""بس دو منٹ۔"ہانیہ چائے پیتے ہوئے بولی تو وہ باہر چلا گیا۔تارا ایک گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔بالاج نے اس کے قریب آ کر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔"پچھلا کھولو۔"تارا نے اسے ایسے حکم دیا جیسے وہ اس کا ڈرائیور ہو۔بالاج بس منہ بنانے کے علاوہ اور کیا کر سکتا تھا۔تارا پچھلی سیٹ پر بیٹھی تو بالاج نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔بیک ویو مرر سے تارا کی بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھ کر اس کے لب بے ساختہ مسکرائے تھے۔"بیوٹیفل۔"وہ آہستہ آواز میں بولا تھا۔لیکن تارا کو سنائی دے گیا تھا۔اس نے ٹھٹک کر بالاج کی آنکھوں میں دیکھا۔"آ.....موسم بہت پیارا ہے آج ہیں نا۔"وہ جلدی سے بولا۔وہ تو شکر تھا موسم واقعی اچھا تھا ورنہ تارا کے ہاتھوں بالاج کی شامت آ جانی تھی۔تارا مطمئن ہو گئی تھی۔کچھ دیر ان کے درمیان معنی خیز خاموشی رہی تھی۔وہ بہت دیر ساتھ رہنے کے باوجود بھی زیادہ بات نہیں کر پاتے تھے۔بالاج تو ویسے ہی اس سے ڈرتا تھا اور اگر وہ کچھ بولنے کی کوشش کرتا تو تارا اسے گھور کر چپ کروا دیتی تھی۔وہ ابھی بھی اس پر حاوی تھی۔ہانیہ کے آنے پر بالاج نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور گیٹ سے نکال لی۔تارا کو ڈر لگنے لگا کہ کہیں وہ اجنبی پھر نہ آ دھمکے۔لیکن اب تو بالاج اور ہانیہ اس کے ساتھ تھے تو زیادہ پریشانی نہیں تھی۔یونی میں بھی اس نے بڑی احتیاط سے کام

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیا تھا۔ کسی سنسان جگہ پر تو وہ بھول کے بھی نہیں گئی تھی لیکن اسے ہر پل یہ خدشہ رہتا تھا کہ جیسے وہ اجنبی اس کے پیچھے ہے اور موقع ملتے ہی اس پر دھاوا بول دے گا۔ پچھلی ملاقات میں اس نے جو کچھ کیا تھا اس نے تارا کو بہت خوفزدہ کر دیا تھا۔ اتنا ڈر تو اسے کبھی نہیں لگا تھا۔ وہ خود کو تسلی دے کر ریلیکس کرنے کی کوشش تو کر رہی تھی لیکن جانتی تھی اگر اب وہ اس کے سامنے آیا تو خوف سے اس نے بے ہوش ہو جانا تھا۔ وہ اس کیلیے ایک خوفناک آسیب بن چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شادی کے دن قریب آ رہے تھے۔ ہانیہ اور تارا کی شاپنگ ابھی رہتی تھی۔ طانیہ بیگم نے ان دونوں سے کہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ چل کر اپنی پسند کی چیزیں لے لیں لیکن تارا نے انکار کر دیا۔ طانیہ بیگم اس پر تھوڑا بہت غصہ کر کے ہانیہ کو اپنے ساتھ لے گئیں۔ بالاج آفس میں تھا تو طانیہ بیگم نے میکال کو فون کر کے بلا لیا۔ اس نے خوشی خوشی یہ زمہ داری لے لی کیونکہ ہانیہ سے ملاقات جو ہونی تھی۔ کچھ دوسری شاپنگ کر کے وہ لیڈیز بوتیک آ گئے۔ اور ہانیہ کیلیے لہنگا پسند کرنے لگے۔ ایک لہنگا پسند آیا تو طانیہ بیگم نے اسے ڈریسنگ روم میں جا کر لہنگا چیک کرنے کا کہا۔ جب وہ چینج کر کے باہر آئی تو میکال مبہوت سارہ گیا تھا۔ سرخ لہنگے میں ملبوس وہ کسی پری کی طرح لگ رہی تھی اور میکال کی وجہ سے شرما بھی رہی تھی تو اور بھی پیاری لگنے لگی تھی۔ اس سے پہلے کہ میکال کا دل بے قابو ہوتا وہ تیزی سے نظریں پھیر گیا تھا۔ طانیہ بیگم نے وہ لہنگا اوکے کر کے مزید کچھ اور ڈریس بھی خریدے تھے اور ہانیہ کو چیک کرنے کا کہا تھا۔ ہانیہ بے چاری کپڑے چینج کر کر کے تھک گئی۔ لیکن پھر میکال نے ایک دفعہ بھی اسے دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔ ہانیہ مایوسی سے منہ بنا گئی تھی۔ میکال نے اس کے لیے ولیمے کا ڈریس بھی خریدا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ جیولری کی شاپ پر چلے گئے۔ جیلوری لینے کے بعد وہ شاپنگ مال میں ہی بنے ایک کیفے میں کچھ کھانے آ گئے۔ طانیہ بیگم کو اپنی ایک دوست نظر آ گئی تو وہ اس کے پاس چلی گئیں۔ میکال ہانیہ کی طرف متوجہ ہوا جو ادھر ادھر دیکھتی اسے اگنور

Posted On Kitab Nagri

کرنے میں مصروف تھی۔"تم وہی ہانیہ ہو نا جو فون پر میرے ساتھ چیٹنگ کرتی ہو۔" میکال نے کچھ مشکوک انداز میں کہا تھا۔ہانیہ نے بس تعجب سے اسے دیکھا پھر نظریں پھیر لیں۔اس کے انداز سے میکال کو لگا جیسے وہ اس سے ناراض تھی۔"تم مجھ سے ناراض ہو؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔ہانیہ نے جواب نہیں دیا۔"کیا ہوا ہنی؟"اس کے انداز تخاطب پر ہانیہ کا دل تیزی سے دھڑکا۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔"تو پھر مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو؟""آپ نے بھی تو مجھے اگنور کیا۔"اس کی زبان پھسلی۔میکال کی بھنویں پہلے حیرت سے سکڑیں پھر اسے سمجھ آگیا کہ وہ کیوں یہ شکوہ کر رہی تھی۔"میں نے اگنور تو نہیں کیا تھا۔" وہ منانے والے انداز میں بولا۔"تو اور کیا کیا تھا؟"ہانیہ نے اسے گھورا۔" وہ تو احتیاط کر رہا تھا نا۔ تمہیں دیکھ کر پتہ نہیں میرے دل کو کیا ہو جاتا ہے۔ اگر میں بے اختیار ہو جاتا تو سوچو کیا ہوتا پھر۔"اس نے بڑی معصومیت سے صفائی پیش کی تھی جبکہ ہانیہ کے گال سرخ ہو چکے تھے اور وہ میکال کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔"آپ بہت...." وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔ "ہینڈسم ہوں نا۔یہی کہنا چاہ رہی ہو نا تم۔"میکال نے اس کی بات اچکی۔ہانیہ ہنس پڑی تھی۔میکال اسے ہنستے دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالاج نے آفس سے آکر سیدھا کچن کا رخ کیا تھا۔اسے بہت پیاس لگی تھی۔کچن میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر تارا پر پڑی تو اسے پیاس بھول گئی تھی۔وہ نظروں کی پیاس بجھانے لگا تھا۔تارا نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تو وہ جلدی سے نظریں پھیر گیا"اسلام علیکم۔"وہ دھیرے سے چلتا ہوا کچن میں لگے ڈائننگ ٹیبل پر آ بیٹھا۔" وعلیکم السلام۔"لٹھ مار جواب آیا تھا۔بالاج مسکراہٹ چھپانے کو نچلا لب دبا گیا تھا۔"تارا! ایک گلاس پانی کا تو دینا۔"اس نے تھوڑا شوہروں والا حق استعمال کرنا چاہا۔ تارا نے بڑے اچنبھے سے اسے دیکھا۔"کیا کہا؟""پانی مانگا تھا۔"وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولا تھا۔" پانی چاہیے۔"وہ چمچا پکڑے اس کی طرف بڑھی تو بالاج کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔"کیا ہو گیا ہے تارا۔ میں

Posted On Kitab Nagri

نے کچھ غلط کہہ دیا کیا۔" وہ تارا سے بچنے کیلیے ٹیبل کے گرد چلنے لگا۔"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ پر حکم چلانے کی۔میں تمہیں نوکرانی نظر آتی ہوں کیا؟"اسے پتہ نہیں کیوں اتنا غصہ آرہا تھا۔"نوکرانی نہیں بیوی تو ہو۔اب اپنے شوہر کیلیے اتنا بھی نہیں کر سکتی تم۔" بالاج نے اسے اور تپایا۔"یو..... ٹھہرو تم۔"تارا چیختی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔بالاج نے جان بوجھ کر اپنی سپیڈ کم کر دی۔تارا اس کے قریب آکر اسے مارنے لگی تھی۔"میں نے منع کیا تھا آئندہ میرے سامنے ایسی فضول بات مت کرنا۔لیکن تم ہو ہی بدتمیز۔میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"تارا نے چمچا اس کے بازو پر مارا۔اتنا زور کا تو نہیں لگا تھا لیکن بالاج جان بوجھ کر کراہنے لگا۔"آہ....تارا ......"اس کے چہرے پر درد کے آثار دیکھ کر تارا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔"دکھاؤ زیادہ لگی ہے کیا؟"وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی۔بالاج دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔"ہاں بہت زیادہ۔"وہ منہ بسورے ہوئے بولا تو تارا اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔"آستین اوپر کرو دیکھنے دو مجھے۔"وہ بولی تو بالاج نے نفی میں سر ہلایا۔"رہنے دو اب اتنی بھی نہیں لگی۔......ایک دفعہ مجھے کسی نے کہا تھا کہ مردوں کو اتنی چھوٹی چھوٹی چوٹوں سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔"وہ سر پر ہاتھ مارتا آنکھوں میں شرارت لیے بظاہر سنجیدگی سے بولا تھا۔تارا کو بھی وہ لمحہ یاد آیا تھا جب اس نے بالاج کو یہ بات کہی تھی۔اس وقت تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کمزور سا لڑکا مستقبل میں اس کا شوہر بننے والا تھا۔وائے رے قسمت۔وہ اپنی قسمت کو کوستی سر جھٹک گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ہائے میرا بچہ اتنا اداس کیوں لگ رہا ہے؟"میکال نے بڑی ماں کی طرح تارا کو پچکارا تھا۔وہ جو لان میں لگی کرسی پر چہرہ ہاتھوں میں ٹکائے بیٹھی تھی اسے ایک نظر دیکھ کر سیدھی ہو بیٹھی تھی۔"میرا موڈ سخت آف ہے۔تم چلے جاؤ ابھی۔"وہ منہ پھلائے بولی تھی۔"ارے کیا ہوا؟"میکال نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔"جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ ہو رہا ہے میرے ساتھ۔""" مثلاً کیا؟"میکال نے

Posted On Kitab Nagri

تجسس سے پوچھا۔"ایک تائی جان میری ساس کم تھی جو ماما بھی اب ساس بن گئیں۔جب دیکھو دونوں مجھے ڈانٹتی رہتی ہیں اور ڈانٹتی بھی کس کی وجہ سے ہیں اس چاند کے بچے کی وجہ سے۔ہر وقت اسے خوش رکھنے کی نصیحتیں کرتی رہتی ہیں۔میں مر کیوں نہیں گئی یہ سب کچھ سہنے سے پہلے۔"وہ دانت پیستے ہوئے میکال کے سامنے اپنی بھڑاس نکالنے لگی تھی۔"یار یہ کوئی بری بات تو نہیں ہے۔وہ شوہر ہے تمہارا۔اسے خوش رکھنا تمہارا فرض ہے۔"میکال نے اسے سمجھایا۔"جانتی ہوں میں شوہر کو خوش رکھنا بیوی کا فرض ہوتا ہے لیکن میں اسے شوہر تسلیم ہی نہیں کر پا رہی۔عجیب سی سچویشن بن گئی ہے۔وہ مجھ سے بڑا ہوتا تو تب بھی میں کہتی چلو ٹھیک ہے لیکن اب وہ مجھ پر حکم چلاتا ہے تو مجھے اس پر بہت غصہ آتا ہے۔مجھے وہ پرانا زمانہ یاد آ جاتا ہے جب وہ میرے حکم کو بچوں کی طرح مانتا تھا۔"وہ الجھ کر کہہ رہی تھی۔"جب تک تم ماضی کو بھولو گی نہیں اسی الجھن میں رہو گی۔ماضی سے نکل آؤ اور احساس کمتری سے بھی۔حقیقت کو تسلیم کرنا سیکھو۔اور شکر کرو کہ خدا نے تمہیں اتنا اچھا لائف پارٹنر دیا۔وہ چاہے امیچور سہی لیکن اسفر کی طرح منافق اور برا تو نہیں ہے۔تمہیں اس پر یہ یقین تو ہے نا وہ کبھی تمہیں دھوکا نہیں دے گا اور تمہیں کبھی چھوڑے گا بھی نہیں۔"میکال کی باتوں نے اس کی سوچ کو ایک نیا رخ دیا تھا۔اگر یہاں اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو بالاج کے ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرتی اور وہ اللہ سے شکوے کر رہی تھی۔بالاج میں کوئی خامی نہیں تھی۔بس وہ اس سے دو سال چھوٹا ہی تو تھا۔کئی لڑکیوں کی شادی اپنے سے چھوٹے مردوں سے ہو جاتی ہیں۔پھر وہ کیوں اتنا الجھ رہی تھی۔"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن مجھے نہیں پتہ میں کبھی اسے شوہر کا درجہ دے پاؤں گی یا نہیں۔میں اپنی انا نہیں ہار سکتی اور وہ کب تک میرا انتظار کرے گا۔مجھ سے ہمدردی اپنی جگہ لیکن اس کیلیے اپنی خوشی بھی تو اہم ہے۔اگر اس نے مجھے چھوڑا نہ بھی لیکن مجھ سے ناامید ہو کر وہ دوسری شادی جلد ہی کر لے گا۔"وہ اپنا اندازہ بتا رہی تھی اور جانتی ہی نہیں تھی کہ بالاج کی خوشی وہی ہے۔ایک دفعہ

Posted On Kitab Nagri

میکال کا دل تو کیا اسے یہ بتادے لیکن بالاج اسے خود بتاتا تو تب ہی تارا کو یقین آنا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج وہ دیر سے کمرے میں آئی تھی۔ بالاج اس سے پہلے آچکا تھا اور بیڈ پر قبضہ جما چکا تھا۔تارا جو اس پر پھر سے تپ چڑھا۔"تم یہاں کس خوشی میں بیٹھے ہوئے ہو؟"وہ تیوریاں چڑھا کر پوچھنے لگی۔"میں آج یہاں سوؤں گا۔ صوفے پر مجھ سے نہیں سونے ہوتا۔ صبح جب اٹھتا ہوں تو زمین پر گرا ہوا ہوتا ہوں۔"وہ منہ بنا کر بولا۔"تو زمین پر ہی سو جایا کرو نا۔""تو تم سو جاؤ نا۔" بالاج نے بحث کرنی چاہی۔ تارا نے کچھ پل اسے گھورا پھر سر اثبات میں ہلا یا۔"ٹھیک ہے میں سو جاتی ہوں زمین پر۔"وہ گہری سانس لے کر بولی اور اپنا پلو اور ایک چادر لے کر زمین پر آگئی۔ زمین پر نرم قالین تھا لیکن پھر بھی بالاج کو گوارا نہیں تھا کہ تارا زمین پر سوئے۔"ارے تارا میں مذاق کر رہا تھا۔ تم تو سیریس کی ہو گئی ہو۔ چلو آجاؤ بیڈ پر میں سو جاتا ہوں نیچے۔" "نہیں تم اب اوپر ہی رہو۔"تارا خفگی سے کہتی چادر کو اپنے اوپر پھیلا کر لیٹ گئی۔ بالاج نے کچھ سوچا اور اٹھ کر اس کے قریب آیا۔تارا نے حیرت سے اسے دیکھا تو وہ بھی اس کے قریب سرہانہ رکھ کر لیٹ رہا تھا۔"واٹ دی ہیل۔"وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے چیخی۔"کیا ہوا؟"بالاج نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔تارا نے اس کے کندھے پر ایک دھپ رسید کی اور اٹھ کر بیڈ پر چلی گئی۔ بالاج کھل کر مسکرایا تھا۔"ویسے تارا تمہیں میرے ساتھ مسلہ کیا ہے؟ کہیں میرے ساتھ کانٹے تو نہیں لگے ہوئے؟"بالاج نے اس کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھا۔"بکواس بند کرو اور سو جاؤ۔"تارا نے چادر سر پر تان لی۔"کیوں مجھ سے اتنا بھاگتی ہو یار۔ بچپن میں تو تم مجھے اپنے پاس سلا لیتی تھی۔ میں تمہاری گود میں سر رکھ کر لیٹتا تھا اور تم میرے سر پر ہاتھ پھیر کر مجھے سلاتی تھی۔"وہ بچپن کو یاد کرتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"تو کیسی گزر رہی ہے شادی شدہ زندگی؟"میکال نے پوچھا۔ بالاج اس وقت اس کے آفس میں موجود تھا۔"زبردست۔"وہ

Posted On Kitab Nagri

تارا کو یاد کر کے مسکرایا تھا۔"ریئلی؟" میکال نے ابرو اچکائی۔"اب تم کیا چاہتے ہو میں اپنی بیوی کے ظلم بتا کر تم سے ہمدردی حاصل کروں؟" وہ بولا تو میکال ہنس پڑا۔"مطلب حالات بے چاروں والے ہی ہیں تمہارے۔" "بس یار کبھی نہ کبھی ٹھیک ہو ہی جائیں گے۔" وہ پر امید تھا۔"صرف خواہش کرنے سے ٹھیک نہیں ہوں گے۔ تمہیں کچھ کرنا پڑے گا۔""اب اور کیا کروں؟" تارا سے شادی کر کے وہ خود کو بڑا بہادر سمجھ رہا تھا۔یہ کوئی آسان بات تھوڑی تھی۔"اب یہ بھی مجھے ہی بتانا پڑے گا۔اسے اپنی محبت کا احساس دلاؤ۔وہ تم سے دو سال بڑے ہونے کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو رہی ہے۔اب تمہیں بڑا بن کر اسے احساس کمتری سے نکالنا ہو گا۔تمہاری محبت اس کی انا کو ختم کر سکتی ہے۔" میکال تو دونوں کو سمجھا رہا تھا۔تا کہ ان کی نیہ بھی پار لگ جائے۔ "صحیح کہہ رہے ہو۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تارا کمرے میں اکیلی صوفے پر بیٹھی تھی۔وہ بے دھیانی سے اپنی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی جو اس شخص کی طرح ہی ڈھیٹ تھی۔اس کی لاکھ کوشش کے باوجود نہیں اتری تھی۔وہ بالاج کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی اور کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھی یہ بات اسے بہت بری لگ رہی تھی۔لاشعوری طور پر وہ خود کو بالاج کی جوابدہ سمجھنے لگی تھی۔اسے ڈر تھا کہ اگر بالاج یہ انگوٹھی اس کی انگلی میں دیکھ کر کوئی سوال کرتا تو وہ کیا جواب دے گی۔وہ اب اسے اتارنے کا کوئی ٹیکنکل طریقہ سوچ رہی تھی تبھی اس کی نظر انگوٹھی کے ڈیزائن پر پڑی تو وہ چونکی تھی۔بھنویں سکیڑ کر اس نے غور سے دیکھا تو ٹھٹک گئی۔وہ عجیب سا ڈیزائن انگلش ورڈ بی اور ایس سے مل کر بنا تھا۔بی اور ایس کو ملا کر سٹائلش سا لکھا گیا تھا۔ویسے دیکھنے سے سمجھ نہیں آتا تھا لیکن اب تارا نے غور کیا تھا تو وہ

Posted On Kitab Nagri

جان گئی تھی۔"بی ایس...... باذل شاہ۔"وہ بڑبڑائی تھی۔"تو میرا اندازہ درست تھا۔"وہ غصے سے بولی اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔ کچن میں ایک ملازمہ موجود تھی۔"سنو۔"وہ نرم لہجے میں بولی۔"جی بی بی۔"ملازمہ جلدی سے کے قریب آئی اس سے پہلے کہ وہ غصے میں آجاتی۔"یہ انگوٹھی اتارنی ہے لیکن اتر نہیں رہی۔ تمہارے پاس کوئی طریقہ ہے اتارنے کا؟"اس نے کہا تو ملازمہ نے سر اثبات میں ہلایا۔"تیل یا صابن وغیرہ لگا کر اتاریں شاید اتر جائے۔""اوکے۔"وہ جلدی سے اس طریقے پر عمل کرنے لگی۔ لیکن وہ پھر بھی نہیں اتری۔"اب کیا کروں۔"اس نے اکتا کر گہری سانس بھری۔"رہنے دیں بی بی اتار کیوں رہی ہیں۔اتنی پیاری تو ہے۔"ملازمہ نے کہا تو تارا نے اسے گھورا۔"جتنا مشورہ مانگا جائے اتنا ہی دیا کرو۔"وہ سخت لہجے میں بولی تو ملازمہ بے چاری اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔"جاؤ چھری گرم کر کے لاؤ۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولتی تھی۔رنگ سونے کی تھی۔ گرم چھری سے اسے پگھلایا جا سکتا تھا لیکن اس طرح اس کی انگلی پر زخم لگنے کا بھی خطرہ تھا۔

"لیکن بی بی....."ملازمہ نے ڈرتے ہوئے کہا تو تارا کے ایک دفعہ ہی نظر اٹھانے سے وہ چولہے کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ چھری گرم کر لائی تو تارا نے اس کے گرم لوہے سے انگوٹھی کو کاٹنا شروع کر دیا۔ سونا آہستہ آہستہ پگھل کر انگلی کے درمیان میں سے الگ ہونے لگا تھا۔تارا پرجوش ہو کر تیزی سے چھری رنگ پر رکھ کر دبانے لگی۔ پاس کھڑی ملازمہ اس سرپھری لڑکی کو دیکھنے لگی جسے ایکسائیٹمنٹ میں یہ بھی نہیں پتہ چل رہا تھا کہ وہ اپنی انگلی پر زخم لگانے والی ہے۔ بالآخر رنگ پوری طرح کٹ گئی اور گرم چھری یکدم اس کی انگلی میں چبھ گئی۔ ایک گہرا کٹ لگا تھا جس سے خون بہنے لگا تھا جلن کا درد الگ تھا۔تارا ذرا سا چیخی تھی اور ساتھ ہی انگوٹھی بھی کھینچ کر اتار چکی تھی۔ بالاج کچن کے سامنے سے گزر رہا تھا تارا کی چیخ سن کر پریشان ہوتا تیزی سے کچن میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا تارا؟"اس کی نظر تارا کی زخمی انگلی پر پڑی تو اس نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔"یہ کیسے ہوا؟"اس کے

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر حد سے زیادہ پریشانی چھائی ہوئی تھی لیکن تارا نے دھیان دیے بنا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔"وہ بی بی جی گرم چھری سے انگوٹھی کاٹ رہی تھیں تو......"ملازمہ ابھی بتارہی تھی کہ تارا کی گھوری نے اسے چپ کروادیا۔بالاج کی نظر ٹیبل پر رکھی انگوٹھی پر پڑی تھی جو درمیان سے کٹی ہوئی تھی۔تارا نے جلدی سے وہ انگوٹھی مٹھی میں چھپالی تھی۔"یہ تو بہت گہرا زخم ہے۔چلو میرے ساتھ ہاسپٹل۔"وہ تارا کو کچن سے باہر لے جانے لگا۔ تارا کو اس کی یہ فکر بھی حکم سے کم نہیں لگ رہی تھی۔"مجھے نہیں جانا۔خود ہی ٹھیک ہو جائے گا زخم۔ تمہیں میری پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں۔"وہ اٹل لہجے میں بولی تھی۔"کیا بچوں جیسی ضد کررہی ہو تارا۔زخم بگڑ گیا تو مسلہ ہو جائے گا۔""میرے ساتھ ہی ہو گا نا۔ تمہیں کیا ہے"وہ ڈھیٹ لہجے میں بولی۔"تارا....پلیز چلو۔"اس نے اب منت کی تھی اور اسے کلائی سے پکڑ کر باہر لے جانے لگا۔تارا نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑوائی۔ "ایک دفعہ کہہ دیا نا نہیں تو نہیں۔"وہ سخت لہجے میں اسے بہت کچھ باور کروا کر جاچکی تھی۔بالاج دکھی دل کے ساتھ اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔-------------------------رات کو بالاج کمرے میں آیا تو اس کا رویہ پہلے کی طرح نہیں تھا۔اس نے تارا کو نظرانداز کر کے اپنی ناراضگی کا بھرپور اظہار کیا تھا۔تارا کو بھی اس کی خاموشی سے الجھن ہوئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ بالاج اس سے ناراض ہے لیکن منانا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔سو ان کے درمیان خاموشی ہی رہی تھی۔اگلی صبح طانیہ بیگم نے اسے بالاج کے ساتھ شاپنگ پر جانے کا حکم دیا تھا۔اب وہ جتنا بھی انکار کرتی شادی کی شاپنگ تو ضروری تھی۔ سکندر صاحب نے بھی جب حکمیہ لہجے میں اسے شاپنگ پر جانے کو کہا تو وہ مان گئی تھی۔ بالاج کچھ نہیں بولا تھا اس معاملے میں۔وہ چپ چاپ تارا کو لے کر شاپنگ مال آگیا تھا۔تارا کے دل میں پھر سے اس اجنبی کا ڈر آن سمایا تھا۔وہ کن اکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ تبھی ایک جگہ اس کی نگاہ ٹھٹکی تھی۔اسے ایک شاپ میں باذل شاہ نظر آیا تھا۔اس نے تھوک نگلا تھا۔اسے پورا

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یقین تھا وہ اسی کے پیچھے آیا تھا۔وہ نا محسوس انداز میں تھوڑی بالاج کے پاس ہو گئی تھی۔ بالاج کافی دیر سے اس کی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔اب اس کا یوں ٹھٹک کر رک جانا اور اس کے ساتھ لگ جانا بالاج کو ناراضگی بھلا گیا تھا۔ اس نے تارا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے قید کر لیا تھا۔تارا نے گڑبڑا کر اسے دیکھا۔ کیا وہ اس کی نظروں کے تعاقب میں باذل جو دیکھ چکا تھا۔تارا نے غور سے بالاج کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ اس کے رکنے کی وجہ نہیں جان سکا۔ لیکن یہ اس کی خام خیالی ہی تھی۔ بالاج باذل کو دیکھ چکا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔ "کیا ہوا؟ تھک گئی ہو کیا؟" اس نے نرمی سے پوچھا۔ "ن.... نہیں تو۔ چلو۔" وہ وہاں سے جلد از جلد ہٹنا چاہتی تھی۔ بالاج اس کا ہاتھ چھوڑے بنا اس کے ساتھ چلنے لگا تھا۔تارا کو تحفظ کا احساس ہوا تھا۔تارا کی ساری شاپنگ بالاج نے خود ہی کی تھی۔تارا نے سارا وقت اجنبی سے ڈرتے بے دھیانی میں ہی گزارا تھا۔ "یہ کیسا رہے گا؟" اب وہ بوتیک پر تھے۔ بالاج نے اس کیلیے وائٹ اور گولڈن لہنگا پسند کیا تھا۔ تارا کو بے اختیار وہ لمحہ یاد آیا تھا جب اسفر اسے شادی کی شاپنگ پر لے کر گیا تھا۔اب پھر سے وہی سب کچھ دوہرایا جا رہا تھا۔ پچھلی دفعہ تو اسے یہ خوشی راس نہیں آئی تھی اور پتہ نہیں اب بھی راس آنی تھی کہ نہیں۔اس کا رونے کو دل کرنے لگا تھا لیکن وہ خود کو سنبھال گئی۔ "ٹھیک ہے۔" "چیک کر لو۔" وہ چاہتا تھا ایک دفعہ یہ لہنگا پہن کر اسے دکھائے۔ "نہیں گھر ہی چیک کر لوں گی۔ اگر ٹھیک نہ ہوا تو تم واپس کر دینا۔" وہ بڑے نارمل انداز میں بات کر رہی تھی۔ بالاج خوش ہوا تھا کہ وہ حقیقت کو تسلیم کر رہی تھی۔ "اوکے جناب۔" اس کے انداز سے لگ رہا تھا وہ ناراض نہیں تھا۔تارا کے دل نے چپکے سے شکر ادا کیا تھا۔ منانا بھی نہیں پڑا تھا اور وہ راضی ہو گیا تھا۔اس نے تارا کیلیے ایک سرخ لہنگا بھی خریدا جو تارا نے اوکے کر دیا۔ پھر وہ شاپ سے نکلے تو بالاج نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔اب ڈر کم ہو گیا تھا تو تارا کا دھیان بالاج کی طرف ہی تھا۔اس کے ہاتھ پکڑنے پر تارا کے دل نے بیٹ مس کی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔وہ منہ بنا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شادی کے انویٹیشن کارڈز سب خاندان والوں میں تقسیم کر دیے گئے تھے۔ان میں عرفہ بیگم کے میکے والے بھی تھے اور طانیہ بیگم کے چار بھائی تھے جن کی فیملیز کو مدعو کیا گیا تھا سوائے زارا کے۔لوگوں کو جب پتہ چلا کہ تارا کی شادی بالاج سے ہو رہی ہے تو وہ حیران ہوئے تھے۔سب کے خیال میں وہ طلاق یافتہ تھی تو اب کس نے اس سے شادی کرنی تھی۔لیکن سکندر صاحب نے تارا کی شادی بالاج سے کرنے کا فیصلہ کر کے ان لوگوں کو جواب دے دیا تھا۔اب کچھ لوگوں کو یہ اعتراض ہونا شروع ہو گیا تھا کہ بالاج کی شادی اس سے بڑی عمر کی لڑکی سے کیوں کی جا رہی ہے۔خاندان میں اور بھی تو اتنی لڑکیاں تھیں جن کے ماں باپ کی نظریں بالاج پر تھیں۔انہیں اس خبر پر کچھ زیادہ ہی مروڑ اٹھ رہے تھے۔انہوں نے باقاعدہ گھر آ کر طانیہ بیگم کو باتیں سنائی تھیں۔تارا نے بھی ان کے طعنے سنے تھے۔وہ بمشکل آنسو روک پائی تھی۔کتنا منع کیا تھا اس نے کہ بالاج سے اس کی شادی مت کریں۔اب یہ تو ہونا ہی تھا۔سکندر صاحب کے کچھ سیکنڈ کزنز اور بزنس فرینڈز بھی انوائٹ کیے گئے تھے۔باذل شاہ کو بھی یہ خبر ہو چکی تھی کہ تارا کی شادی سکندر صاحب اپنے بیٹے سے کر رہے ہیں۔اس کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہو گئے تھے۔وہ کسی بھی صورت میں تارا کو پانا چاہتا تھا۔وہ آج تک جیتتا آیا تھا اب تارا سے دستبردار ہونا اس کی انا کو گوارا نہیں تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج مہندی کا فنکشن تھا جو عمران ہاؤس کے لان میں ہی منعقد کیا گیا تھا۔تارا اور ہانیہ پیلے رنگ کے جوڑے میں ملبوس ہر اک کی نگاہ کا مرکز بنی ہوئی تھیں۔بالاج اور میکال کالے کرتے اور سفید شلوار پہنے ماحول پر چھا سے گئے تھے۔میکال کی مہندی کی رسم بھی ہانیہ کے ساتھ ہی کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔حسن صاحب کی بیوی اور کچھ دوسرے رشتے دار بھی مہندی پر آئے ہوئے تھے۔پانچ چھ سو کے قریب لوگ اس تقریب کا حصہ تھے۔وہ چاروں سٹیج پر لگے صوفوں پر بیٹھے تھے۔ہانیہ اور تارا درمیان میں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

میکال اور بالاج ان کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ بالاج کا دھیان تارا کی طرف تھا اور تارا سر جھکائے احساس کمتری کا شکار ہو رہی تھی۔اس نے بہت سی عورتوں کی نظروں میں اپنے لیے استہزاء دیکھا تھا۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دوسری شادی نہیں کر رہی کوئی گناہ کر رہی ہے۔"تارا تم ٹھیک ہو؟" بالاج نے چہرہ ذرا سا اس کی طرف موڑ کر پوچھا۔وہ حیران ہوئی تھی۔وہ جب بھی بے چین ہوتی بالاج کو کیسے پتہ چل جاتا تھا۔"کچھ نہیں ہوا۔" وہ دلگرفتی سے بولی تھی حالانکہ وہ اپنا لہجہ سخت بنانا چاہ رہی تھی۔پہلے بڑی عمر کے لوگوں نے مہندی کی رسم کی تھی۔پھر ینگ پارٹی انہیں چھیڑنے لگی۔ماحول کافی خوشگوار تھا لیکن کچھ لوگوں کو یہ خوشی زہر لگ رہی تھی۔سائقہ اور رمشہ دونوں بالاج کو چاہتی تھیں اب تارا کو اس کی دلہن بنتے دیکھ کر انہیں بہت صدمہ لگا تھا۔رمشہ بالاج کے ماموں کی بیٹی تھی جبکہ سائقہ سکندر صاحب کے کسی سیکنڈ کزن کی بیٹی تھی۔دونوں کی دوستی بھی تھی اور در پردہ دشمنی بھی۔جس کی وجہ بالاج ہی تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے مقابلہ ہی کرتی رہ گئیں اور تارا میڈم نہ نہ کر کے بھی ان پر نمبر لے گئی۔اب وہ جب تک اپنا غصہ تارا پر نکال نہ لیتیں اس وقت تک انہیں سکون نہیں ملنا تھا۔ بالاج کے فون پر کال آئی تو وہ اٹھ کر سٹیج سے اتر گیا۔اس کے جاتے ہی وہ دونوں تارا کے پاس آگئیں۔"دوسری شادی مبارک ہو۔" رمشا نے پہلا طعنہ مارا۔تارا کچھ پل کیلیے ساکت ہوئی تھی۔اس نے سپاٹ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔پاس بیٹھی ہانیہ نے غصے سے انہیں گھورا۔"شکریہ۔" اسکے جواب پر وہ دونوں حیران ہوئی تھیں۔وہ طعنے کے لیے انہیں شکریہ کہہ رہی تھی۔"ویسے تم خوش نہیں لگتی اس شادی سے۔" سائقہ نے اندازہ لگایا۔تارا کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔"ارے خوش کیوں نہیں ہو گی۔دوسری دفعہ شادی ہو رہی ہے اور وہ بھی اتنے خوبصورت لڑکے سے۔ایک ہمیں دیکھ لو۔ہماری پہلی ہی نہیں ہو رہی۔" رمشہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگی۔تارا کا دل ان کی باتیں سن کر اذیت سے بھر گیا تھا۔ہانیہ بھی بے چینی سے پہلو بدلنے لگی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔"ویسے پہلے شوہر نے طلاق کیوں دی تمہیں؟"سائقہ نے پوچھا۔تارا مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔اس کا چہرہ تاریک ہونے لگا تھا۔"میں نے سنا ہے کسی لڑکے کے ساتھ چکر تھا اس کا۔"رمشہ نے کہا تو آہستہ آواز میں تھا لیکن تارا کو آسانی سے سنائی دے گیا تھا۔"انف لیڈیز۔دوسروں پر باتیں کرنے سے پہلے اپنا گریبان جھانک لیں اور پلیز یہ اپنی بھڑاس کہیں اور جا کر نکالیں۔"ہانیہ نے اونچی آواز میں غصے سے کہا تو ارد گرد کے کئی لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔وہ دونوں شرمندہ ہوتی جلدی سے سٹیج پر سے اتر گئیں۔ہانیہ نے دائیں بائیں دیکھا تو تارا اور میکال اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔"کیا ہوا؟.....میں نے کچھ غلط کہہ دیا کیا؟"اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔میکال تو کھل کے مسکرایا تھا۔تارا بھی سب بھول کر ذرا سی مسکرا دی تھی۔لیکن بہت سے لوگ اسے وقتاً فوقتاً یہ یاد دلاتے رہے تھے کہ وہ طلاق یافتہ ہے۔دوسری شادی کر رہی ہے اور وہ بھی اپنے سے چھوٹے لڑکے سے۔تارا کا دل بھر آیا تھا۔وہ ڈھیر سارا رونا چاہتی تھی۔ابھی فنکشن ختم نہیں ہوا تھا لیکن وہ پہلے ہی معذرت کرتی سٹیج سے اٹھ کر بیک گارڈن میں آگئی تھی۔بالاج جو سٹیج پر آنے ہی والا تھا تارا کو جاتے دیکھ کر اس کے پیچھے گیا تھا۔وہ ایک درخت کے پاس کھڑی دوسری طرف رخ کیے رو رہی تھی۔بالاج اس کے رونے کی شدت محسوس کر کے حیران و پریشان سا اس کے قریب آیا۔"تارا؟......کیوں رو رہی ہو؟"وہ فکرمندی سے پوچھ رہا تھا۔تارا نے چونک کر اسے دیکھا پھر یکلخت اس کی آنکھوں میں غصہ آیا۔وہ سوچے سمجھے بنا اس کے سینے اور کندھوں پر تھپڑ مارنے لگی۔"یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا۔کتنے لوگوں کی باتیں سننی پڑ رہی ہیں مجھے۔میں نے کتنا کہا تھا مجھ سے شادی مت کرو لیکن تم نے بھی میری بات نہیں مانی۔"وہ اسے مارتے مارتے پھر رو پڑی۔"کس نے کہا ہے تمہیں۔مجھے اس کا نام بتاؤ۔"بالاج نے سخت لہجے میں پوچھا تھا۔"اب میں سب کے نام یاد رکھتی پھروں۔اور تم کس کس کے منہ بند کرواؤ گے۔ہاں۔"وہ بھڑکی۔"سب کے منہ بند کروا سکتا ہوں

Posted On Kitab Nagri

میں۔"وہ بولا تو تارا استہزائیہ ہنسی۔"بات وہ کرو جس پر عمل کر سکو۔"اس نے نصیحت کی۔بالاج نے ابرو اچکا کر سر اثبات میں ہلایا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی کلائی تھام کر کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے جانے لگا۔"بالاج......کیا کر رہے ہو.....''وہ اس کے ساتھ گھسیٹتی چلی جارہی تھی اور اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش بھی کر رہی تھی لیکن بالاج کی گرفت مضبوط تھی۔لوگوں نے اچنبھے سے انہیں سٹیج پر جاتے دیکھا تھا۔بالاج نے سٹیج پر آکر بھی اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔"اٹینشن پلیز۔"وہ اونچی آواز میں سب سے مخاطب ہوا تھا۔سب پہلے ہی ان دوں کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔تارا تو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ کیا کرنے جارہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔"آپ لوگوں میں سے کس کس کو ہماری شادی پر اعتراض ہے؟"کسی کو اندازہ نہیں تھا وہ سیدھے سیدھے یہ پوچھ لے گا۔سب کو چپ لگ گئی تھی۔ایسا نہیں تھا کہ سب کو ہی اس شادی پر اعتراض تھا۔آدھے سے زیادہ لوگ ان کی خوشی میں خوش تھے۔کچھ ان پر رشک کر رہے تھے اور کچھ کا جلنا تو لازمی تھا۔اب دنیا میں تو ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔اچھے بھی اور برے بھی۔بالاج کو ان برے لوگوں سے نمٹنا آتا تھا۔"یہ لڑکا کیا کر رہا ہے؟"طانیہ بیگم جو سکندر صاحب کے ساتھ کھڑی کسی مہمان سے باتیں کر رہی تھیں بالاج کے عجیب سے سوال پر وہ غصے میں آگئیں۔"دیکھتے ہیں کیا کرتا ہے؟"سکندر صاحب پرسکون تھے۔طانیہ بیگم نے تعجب سے انہیں دیکھا تھا۔باقی سب دلچسپی سے تارا اور بالاج کو دیکھ رہے تھے۔"مطلب کوئی بھی نہیں۔"وہ سب پر نظر دوڑاتا خوشگوار حیرت سے بولا تھا۔رمشہ اور سائقہ تو کھسیا کر رہ گئی تھیں۔باقی عورتوں کا بھی وہی حال تھا جنہوں نے تارا کو باتیں سنائی تھیں۔تارا،ہانیہ اور میکال،بالاج کی جرات پر حیران ہو رہے تھے۔"پھر میری بیوی ویسے ہی اپنے قیمتی آنسو بہا رہی تھی۔"وہ ایک نظر تارا پر ڈال کر بولا تو تارا کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔اور سامنے کھڑے لوگوں کو حیرت ہوئی تھی۔وہ اسے ابھی سے اپنی بیوی کیوں کہہ رہا تھا۔ان کے نکاح کی بات ابھی کچھ ہی لوگوں کو پتہ چلا

Posted On Kitab Nagri

تھی۔"حیران مت ہوں۔ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔میں نے کسی دباؤ میں آئے بغیر اپنی مرضی سے تارا کو اپنایا ہے۔ مجھے نہ تو اس کے ماضی سے کوئی مسلہ ہے اور نہ اس کے دو سال بڑے ہونے سے۔اور امید کرتا ہوں آپ سب کو بھی اس بات سے مسلہ نہیں ہو گا کیونکہ یہ میری زندگی ہے۔میں جیسے چاہے کروں۔کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا۔"اس نے بڑے خوبصورت انداز میں اپنا موقف بیان کیا تھا۔تارا تو اس کا یہ روپ دیکھ کر بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھی۔اس نے تو چاند کو ہمیشہ ڈرپوک اور بزدل سمجھا تھا۔وہ اس کیلیے سب لوگوں سے لڑ سکے گا یہ اسے اندازہ نہیں تھا۔کیا وہ اس کیلیے اتنی اہم تھی۔تارا نے ایک انوکھا سا سرور شدت سے محسوس کیا تھا۔"ارے یار تو تو چھا گیا ہے۔قسم سے دل خوش کر دیا۔" بالاج کے ایک کزن نے ستائش بھرے لہجے میں کہا تھا۔باقی نوجوان لڑکوں نے بھی ہوٹنگ کر کے اسے داد دی تھی۔لڑکیاں تو رشک کے احساس سے نکلتی تو کچھ کہتی نا۔وہ تو تارا کی قسمت پر حیران ہو رہی تھیں۔"ویسے یار یہ کہیں محبت وغیرہ کا چکر تو نہیں؟"ایک لڑکے نے شرارتی لہجے میں پوچھا۔بالاج ہنس دیا۔تارا کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔"میں تو ایک معصوم سا بچہ ہوں۔مجھے کیا پتہ محبت کیا ہوتی ہے"اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے تھے۔سب اس کی بات پر ہنسنے لگے تھے۔تارا اس عجیب سی سچویشن سے نکلنے کا حل سوچنے لگی تھی۔"ہو سکتا ہے تمہیں پتہ نہ ہو لیکن تمہیں تارا سے محبت ہو۔"ایک لڑکی بولی تھی۔وہ بالاج کی آنکھوں میں تارا کیلیے محبت کو پہچان گئی تھی لیکن تارا نہیں جان پائی تھی۔ "ہو سکتا ہے۔" بالاج نے کچھ دیر سوچ کر کہا تو تارا نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔بالاج نا محسوس انداز میں تارا کے قریب ہوا۔"میری بے عزتی مت کروانا۔بعد میں جتنا مرضی مار لینا۔ابھی ایک اچھی سی سمائل دو تاکہ سب کو پتہ چلے ہم دونوں ایک ساتھ خوش ہیں۔"وہ تارا کے کان کے قریب سرگوشی میں بولا تھا۔تارا کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ڈرامہ کر رہا تھا یا سچ بول رہا تھا۔اس کے سچے لہجے کو تارا نے دل کی گہرائیوں سے محسوس کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے ارے ہمیں بھی بتاؤ کیا سرگوشیاں ہو رہی ہیں؟" ایک کزن نے کہا تو تارا خفت کے مارے سرخ ہی ہو گئی تھی۔ "کیوں بتاؤں؟" بالاج نے اپنے اس کزن کو گھورا۔ "اچھا ہم سب کے سامنے بھابھی کی شان میں دو چار رومینٹک لائنز ہی کہہ دو۔" اس کا ایک دوست بولا تھا۔تارا گڑبڑائی تھی "مجھے نہیں کرنا آتا۔" وہ شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کرنے لگا۔سب لوگ پھر سے ہنسے تھے۔ "چلو پھر کوئی گانا ہی گا دو۔" ایک نے فرمائش کی۔ "ویل .....گانے کی کوشش کر سکتا ہوں تھوڑی بہت۔" اس نے سر ہلا کر تارا کو دیکھا۔تارا جلدی سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر پیچھے صوفے پر آ گئی تھی۔ " بالاج نے مجھے کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ "تارا ہاتھوں میں چہرہ چھپاتی بولی تھی۔میکال ہنس پڑا تھا۔ " بالکل غلط۔بالاج نے سب کے سامنے آپ کو اتنی عزت اور مان دیا ہے۔ "ہانیہ نے اعتراض کیا۔اس کی بات تارا کے دل کو لگی تھی۔انہوں نے ڈی جے کو بھی بلوایا ہوا تھا جو سٹیج کے ساتھ ہی میوزیکل انسٹرومنٹس سے فضا میں مدھر سریں بکھیر رہا تھا۔بالاج اس سے گٹار پکڑ کر تارا کے ساتھ آ بیٹھا تھا۔تارا حیران ہوئی تھی کیا اسے گٹار چلانا آتا تھا۔سب لوگ اسے سننے کو منتظر تھے۔کچھ لمحوں بعد اس کی انگلیاں گٹار کی تاروں سے کھیلنے لگی تھیں۔ تجھ سے ہی تو ملی ہے راحت تُو ہی تو میری ہے چاہت تجھ سے ہی تو جڑی زندگی وہ کچھ پل کیلیے رکا تھا اور تارا کی طرف ایک نظر ڈالی۔تارا کی تیز دھڑکنیں بھی رکی تھیں۔اس کی اتنی بھاری گھمبیر آواز تارا نے پہلی دفعہ سنی تھی۔وہ اتنا اچھا گا لیتا تھا یہ بھی تارا کو اب پتہ چلا تھا۔ تیری یادیں ہیں کچھ ادھوری سانس آدھی ہے کچھ ہے پوری آنکھوں میں کیسی ہے یہ نمی اس کا ہر لفظ تارا کے دل میں اتر رہا تھا۔اسے نجانے کیوں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ یہ سب سچ میں اسے ہی کہہ رہا ہے۔ میرا من کہنے لگا پاس آ کے نہ تو دور جا چھونے دے ہونٹ تیرے ذرا سانسوں میں اپنی بسا اب کی بار تو تارا بلش کر اٹھی تھی۔ بالاج کی طرف تو وہ دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔ وہ تھا تو گانا لیکن اس کی لرِیکس نے تارا کے دل کی دنیا ہلا دی تھی۔ بالاج جو بات تارا سے نہیں کہہ سکتا تھا اس نے

Posted On Kitab Nagri

گانے کے ذریعے کہہ دی تھی۔سب نے تالیوں اور ہوٹنگ کے ذریعے بالاج کو داد دی تھی۔پھر میکال کو بھی گانے کیلیے اکسایا گیا۔اس نے ایک انگلش گانا "آئی وانٹ یو" گایا تھا۔اس کی آواز بہت خوبصورت تھی۔ہانیہ تو اس کی آواز کی فین ہو گئی تھی۔وہاں موجود کئی لڑکیاں میکال کی پرسنیلٹی سے بھی بہت متاثر ہوئی تھی۔ہانیہ کو تو خود پر غرور ہونے لگا تھا۔اسے تو اپنی کزنوں کو جلانے کا بہت مزا آرہا تھا۔وہ خوبصورت محفل رات دیر تک چلتی رہی تھی۔بارہ بجے کے قریب سب نے بالاج اور تارا کی جان بخشی کی تھی لیکن انہیں ایک کمرے میں جانے نہیں دیا تھا۔اب رخصتی کے بعد ہی بالاج جو تارا ملکی تھی۔بالاج کو تو یہ رسم نہایت بری لگی تھی۔

اگلے دن برات تھی۔فنکشن رات میں ایک میرج ہال میں ہونا تھا۔سو صبح دیر سے ہی ناشتہ کیا گیا تھا اور پھر سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگ گئے تھے۔بہت سے مہمان رات وہیں ملک ہاؤس میں رکے تھے۔بالاج کے کزنوں نے تو اسے سارا دن تارا کے قریب بھی نہیں آنے دیا تھا۔میرج ہال بھی وہ اس کے ساتھ نہیں گئی تھی۔دوپہر کے دو بجے سب میرج ہال پہنچے تھے۔مہمانوں کے آنے کا تانتا بھی بندھ چکا تھا۔تارا اور ہانیہ برائیڈل روم میں موجود تھیں۔دو بیوٹیشنز ان کا میک اپ کر رہی تھیں۔وہ دونوں سرخ لہنگوں میں ملبوس تھیں۔تارا بہت گارجیئس لگ رہی تھی جبکہ ہانیہ کیوٹ سی گڑیا کی طرح لگ رہی تھی۔اتنا ہیوی میک اپ نہیں کیا تھا اس لیے ایک گھنٹے میں ہی مکمل ہو گیا تھا۔تارا کرسی سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگئی تھی۔تبھی اس کے موبائل کی میسج ٹون بجی تھی۔اس نے چیک کیا تو کوئی ان ناؤن نمبر تھا۔"اگر بالاج کی زندگی چاہتی ہو تو اس سے شادی مت کرنا۔تم

Posted On Kitab Nagri

صرف باذل شاہ کی ہو۔" یہ میسج پڑھ کر اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ سارے جسم میں خوف کی ایک لہر پھیل گئی تھی۔ سیکیورٹی سخت ہونے کی وجہ سے باذل شاہ اس تک نہیں پہنچ پا رہا تھا تو اس نے فون کے ذریعے اسے یہ پیغام بھیج کر زہنی ٹارچر کیا تھا۔ تارا حواس باختہ ہو گئی تھی۔ اگر اس نے بالاج سے نکاح نہ کیا ہوتا تو یہ میسج پڑھ کر وہ کبھی بھی اس سے شادی کیلیے رضامند نہ ہوتی لیکن اب تو نکاح ہو چکا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔ وہ سخت پریشانی کے عالم میں سر پر ہاتھ پھیرتی گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔ "کیا ہوا آپی؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟" ہانیہ اس کے پاس آتی فکر مندی سے بولی تھی۔ "ہ.....ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ تم فکر مت کرو۔" وہ اسے تسلی دے کر کچھ سوچنے لگی تھی۔ اس سچویشن میں میکال ہی اس کی مدد کر سکتا تھا۔ اس نے میکال کو میسج کیا۔ "میکال۔ آئی نیڈ یور ہیلپ۔" میکال ابھی تیار ہو رہا تھا جب اس نے تارا کا یہ میسج دیکھا تھا۔ "کیسی مدد؟" اس نے ریپلائے کیا۔ "باذل شاہ نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے بالاج سے شادی کی تو وہ بالاج کو مار دے گا۔" یہ میسج بھیجتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ دوسری طرف میکال کو سخت شاک لگا تھا۔ "واٹ؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" اسے جیسے یقین نہیں آرہا تھا۔ "میں نے تمہیں کہا تھا نہ وہ اجنبی باذل ہی ہے۔ اس نے میرا ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ یہ دیکھو اس نے مجھے کیا میسج بھیجا ہے۔" تارا نے اس کے ساتھ باذل والا میسج بھی اسے فارورڈ کر دیا تھا۔ میکال نے غصے سے سر جھٹکا تھا۔ "فکر مت کرو سٹار! بالاج کو کچھ نہیں ہوگا۔ میں کرتا ہوں کچھ اس باذل کا۔" "لیکن اس نے پچھلی دفعہ تو تمہیں بھی نقصان پہنچا دیا تھا۔" تارا فکر مند ہوئی۔ "وہ باذل نہیں تھا۔ مجھے ہرانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔" وہ بولا تو تارا الجھی۔ "کیا مطلب پھر کون تھا؟" اس نے پوچھا لیکن میکال کا پھر ریپلائے نہیں آیا تھا۔ اس نے کال بھی کی لیکن میکال کا نمبر کسی دوسری لائن پر مصروف تھا۔

------------------------------ مغرب کی اذان کے بعد میکال برات لے کر میرج ہال پہنچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے خاندان والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ میرج ہال میں رش بڑھ گیا تھا۔ دولہے کا استقبال بہت شاندار طریقے سے کیا گیا تھا۔ بالاج پہلے شادی کا انتظام اور مہمانوں کو دیکھتا رہا پھر میکال کے آنے کے بعد اسی کے ساتھ اسٹیج پر آیا تھا۔ اس نے بلیک شیروانی پہنی ہوئی تھی جبکہ میکال نے گولڈن کلر کی۔ وہ دونوں صوفے پر بیٹھے سنجیدگی سے کوئی بات کرتے ہر ایک کو ٹھٹکنے پر مجبور کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد تارا اور ہانیہ لڑکیوں کے جھرمٹ میں ہال میں داخل ہوئی تھیں۔ بالاج اور میکال کی نظر ان پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔ انہیں بھول گیا تھا کہ وہ کیا بات کر رہے تھے۔ تارا اور ہانیہ نظریں جھکائے آہستہ آہستہ چلتیں اسٹیج کے قریب آ رہی تھیں۔ وہ دونوں انہیں مبہوت سے دیکھتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ میکال پہلے ہوش میں آیا اور تیزی سے اسٹیج کے کنارے کی طرف بڑھا۔ ہانیہ اسٹیج کے سٹیپس کے قریب آئی تو میکال کو دیکھا جو اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھائے کھڑا تھا۔ اس نے نچلا لب دبا کر ایک ہاتھ سے لہنگا سنبھالتے ہوئے دوسرا ہاتھ میکال کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔ میکال نے اسے سہارا دے کر اوپر چڑھنے میں مدد کی۔ پھر بالاج بھی تیزی سے آگے بڑھا اور تارا کے سامنے اپنا ہاتھ کیا۔ تارا ڈر کے مارے سانس کھینچ گئی تھی۔ اگر اس کی وجہ سے بالاج کو کچھ ہو جاتا تو اس کا دل بھی بند ہو جانا تھا۔ اس کے بس میں ہوتا تو بالاج کیلیے اپنی جان دے دیتی۔ وہ آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لیتی اس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔ بالاج اس کے چہرے پر چھائی پریشانی جان گیا تھا اور اس کی وجہ بھی جانتا تھا۔ میکال اسے باذل کے بارے میں بتا چکا تھا۔ وہ چاروں صوفے پر بیٹھے تو فوٹو سیشن کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کافی دیر تک ہلہ گلہ ہوتا رہا۔ تارا کا دھیان باذل کی دھمکی کی طرف ہی تھا۔ اس پر یہ ہنگامہ اثر نہیں کر رہا تھا۔ جبکہ ہانیہ سر جھکائے ذرا سا مسکرا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد میکال اور ہانیہ کا نکاح بھی ہو گیا۔ جب ہانیہ نے دھیمی سے آواز میں قبول ہے کیا تھا تو میکال کو لگا اسے ساری دنیا کی خوشی مل گئیں ہیں۔ بالاج بھی بہت خوش تھا۔ اس کی بہن کو ایک اچھا ہمسفر مل چکا تھا۔ اس نے

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ کی خوشیوں کیلیے بہت دعائیں کی تھیں جو آج پوری ہوئی تھیں۔بہت دیر تک لوگ ان دونوں کپلز کو سراہتے رہے تھے۔پھر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔کھانے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا۔وہ چاروں ایک ساتھ ہی سٹیج سے اتر کر باہر کی جانب بڑھے تھے۔ہانیہ سب سے پہلے بالاج کے گلے لگی تھی۔"تھینکس بالاج۔"وہ آنکھیں بند کیے جذب کے عالم میں بولی تھی۔بالاج نے مسکرا کر اس کا سر تھپکا تھا۔"میری بہن کو کوئی دکھ ملا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔"میکال کو گلے لگاتے بالاج نے دھمکی دی"جی۔"میکال ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا تھا۔بالاج مسکرا دیا تھا۔کچھ دیر بعد ہانیہ میکال کے ساتھ رخصت ہو گئی تھی۔حس صاحب نے میکال کو آج رات اپنے گھر رکنے کا کہا تھا سو وہ وہیں جا رہا تھا۔اس کے ساتھ آئے لوگ بھی واپسی کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے۔کچھ تو اپنے گھر جا رہے تھے جبکہ کچھ ان کے ساتھ ہی حسن صاحب کے گھر چلے گئے تھے۔ہانیہ کو رخصت کرنے کے بعد بالاج اور تارا بھی لوگوں کے رش میں گاڑی تک آئے تھے۔بالاج نے تارا کا ہاتھ پکڑ کر اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔پھر کچھ ہی دیر تک بہت سی گاڑیاں میرج ہال سے نکلی تھیں۔بالاج کی گاڑی درمیان میں تھی۔سکندر صاحب، طانیہ اور عرفہ بیگم ان سے اگلی گاڑی میں تھے۔بالاج خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا جب اس کا فون بجا۔اس نے دیکھا تو میکال کی کال تھی۔"ہاں بولو۔"وہ جیسے پہلے سے ہی اس کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔کچھ دیر خاموشی سے اس کی بات سننے کے بعد اس نے اوکے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔اور گاڑی سائیڈ پر کر کے موڑ لی۔تارا نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔"یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟"وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔"لانگ ڈرائیو پہ۔"وہ شرارتی انداز میں بولا۔تارا کو اس پر تپ چڑھا۔"چاند تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔میں پہلے ہی تھکی ہوئی ہوں۔سیدھی طرح گھر چلو ورنہ میں نے یہیں تمہاری پٹائی کرنا شروع ہو جانا ہے۔"وہ غصے سے بولی تو بالاج ہنس پڑا۔"یار کچھ تو رحم کرو۔تمہارا نیا نویلا شوہر ہوں۔"وہ اسے مزید تپانے لگا۔"واٹ ربش؟

Posted On Kitab Nagri

بالاج مجھے اس رشتے کو لے کر تنگ مت کیا کرو۔ میں نہیں مانتی تمہیں اپنا شوہر۔"وہ سیریس ہو گئی۔"اوکے اوکے کول ڈاؤن۔" بالاج نے اسے کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔تارا سر جھٹک کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔اب بالاج سے بات کرنا بھی مشکل ہو گیا تھا اس کیلیے۔کچھ دیر بعد بالاج نے گاڑی ایک جگہ روک دی تھی۔تارا نے چونک کر دیکھا تو وہ پتہ نہیں کونسی سنسان سڑک تھی۔اس نے حیرت سے بالاج کو دیکھا۔"میں بس تھوڑی دیر بعد آیا۔پریشان مت ہونا۔"وہ اسے تسلی دے کر باہر نکلا تھا۔اسی وقت دو گاڑیاں وہاں آئی تھیں جو بالاج کی گاڑی کے آگے پیچھے کھڑی ہو گئی تھیں اور ان میں سیکیورٹی گارڈز نکلے تھے۔تارا کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی یہ کیا ہو رہا ہے۔وہ ونڈو پین سے باہر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اندھیرے کی وجہ سے کچھ خاص نظر نہیں آرہا تھا۔دو منٹ بعد بالاج واپس آگیا۔"یہاں کیا ہو رہا ہے۔"اسے ایک جانب عجیب سا شور سنائی دیا تھا۔"وہ.....پولیس کچھ لوگوں کے مزاج پوچھ رہی ہے۔"وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے لاپرواہی سے بولا۔"کن لوگوں کے؟""ہیں کوئی۔"وہ گاڑی موڑ کر سپیڈ بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔تارا نے منہ بنا کر اسے گھورا تھا۔

------------------------------"ہاں، پہنچ گئے تم لوگ گھر؟"میکال فون کان سے لگائے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔دوسری جانب بالاج تھا۔"ہمم۔تھینکس۔""ارے تھینکس کی کیا ضرورت ہے۔آفٹر آل.....''وہ ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ بالاج نے فون ہی بند کر دیا۔وہ جانتا تھا میکال اسے سالا کہنے والا تھا۔میکال مسکراتے ہوئے فون بند کر کے کمرے کے قریب آیا تو وہاں اپنی کچھ کزنوں کو دیکھ کر حیران ہوا۔وہ اپنے خاندان میں سے کسی بھی کزن سے فرینک نہیں تھا۔ان لڑکیوں کو تو اس نے شاید پانچ چھ سال پہلے دیکھا تھا جب وہ ڈیڈ کے ساتھ کسی رشتے دار سے ملنے جاتا تھا۔اب وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔"ہم آپ کی کزنیں پلس بہنیں ہیں۔سونیگ لیے بغیر آپ کو اندر نہیں جانے دیں گیں۔"ان میں سے ایک چھوٹی سی لڑکی آگے بڑھ

Posted On Kitab Nagri

کر بولی۔ "لیکن میں تو تم لوگوں کو جانتا ہی نہیں۔" میکال نے جان چھڑانی چاہی۔ "ارے اب اتنی بھی کیا بے گانگی۔ امریکہ کیا چلے گئے ہمیں تو بھول ہی گئے۔" ایک کزن صدمے سے بولی تھی۔ "آپ ہمیں جانتے ہیں یا نہیں۔ اس بات کو چھوڑیں۔ اگر آپ نے مجھ نہ دیا تو اندر جانے کا سوچیے گا بھی مت۔" "یہ ظلم کیوں؟" اس نے احتجاج کیا۔ "یہ ظلم نہیں رسم ہے۔" ایک نے جواب دیا۔ "اچھا۔" وہ بے چارگی سے سر ہلا کر انہیں پیسے دینے لگا۔ "تھینک یو سو مچ۔ آپ بہت اچھے ہیں۔" وہ لڑکیاں اس کی چاپلوسی کرتی چلی گئیں۔ میکال نے مسکرا کر سر جھٹکا اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔ ہانیہ دیوار پر لگی ایک خوبصورت سی پینٹنگ کے پاس کھڑی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے چونک کر میکال کو دیکھا تھا۔ وہ سرخ رنگوں سے سجی نازک سی گڑیا اب اس کی تھی۔ میکال مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے یوں دیکھنے پر ہانیہ کنفیوژ سی ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔ اس کی اٹھتی گرتی پلکیں بہت خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔ میکال قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا۔ ہانیہ بے اختیار اسے دیکھنے لگی تھی۔ "مجھے یقین نہیں آ رہا تم میری ہو چکی ہو۔ کہیں تم خواب تو نہیں؟" اس کی بات پر ہانیہ ہنسی تھی۔ "نہیں۔" "چھو کر دیکھ لوں تمہیں؟" وہ اس کے قریب ہوتا بولا تو ہانیہ سٹپٹائی۔ "میں نے کہا تو ہے میں سچ میں ہوں۔ آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے کیا؟" وہ اسے اپنے ہونے کا یقین دلانے لگی۔ میکال ہنسا تھا۔ "یقین تو ہے پر...... میں تمہیں چھو کر محسوس کرنا چاہتا ہوں۔" وہ اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا خود سے لگا گیا۔ ہانیہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں اور وہ سانس روک گئی تھی۔ "میکال....." وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔ "ہمم۔" میکال اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔ "چھ..... چھوڑیں۔" وہ ہکلائی۔ "آج نہیں یار۔ کتنے عرصے بعد ہم ملے ہیں۔ اب میں تم سے دور نہیں رہ سکتا۔" وہ بوجھل لہجے کہتا اس کے کانپتے لبوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر گیا تھا۔ اس کے پیار کی شدت محسوس کر کے ہانیہ کی حالت غیر ہونے لگی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔وہ خوفزدہ سی مزاحمت کرنے لگی۔میکال نے کئی لمحوں بعد اسے چھوڑا تھا۔ہانیہ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔وہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔میکال مسکرا دیا تھا۔"ابھی سے تمہارا یہ حال ہے۔آگے کیا کرو گی۔"وہ اس کا گال سہلاتے ہوئے بولا تھا۔"مائیک.....پلیز۔"وہ ملتجی ہوئی تو میکال نے اسے بخش دیا۔وہ جان گیا تھا ہانیہ ابھی اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔"چلو کیا یاد کرو گی۔جانے دیا تمہیں۔"اس نے گرفت ڈھیلی کی تو وہ جلدی سے اس کے حصار سے نکلی اور اپنی اتھل پتھل دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی۔"آپ بہت شیم لیس ہیں۔یہ نہیں سوچا دلہن کو پہلے منہ دکھائی دیتے ہین۔آتے ہی شروع ہو گئے رومینس کرنے۔"وہ نارمل ہو کر اب اسے غصے سے ڈانٹنے لگی تھی۔میکال نے حیرت سے اس کے بدلتے روپ کو دیکھا۔ابھی وہ کیسے بھیگی بلی بنی ہوئی تھی اور اب شیرنی لگ رہی تھی۔"اوہ.....وہ تو میں بھول گیا۔"اس نے جان بوجھ کر کہا۔"واٹ؟.....آپ بھول گئے۔اوکے۔میں اب آپ سے بات ہی نہیں کروں گی۔"وہ چیخ کر بولی اور ڈریسنگ روم کی جانب مڑی۔"ارے ارے مائی سویٹ اینجل۔رکو ناراض نہیں ہو۔میں بالکل بھی نہیں بھولا۔"وہ اس کے پیچھے آتا اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں قید کر گیا تھا۔ہانیہ پھر سے ساکت ہوئی تھی۔"دیں پھر۔"وہ خود کو چھڑواتے ہوئے بولی۔میکال نے جیب سے ایک ڈبی نکالی اور کھول کر اس کے سامنے کی۔"واؤ۔سو بیوٹیفل۔"وہ لبوں پر ہاتھ رکھ کر پر جوش لہجے میں بولی تھی۔اس ڈبی میں ہیرے کی خوبصورت سی انگوٹھی تھی۔میکال اس کے خوش ہونے پر مسکراتا انگوٹھی نکال کر اسے پہنانے لگا۔اس کے نازک سے سفید ہاتھ کی انگلی میں وہ انگوٹھی مزید خوبصورت لگنے لگی تھی۔ہانیہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن میکال نے اس کی کوشش ناکام بناتے ہوئے ہاتھ اپنے چہرے کے قریب کر کے لبوں سے چھو لیا۔ہانیہ کو اپنا آپ ساری

Posted On Kitab Nagri

دنیا سے خوش قسمت لگا تھا۔وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرنے لگی تھی جس نے اسے ثاقب جیسے ظالم انسان سے بچا کر میکال کا ہمسفر بنا دیا تھا۔۔۔

اگلے دن بالاج اور تارا کا ولیمہ تھا۔ہانیہ اور میکال کا اس سے اگلے دن ہونا تھا۔ہانیہ نے تو شکر کیا تھا ایک دن کا گیپ آ گیا۔بھاری ڈریس پہن کر ایک ہی جگہ ٹِک کے خاموش بیٹھے رہنا اس کیلیے بہت مشکل تھا۔آج وہ کھل کر تارا اور بالاج کی شادی کو انجوائے کر رہی تھی۔وہ سلور کلر کے پیروں تک آتے گاؤن میں ملبوس تھی جس کا اپر گولڈن کلر کی لانگ جیکٹ کی طرح کی ریشمی قمیض تھی۔ساتھ ہم رنگ دوپٹہ بھی تھا جو اس نے سر پر لیا ہوا تھا۔میکال سے تو اتنا بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا ہانیہ کو واپس گھر ہی لے جائے۔کسی اور کی اس پر نظر ہی نہ پڑے۔تارا اور بالاج آج بھی دلہن دلہا بنے چاند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے۔تارا نے گولڈن کلر کا لہنگا پہنا تھا اور بالاج نے بھی اسی رنگ کی شیروانی پہنی ہوئی تھی۔وہ دونوں سٹیج پر ایک ساتھ بیٹھے تھے۔تارا اپنی جسامت کے لحاظ سے بالاج سے چھوٹی ہی لگ رہی تھی۔اگر کسی کو تارا کی عمر پتہ نہ ہوتی تو اس نے یہی سمجھنا تھا تارا بالاج سے چھوٹی ہی ہے۔آج جب کچھ عورتیں ان کی جوڑی کی تعریف کر رہی تھیں تو ایک نے سب کو بتا دیا کہ دلہن دولہے سے بڑی ہے۔وہ سب عورتیں حیران ہوئی تھیں۔"عمر کا کیا ہے۔ویسے دیکھنے میں دلہن تو چھوٹی ہی لگتی ہے۔"ایک عورت نے کہا تھا۔تارا نے یہ سن لیا تھا۔اب وہ سوچنے لگی تھی کہ کیا وہ واقعی بالاج سے چھوٹی لگتی ہے۔اس نے چہرہ ذرا سا موڑ کر کن اکھیوں سے بالاج کا جائزہ لیا۔"ہمم۔یہ تو مجھ سے بڑا لگ رہا ہے۔"وہ بڑی معصومیت سے سوچنے لگی تھی۔اگر بالاج کو اس کے خیالات پتہ چلتے تو اس نے بہت ہنسنا تھا۔"لیکن عمر میں تو بڑا

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہے نا۔کاش تم مجھ سے بڑے ہوتے بالاج۔" وہ منہ بنا کر سوچنے لگی تھی۔کچھ دیر بعد اس کی نظر سامنے سے آتی ایک لڑکی پر پڑی۔اسے لگا جیسے اس نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا ہوا ہے۔غور کرنے پر اسے یاد آگیا کہ وہ زویا تھی۔دو سال پہلے وہ اسے اور بالاج کو پارک میں ملی تھی۔پھر وہ بالاج سے بعد میں بھی ملتی رہی تھی۔اب وہ یہاں کیوں آئی تھی۔وہ الجھ کر سوچنے لگی۔زویا پھولوں کا بکے پکڑے اسٹیج پر چڑھ کر ان کے قریب آئی تو بالاج کھڑا ہو گیا۔"اف یار کتنے پیارے لگ رہے ہو۔" زویا نے پھولوں کا بکے اسے پکڑا کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔تارا کو اس کا بالاج کی تعریف کرنا بہت برا لگا تھا۔"شکریہ۔تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔" بالاج کی بات نے تارا کو حیرت کا جھٹکا لگایا تھا۔وہ اس سے اتنا فرینک تھا کہ کیسے اس کی تعریف کر رہا تھا۔اب تو اسے اور بھی برا لگا تھا۔"وہ تو میں ہوں۔اچھا اپنی دلہن سے تعارف کروا دو اب۔" وہ بولی تو بالاج نے ان دونوں کا رسمی تعارف کروایا۔تارا نے زبردستی مسکرا کر اسے سلام کیا تھا۔"تو پھر تم نے اپنی محبت کو پا ہی لیا؟" زویا نے سرگوشی میں کہا تو بالاج نے اسے گھورا۔"تم ابھی بھی اس سے ڈرتے ہو؟" زویا نے ناک چڑھائی۔"نہیں تو۔میں بھلا کیوں تارا سے ڈروں گا بلکہ تارا اب مجھ سے ڈرتی ہے" وہ ذرا اونچی آواز میں بولا تھا۔تارا دانت کچکچا کر رہ گئی تھی۔زویا ہنس پڑی اور کچھ دیر بالاج کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتی رہی۔جب تارا کی اسفر سے شادی ہوئی تو وہ اندر تک ٹوٹ گیا تھا۔پھر زویا نے اسے سنبھالا تھا۔وہ ایک شاپ پر اسے ملی تھی اور پچھلی باتیں بھول کر اس سے اچھے طریقے سے پیش آئی تھی۔بالاج کو بھی اس وقت شاید ایسے ہی ہمدرد کی ضرورت تھی۔اس نے زویا کو بتا دیا تھا کہ وہ جس سے محبت کرتا ہے اس کی شادی ہو چکی ہے۔زویا پھر اس کی دوست بن گئی تھی۔کچھ عرصہ قبل وہ ابروڈ چلی گئی تھی۔بالاج اور اس کا فون پر رابطہ تھا۔بالاج نے اسے اپنی شادی کی خبر سنائی تو وہ اس کیلیے خوش کوئی تھی۔وہ برات پر ہی آنا چاہتی تھی لیکن فلائٹ جلدی نہیں ملی۔وہ آج ہی پاکستان آئی تھی اور بالاج کی شادی پر آگئی تھی۔ان کی باتوں

Posted On Kitab Nagri

سے تارا جان گئی تھی کہ وہ دونوں دوست ہیں۔اسے یہ دوستی کھٹکنے لگی تھی۔جیلسی کا وہ احساس جو اس نے کبھی اسفر کیلیے محسوس نہیں کیا تھا وہ بالاج کیلیے محسوس کر رہی تھی۔اسے خود بھی یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ بالاج کیلیے پوزیسو ہو رہی ہے۔کچھ دیر بعد زویا اٹھ کر اسٹیج سے نیچے گئی تو بالاج اس کی طرف متوجہ ہوا۔"بڑی دوستیاں ہیں تمہاری لڑکیوں سے۔"تارا نے کڑھتے ہوئے طنز مارا۔بالاج نے حیرت سے اسے دیکھا۔کیا وہ اس کیلیے جیلس ہو رہی تھی۔اس کا دل خوشی دھڑکا۔"ایک ہی لڑکی سے تو دوستی کی ہے صرف۔""ہونہہ۔مجھے کیا پتہ کتنی لڑکیوں سے دوستی ہو گی تمہاری۔"وہ ناک چڑھا کر بولی۔"تارا تم مجھ پر شک کر رہی ہو؟"وہ مصنوعی صدمے سے بولا تھا۔تارا نے پھر اسے جواب نہیں دیا تھا۔وہ شاید کسی گہری سوچ میں چلی گئی تھی۔

-------------------------ولیمے کے فنکشن سے وہ دونوں حسن صاحب کے گھر ہی آئے تھے۔

حسن صاحب نے میکال سے ولیمے تک وہیں رکنے کا کہا تھا۔خاندان کے کئی لوگ بھی وہیں موجود تھے۔اگر دلہا دلہن ہی وہاں نہ ہوتے تو انہوں نے سوال اٹھانا تھا۔اب وہ یہ تو نہیں جانتے تھے کہ میکال اپنے باپ کے ساتھ ایک گھر میں نہیں رہتا۔وہ حسن صاحب کو معاف تو کر چکا تھا لیکن ان کی دوسری بیوی کی وجہ سے ان کے پاس نہیں رہنا چاہتا تھا۔اس نے میکال کی ماں پر جھوٹا الزام لگوا کر اسے طلاق دلوائی تھی۔وہ کبھی بھی اسے معاف نہیں کر سکتا تھا۔البتہ حسن صاحب کی دوسری بیوی انعم اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔اس کا جوان بیٹا مرا تھا۔اسے سمجھ آ گئی تھی جو ظلم اس نے وریشہ کے ساتھ کیا تھا اللہ نے اس کا بدلہ لیا ہے۔وہ میکال سے معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن میکال نے اسے ابھی تک موقع نہیں دیا تھا۔ولیمے سے آنے کے بعد ہانیہ ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی۔میکال کے خاندان کے لوگ بہت اچھے تھے۔ہانیہ ان میں گھل مل گئی تھی۔میکال کی کزنوں کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔جبکہ میکال کو اپنی کزنیں بہت بری لگ رہی تھیں۔جو وقت ہانیہ

Posted On Kitab Nagri

نے اس کے ساتھ گزارنا تھا وہ اس کی کزنیں ضائع کر رہی تھیں۔ کچھ دیر تو وہ برداشت کرتا رہا لیکن کب تک کرتا۔ "ہنی..... کافی بنا کر کمرے میں لے کر آنا ذرا۔" سب کے سامنے اس کے اس طرح پکارنے پر ہانیہ نے بلش کیا تھا۔ میکال کی کزنیں ہنس پڑی تھیں۔ "بیٹا میں بنا دیتی ہوں کافی." انعم نے کہا تو میکال کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔ "میں نے اپنی بیوی سے کہا ہے۔" وہ انہیں سرد مہری سے دیکھ کر کمرے میں چلا گیا۔ انعم شرمندہ ہو گئی۔ ہانیہ الجھی تھی۔ وہ چاہے اس کی سٹیپ مدر تھی لیکن میکال کو اس سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ ہانیہ نے میکال سے اس بارے میں بات کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ وہ کافی لے کر کمرے میں آئی تو میکال لیپ ٹاپ لیے صوفے پر بیٹھا دکھائی دیا۔ "زہے نصیب۔ فرصت مل گئی کمرے میں آنے کی۔" وہ میٹھا طنز مارتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ "فرصت تو نہیں ملی۔ بڑی مشکل سے وقت نکالا۔" ہانیہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔ میکال نے اسے گھورتے ہوئے کافی کا کپ پکڑا۔ "آپ سے ایک بات پوچھوں۔" وہ اس کے پاس ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔ "ہمم۔" میکال نے کافی کا سپ بھرا۔ کافی بہت مزے دار تھی۔ میکال کا دل خوش ہو گیا۔ "آپ اپنی سٹیپ مدر سے ناراض ہیں؟" اس کے سوال پر میکال نے خاموشی سے اسے دیکھا تھا۔ "بتائیں نا۔ آپ نے سب کے سامنے ان سے کتنے روڈ لہجے میں بات کی۔ انہیں کتنا دکھ ہوا ہو گا۔" "مجھے نہیں پرواہ انہیں کتنا دکھ ہوا ہے۔" اس کے لہجے میں غصہ تھا۔ "کیوں؟" "وہ میری سٹیپ مدر ہیں۔ اسی لیے۔" "لیکن وہ انسان بھی تو ہیں نا۔ انسانیت کے ناطے ہی آپ ان سے اچھے اخلاق سے بات کر لیا کریں۔" وہ سمجھانے لگی۔ "جن لوگوں میں انسانیت نہ ہو ان سے میں کبھی اچھے اخلاق سے پیش نہیں آ سکتا۔" اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ ہانیہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ "کیا مطلب..... وہ تو بہت اچھی ہیں" "وہ میری ماں کی قاتل ہیں۔ اب وہ سونے کی بھی بن کر آئیں تو میرے لیے بری ہی رہیں گیں۔" وہ بولا تو ہانیہ ششدر سی رہ گئی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔"میری دادو اور سٹیپ مدر نے مل کر میری ماں پر جھوٹا الزام لگایا اور بابا سے طلاق دلوادی۔وہ اسی صدمے سے مر گئیں۔میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔"میکال کے چہرے پر خطرناک حد تک سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔"اوہ آئی ایم سوری۔مجھے پتہ نہیں تھا۔آپ پلیز غصہ مت کریں۔میں آئیندہ اس بارے میں کبھی بات نہیں کروں گی۔آپ اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہیں۔"ہانیہ گھبرا کر کہہ رہی تھی۔

میکال کے جلتے دل کو اس کی باتوں نے سکون دیا تھا۔وہ مسکرا دیا تھا۔"غصہ تو مجھے تم پر واقعی ہی آرہا ہے۔ایک تو تم مجھ سے دور بھاگتی ہو اور جب قریب آتی ہو تو دوسروں کی باتیں لے کر بیٹھ جاتی ہو۔"وہ اس کے کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے بولے تھا۔اس سے پہلے کہ وہ ہانیہ کے چہرے کے قریب ہوتا وہ اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔میکال نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔

-------------------------آج ہانیہ اور میکال کے ولیمے کی تقریب تھی۔میرج ہال جانے میں ابھی دس منٹ تھے۔بالاج تیار ہو چکا تھا جبکہ تارا کی تھوڑی سی تیاری رہتی تھی۔وہ کھلے بالوں کو ایک کندھے سے آگے ڈالے ہار کی ہک بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہک کے ساتھ پتہ نہیں کیا مسلہ تھا بند ہو کے ہی نہیں دے رہی تھی۔بالاج نے جب اسے مشکل میں دیکھا تو صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔"چھوڑو میں کر دیتا ہوں۔"وہ اس کے ہاتھ سے ہک لے کر بند کرنے لگا تھا۔تارا ساکت سی آئینے میں اس کا عکس دیکھ رہی تھی۔بالاج ہک بند کر چکا تھا جب اس کی انگلی ذرا سی تارا کی گردن سے مس ہوئی تھی۔وہ کرنٹ کھا کر پلٹی تھی اور غصے سے بالاج کو گھورا تھا۔"کیا ہوا؟"بالاج نے نا سمجھی سے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا۔"تم نے مجھے ٹچ کرنے کی کوشش کی ہے ؟"غصے میں وہ یہ بات بول تو گئی لیکن پھر اس نے دل ہی دل میں خود کو کوسا تھا۔

"واٹ؟......میں تو تمہاری مدد کر رہا تھا۔"بالاج دل ہی دل میں مسکرا تا بظاہر سنجیدگی سے بولا تھا۔"تم میری

Posted On Kitab Nagri

مدد نہ ہی کرو تو بہتر ہے۔اور دور ہٹو مجھ سے۔"تارا نے اسے دھکیل کر پیچھے کیا۔"یار تمہیں مجھ سے مسلہ کیا ہے؟"وہ منہ بنا کر بولا۔"جیسے تم تو جانتے ہی نہیں نا۔"وہ طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے بال پیچھے ہٹانے۔اس کے بالوں کی ایک لٹ کان میں لٹکے آویزے میں اٹک گئی۔اس نے کھینچا تو کان میں درد کی وجہ سے وہ سی کر کے رہ گئی تھی۔بالاج سر جھٹک کر آگے بڑھا اور نرمی سے بالوں کی لٹ کو کانٹے سے الگ کیا۔تارا کو اس کی قربت سے عجیب سا احساس ہوتا تھا۔غصہ اسے خود پر آتا لیکن نکلتا بالاج پر ہی تھا۔"تم جان بوجھ کر بار بار میرے قریب آ رہے ہو۔"وہ بھڑکی۔"تو اور ہمسائی کے قریب جاؤں۔"وہ مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔تارا اسٹپٹا گئی۔"بکومت۔""ایک تو اللہ اتنی سخت بیوی کسی کو نہ دے۔جو نہ تو شوہر کو اپنے قریب آنے دیتی ہے اور نہ ہی اسے کچھ بولنے دیتی ہے۔"وہ جل کر بولا تھا۔"مجھے غصہ مت دلاؤ بالاج۔میں تمہیں اپنا شوہر نہیں مانتی۔""کبھی نا کبھی تو مانو گی نا۔"اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر تارا کا دل تیزی سے دھڑکا۔"اگر کبھی بھی نا مانا تو؟"وہ نجانے کیوں پوچھنے لگی۔"میں ساری زندگی تمہارا انتظار کر سکتا ہوں۔"وہ مسلسل اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اور پہلی دفعہ کھل کر ایسی گفتگو کر رہا تھا۔"یہ بس کہنے کی ہی باتیں ہیں۔میں جانتی ہوں تم کچھ ہی عرصے میں مجھ سے بے زار ہو جاؤ گے اور مجھے طلاق دے کر کسی اور سے شادی کر لو گے۔"تو یہ خدشہ تھا اسے۔بالاج کو سمجھ آ گئی تھی۔"افسوس ہوا جان کر کہ تم میرے بارے میں ایسا سوچتی ہو۔شاید تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے۔میں مر تو سکتا ہوں لیکن تمہیں کبھی چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔اور یہ طلاق کا خیال بھی دل سے نکال دو۔کیونکہ ایک دفعہ جو چیز میری ہو جائے وہ بس میری ہوتی ہے۔اتنا تو تم جانتی ہی ہو گی مجھے۔"وہ سنجیدگی سے کہتا کمرے سے چلا گیا تھا۔اس کے لہجے میں جنون کی شدت محسوس کر کے تارا شاکڈ رہ گئی تھی۔اسے یاد تھا بچپن میں وہ اپنی چیزوں کیلیے بہت پوزیسو ہوا کرتا تھا۔اور اس کیلیے بھی بہت پوزیسو تھا۔جب بھی وہ تارا کے ساتھ کھیل رہا ہوتا اور کوئی

Posted On Kitab Nagri

انہیں ڈسٹرب کرتا تو اسے بہت غصہ آتا تھا۔وہ چاہتا تھا تارا اس کے قریب رہے۔کسی اور کے پاس نہ جائے۔اس وقت تو وہ بچہ تھا لیکن اب وہ بڑا ہو چکا تھا۔اب اس کی پوزیسونیس کی وجہ بھی بدل چکی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شادی کی تقریبات ختم ہو چکی تھیں۔اب دعوتوں کا سلسلہ جاری تھا۔بہت سارے لوگوں نے انہیں انوائٹ کیا تھا لیکن بالاج صرف دو تین جگہ ہی گیا تھا۔اس کے پانچویں سمیسٹر کے پیپرز کو چکے تھے۔اب یونی سٹارٹ ہونے میں دو ہفتے تھے۔وہ چھٹیوں میں تارا کے ساتھ ہنی مون پر جانا چاہتا تھا۔تارا نے اس کی بات تو مانی نہیں تھی سو اس نے بابا سے بات کی کہ وہ ہنی مون کی بات چھیڑیں۔پھر انہوں نے ڈنر پر بالاج سے ہنی مون پر جانے کے بارے میں پوچھ لیا۔ہانیہ اور میکال بھی ان کی طرف ڈنر پر آئے ہوئے تھے۔"ہاں بھئی پھر کہاں جانے کا ارادہ ہے ہنی مون پر؟"انہوں نے بالاج کو مسکراتی نظروں سے دیکھا۔"مری۔"وہ تو جیسے پہلے ہی سب کچھ پلان کر کے بیٹھا تھا۔تارا نے چبھتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔"ہمم۔لیکن اگر کسی دوسرے ملک جانا چاہو تو میں ٹکٹس ارینج کروا دیتا ہوں۔""""نہیں بابا۔مجھے تو پاکستان سے خوبصورت اور کوئی جگہ نہیں لگتی۔"وہ بولا۔تارا دل ہی دل میں تلملا رہی تھی۔مطلب اس سے کچھ پوچھا بھی نہیں اور خود ہی فیصلے کر رہا تھا وہ۔یہ دن بھی دیکھنا تھا اس نے۔"لیکن مجھے ہنی مون پر نہیں جانا۔میں یونی جوائن کر رہی ہوں۔"وہ لہجے کو اٹل بنا کر بولی۔"اوکے میں زویا کو ساتھ لے جاؤں گا پھر۔"وہ آہستہ آواز میں بولا تھا۔"میں تمہاری ہڈیاں بھی توڑ دوں گی۔"وہ بھڑکی تھی۔سکندر صاحب مسکرائے تھے جبکہ طانیہ اور عرفہ بیگم نے تارا کو گھورا تھا۔"تارا اپنا رویہ درست کرو۔وہ شوہر ہے تمہارا۔اس کی بات ماننا تمہارا فرض ہے۔"عرفہ بیگم نے بالاج کا ساتھ دیا۔وہ جتاتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔تارا دانت پیس کر رک گئی تھی۔"مان جاؤ تارا۔بالاج کو بھی چھٹیاں ہیں۔پھر کب وقت ملے گا انجوائے کرنے کا۔"سکندر صاحب نے کہا تو تارا کو

Posted On Kitab Nagri

ماننا ہی پڑا۔ پھر سکندر صاحب میکال سے ہنی مون پر جانے کے بارے میں پوچھنے لگے تھے۔ وہ دونوں ایس ٹی لو سیا جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالاج اور تارا بائے روڈ مری جا رہے تھے۔ سارا راستہ خاموشی میں ہی کٹا تھا۔ تارا کچھ دیر کھڑکی سے باہر تیزی سے گزرتے مناظر دیکھتی رہی پھر سیٹ کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ سو چکی تھی۔ بالاج پہلے تو بڑے دھیان سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اب سوئی ہوئی تارا پر بھی بار بار نظر ڈال رہا تھا۔ اس کے جاگتے ہوئے تو ایسا ممکن نہیں تھا۔

مری میں سکندر صاحب نے ایک رہائش خریدی ہوئی تھی جو ایک پہاڑی اور آبشار کے ساتھ ایک خوبصورت سا بنگلہ تھا۔ وہاں کا ماحول اور فضا بہت سکون بخش تھے۔ بالاج کو وہ جگہ جنت کا ٹکڑا لگتی تھی۔ وہ بچپن میں بھی کئی دفعہ وہاں جا چکا تھا البتہ تارا کم ہی وہاں جاتی تھی۔ آج وہ کتنے ہی عرصے بعد وہاں جا رہی تھی۔ اس بات سے بے خبر کہ وہاں اس کی زندگی میں ایک نیا موڑ آنے والا تھا۔

چار گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیو کے بعد وہ مری پہنچ چکے تھے۔ اور دس پندرہ منٹ بعد وہ گھر تک آ چکے تھے۔ وہ گھر ایک بوڑھا ملازم اور اس کی بیوی سنبھالتے تھے۔ سکندر صاحب نے انہیں بالاج اور تارا کے آنے کی اطلاع دے

Posted On Kitab Nagri

دی تھی۔ گاڑی گیٹ تک پہنچتے ہی ملازم دروازہ کھول چکا تھا۔ بالاج نے گاڑی پورچ میں روکی اور باہر نکلا۔ ملازم اسے سلام دے کر گاڑی کی ڈگی سے سوٹ کیس نکالنے لگا تھا۔ بالاج نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر تارا کو جگانا چاہا لیکن پھر رک گیا۔ وہ گہری نیند سو رہی تھی۔ بالاج نے کچھ سوچ کر اسے احتیاط سے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا تھا۔ جب اسے پتہ چلے گا کہ بالاج اسے اٹھا کر کمرے میں لائے گا تو اس کا کیا ری ایکشن ہو گا۔ یہ سوچ کر بالاج نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ملازم کمرے میں سامان رکھ کر جا چکا تھا۔ بالاج نے تارا کو کمرے میں لا کر بیڈ کے ایک کنارے پر لٹایا اور بلینکٹ اس پر دینے لگی۔ اس کی نظریں تارا کے چہرے سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔ دل بار بار اس کی طرف ہمک رہا تھا۔

"نو بالاج۔ سنبھالو خود کو۔" اس نے خود کو کوسا لیکن دل پھر بے باز نہ آیا اور اپنی کر کے ہی چھوڑی۔ وہ بے اختیار تارا کے چہرے پر جھکا تھا اور تارا کی صبیح پیشانی پر نرمی سے بوسہ دیا تھا۔ تارا نیند میں کسمسائی تو وہ جلدی سے پیچھے ہٹا۔

"بہت جلد میں تمہیں اپنی محبت میں گرفتار کر لوں گا مائی روڈ بیوٹی۔ آج سے تمہارا امتحان شروع ہونے والا ہے۔ بیسٹ آف لک۔" وہ اس کا گال ہلکا سا تھپک کر کمرے سے چلا گیا تھا۔

ایک گھنٹے بعد جا کر تارا کی نیند پوری ہوئی تو اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں تھیں۔ کچھ لمحے بعد جب اسے سمجھ آئی کہ وہ گاڑی کی بجائے بیڈ پر تھی تو ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یہاں کیسے آئی؟" وہ ششدر سی سوچنے لگی تھی۔کیا بالاج اسے اٹھا کر لایا تھا۔اس کے علاوہ اور کون اسے یہاں لا سکتا تھا۔اسے بالاج پر شدید قسم کا غصہ آیا تھا۔البتہ دل تیزی سے دھڑکا تھا۔

"بالاج!" وہ چیختے ہوئے بستر سے اتری اور باہر جانے لگی۔

"بالاج!" ابھی وہ کمرے کے وسط میں ہی پہنچی تھی کہ بالاج کمرے میں آچکا تھا۔تارا شیرنی کی طرح اس پر جھپٹی تھی۔بالاج جان گیا تھا یہ اس کے عمل کا ردعمل ہے۔اسے ایسے ہی ری ایکشن کی توقع تھی۔

"کیا ہوگیا تارا؟" وہ مصنوعی غصے سے پوچھنے لگا۔

"یہ پوچھو کیا نہیں ہوا۔تم اپنی حد بھولتے جارہے ہو۔" وہ بھڑک اٹھی۔

"آخر میں نے کیا کیا ہے؟" بالاج نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم مجھے اپنی گود میں اٹھا کر کمرے میں کیوں لائے؟" وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

"تم سو رہی تھی تو" ......

"تو تم مجھے جگا نہیں سکتے تھے۔یہ گھٹیا فلرٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"واٹ؟ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کبھی فلرٹ بھی کرتا ہے کیا؟" وہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے حیرت سے پوچھنے لگا۔اس کی بات پر تارا کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم..... تم باز نہیں آؤ گے نا۔" وہ اس کے سینے اور کندھوں پر تھپڑ مارنے لگی تھی جب بالاج نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر اسے پیچھے دیوار سے لگا دیا۔تارا تو کچھ پل کیلیے بالاج کہ جرات پر ساکت رہ گئی تھی۔وہ حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ بالاج اسے چیلنج کرتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاؤ ڈیئر یو...... چھوڑو مجھے۔" وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

"اگر نہ چھوڑوں تو؟" اس کے تو تیور ہی بدلے ہوئے تھے۔تارا کا دل خوف سے دھڑکا تھا جبکہ چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔

"اب تم مجھ سے مقابلہ کرو گے ؟" ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ بالاج نے اس کا مقابلہ کیا ہو۔وہ سخت حیران تھی۔

"میں تو صرف اپنا دفاع کر رہا ہوں۔اگر مقابلہ کرنے پر آیا تو تمہیں مشکل ہو گی۔" اس کی بات کا کیا مطلب تھا تارا اچھے سے سمجھ گئی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا بالاج اسے اپنی طاقت سے زیر کرنے کی کوشش کرے گا۔وہ تو مطمئن تھی کہ بالاج معصوم سا بچہ ہے۔لیکن وہ اتنا بھی معصوم نہیں تھا۔

"بالاج..... چھوڑو مجھے۔" وہ بڑے ضبط سے بولی تھی۔

"نہیں۔پھر تم مجھے مارو گی۔" بالاج بچوں کی طرح مسکین سے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ماروں گی چھوڑو۔" اس نے پچکارا۔

"پکا؟" وہ آنکھوں میں شرارت لیے پوچھنے لگا۔

" بالاج!" وہ چیخی تو بالاج نے اس کی کلائیاں آزاد کر دیں اور گلے ہی پل تارا نے کھینچ کر تھپڑ اس کے گال پر مارا تھا۔ وہ دل ہی دل میں ہنسا تھا۔ جو کچھ ابھی وہ کر چکا تھا اب اتنی سزا تو بنتی ہی تھی۔

"آئندہ میرے قریب آئے تو قتل کر دوں گی میں تمہارا۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی کمرے سے نکل گئی جبکہ بالاج گال سہلاتے ہوئے منہ بنا کر رہ گیا تھا۔ پھر اس کے لب پراسرار سے مسکرا اٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ایس ٹی. لوسیا بہت خوبصورت جزیرہ تھا۔ میکال اور ہانیہ انیس گھنٹے کی فلائیٹ کے بعد وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور اب ایک ہوٹل کے سویٹ میں آ چکے تھے جو وہ پہلے ہی بک کروا چکے تھے۔

ہانیہ بہت خوش اور پرجوش تھی۔ مسکراہٹ تو اس کے لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔ میکال سوٹ کیس پکڑے ہال میں داخل ہوا تو وہ خوشی سے گول گھومتی نظر آئی تھی۔ وہ بھی بے اختیار مسکرا دیا تھا۔

"واؤ.... کتنی پیاری جگہ ہے یہ۔" وہ اب کھڑکی کے پاس جا کر اسے کھولنے لگی تھی۔ لیکن اس سے کھل نہیں پا رہی تھی۔ میکال نے اس کے قریب آ کر کھڑکی کھولی۔ ٹھنڈی اور تیز ہوا کا جھونکا ان سے ٹکرایا تھا۔ ہانیہ کے بال اڑ کر میکال کے چہرے پر آ گئے تھے۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔ اور مڑ کر باہر کا منظر دیکھنے لگی تھی۔ دائیں طرف خوبصورت پہاڑ تھے اور سامنے وسیع و عریض سمندر تھا اور ساحل سمندر تو ہانیہ کو کچھ زیادہ ہی پیارہ لگ رہا تھا۔ کھڑکی سے دور دور کے مناظر دیکھنا اسے بہت پسند تھا۔

"میکال وہ دیکھیں کتنی پیاری جگہ ہے۔" وہ ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بول رہی تھی جب اسے اپنی کمر جکڑتی محسوس ہوئی تھی۔ میکال اسے پیچھے سے اپنے ایک بازو کی گرفت میں لے چکا تھا۔ وہ سانس روک گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم۔بہت پیاری ہے۔" وہ اسے اپنے سینے بھینچ کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتی ہوئے بولا تھا۔ہانیہ کو پتہ چل گیا تھا وہ اسی کی تعریف کر رہا ہے۔اس کی دھڑکنوں کی سپیڈ تیز ہوئی تھی۔

"میکال......وہ دیکھیں نا۔" اس نے میکال کی توجہ خود پر سے ہٹانی چاہی۔میکال اس کی بات پر دھیان دیے بنا اس کے گال پر لب رکھ چکا تھا۔وہ پل بھر میں سرخ ہوئی تھی۔کچھ لمحوں بعد میکال نے لب ہٹایے تو ہانیہ کی جان میں جان آئی تھی۔

"میکال......میں آپ سے کیا کہہ رہی ہوں اور آپ......" وہ اس کی طرف مڑتے ہوئے خفگی سے بولی تھی۔

"تم بولو میں سن رہا ہوں۔" میکال نے کہتے ہوئے اس کے دوسرے گال کو چوما تھا۔اب ایسے اس نے خاک بولنا تھا۔وہ آنکھیں بند کیے سوچنے لگی تھی۔میکال نے چہرہ پیچھے کر کے اسے آنکھیں بھینچے دیکھا تو مسکرا دیا اور پھر اس کے لبوں پر جھک گیا۔ہانیہ کا دل کانوں میں ڈھول کی طرح بجنے لگا تھا۔شادی کی رات کے بعد وہ آج اتنا رومینٹک ہوا تھا۔ہانیہ کافی حد تک اس سے فرینک ہو چکی تھی اور آہستہ آہستہ اس کی قربت کی عادی ہو رہی تھی۔آج اسے یوں خوشی سے مسکراتے دیکھ کر وہ اپنے دل پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔ہانیہ کا نازک وجود اپنے حصار

Posted On Kitab Nagri

میں لیے کتنے ہی پل ارد گرد سے بیگانہ ہو کر وہ اپنے جنون کی داستان رقم کرتا رہا تھا۔ہانیہ بے چاری سے تو اس کے پیار کی شدت سہنا مشکل ہو رہا تھا۔وہ کانپ رہی تھی لیکن مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔

آخر کار اس پر ترس کھا کر میکال نے اس کے لبوں کو آزاد کیا تو وہ گہری گہری سانسیں لیتی گلنار چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔

"اف یار اب ایسے مت کرو۔پھر میں نے کچھ غلط کر دیا تو تم نے ناراض ہو جانا ہے۔"وہ شرارت سے بولا تھا۔

"اب بھی کچھ اور کرنا باقی ہے کیا؟"ہانیہ نے پلکیں اٹھا کر اسے غصے سے گھورا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں نا بہت کچھ باقی ہے۔اگر اجازت ہو تو......"وہ بول رہا تھا جب ہانیہ چیخی۔

"میکال......"وہ ہنس پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اوکے اوکے۔اب کچھ نہیں کر رہا میں۔ابھی کیلیے اتنی ڈوز ہی بہت ہے۔"

"بہت برے ہیں آپ۔میں ناراض ہوں آپ سے۔"وہ جل کر بولتی رخ پھیر گئی تھی۔میکال ایک دفعہ پھر سے اسے پیچھے سے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

"اچھا چلو ناراض نہ ہو بتاؤ کیا کہہ رہی تھی تم۔"

"پہلے مجھے چھوڑیں۔"

"یہ تو اب ناممکن ہے۔تمہیں چھوڑنا میرے بس کی بات نہیں۔"وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔ہانیہ نچلا لب دبا کر مسکراہٹ روک گئی تھی۔اس کی ناراضگی ختم ہو چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رات ہو چکی تھی۔ سارے گھر کی بتیاں بھی بند ہو چکی تھی۔ چاند کی چاندنی نے فضا کو ذرا سا روشن کیا ہوا تھا۔ تارا بالاج کے ساتھ والے کمرے میں موجود تھی۔ یہاں آس پاس بہت کم گھر تھے اور جنگل بھی تھا۔ اسے اکیلے ڈر لگ رہا تھا لیکن بالاج کے ساتھ تو اس نے بھی نہیں سونا تھا۔ گھر میں تو بڑوں کے ڈر سے اسے بالاج کے ساتھ کمرہ شئیر کرنا پڑتا تھا لیکن اب وہ اپنی من مانی کر رہی تھی۔

وہ بستر پر لیٹ کر اپنے اوپر بلینکٹ درست کر رہی تھی جب کھڑکی کے شیشے کے پار اسے کوئی ہیولہ نظر آیا۔ اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ وہ ایک پل کیلیے ساکت ہوئی تھی پھر کانپتے ہوئے بستر سے اتری اور ننگے پاؤں دروازے کی طرف بھاگی۔ وہ اس اجنبی کے کمرے سے آنے سے پہلے باہر نکل جانا چاہتی تھی۔ دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی آگے بڑھی کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔ اسے لگا وہ اجنبی کی قید میں آچکی ہے۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کر سامنے والے کو دیکھا لیکن اندھیرے کے باعث کچھ خاص نظر نہیں آیا تھا۔

"تارا!..... کیا ہوا؟" یہ تو بالاج کی آواز تھی۔ اس نے بے اختیار گیری سانس لیتے ہوئے بالاج کے سینے سے سر ٹکا دیا تھا۔

"تارا!" وہ اس کے عمل پر حیران و پریشان سا رہ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ.....وہاں کوئی ہے۔"اس نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"کہاں؟" بالاج نے پوچھا۔

"کھڑکی کے پار۔"وہ کانپتے ہوئے بولی تھی۔ بالاج تیزی سے اندر آیا اور کمرے کا بلب آن کر کے کھڑکی کی طرف بڑھا۔ باہر کوئی بھی نہیں تھا۔شاید ملازم ہو گا۔ بالاج سوچ کر مطمئن ہو گیا تھا۔

"کوئی بھی نہیں تارا۔پریشان نہیں ہو۔میں تمہارے پاس ہوں۔"وہ اس کے قریب آکر اسے تسلی دینے لگا۔

"وہ تمہیں بھی نقصان پہنچادے گا؟"وہ پریشانی سے بولی۔

"کون؟" بالاج نے بے اختیار پوچھا۔تارا کو کچھ دیر کیلیے چپ لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ......"تارا کو سمجھ نہیں آرہی تھی اسے کیسے باذل کے بارے میں بتائے۔

"بتاؤ تارا؟ کون ہے وہ؟"وہ نرمی سے پوچھنے لگا۔

"باذل۔"وہ اس سے نظریں ملائے بغیر بولی تھی۔ بالاج کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔

"اس نے مجھے دھمکی بھی دی تھی کہ اگر میں نے تم سے شادی کی تو وہ تمہیں مار دے گا۔"وہ رونے لگی۔

"تم نے مجھے یہ پہلے کیوں نہیں بتایا؟"اس کے اس سوال کا جواب بھی تارا کے پاس نہیں تھا۔

"میں شوہر ہونے سے پہلے تمہارا دوست ہوں تارا۔ اگر تم مجھ سے اپنی ہر پریشانی شئیر کرو گی تو مجھے اچھا لگے گا۔"

"میں تمہیں کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔ سوری۔"وہ شرمندگی سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹرسٹ می تارا۔آئی کین پروٹیکٹ یو۔"وہ اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔تارا نے اس دفعہ خود کو چھڑوانے کی کوشش نہیں کی تھی۔وہ طمانیت سے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

رات کو پھر ڈر کی وجہ سے تارا کو بالاج کے پاس ہی سونا پڑا تھا۔بالاج حسب معمول قالین پر سویا تھا اور وہ بیڈ پر۔اسے پہلی دفعہ شرمندگی ہوئی تھی کہ وہ شوہر کو زمین پر سلا کر خود سارے بیڈ پر قبضہ کر لیتی ہے۔اس نے شرمندگی ظاہر تو نہیں کی لیکن بے چین ہو گئی تھی۔رات دیر تک وہ بالاج کے بارے میں ہی سوچتی رہی تھی۔اس کی سوچوں کا رخ بے اختیار ہی بالاج کی طرف مڑ چکا تھا۔اور اسے پتہ بھی نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

صبح وہ فجر کی اذان کے ساتھ بالاج سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی اور دوسرے کمرے میں جا کر نماز پڑھنے لگی تھی۔بالاج کی آنکھ کھلی تو کمرہ خالی پا کر وہ باہر آیا اور دوسرے کمرے میں دیکھا۔وہ سر پر حجاب کی صورت میں دوپٹہ باندھے نماز پڑھتی بہت پیاری لگ رہی تھی۔بالاج کئی پل اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر کمرے میں واپس آگیا۔وضو کر کے نماز پڑھنے کے بعد وہ پھر سو گیا تھا۔جب دو گھنٹوں بعد اٹھ کر باہر آیا تو تارا صوفے پر بیٹھی پاؤں اوپر

Posted On Kitab Nagri

کیے ٹی وی پر مارننگ شو دیکھتی نظر آئی تھی۔اس کے بال ڈھیلے سے جوڑے میں بندھے تھے اور ماتھے سے ایک لٹ گال سے گزرتی گردن تک پہنچ رہی تھی۔وہ لٹ دیکھ کر بالاج کے دل میں ایک خواہش جاگی تھی اور وہ خود کو روک نہیں سکا تھا۔تارا کو پتہ تو تب چلا جب وہ اس کے پاس آکر بڑے مزے سے اس کی گود میں سر رکھ کر صوفے پر لیٹ چکا تھا۔تارا ساکت سی ہو کر سانس روک گئی تھی۔اس کی حیرت زدہ نگاہیں بالاج کے چہرے پر تھیں جو آنکھیں بند کیے مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔کچھ دیر تو تارا کو سمجھ نہ آئی اب کیا کرے۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے بالاج۔اٹھو یہاں سے۔" وہ چاہ کر بھی اپنا لہجہ سخت نہیں بنا لائی تھی۔

"کیوں اٹھوں۔کل خود تو اتنی دیر میرے سینے پر سر رکھے کھڑی رہی۔میں نے تمہیں خود سے دور کیا؟ نہیں نا تو پھر تم مجھے خود سے دور کر کے ہرٹ کیوں کرتی ہو؟" وہ مظلوم لہجے میں بولا تھا۔تارا کو اس کی بات ٹھیک ہی لگی تھی۔وہ شرمندگی سے ادھر ادھر دیکھتی لب چبانے لگی۔

"ہے یار مذاق کر رہا ہوں۔جسٹ چِل۔" وہ مسکرا کر بولا۔اس کی دلفریب سی مسکراہٹ دیکھ کر تارا کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے قریب ہو گے تو میں نے خاک چِل کرنا ہے۔" وہ منہ میں ہی بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

"مجھے وہ زمانہ بہت یاد آتا ہے۔" وہ دھیرے سے اس کے بالوں کی لٹ کو چھوتا جذب کے عالم میں بولا تھا۔ تارا کا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا۔

"کونسا؟" اس نے بے اختیار پوچھا۔

"جب ہم چھوٹے ہوتے تھے۔ میں زیادہ تر تمہارے پاس ہی سوتا تھا۔ تم میرا سر اپنی گود میں رکھ کر میرے بالوں کو سہلاتی تھی۔ مجھ سے بڑے پیار سے بات کرتی تھی۔ جیسے جیسے میں بڑا ہوتا گیا تم مجھ سے دور ہوتی گئی۔ اپنا عادی بنا کر مجھے اکیلا چھوڑ دیا۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہہ رہا تھا اور ساتھ اس کے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹ رہا تھا۔ تارا کئی پل اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑی رہی تھی پھر ہوش میں آ کر جلدی سے اپنے بال چھڑوائے۔

"تم اب کچھ زیادہ ہی فری ہو رہے ہو۔" اسے کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو یہی کہہ دیا۔ بالاج اس کی جھجھک سے محظوظ ہوتا ہنس پڑا تھا۔ تارا نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اچھا ناراض مت ہو۔ چلو آج کہیں باہر چلتے ہیں۔" وہ اسے منانے لگا۔

"مجھے نہیں جانا کہیں۔"

"پلیز۔" بالاج نے مسکین سا منہ بنایا۔

"نہیں آج میرا فیورٹ ڈرامہ لگے گا۔ کل چلی جاؤں گی۔" وہ نجانے کیوں مان گئی۔ بالاج کھل کر مسکرایا تھا۔

"جو حکم آپ کا۔"

"اچھا اب اٹھ جاؤ یہاں سے۔" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا سر اتنا بھاری تو نہیں۔ جو تم تھک گئی۔ چلو میرے بالوں کو سہلا دو جیسے بچپن میں کرتی تھی۔" اس نے تارا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھا۔تارا تلملائی تو بہت لیکن انکار نہیں کر سکی تھی۔ بالاج کے بدلتے تیور اسے خوفزدہ کر رہے تھے۔کل جیسے اس نے جرات کا مظاہرہ کیا تھا اگر پھر وہی کرتا تو تارا سے اس کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جانا تھا سو چپ چاپ اس کی بات مان لی۔اگر تارا کو یہ پتہ چلتا کہ وہ اس کی بے خبری میں اسے بوسہ بھی دے چکا ہے تو اس کا بے ہوش ہو جانا پکا تھا۔

____

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ساحل سمندر پر ننگے پاؤں چل رہے تھے۔میکال بلیک جینز پر براؤن شرٹ پہنے ہوئے تھا جبکہ ہانیہ کیپری پر گھٹنوں تک آتی فراک میں ملبوس تھی۔وہاں بہت کم لوگ تھے۔وہ ایک ساتھ قدم اٹھاتے آگے بڑھ رہے تھے۔سمندر کی لہریں ان کے پیروں کو چھو رہی تھیں۔ہانیہ کی آج یہ خواہش پوری ہو چکی تھی کہ وہ کبھی اپنے ہمسفر کے ساتھ یوں ساحل سمندر پر چلے۔

"یہاں کوئی فوٹو گرافر نہیں ہے کیا؟" اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"فوٹو گرافر؟ کیوں؟" میکال نے اچنبھے سے پوچھا۔

"پکس بنوانی تھیں آپ کے ساتھ۔ آپ کو پتہ ہے مجھے موویز میں وہ سین بہت اچھے لگتے تھے جس میں کپلز بیچ پر چل رہے ہوتے ہیں جیسے اب ہم چل رہے ہیں۔ میں اس منظر کو ہمشہ کیلیے قید کرنا چاہتی ہوں۔ کیوں نہ ہم ویڈیو بنالیں۔" وہ اپنی معصوم سی خواہش کا اظہار کر رہی تھی۔ میکال دلچسپی سے اسے دیکھتا کچھ سوچنے لگا۔

"کسی میل فوٹو گرافر کو تو میں بالکل بھی اجازت نہیں دوں گا کہ وہ ہماری ویڈیو بنائے۔ ہاں البتہ کسی لڑکی کی مدد لے سکتا ہوں۔" وہ کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟" ہانیہ نے منہ بنایا۔ وہ کسی پروفیشنل فوٹو گرافر سے ویڈیو بنوانا چاہتی تھی۔ لیکن میکال ایک لڑکی کو بلا چکا تھا۔ وہ تو بڑی خوشی سے ان کی ویڈیو بنانے پر راضی ہو گئی تھی۔ میکال نے کیمرہ آن کر کے اسے اپنا فون دیا تو وہ کچھ قدم ان سے دور ہٹ کر ویڈیو بنانے لگی۔ میکال اور ہانیہ آہستہ سے بیچ پر چلنے لگے۔ اس لڑکی نے سلوموکا ٹچ دے کر ویڈیو کو خوبصورت یادگار بنا دیا تھا۔ ہانیہ نے جب وہ ویڈیو دیکھی تو بہت خوش ہوئی اور مسکرا کر اس لڑکی کا شکریہ ادا کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ کی ضرورت نہیں بس ایک سیلفی دے دیں تو بات بن جائے گی۔" وہ لڑکی میکال کو دیکھتی بولی تو ہانیہ کو پتنگے ہی لگ گئے۔

"جی کیوں نہیں۔ یہاں آئیں میں اپنی سیلفی دیتی ہوں آپ کو۔" ہانیہ نے اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے کہا۔ میکال مسکراہٹ ضبط کیے اس کی جیلسی دیکھنے لگا۔

"لیکن میں نے اس لڑکے کی پک لینی تھی۔" وہ لڑکی منمنائی۔

"یہ دیں یا میں دوں ایک ہی بات ہے۔ ہم دونوں الگ تھوڑی ہیں۔ کیوں مائیک؟" ہانیہ بظاہر مسکراتے ہوئے میکال کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کی چبھتی نگاہوں میں غصہ وہ پہچان گیا تھا۔

"جی جی۔" میکال نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے جلدی سے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ لڑکی مایوس ہو گئی۔

"اچھا آپ دونوں مل کر سلیفی دے دو۔" وہ مصلحت پسند سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم ٹھیک ہے۔" ہانیہ نے اس پر احسان کرتے ہوئے کہا تو وہ لڑکی اپنا فون آن کر کے کیمرہ نکالنے لگی۔ ہانیہ درمیان کھڑی ہوئی تھی۔ وہ لڑکی اس کے بائیں طرف تھی جبکہ میکال دائیں طرف تھا۔ کلک کی آواز سے سیلفی لے کر وہ لڑکی ان کا شکریہ ادا کرنے لگی اور چلی گئی۔

"کیا ضرورت تھی اس لڑکی سے مدد لینے کی۔ خوامخواہ ہی آپ سے فری ہو رہی تھی۔" وہ بولی تو میکال ہنس پڑا۔

"یار تم میرے لیے جیلس ہوتی کتنی کیوٹ لگتی ہو۔" میکال نے اس کا گال کھینچا۔

"مجھے غصہ آ رہا ہے اور آپ ہنس رہے ہیں۔ آپ جیسا شوہر ہو تو کسی دشمن کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔" وہ بھڑکی۔ میکال کو اس کی باتوں پر مزید ہنسی آئی۔

"مسز وہ شوہر نہیں دوست ہوتا ہے۔ آپ نے غلط محاورہ بولا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں جو بھی۔" اس نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

"ویسے تمہارے خیال میں شوہر کو کیسا ہونا چاہیے؟" میکال نے اس کے کندھوں کے گرد بازو حمائل کر کے اپنے قریب کرتے ہوئے پوچھا تھا۔ ہانیہ سٹپٹائی۔

"شوہر کو بیوی کی ہاں میں ہاں ملانی چاہیے۔" اس نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے اپنا خیال بتایا۔

"ابھی ملائی تو تھی ہاں۔" میکال نے اسے یاد کروایا۔

"اور جب بیوی کو غصہ آئے تو ہنسنا نہیں چاہیے۔"

"اوکے جی آئندہ نہیں ہنسوں گا۔"

"اور دوسری لڑکیوں سے دور رہنا چاہیے۔" ہانیہ نے ایک اور ڈیمانڈ بتائی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ شوہر کو قریب آنے دے۔"اس کی بات پر ہانیہ کی سٹی گم ہوئی۔ میکال اس کے چہرے پر جھکا تو وہ پلکیں جھپکتی آنکھیں بند کر گئی تھی۔ میکال نے نرمی سے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔ ہانیہ کو اپنا آپ کسی فسوں میں جکڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

آج بالاج نے تارا کو مری کی کئی جگہوں کی سیر کروائی تھی اور شاپنگ بھی کروائی۔ وہ کافی حد تک اس سے فرینک ہو چکی تھی اور آہستہ آہستہ ناراضگی بھول رہی تھی۔ بالاج کا ساتھ اسے پیارا لگنے لگا تھا۔ اس کی باتیں سننا اسے اچھا لگنے لگا تھا۔ شاید وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی لیکن وہ ابھی بھی اپنی کیفیت سے انجان تھی۔ اگر جانتی ہوتی تو اپنے دل کو وہیں روک لیتی لیکن اس کا دل چپکے سے باغی ہو رہا تھا۔

وہ سہ پہر تک وہ گھر لوٹے تھے۔ تارا ہال کی کھڑکی سے گھر کے قریب ہی بہتی ایک آبشار کو دیکھ رہی تھی جو زمین پر آ کر ایک ندی کی شکل اختیار کر رہی تھی۔ وہ ندی اور آبشار اسے بچپن سے پسند تھی لیکن کبھی وہ وہاں نہیں گئی تھی اور ندی کے پار سیب اور مالٹوں کے باغات میں جانے کا اسے بہت شوق تھا لیکن کبھی موقع نہیں ملا۔

Posted On Kitab Nagri

بالاج نے اسے کھڑکی میں کھڑے دیکھا تو اس کے قریب آیا۔اس کی نظروں کے تعاقب میں وہ خوبصورت سی ندی کو دیکھنے لگا۔

"وہاں چلیں؟"اس نے تارا کو دیکھا۔

"ہاں۔"وہ بے اختیار بولی تھی۔اس کی ایکسائٹمینٹ دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔

"تو چلو پھر۔"وہ دونوں گھر سے نکل کر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ندی کے قریب آ گئی۔ندی اتنی گہری نہیں تھی لیکن پانی کا بہاؤ تیز تھا۔اس میں سے چل کر جانا مشکل تھا۔لیکن کچھ پتھروں کی مدد سے دوسری طرف جانے کا راستہ تھا۔

"مجھے اس باغ میں جانا ہے۔"وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ان پتھروں پر چل لو گی؟"اس نے کہا تو تارا نے پتھروں کی طرف دیکھا۔

"ہاں چل لوں گی۔"اسے ندی پار کرنا آسان ہی لگا تھا۔

"میرا ہاتھ پکڑ سکتی ہو۔" بالاج نے اسے مدد کی آفر کی۔

"نہیں۔"وہ ناک چڑھا کر نخوت سے بولی تھی۔

بالاج سر ہلا کر آگے بڑھا اور تارا اس کے پیچھے ہو لی۔ بالاج تو بڑی آسانی سے پتھروں پر پاؤں رکھ کر آگے بڑھ رہا تھا لیکن تارا کو مشکل ہو رہی تھی۔ وہ دونوں بازو پھیلائے جھومتے ہوئے چل رہی تھی۔ بالاج آخری پتھر پر آ کر رکا اور مڑا۔ تارا نے اس سے پچھلے پتھر پر پاؤں رکھا تو نیچے گرنے لگی لیکن بالاج نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ تارا کا دل ڈر کے مارے دھک دھک کرنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آرام سے آؤ۔ڈرو نہیں۔" بالاج اسی پتھر پر تھوڑا سا پیچھے ہو کر اسے پاؤں رکھنے کی جگہ دیتے ہوئے بولا تھا۔وہ پتھر اتنا بڑا تھا کہ وہ دونوں آسانی سے وہاں کھڑے ہو سکتے تھے۔اگر بالاج آگے بڑھتا تو اسے تارا کا ہاتھ چھوڑنا پڑنا تھا اور اب تارا اس کے سہارے کے بنا آگے نہیں بڑھ سکتی تھی سو گہری سانس کھینچتے ہوئے احتیاط سے پہلے ایک پاؤں بالاج کے پاؤں کے قریب رکھا اور دوسرا پاؤں بھی اس پتھر پر رکھنے ہی والی تھی کہ پاؤں سلپ ہو گیا۔

"بالاج......!"وہ چیخی۔اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی بالاج اس کی نازک سی کمر میں بازو حمائل کر کے خود سے لگا چکا تھا۔نیچے گرنے کا خوف اور بالاج کی قربت،دونوں نے ہی تارا کے حواس معطل کر دیے تھے۔اس کا ایک پاؤں ہوا میں ہی معلق تھا اور اگر بالاج اسے چھوڑتا تو اس نے نیچے گر جانا تھا۔اب وہ اسے چھوڑنے کا بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔جبکہ بالاج ساکت سا ارد گرد سے بیگانہ بہت قریب سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔بس اسے محسوس کر رہا تھا۔تارا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔شاید وہ محبت تھی لیکن تارا سمجھنے سے قاصر تھی تبھی اسے عجیب لگی تھی۔وہ زیادہ دیر اس کی نظروں کی تاب نہیں لا سکی تھی۔اور پلکیں جھکا گئی تھی۔اس کا سرخ ہوتا چہرہ اور اٹھتی گرتی پلکیں بالاج کے دل کو دیوانہ کر گئی تھیں۔تارا اس سے شرما رہی تھی۔اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔اس کا دل کیا تھا ساری زندگی یہی اس کے ساتھ گزار دے۔

"بالاج......"وہ روہانسی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمم۔"وہ اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"میں گرنے والی ہوں۔کچھ کرو۔"

"کیا کروں؟"وہ بڑی آسانی سے اسے ساتھ لے کر زمین تک پہنچ سکتا تھا لیکن وہ ابھی تارا کو مزید تنگ کرنا چاہتا تھا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے بالاج۔"وہ کانپتے ہوئے بولی تھی۔اسے بالاج پر بھروسہ نہیں تھا۔اسے لگ رہا تھا بالاج اور وہ دونوں ابھی ہی ندی میں گر جائیں گے۔

"تمہیں ڈر بھی لگتا ہے۔حیرت ہے۔"اس نے بڑے مزے سے کہا۔

"چھوڑو مجھے۔میں خود ہی چلی جاؤں گی۔"وہ اکتا کر غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر میں نے تمہیں چھوڑا تو اگلے ہی پل تم پانی میں گرو گی۔" بالاج نے اطلاع دی۔

"تو پھر کیا ہم یہیں کھڑے رہیں گے۔ پلیز مجھے اس مشکل سے نکالو۔" اس نے بالآخر منت کی۔

"کیسے نکالوں۔ اگر میں تمہاری مدد کروں تو تمہیں برا لگتا ہے۔ کہتی ہو میرے قریب مت آنا۔"

"تو اب کونسا دور ہو۔ طعنے بعد میں مار لینا پہلے مجھے یہاں سے لے کر جاؤ۔" وہ رونے والی ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے پھر مجھے کچھ نہ کہنا۔" بالاج نے ذرا سا جھک کر اسے دونوں بازوؤں میں بھر لیا۔ تارا اس کے گلے میں بازو حمائل کرتی چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔ بالاج نے مسکرا کر سر جھٹکا اور ایک لمبا قدم بھر کر خشکی پر آ گیا۔ تارا نے ڈرتے ہوئے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا تو شکریہ کا سانس لیتی پھر اس کے شانے پر سر ٹکا گئی تھی۔ بالاج کو اس کی یہ ادا بہت پیاری لگی تھی۔ وہ اسے نیچے اتارے بنا آگے بڑھنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نیچے اتار دو اب۔"تارا اس کی طرف دیکھے بنا شرمندگی سے بولی تھی۔ بالاج نے پھر اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے نیچے اتار دیا۔ لیکن اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔ وہ ڈر کی وجہ سے ابھی بھی کانپ رہی تھی۔

"اوہ تارا جو ابھی بھی ڈر لگ رہا ہے ؟"وہ اسے تنگ کرنے لگا جیسے کبھی وہ اسے ڈرتے دیکھ کر مذاق اڑاتی تھی۔ تارا خوف بھوک کر اسے گھورنے لگی۔

"شٹ اپ۔ تم سے مدد کیا لے لی تم تو اوور ہی ہو رہے ہو۔"وہ نروٹھے پن سے کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی۔ بالاج صدمے سے اسے کچھ پل دیکھتا رہا پھر اس کے ہم قدم ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کتنی پھیکی فش ہے۔ مجھ سے نہیں کھانے ہو رہی۔"ہانیہ نے ناک چڑھا کر کہا تھا۔ وہ دونوں بیچ کے قریب ہی ایک ریسٹورنٹ میں ڈنر پر آئے ہوئے تھے۔ میکال نے فرائیڈ فش آرڈر کی تھی جو وہاں کی مقامی ریسپی کے مطابق بنائی گئی تھی۔ اس میں مرچ تو ذرا بھی نہیں تھی صرف نمک تھا وہ بھی تھوڑا سا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ اور منگوا دوں۔" میکال نے کہا۔وہ ہانیہ کے کھانے پینے کا بہت خیال رکھتا تھا۔ہانیہ بہت کم کھاتی تھی اور جب کچھ پسند نہ آتا تو بالکل بھی نہ کھاتی۔بس فاسٹ فوڈ جتنی مرضی چاہے کھلا دو۔نہ نہیں کرے گی۔

"ہمم۔پیزا منگوا دیں۔" وہ نخرے کرنے والے انداز میں بولی تو میکال نے ویٹر کو بلا کر سپائسی پیزا آرڈر کیا۔ہانیہ اب رغبت سے کھانا کھانے لگی تھی۔

"میکال آپ یہ والی فش خرید لیں۔میں خود پکاؤں گی گھر جا کر۔"اس نے کہا تو میکال نے اسے تعجب سے دیکھا۔

"تمہیں کوکنگ آتی ہے؟"

"ہاں نا۔میں بہت اچھی کوکنگ کرتی ہوں۔اتنی مزے کی فش بناؤں گی کہ آپ انگلیاں چاٹتے رہ جائیں گے۔"وہ اپنے منہ میاں مٹھو بنی۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے نہیں تم رہنے دو۔ یہ نہ ہو کچھ الٹا سیدھا بنا دو۔ مجھے اپنا پیٹ خراب نہیں کروانا۔" اسے یقین نہیں تھا کہ ہانیہ اچھا کھانا پکا لے گی۔ اگر غلط بن گیا تو اسے ہی کھانا ہرنا تھا۔

"آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے؟ میں کوکنگ نہیں کر سکتی؟" وہ غصے سے تلملائی۔

"نہیں سویٹی میرا وہ مطلب"......

"میں آپ کا مطلب اچھے سے سمجھ چکی ہوں اور اب آپ کو بھی اچھی طرح سمجھاتی ہوں۔" وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ کیا کرنے والی تھی۔ میکال نے الجھ کر سوچا۔ ہانیہ اسے تیکھی نگاہوں سے گھورتی ریسٹورنٹ کے کچن کی جانب بڑھی جو وہیں ریسیپشن ہر تھا۔ میکال بھی اٹھ کر اس کے پیچھے لپکا۔

"ایکسکیوزمی۔ کیا میں آپ کے کچن میں ایک ریسپی ٹرائے کر سکتی ہوں؟" اس نے ایک شیف سے پوچھا جو شاید اس ریسٹورنٹ کا مالک بھی تھا۔ اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن ہانیہ پھر بول ہڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز انکار مت کیجیے گا۔ پیسے چاہے جتنے لے لیں۔" وہ میکال کا بازو تھام کر بولی تھی۔ مطلب وہ میکال کا ہی خرچہ کروانے والی تھی۔

"وائے ناٹ۔" شیف خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔ ہانیہ خوشی سے مسکراتی میکال کو ایک نظر دیکھ کر ریسیپشن کے پیچھے آگئی۔ میکال نے سر جھٹکا اور اس کے پاس آگیا۔

وہ ریسٹورینٹ اتنا جدید نہیں تھا لیکن اس کے کچن میں تقریباً ہر چیز موجود تھی۔ دو تین شیفز تھے وہاں جو ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو چکے تھے اور دلچسپی سے ہانیہ کی ریسپی بنتے دیکھنے لگے تھے۔ ہانیہ نے مچھلی لے کر اسے صاف کیا اور دھو کر اسے کٹ لگائے۔ پھر ڈھیر ساری چیزیں ملا کر ایک سپائسی مصالحہ تیار کیا اور مچھلی کو لگا کر اسے آئل میں فرائی کیا۔ بیس منٹ میں ہی وہ ڈش تیار کر چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ نے تو چیک کرنی نہیں میں کسی اور سے کروا لیتی ہوں۔" ہانیہ میکال سے کہہ کر ایک شیف کی طرف متوجہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"چیک کر کے بتائیں کیسی بنی ہے؟" وہ پلیٹ اس شیف کی طرف کرتے ہوئے بولی لیکن میکال نے اپنی طرف کھینچ لی۔

"میں چیک کروں گا۔" وہ ضدی لہجے میں بولا تھا۔ وہ اس کی بیوی تھی اور اس کے ہاتھ کی بنی ڈش کھانے کا حق پہلے اسی کو تھا۔ یہی سوچ کر وہ ہانیہ کی ڈش کھانے پر تیار ہو گیا تھا۔ اس نے کانٹے سے فش کا ایک ٹکڑا اتار کر منہ میں ڈالا تو اسے حیرت کا ایک جھٹکا لگا تھا۔ اتنی مزے کی فش بنی تھی۔ اس نے پہلے کبھی اتنی مزے کی نہیں کھائی تھی۔ مصالحہ تیز تھا لیکن ڈش کمال کی تھی۔ میکال نے مسکراتے ہوئے اسے تھمبز اپ کا اشارہ کیا تھا۔ ہانیہ کھل کر مسکرائی تھی۔ پاس کھڑے شیفز اس کپل کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔

"اب یقین آیا میری کوکنگ پر۔" وہ اترائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یقین کیا ایمان بھی آگیا۔" وہ فش کھانے لگا۔

"ساری اب خود ہی نہ نا کھا جائیں۔ انہیں بھی چیک کروانی ہے میں نے" ہانیہ نے اسے گھرکا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو میں کسی کو بھی نہیں دینے والا۔خود بنا لیں یہ۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولا تھا۔ہانیہ نے شرمندگی سے ان شیفز کو دیکھا۔

"کوئی بات نہیں میڈم۔ہم خود بنا لیتے ہیں۔ریسپی تو دیکھ ہی چکے ہیں۔اگر ریسپی اچھی ہوئی تو ہم اسے مینیو میں شامل کر لیں گے۔" ایک شیف بولا۔

"رئیلی؟" وہ خوشی سے چلائی۔شیفز مسکرا دیے۔پھر انہوں نے ہانیہ کی رہنمائی میں ہی وہ ڈش تیار کی۔انہیں وہ سپائسی فش واقعی بہت پسند آئی تھی۔انہوں نے اس ڈش کو بھی اپنے ریسٹورینٹ کے مینیو میں شامل کر لیا تھا۔ہانیہ تو ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔اور میکال اسے خوش دیکھ کر مسکرانے لگا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.comآن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تارا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال برش کر رہی تھی جب بالاج شاور لے کر واشروم سے نکلا تھا۔اس نے آج پہلی دفعہ اسے یوں اپنے سامنے بال کھولے کنگھی کرتے دیکھا تھا۔اب اپنے دل پر قابو پانا اس کیلیے مشکل ہو گیا تھا۔وہ انجام کا سوچے بنا تارا کی جانب بڑھا تھا اور پیچھے سے اسے اپنے بازوؤں کی گرفت میں لیتے ہوئے کندھے پر ٹھوڑی ٹکادی تھی۔تاراجہاں تھی وہیں ساکت سی رہ گئی تھی۔دل کی دھڑکنیں تھمی تھیں۔وہ سانس روکے بے یقینی اور حیرت سے آئینے میں بالاج کو دیکھ رہی تھی جو اسے کسی قیمتی اثاثے کی طرح اپنے دل سے

Posted On Kitab Nagri

لگائے سکون سے آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔ کچھ لمحے تو وہ بالاج کے سحر میں مبتلا رہی پھر یکدم ہوش میں آ کر اس نے بوکھلاتے خود کو چھڑوایا۔ بالاج ایک قدم پیچھے ہٹا تو وہ مڑی اور سخت غصے کے عالم میں اسے خونخوار نظروں سے دیکھا تھا۔ بالاج نچلا لب دبائے اس کے فیس ایکسپریشنز دیکھ رہا تھا۔ "تم..... تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ..... میرے قریب آنے کی..... میں نے کہا تھا نا تمہیں مجھ سے دور رہنا....." وہ اسے مارنے لگی تو بس کرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ بالاج بڑے مزے سے مار کھاتا پیچھے ہٹ رہا تھا۔ یہاں تک کہ پیچھے بیڈ آ گیا۔ تارا نے اس کے سینے پر دھپ رسید کی۔ بالاج نے پیچھے بیڈ پر گرتے ہوئے تارا کی کمر میں بھی بازو حمائل کر لیا تھا۔ وہ بھی اس کے اوپر گری تھی اور ایک دفعہ پھر فریز ہوئی تھی۔ وہ پوری طرح اس کی گرفت میں قید ہو چکی تھی اور اس کا چہرہ بالاج کے چہرے کے اتنا قریب تھا کہ ان کی سانسیں ایک دوسرے سے الجھ رہی تھی۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ بالاج تو اس کی نظر میں معصوم سا بچہ تھا جسے رومینس کی تو الف ب بھی نہیں آتی تھی۔ تو پھر آج اسے کیا ہو گیا تھا۔ وہ آنکھوں کو پورا کھولے دنگ سی اسے دیکھنے لگی تھی۔ جبکہ بالاج سرخ خمار آلود نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ تارا کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجادی تھی۔ وہ سٹپٹا کر خود کو چھڑوانے لگی۔

"بالاج..... چھوڑو مجھے۔" وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی تھی۔ "چھڑوا لو۔" وہ چیلنجنگ انداز میں کہتا کروٹ لے کر اس پر جھکا تھا۔ تارا کا تو دماغ گھومنے لگا تھا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔ "یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے۔" وہ بمشکل ہمت کر کے غرائی۔ "غلط بھی تو نہیں کر رہا۔ تم بیوی ہو میری۔ تمہیں چھونے کا حق ہے مجھے۔ "یہ تو بالکل بھی وہ معصوم سا چاند نہیں تھا۔ جو اس کی ہر بات مانتا تھا اور اسے ایک نظر سے زیادہ دیکھ نہیں پاتا تھا۔ وہ اتنا کیسے بدل سکتا تھا۔ تارا نے ذرا سا نفی میں سر ہلایا۔ "لیکن میں نے تمہیں ابھی اجازت نہیں دی۔" اس نے جتایا۔ "اگر تمہاری اجازت پر ہی رہا تو پھر میرے بچے ویٹنگ لائن میں ہی کھڑے رہیں گے اس دنیا میں آنے

Posted On Kitab Nagri

کیلیے۔"اس کے بے باک الفاظ پر تارا کے گال تیزی سے سرخ ہوئے تھے اور یہ منظر دیکھ کر بالاج بہت محظوظ ہوا تھا۔وہ جو ہر وقت اس پر رعب جماتی تھی اس سے شرماتی ہوئی کتنی پیاری لگتی تھی۔بالاج کا دل سرشار سا ہو گیا تھا۔وہ بے خودی کے عالم میں اس کے لبوں پر جھکا تھا۔اسے سب کچھ بھول چکا تھا۔صرف تارا یاد تھی۔اپنے ہونٹوں پر اس کا لمس محسوس کر کے تارا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔دل رک سا گیا تھا۔وہ کچھ لمحے تو ہل بھی نہیں سکی تھی پھر جب بالاج کی جنونیت بڑھی تو وہ حواس باختہ سی مزاحمت کرنے لگی۔پوری قوت لگا کر اس نے بالاج کو دھکا دیا تھا۔اور اگلے ہی پل ایک زوردار طمانچے نے بالاج کو ہوش میں لا پٹخا تھا۔تارا اسے تھپڑ مار کر وہاں رکی نہیں تھی بلکہ بیڈ سے اتر کر اس سے نظریں ملائے بغیر کمرے سے باہر بھاگی تھی۔اب وہاں رک کر اس نے اپنی شامت تھوڑی بلوانی تھی۔"افففف۔بالاج تھوڑا صبر نہیں ہوا۔کیا ضرورت تھی اتنی جلدی کرنے کی۔"وہ آنکھیں بھینچ کر خود کو کوستا تارا کے پیچھے آیا۔"تارا رکو۔"وہ لاؤنج کے دروازے سے باہر نکل کر لان میں جا رہی تھی۔بالاج نے اسے بے اختیار روکا تھا لیکن وہ نہیں رکی۔اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا اور دل رک رک کر چل رہا تھا۔وہ بالاج کے اس عمل پر حیران ضرور تھی لیکن اس سے نفرت نہیں کر پا رہی تھی۔اگر انا کا مسلہ نہ ہوتا تو وہ اپنا آپ بالاج کے حوالے کر دیتی لیکن ابھی وہ اس کیلیے تیار نہیں تھی۔اسے بالاج پر بہت غصہ آیا تھا تبھی اسے تھپڑ مار دیا لیکن بالاج کا کچھ پتہ نہیں تھا پھر وہ اس کے ساتھ کیا کرتا اور اب بالاج کو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر وہ مزید خوفزدہ ہو چکی تھی۔وہ لان میں سے گزر کر گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی جب اچانک اس کے سامنے کوئی آگیا۔وہ ٹھٹک کر رکی تھی۔گیٹ کی دیوار پر لگے گلوب کی روشنی میں بازل شاہ کا چہرہ اسے واضح نظر آ گیا تھا۔اس کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔تارا کا دل سکڑ کر پھیلا تھا۔وہ بے اختیار ایک قدم پیچھے ہٹی تھی اور بالاج کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔ڈر کے مارے اس کی ہچکی نکل گئی تھی۔آگے کنواں پیچھے کھائی والا حساب بن

Posted On Kitab Nagri

چکا تھا اس بے چاری کے ساتھ۔ بالاج نے تارا کو کندھوں سے تھام کر اپنے پیچھے کر دیا تھا اور اس دوران اس کی سرد نگاہیں باذل پر ہی جمی تھیں۔ وہ بھی نفرت سے اسے گھور رہا تھا۔ "تم نے تارا سے شادی کر کے اچھا نہیں کیا۔ اب اس کا انجام بھگتنے کیلیے تیار ہو جاؤ۔" باذل نے چبا چبا کر کہا۔ "میں تیار ہوں۔" وہ لاپرواہی سے بولا جبکہ تارا کو اب بالاج کی جان کی فکر لگ گئی تھی۔ وہ کانپتے ہوئے بالاج کا بازو تھام گئی۔ باذل نے پسٹل نکال کر اس پر تان لی۔ "ن.... نہیں پلیز۔ بالاج کو کچھ مت کہنا۔" تارا تیزی سے بالاج کے سامنے آئی تھی۔ بالاج گہری سانس بھر کے رہ گیا تھا۔ "تو پھر اسے کہو تمہیں طلاق دے دے۔ میں اسے نہیں ماروں گا۔" باذل نے شرط بتائی۔ تارا کو یہ کام بہت مشکل لگا تھا لیکن بالاج کی زندگی کیلیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ اس نے بالاج کی طرف ملتجی نگاہوں سے دیکھا تو بالاج غصے میں آگیا۔ "لگتا ہے پچھلا سبق بھول گئے ہو۔" بالاج نے تارا کو اپنے سامنے سے ہٹا کر ایک سائیڈ پر کیا۔ تارا کو لگا اب باذل بالاج کو گولی مار دے گا۔ وہ کانپتے دل کے ساتھ اللہ سے مدد مانگنے لگی تھی۔ "بھولا تو نہیں ہوں لیکن آج تمہیں بھی سبق سکھائے بنا جاؤں گا نہیں۔" باذل نے دانت کچکچاتے تھے۔ وہ اسے تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے لوگوں کو اشارہ کیا تو وہ بالاج کی طرف بڑھے۔ ان کے پاس پسٹلز نہیں تھیں صرف باذل کے پاس تھی۔ "دیکھو پلیز...... ایسے مت کرو۔ بالاج!" تارا گڑگڑائی۔ "ایک منٹ۔" بالاج نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو باذل کے ساتھی رک گئے۔ اس نے چہرہ موڑ کر تارا کو دیکھا جو خوف سے سفید پڑ چکا تھا۔ باذل نے بھی ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔ اسے لگا وہ تارا کو طلاق دینے کیلیے مان گیا ہے۔ "چوز.... ون آر ٹو؟" تارا کو اس کی بات کی ذرا بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔ وہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔ اس مشکل وقت میں پتہ نہیں اسے کونسی پہیلی سوجھ رہی تھی۔ "جلدی کرو۔" "کیا؟" تارا نے جھنجھلا کر پوچھا۔ "آپشن چوز کرو۔ ون آر ٹو۔" "کیوں؟" "پہلا یا دوسرا؟" اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔ تارا خوفزدہ ہو گئی۔ "د... دوسرا۔" وہ ہکلائی۔ "سو..... تو اب تم میرا دوسرا روپ

Posted On Kitab Nagri

دیکھو گی۔" وہ ذرا سا مسکرایا تھا۔ تارا کو اس کی ذہنی حالت پر شک ہوا۔ وہ کیا کرنے والا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ بالاج اس سے نظریں ہٹا کر سامنے کھڑے باذل کی طرف بڑھا اور اس کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی ایک ہاتھ سے پسٹل کی نال تھامی اور دوسرا ہاتھ اکڑا کر باذل کی کلائی پر وار کیا۔ اسی اثنا میں گولی چل گئی تھی لیکن بالاج پسٹل کا رخ دوسری طرف موڑ چکا تھا۔ باذل کے ہاتھ میں اتنا سخت درد ہوا کہ وہ کراہ کر رہ گیا۔ پسٹل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بالاج کے پاس جا چکی تھی۔ اس نے پسٹل کی میگزین نکال کر پسٹل اور میگزین دور پھینک دیں۔ تارا کو تو آج جھٹکوں پر جھٹکے ہی لگ رہے تھے۔ اب یہ کونسا روپ تھا بالاج کا۔ ابھی تو اس کا ایک اور روپ بھی کھلنا تھا۔ جس نے اسے حیران نہیں بلکہ خوفزدہ کر دینا تھا۔ باذل کے آدمیوں کے قریب آنے تک وہ ایک کک باذل کے گھٹنے پر اور دوسری پیٹ میں مار کر اسے گرا چکا تھا اور اسی پل تارا کو یہ ادراک ہوا تھا کہ باذل شاہ وہ اجنبی نہیں تھا جو اسے خوفزدہ کرتا تھا۔ وہ مار کھانے والوں میں سے تو بالکل بھی نہیں تھا۔ تو پھر وہ کون تھا۔ یہ سوال تارا کے ذہن میں ابھرا تھا اور اگلے پل ہی اسے اپنے سوال کا جواب مل چکا تھا۔ وہ بالاج کا فائٹنگ سٹائل دیکھ کر چونک اٹھی تھی۔ بالاج بالکل اسی اجنبی کی طرح فائٹنگ کر رہا تھا۔ وہ سن سی رہ گئی تھی۔ اس کی آنکھیں خوف سے پتھرا گئی تھیں۔ بالاج نے دائیں والے شخص کا اپنی طرف آتا مکا پکڑا اور بائیں والے کی پنڈلی پر بائیں پاؤں سے ایک کک مارتے ہوئے دائیں والے کے گھٹنے پر بھی اسی پاؤں سے ضرب لگائی۔ وہ دونوں لڑکھڑا کر ایک ساتھ نیچے گرے تھے۔ تبھی سامنے سے ایک شخص آیا جس نے بڑی زور سے بالاج کے چہرے پر وار کیا تھا لیکن وہ آگے کو جھک گیا اور واپس سیدھے ہوتے ہوئے اس شخص کو کندھے پر اٹھا کر کسی ریسلر کی طرح نیچے دے پٹخا۔ اور خود بھی اس کے ساتھ گرتے ہوئے اس کے پیٹ میں کہنی ماری۔ ایک شخص نے اسے پاؤں سے کک مارنی چاہی۔ وہ تیزی سے زمین پر پلٹی کھاتا سائیڈ پر ہو کر اٹھا اور دوسرے شخص کو گھوم کر ٹانگ ماری۔ وہ شخص اپنے ساتھ اسے بھی

Posted On Kitab Nagri

لے کر گر پڑا جس نے بالاج کو کک مارنی چاہی تھی۔ایک آخری شخص رہ گیا تھا جس نے بالاج کے سامنے آتے ہی یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھوں سے اسے مکے مارے۔اس نے مقابل کا دائیاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں جکڑا اور بائیاں بائیں ہاتھ میں پکڑ کر پلٹتے ہوئے اسے پہلے اپنے کندھے پر لادا اور پھر زور سے اپنے سامنے زمین پر دے پٹخا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے کراہ رہے تھے۔اور ہیرو صاحب سب کے درمیان فاتح بن کر کھڑے تھے۔یقیناً تارا اسے اتنا پاورفل دیکھ کر خوش ہوئی ہو گی۔اس نے داد طلب نظروں سے تارا کو دیکھا لیکن اس کی نظروں میں عجیب سا خوف دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا تھا۔اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔کیا وہ اس کا راز جان گئی تھی۔"ڈیم اٹ۔" وہ جھنجھلایا۔یہ تو ایک نا ایک دن ہونا ہی تھا۔اچھا تھا ابھی ہو گیا۔وہ گہری سانس کھینچتے ہوئے تارا کی طرف بڑھا لیکن تارا ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی اور پلٹ کر اندر بھاگ گئی۔"تمہیں تو بعد میں سیٹ کروں گا۔" وہ لب بھینچ کر سوچتا ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور سب کو ایک ایک وار کر کے بے ہوش کرنے لگا۔"کیوں سکھا لیا سبق مجھے؟" وہ باذل سے استہزائیہ لہجے میں پوچھنے لگا تھا۔باذل درد کے باعث اسے کچھ نہ کہہ سکا تھا۔بالاج نے اسے بھی بے ہوش کر دیا اور اندر آ کر اپنے کمرے میں داخل ہوا۔تارا وہاں نہیں تھی۔وہ شاید اپنے کمرے میں تھی۔اس نے فون اٹھا کر کسی کو کال ملائی تھی۔"یار کچھ لوگوں کو ٹھکانے لگانا ہے۔جلدی سے گھر آؤ۔" اس نے کہہ کر فون بند کیا اور دوسرے کمرے کی طرف بڑھا لیکن تارا اندر سے لاک لگا چکی تھی۔"تارا دروازہ کھولو۔" وہ حکمیہ لہجے میں بولا لیکن کمرے میں موجود تارا کی ہمت نہیں ہوئی تھی اسکا سامنا کرنے کی۔وہ اکتا کر گہری سانس لیتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

"ہنی!" میکال نے زور سے ہانیہ کو پکارا۔ہانیہ جو صوفے پر پاؤں اوپر کیے بیٹھی کسی انگلش ناول میں غرق تھی ہڑبڑا کر ہوش میں آئی۔"ہوں.....مجھے بلایا؟" وہ پلکیں جھپکتے ہوئے پوچھنے لگی۔میکال کو اس پر تپ چڑھا۔وہ

Posted On Kitab Nagri

جب بھی اس کی بجائے کہیں اور معروف ہوتی تو اسے بہت برا لگتا تھا۔ہانیہ بھی آجکل اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہی تھی۔"نہیں ان دیواروں کو بلا رہا ہوں۔تمہارے علاوہ اور کوئی ہے جسے بلاؤں گا؟"وہ جل کر بولا۔ہانیہ نے ہنسی روکی۔"ویسے دیواروں کو بھی بلا سکتے ہیں۔میں نے سنا ہے ان کے کان ہوتے ہیں۔""تم ایسے نہیں سدھرو گی۔"وہ لیپ ٹاپ رکھ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا۔"ارے میں تو مذاق کر رہی تھی۔آپ بھی نا۔سیریس ہی ہو جاتے ہیں۔چلیں بتائیں کیا مسلہ ہے۔"وہ بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے چاپلوسی کرنے لگی۔"تم میرے پاس نہیں آتی۔یہی مسلہ ہے۔"وہ اس کے قریب آیا تو وہ پیچھے ہٹی۔"میں جب بھی آپ کے پاس آتی ہوں آپ کو رومینس کے علاوہ اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔"وہ ڈرتے ہوئے منہ بنا کر بولی تو میکال ہنسا۔"ارے وہ تو میرا پیار ہے نا۔تم ہو ہی اتنی پیاری تمہیں دیکھ کر میرا دل کرتا ہے.......کیا بتاؤں یار۔چلو رہنے دو۔زبانی نے عملی طور پر بتاؤں گا۔"وہ شرارت سے بولا تھا۔ہانیہ تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی خفت مٹانے کیلیے اسے غصے سے دیکھنے لگی۔"ویسے کیا خیال ہے اب بتا دینا چاہیے مجھے۔کافی وقت ہو گیا ہے ہمیں ایک ساتھ رہتے ہوئے۔تم مجھے اچھی طرح سے جان چکی ہو۔"وہ سنجیدگی سے بولتا اس کے قریب آیا تو ہانیہ نے تھوک نگلتے ہوئے پیچھے ہٹی۔"دیکھیں میکال مجھے غصہ مت دلائیں۔ورنہ میں بہت ماروں گی آپ کو۔"اس کی معصوم سی دھمکی پر میکال نے نچلا لب دبا کر مسکراہٹ روکی۔"تمہارے ہاتھ کی تو مار بھی میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں ہو گی۔"وہ شوخ ہوا۔"اممم۔میں آپ کو نائٹ ڈریس نکال کر دیتی ہوں آپ شاور لے لیں۔"وہ بات بدل کر مڑی اور وارڈروب کھول کر میکال کیلیے ٹراؤزر اور شرٹ نکالنے لگی۔میکال بھی اس کے پیچھے آ چکا تھا۔اس نے وارڈروب بند کی تو میکال اس کے ارد گرد وارڈروب پر دونوں ہاتھ جما گیا تھا۔ہانیہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر گئی۔"مسز کیا ہو گیا۔اب میری طرف مڑو گی یا نہیں۔"وہ بولا تو ہانیہ ایسے ہی آنکھیں بند کیے اس کی طرف مڑی تھی۔اس وقت اس

Posted On Kitab Nagri

کی اتنی کیوٹ شکل لگ رہی تھی کہ میکال کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اسے مزید تنگ کرتا ہانیہ اس نے بازو کے نیچے سے نکل کر بھاگ گئی۔ میکال نے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔"یہ کپڑے رکھے ہیں۔اب مجھے ڈسٹرب مت کیجیے گا۔"وہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔جب میکال شاور لے کر آیا تو ہانیہ بیڈ کے ایک کنارے پر آنکھیں بند کیے لیٹی نظر آئی۔اس نے دائیں طرف ایک سرہانہ بھی رکھا ہوا تھا جو وہ ہمیشہ حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے اور میکال کے درمیان رکھتی تھی۔یہ الگ بات تھی کہ صبح جب جاگتی تو اس کا سر میکال کے سینے پر ہی ہوتا تھا۔رات جب تک وہ جاگ کر اس سے باتیں کرتی رہتی میکال اس سرہانے کو اپنے اور ہانیہ کے بیچ کسی نا کسی طرح برداشت کر ہی لیتا تھا لیکن جب وہ سوتی تو اسے اپنے سینے سے لگا لیتا۔آج میکال نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے وہ سرہانہ اٹھا کر دور پھینک دیا۔ہانیہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔"ہنی اب اتنی دوری بھی مت بناؤ۔تم تو میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو۔"وہ اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لے گیا تھا۔ہانیہ نے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔

________________________تارا تو پوری رات نہیں سو سکی تھی۔اس کی سوچوں کا محور ایک ہی شخص تھا جس کے نجانے کتنے روپ تھے۔پہلے وہ اس کیلیے صرف ایک بچہ تھا جو اس سے بہت اٹیچڈ تھا۔ وہ کمزور سا لڑکا پھر اس کا شوہر بن گیا۔اگر بالاج بچپن میں اس سے مغلوب نہ ہوتا تو اب وہ بھی اس کی برتری مان لیتی لیکن آج تو عجیب ہی سچویشن بن گئی تھی۔ بالاج نے جب شوہروں والے تیور دکھائے تو اس کے حواس ہی معطل ہو گئے تھے۔اسے تو یہ یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ بالاج اتنی جرات کا مظاہرہ کر سکتا ہے اور اوپر سے اس نے ایک اور جھٹکا دے دیا۔اس اکیلے نے کئی لوگوں کو پیٹ ڈالا تھا۔ چلو یہ تو پھر بھی کم تھا پھر جو تارا پر ایک نیا ادراک کھلا تھا اس نے تارا کے دماغ کو چکرا کر رکھ دیا تھا۔وہ اجنبی بالاج ہی تھا۔اس کا لڑائی کا انداز بالکل ویسا تھا۔ اس کی آواز بالاج کی آواز سے ملتی تھی لیکن اس سے تھوڑی بھاری تھی۔وہ زیادہ تر سرسراتے ہوئے لہجے میں

Posted On Kitab Nagri

سرگوشی کرتا تھا اور وہ سمجھتی رہی کہ اجنبی باذل تھا لیکن نہ تو اس کی آواز اس اجنبی سے ملتی تھی اور نہ وہ اس کی طرح پاورفل تھا۔اور ایک دفعہ اس نے اس اجنبی کی آنکھوں کا رنگ دیکھا تھا جو کہ سبز تھا۔گہرا سبز اور بلیک کا کمبینیشن۔اسے یاد آیا بالاج کی آنکھوں کا رنگ یہی تو تھا۔بچپن میں جب بھی کوئی اس کی آنکھوں کا یہ رنگ دیکھتا تو مبہوت ہو جاتا تھا اور بالاج کو پھر نظر لگ جاتی۔پھر سکندر صاحب نے اسے بلیک لینز لگوا دیے۔وہ لینز پرمانینٹ نہیں تھے۔آسانی سے اتارے جا سکتے تھے۔بالاج کبھی کسی کے سامنے وہ لینز نہیں اتارتا تھا۔تارا بھی یہ بات بھول چکی تھی اور اس اجنبی کی سبز آنکھیں دیکھ کر بھی اسے یہ بات یاد نہیں آئی تھی۔اگر آ بھی جاتی تو اس کا دھیان بالاج کی طرف نہیں جانا تھا۔کیونکہ وہ تو معصوم سا بچہ تھا۔وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔اس سے آگے تو تارا کچھ سوچتی ہی نہیں تھی۔لیکن آج تارا اچھی طرح یہ جان چکی تھی کہ وہ بالغ مرد بن چکا ہے۔اب بچہ نہیں رہا۔اسے اب بالاج سے خوف آنے لگا تھا۔اسے یہ جان کر سخت دھچکا لگا تھا کہ بالاج اجنبی بن کر اسے ڈراتا رہا۔وہ اجنبی سے ڈر کر اس کے پاس ہی پناہ لیتی تھی یہ جانے بغیر کہ وہی اجنبی تھا۔ تبھی تو وہ سوچتی تھی کہ جو احساس اس اجنبی کے قریب آنے سے اس کے دل میں ابھرتا تھا وہی احساس بالاج کے قریب آنے سے کیوں ہوتا تھا۔وہ دو الگ الگ لوگوں کیلیے ایک جیسی فیلنگز کیسے محسوس کر سکتی تھی۔اس کا دل تو اتنا مضبوط تھا کہ اسفر کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی طرف ملتفت نہیں ہو سکی تھی تو پھر اب اسے کیا ہو رہا تھا۔اسے کیا پتہ تھا وہ دو الگ الگ نظر آنے والے لوگ حقیقت میں ایک ہی شخص تھا۔اور وہی شخص جسے سب سے زیادہ جاننے کا وہ دعویٰ کرتی تھی۔کتنا بڑا دھوکا ہوا تھا اس کے ساتھ۔اسے بالاج پر شدید غصہ بھی آیا تھا۔وہ کتنی ہی دیر روتی رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے یہ میرا وہم ہو۔وہ اجنبی بالاج نہ ہو۔"اس کا دل ابھی ماننے کو تیار نہیں تھا۔ تبھی اسکے ذہن میں ایک خیال آیا۔اس اجنبی نے اسے جو انگوٹھی دی تھی اس پر بی ایس لکھا تھا جسے وہ باذل شاہ کا مخفف سمجھی تھی لیکن

Posted On Kitab Nagri

بالاج سکندر بھی تو بی ایس سے ہی بنتا تھا۔اور وہ انگوٹھی جو اجنبی نے اس کی انگلی سے اتار کر اپنی گاڑی کے ڈیش بورڈ میں رکھ دی تھی۔اگر وہ بالاج کی گاڑی سے مل جاتی تو تارا کو پوری طرح یقین آجاتا تھا کہ وہی اجنبی ہے۔وہ بستر سے اٹھ کر کمرے سے نکلی تو صبح کی روشنی پھیل چکی تھی۔بالاج کے کمرے کا دروازہ ابھی بند تھا۔وہ جانتی تھی کہ بالاج نماز پڑھ کر سو جاتا تھا۔لیکن پھر بھی وہ ڈرتے ہوئے ہی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔توقع کے مطابق وہ سو رہا تھا اور اس کا چہرہ بہت معصوم لگ رہا تھا۔تارا نے بس ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور شیلف کی طرف بڑھی۔شکر تھا گاڑی کی چابی جلد ہی اسے مل گئی۔وہ چابی لے کر احتیاط سے کمرے سے باہر آئی اور پھر تیزی سے باہر بڑھی۔پورچ میں آکر اس نے گاڑی کا لاک کھولا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر ڈیش بورڈ کا ڈرا کھولا۔کچھ ہی لمحوں بعد اسے وہ انگوٹھی مل چکی تھی۔اب تو شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی تھی۔جب بالاج نے اجنبی کے روپ میں اسے گھر تک چھوڑا تھا اس دن تو وہ ڈر کی وجہ سے گاڑی پر بھی دھیان نہیں دے پائی تھی۔کتنی بے وقوف تھی وہ۔وہ گہرے سانس لیتے ہوئے چکراتے سر کو ڈیش بورڈ سے ٹکا گئی۔"آئی ہیٹ یو بالاج۔"آنسو بے آواز اس کی پلکوں سے ٹوٹ کر نیچے گرنے لگے تھے۔اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ جس سے اتنا ڈرتی تھی اس کے ساتھ ہر وقت کیسے رہ سکتی تھی۔وہ یہاں سے کہیں غائب ہو جانا چاہتی تھی لیکن بالاج کی قید سے نکلنا اب اس کے بس کی بات نہیں تھی۔وہ سمجھتی تھی کہ وہ اجنبی سے بچ گئی ہے لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ اس اجنبی نے اپنا کہا پورا کر دکھایا تھا۔وہ جو کہتا تھا کہ وہ اسی سے شادی کرے گا تو وہ کامیاب ہو چکا تھا۔اجنبی بن کر وہ اتنی بہادری دکھا سکتا تھا تو پھر اب شوہر بن کر کیا کچھ کر سکتا تھا۔یہ سوچ آتے ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے۔وہ کچھ سوچ کر گاڑی سے باہر نکلی۔اس کا ارادہ باہر جا کر کسی ٹیکسی کے ذریعے بس اسٹیشن تک جانے کا تھا۔وہ اب یہاں بالاج کے ساتھ اکیلی نہیں رہ سکتی تھی۔جلدی از جلد ماما کے پاس جانا چاہتی تھی اور ان کے گلے لگ کر رونا

Posted On Kitab Nagri

چاہتی تھی۔ابھی وہ گاڑی سے نکل کر ایک قدم ہی چلی تھی کہ اچانک اس اپنے سامنے بالاج نظر آیا جو اس سے کچھ ہی قدموں کی دوری پر تھا۔تارا کی سانس اٹکی۔"تم یہاں اتنی صبح کیا کر رہی ہو؟"وہ الجھ کر پوچھتا اس کے قریب آرہا تھا۔تارا اسے جواب دیے بنا باہر گیٹ کی جانب بھاگی۔بالاج نے پہلے اسے حیرت سے دیکھا پھر تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا اور گیٹ تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے پیچھے سے اپنے بازوؤں جکڑ لیا۔"آہ۔"تارا چیخ مار کر بے ہوش ہو چکی تھی۔بالاج نے نچلا لب دبا کر اسے دیکھا اور پھر اس کے نازک وجود کو بازوؤں میں بھر کر کمر میں لے گیا۔

\-

"مجھے چاکلیٹ فل یور کی آئس کریم کھانی ہے۔"ہانیہ نے بچوں کی طرح ضد کی۔"ہنی یار پہلے بھی تم بہت چاکلیٹ کھا چکی ہو۔اب وینیلا یا سٹابری فلیور میں آئسکریم لے لو"میکال نے اسے بہلانا چاہا لیکن وہ چاکلیٹ کے علاوہ اور کسی چیز کیلیے مان ہی نہیں رہی تھی۔وہ دونوں اس وقت ایک پارک میں آئسکریم پارلر کے پاس موجود تھے۔"میرا دل چاکلیٹ کھانے پر ہی کر رہا تو میں کیا کروں۔"وہ منہ بنا کر بولی تو میکال اسے دیکھ کر رہ گیا اور اس کیلیے چاکلیٹ فلیور کی آئسکریم خرد لی۔ہانیہ خوشی سے مسکراتی آئس کریم کھول کر کھانے لگی۔میکال اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگا تھا۔وہ درختوں سے گھرے ایک لمبے سے راستے پر چل رہے تھے۔"یار مجھے بھی تھوڑی سی چیک کروادو۔"میکال نے مسکین سے لہجے میں کہا۔"بالکل نہیں۔اپنے لیے دوسری خریدیں۔یہ میں ہی کھاؤں گی۔"وہ دوٹوک لہجے میں بولی تھی۔شاید وہ اسے اپنی جھوٹی آئسکریم کھلانا نہیں چاہتی تھی۔"مجھے تو یہی کھانی ہے۔"میکال کہہ کر اس کے چہرے پر جھکا تھا اور اس کے لبوں پر لگی آئسکریم پر اپنے لب رکھ دیے۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیشہ کی طرح ہانیہ کی دھڑکنیں اور سانسیں تھمی تھیں۔اگلے ہی لمحے وہ پیچھے ہٹ چکا تھا لیکن ہانیہ ابھی تک اسی لمس کے احساس میں گم صُم سی کھڑی تھی۔اس کے گلاب کی طرح کھلتے چہرے کو دیکھ میکال کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی۔ہانیہ نے خود کو کمپوز کر کے میکال کو سخت گھوری سے نوازا تو وہ مسکراہٹ چھپانے کو نچلا لب دبا گیا۔"آپ بہت...... کنجوس ہیں۔"اس نے خفت مٹانے کو میکال کو ڈانٹا۔میکال ہنس پڑا۔ہانیہ نے اس کے کندھے پر مکا مارا۔"آپ پھر ہنس رہے ہیں مجھ پر۔میں ناراض ہوں آپ سے۔"وہ خفگی سے کہہ کر آگے بڑھ گئی۔میکال اس کے پیچھے لپکا۔اور اسے اپنی طرف موڑ کر خود سے لگایا۔"یار یہ بار بار ناراض ہونے والی دھمکی مجھے مت دیا کرو۔پھر میں نے جب اپنے طریقے سے تمہیں منایا تو تم نے پچھتانا ہے۔""اچھا نا۔نہیں ہوتی ناراض اب۔"وہ بدک کر ارد گرد دیکھتے بولی تھی۔"کتنی اچھی ہے میری اینجل۔میری ہر بات مانتی ہے۔انعام دینا تو بنتا ہے پھر۔"میکال نے کہہ کر اس کے گال پر بوسہ دیا۔ہانیہ اس دفعہ غصہ نہیں کر پائی تھی۔

-------------------تارا کو ہوش آیا تو اس نے بالاج کو خود پر جھکا ہوا پا کر سانس روک دیا تھا۔"تارا....."وہ اس کے پاس ہی بیڈ کے کنارے پر بیٹھا اسے پکار رہا تھا۔تارا تیزی سے اٹھ بیٹھی اور پیچھے ہونے کی کوشش کی جو بیڈ کراؤن کی وجہ سے ناکام ہو گئی تھی۔اسے خود سے ڈرتے دیکھ کر بالاج پراسرار سا مسکرایا تھا۔جتنا تارا نے اسے ڈرایا تھا اب اس کا بھی ڈرانا بنتا تھا۔اسے گھبرائی سی اور شرماتی ہوئی تارا بہت پسند آئی تھی۔"میں کب سے ویٹ کر رہا تھا تمہارے اٹھنے کا۔تمہارے چکر میں ابھی میں نے بھی ناشتہ نہیں کیا۔"وہ ایسے بول رہا تھا جیسے کل کچھ ہوا ہی نہ ہو۔جبکہ تارا غصے اور خوف سے اسے دیکھ رہی تھی۔اسے اب اپنے سامنے چاند نظر نہیں آ رہا تھا جو اس سے ڈرتا تھا بلکہ وہ اجنبی دکھائی دے رہا تھا جو اسے ڈراتا تھا۔"کیا ہوا؟"اس نے سوالیہ ابرو اچکائی تو تارا نے اس سے نظریں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔"تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے

Posted On Kitab Nagri

رہی؟" وہ تارا کو فرصت سے دیکھ رہا تھا جبکہ تارا کو اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ "تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟" وہ ہاتھ اس کے گال کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو تارا سمٹ کر چہرہ پیچھے ہٹا گئی۔ بالاج نے کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھا تھا۔ پھر تارا کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنے قریب کیا۔ تارا کی خوفزدہ سی نگاہیں بالاج کی سبز آنکھوں کے بالکل پاس آچکی تھیں۔ اس نے اب غور کیا تھا وہ بلیک لینز زاتار چکا تھا۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔ بالاج کچھ پل اس کی بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھتا رہا پھر جب اس کی نگاہ تارا کے کانپتے ہونٹوں پر پڑی تو بے اختیار ہی جھک کر اس کے لبوں کو نرمی سے چھو لیا۔ تارا نے غصے سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلا۔ "دور چلے جاؤ مجھ سے۔ تم بہت برے ہو۔" وہ چلائی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔ بالاج جانتا تھا وہ سچ جان کر شاکڈ ہے۔ وہ وضاحت بھی کرنا چاہتا تھا لیکن تارا نے اسے موقع نہیں دیا تھا "تم ہی وہ اجنبی ہو نا جو مجھے ذہنی ٹارچر کرتا تھا۔ اور میں تمہیں کتنا معصوم سمجھتی تھی۔ لیکن تم تو منافق نکلے۔ تم نے بھی اسفر کی طرح مجھے دھوکا دیا۔" اس کی آخری بات پر بالاج کو سخت غصہ آیا تھا۔ وہ اسے اسفر سے ملا رہی تھی۔ اس کی محبت کی توہین کر رہی تھی۔ "آئی ہیٹ یو بالاج۔ مجھے تم سے بہت نفرت محسوس ہو رہی ہے۔" وہ اس کی وضاحت سنے بنا اسے سزا دے رہی تھی۔ بالاج کا دل زخمی ہو گیا تھا۔ "مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔ طلاق دو مجھے۔" وہ آنسوؤں سے تر چہرہ لیے بھیگے لہجے میں بولی تھی۔ بالاج کی برداشت ختم ہو چکی تھی۔ اس نے اٹھتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر پڑا ڈیکوریشن پیس ہاتھ مار کر نیچے گرا دیا۔ تارا سہم کر زمین پر گرے ڈیکوریشن پیس کے ٹکڑوں کو دیکھنے لگی تھی۔ بالاج نے گہری سانس لیتے ہوئے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ "مجھے اور جو کچھ مرضی کہہ لو لیکن طلاق کا لفظ میں دوبارہ تمہارے منہ سے نہ سنوں۔" وہ انگلی اٹھا کر بڑے ضبط سے اسے وارن کرتا پلٹ کر کمرے سے نکل آیا۔ وہ اگر مزید تارا کے پاس رہتا تو اس کا غصہ تارا پر نکل جانا تھا۔ وہ کچھ دیر کیلیے اس سے دور جانا

Posted On Kitab Nagri

چاہتا تھا۔گاڑی لے کر وہ گھر سے نکل آیا اور مری کی سڑکوں پر بے مقصد ڈرائیو کرنے لگا تھا۔اس کے ذہن میں بار بار تارا کی آواز گونج رہی تھی۔اس کا نفرت کا اظہار اور طلاق کا مطالبہ بالاج کو شدید اشتعال دلا گیا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا ہر چیز تیس نہس کر دے۔وہ تارا سے کتنی محبت کرتا تھا اور تارا اسے اسفر کی طرح منافق کہہ رہی تھی۔ٹھیک ہے اس نے غلط کیا تھا لیکن یہ سب اس نے اپنی محبت کو پانے کیلیے ہی کیا تھا۔محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔یہ بات جب میکال نے اسے سمجھائی تو اس نے سنجیدگی سے اس بارے میں سوچا تھا۔جیسا اس کا اور تارا کا تعلق تھا ان کی شادی ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی تھا۔وہ چاند کے روپ میں کبھی بھی تارا کو حاصل نہیں کر سکتا تھا کیونکہ تارا بچپن سے ہی اس پر حاوی رہی تھی۔وہ تو اس سے کبھی شادی پر راضی نہ ہوتی۔تبھی اس نے سٹرینجر پرسن والا منصوبہ سوچا۔اگر وہ اجنبی کے روپ میں اسے ڈراتا تو تارا اپنی عزت کو بچانے کی خاطر جلد از جلد شادی پر راضی ہو سکتی تھی۔اور دوسری طرف وہ بڑوں سے بات کر کے انہیں اپنے حق میں کر لیتا تو پھر تارا کی شادی اسی سے ہونی تھی۔اگر وہ پھر بھی راضی نہ ہوتی تو بھی اس کے پاس تارا کو پانے کا ایک اور آپشن موجود تھا۔وہ اجنبی بن کر تارا سے زبردستی شادی بھی کر سکتا تھا۔اس کا مقصد صرف تارا کو ڈرانا تھا لیکن جب اس کے سامنے جاتا تو بے اختیار ہو جاتا تھا۔خود کو روکنے کی بہت کوشش کے باوجود وہ اپنے لہجے کی شدت اور محبت کو چھپا نہیں پاتا تھا۔وہ کرنا تو ایک ڈرامہ ہی چاہتا تھا لیکن جب تارا سے اجنبی بن کر ملتا تو بھول جاتا کہ اسے تارا کو ڈرانے کیلیے صرف ڈرامہ کرنا ہے۔اس کے دل سے نکلتے سچے الفاظ ڈرامے کو حقیقت میں بدل دیتے۔اور پھر تارا کو خود سے ڈرتا دیکھ کر اسے اتنا مزا آتا کی وہ بمشکل ہنسی روک پاتا تھا۔اس کا دل سرشار سا ہو جاتا تھا۔پہلی دفعہ وہ پارٹی میں تارا سے اجنبی بن کر ملا تھا تاکہ تارا ایک دم سے ہی تہہ تک نہ پہنچ سکے اور اسے بالاج پر شک نہ ہو۔اس نے تارا سے ملنے سے پہلے ایک پرفیکٹ پلان بنایا تھا۔ایک ویٹر کے ذریعے اس کے کپڑوں جوس گرا کر اسے واشروم

Posted On Kitab Nagri

بھیجا پھر خود بھی اس کے پیچھے آگیا اور جب اس کے حکم پر ریسٹورنٹ کی لائٹ بند ہوئی تو وہ تارا کے قریب آگیا۔ اسے خود بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ کیا وہ اتنا بہادر ہو سکتا ہے۔تارا کو ڈرا دھمکا کر جب وہ باہر گیا تو خود کو شاباشی دیتے ہوئے کسی کو لائٹ آن کرنے کا میسج سینڈ کیا اور وہیں لابی میں تارا کا انتظار کرنے لگا۔کچھ دیر بعد تارا واشروم سے باہر آئی تو اس کے چہرے پر خوف اور غصے کے تاثرات دیکھ بالاج کو تھوڑی شرمندگی ہوئی تھی۔لیکن اپنی محبت حاصل کرنے کیلیے وہ اب تارا پر بھی ترس نہیں کھا سکتا تھا۔اس نے تارا سے پوچھا بھی کہ اسے کیا ہوا ہے لیکن اس نے نہیں بتایا اور گھر جانے کا کہا۔اس نے بھی پھر مزید نہیں کریدا۔جب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر گھر جارہے تھے تو ان کے پیچھے جو گاڑی آئی تھی اس میں واقعی باذل شاہ تھا لیکن وہ بس تارا کا گھر دیکھ کر واپس چلا گیا تھا۔تارا کو خوف کے عالم میں اپنے کمرے کی کھڑکی بند کرتے بالاج نے ہی دیکھا تھا اور مسکرا دیا تھا۔پہلی ملاقات تو کافی کامیاب رہی تھیں وہ بڑی حد تک تارا کو ڈرانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔دوسری ملاقات میں اس نے تارا کو وارن کیا تھا کہ وہ کسی لڑکے کے قریب نہ جائے کیونکہ اس نے بہت سے لڑکوں کو تارا سے بات کرتے دیکھا تھا اور اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔اب چاند بن کر تو وہ تارا پر رعب جھاڑنے سے رہا۔پھر اس نے عرفہ بیگم اور بابا سے بھی اپنی خواہش کا اظہار کر دیا تھا کہ وہ تارا سے شادی کرنا چاہتا ہے۔وہ تو بہت آسانی سے مان گئے تھے۔ طانیہ بیگم نے تھوڑا ہنگامہ کیا تھا لیکن سکندر صاحب نے اس دفعہ ان کی ایک نہ سنی اور اپنا فیصلہ بالاج کے حق میں سنا دیا۔وہ تو خوش ہو گیا۔اب بس تارا سے بات کرنا رہ گیا تھا۔اسے پتہ تھا یہ خبر سن کر تارا کا کیا ری ایکشن ہوگا تبھی وہ بزنس کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی چلا گیا۔جب تارا کی کالز پر کالز آنا شروع ہوئیں تو وہ سمجھ گیا کہ بم پھٹ چکا ہے۔اس نے فون ہی بند کر دیا۔پھر اس نے اگلے دن ہانیہ کو کال کر کے صورتحال پوچھی۔اس نے بتایا کہ تارا نے صاف صاف منع کر دیا ہے۔سکندر صاحب نے تارا سے یہ تو کہا تھا کہ وہ اس کی شادی بالاج سے کرنا چاہتے ہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لیکن ساتھ یہ آپشن بھی رکھا تھا کہ وہ کسی سے بھی شادی کر سکتی ہے۔اور پرپوزل بھیجنے والوں میں سب سے پہلے تو باذل تھا۔جو کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا۔تارا بالاج سے شادی سے بچنے کیلیے اگر باذل کے ساتھ شادی کر لیتی تو بالاج کا منصوبہ بے کار جاتا۔وہ اسی وقت واپس آیا تھا۔اور رات کو اجنبی کے روپ میں ٹیرس پر تارا سے ملا تھا۔اس نے جب تارا سے پوچھا کہ اس نے شادی کے پرپوزل سے انکار کیوں کیا تو تارا نے بھی چالاکی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ اس نے تو سب کے پرپوزل کو ریجیکٹ کر دیا ہے۔بالاج کو اس وقت دو خوشیاں ملی تھیں۔ایک تو یہ کہ وہ سب کو انکار کر چکی تھی اور دوسرا وہ اسے جاننے کی جستجو میں تھی۔اس کا دل کیا اسی وقت بتا دے کہ وہ کون ہے لیکن اس طرح اس کا منصوبہ فیل ہو جاتا تھا۔اسے دل کی نہیں دماغ کی ماننی تھی۔دوسرے دن وہ معصوم سا چاند بن کر تارا سے ملا تھا۔تارا نے اس کی محبت کو ہمدردی گردانا اور اسے شادی سے انکار کرنے پر اکسایا لیکن وہ نہیں مانا۔اپنے دل کی بات ظاہر کرنا اس کیلیے مشکل تھا اس لیے اس نے کہا کہ وہ بابا کے فیصلے سے انکار نہیں کر سکتا۔تارا پھر اس سے ناراض ہو گئی اور اس کی بجائے ڈرائیور کے ساتھ یونی گئی تھی۔یونی میں بالاج نامحسوس انداز میں اس کا پیچھا کرتا رہا تھا اور جب تارا کچھ ہی گھنٹوں بعد اکیلی گھر جانے لگی تو اسے سخت غصہ آیا۔وہ اسے روکنا چاہتا تھا لیکن تب تک وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر جا چکی تھی۔وہ بھی تیزی سے پارکنگ ایریا میں آیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اس کے پیچھے گیا۔اس نے سوچا کیوں نا اجنبی بن کر تارا پر تھوڑا رعب جما لے اور ایک تحفہ بھی دے دے جو وہ کب سے اس کیلیے خرید چکا تھا۔اس نے وہ انگوٹھی آرڈر پر بہت مہنگی تیار کروائی تھی۔خوبصورت سے چھوٹے چھوٹے ہیروں سے بنے بی ایس کے الفاظ نہ تو باذل شاہ کا مخفف تھے اور نہ بالاج سکندر کا۔وہ بالاج اور ستارہ کا مخفف تھے۔لیکن تارا ان الفاظ کو باذل شاہ کا مخفف سمجھی تھی۔اس نے ٹیکسی کو اوورٹیک کر کے روک دیا اور ڈرائیور بے چارے کو بے ہوش کر کے تارا کو اپنے ساتھ لے گیا۔اسے پتہ تھا تارا اس سے انگوٹھی نہیں لے گی تبھی

Posted On Kitab Nagri

اس نے تنگ انگوٹھی بنوائی تھی اور تارا کی انگلی میں پہنا دی جسے وہ چاہ کر بھی اتار نہیں سکتی تھی۔ جتنا زور لگا کر اس نے تارا کو انگوٹھی پہنائی تھی اتنا زور تو تارا کے پاس تھا نہیں۔اس کے گاڑی سے اترنے سے پہلے بالاج یہ وارننگ دینا نہیں بھولا تھا کہ وہ اکیلی سفر مت کرے۔ میکال نے اسفر اور اس کے ساتھیوں سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا تھا کہ تارا کو اغوا کرنے امریکہ سے ایک گینگ پاکستان آیا ہوا ہے۔اسفر کے ساتھ اس گینگ کے کچھ ہی لوگ تھے جو میکال نے پکڑ لیے تھے لیکن اور بھی کچھ لوگ تھے جو تارا کو تلاش کر رہے تھے۔تارا کو خطرہ تھا اسی لیے بالاج اس کی سیفٹی کو لے پریشان تھا۔ وہ تارا کو اکیلے سفر کرنے نہیں دے سکتا تھا۔اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر تارا کے فون میں لوکیشن ٹریکنگ ایپ بھی انسٹال کر دی تھی۔ اگر تارا گھر یا یونیورسٹی کے علاوہ کہیں اور جاتی تو اسے نوٹیفکیشن مل جاتا تھا۔ پھر جب تارا نے اسے ایکسپوز کرنے کیلیے میکال کی مدد لی اور ایک سنسان جگہ پر گئی تو اسے حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی بھی بہت ہوئی تھی۔اس وقت اس نے آنکھوں کے لینز اتارے ہوئے تھے تبھی بلیک گلاسز لگا کر تارا کے پیچھے گیا تھا۔وہاں جا کر اسے پتہ چلا کہ تارا جان بوجھ کر اسے ایکسپوز کرنے کیلیے اس سنسان جگہ پر آئی تھیں تو اسے غصے کے ساتھ ساتھ ہنسی بھی آئی تھی۔ میکال کو بھی وہاں دیکھ کر وہ جان گیا تھا اب مقابلہ کیے بنا گزارا نہیں ورنہ اس کا بھانڈا پھوٹ جانا تھا جو وہ ابھی بالکل بھی پھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ سو مقابلے کیلیے تیار ہو گیا اور پھر اس کے فائٹنگ ایکشنز دیکھ کر تارا کے ساتھ ساتھ میکال بھی حیران رہ گیا تھا۔ یہ فائٹنگ اس نے اس وقت سیکھنی شروع کی تھی جب تارا اسے چھوڑ کر اسفر کے ساتھ چلی گئی تھی۔ وہ کمزور تھا اسی وجہ سے اپنی محبت حاصل نہیں کر سکا تھا۔اسے اپنی بے بسی پر سخت غصہ آتا تھا۔اور تارا اس کی بجائے کسی اور کی ہو گئی تھی یہ بات سوچ کر اس کا خون کھول اٹھتا تھا۔اس نے کئی دفعہ دیواروں پر مکے مار کر اپنے ہاتھ زخمی کر لیے تھے۔اسے تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی تھیں۔ دل میں پہلے ہی بہت درد تھا۔تارا کی جدائی کا۔وہ اس دنیا سے اتنا اکتا گیا تھا کہ

Posted On Kitab Nagri

خودکشی کرنے کو دل چاہتا۔ بہت بکھر چکا تھا وہ لیکن پھر زویا نے اسے سنبھالا۔اس کی ہمدردی پا کر بالاج نے اس سے اپنی پریشانی شئیر کر دی تھی۔اس وقت بھی اس نے غصے سے دیوار پر مکا دے مارا تھا۔زویا کا دل تڑپ اٹھا تھا۔ وہ بالاج کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔خود تو وہ اس حالت سے کسی نا کسی طرح نکل ہی آئی تھی۔وہ بالاج کو لے کر ایک مارشل آرٹس اکیڈمی میں چلی گئی۔وہاں اس کے ایک ماموں بھی ہوتے تھے۔اس نے بالاج کو پنچنگ بیگ کے سامنے کھڑا کر کے کہا کہ وہ اس پر سارا غصہ اتار دے۔بس پھر کیا تھا بالاج جنونی انداز میں پنچنگ بیگ کو مکے مارنا شروع ہو گیا۔اور حیرت کی بات تھی کچھ دیر بعد اس کا غصہ اتر بھی گیا۔اس کی جنونیت دیکھ کر زویا کے ماموں نے اندازہ ظاہر کیا کہ وہ ایک بہت اچھا فائٹر بن سکتا ہے۔زویا نے بالاج کو مارشل آرٹس سیکھنے کا مشورہ دیا کیونکہ وہ اسے کمزور نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔وہ بھی مان گیا۔وہ تارا کو بھولنا چاہتا تھا۔جتنا مصروف رہتا اس کیلیے اچھا تھا۔اس نے اسی اکیڈمی میں ٹریننگ شروع کر دی اور خود میں چھپے ایک ٹیلنٹ کو جان گیا۔اسے ٹریننگ کرنا اچھا لگنے لگا تھا۔وہ غصہ نکالنے کا بھی ایک بہترین ذریعہ تھا۔دو سال میں وہ بہت اچھا فائٹر بن چکا تھا کہ میکال کو بھی ہرا دیا تھا۔میکال نے تو صرف اسے ڈرانے کیلیے چاقو نکالا تھا لیکن اس نے یہ بھی سیکھا تھا کہ فائٹنگ میچ میں کوئی کسی کا نہیں ہوتا۔جب مقابلہ ہو رہا ہو تو سب رشتے بھول جانے چاہیں۔مقابل کو صرف حریف سمجھنا چاہیے۔پھر میکال نے بھی تو اس پر چاقو سے پہلے وار کیا تھا تو وہ کیسے بدلہ نہ لیتا۔اس نے بھی میکال کے پیٹ میں دائیں طرف چاقو مار دیا۔"آئی ایم دا ہیرو۔" وہ میکال کے قریب ہو کر سرگوشی میں بولا تھا۔اسی وقت میکال جان گیا تھا کہ وہ بالاج تھا۔اسے تو سخت حیرت ہوئی تھی۔وہ تو بالاج کو بزدل اور کمزور سمجھتا تھا لیکن حقیقت اس کے الٹ تھی۔لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ بالاج اجنبی بن کر تارا کے پیچھے کیوں پڑا ہوا ہے۔اس بات کی بھی اسے جلد سمجھ آ گئی تھی جب سکندر صاحب نے سٹرینجر پرسن کے بارے میں سن کر تارا اور بالاج کا جلد از جلد

Posted On Kitab Nagri

نکاح کرنے کا فیصلہ سنا دیا تھا۔ وہ ملاقات بھی بالاج کے حق میں اچھی ثابت ہوئی تھی۔ پھر جب وہ میکال کا حال احوال پوچھنے گیا تو میکال نے کھل کر یہ ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ اس کا اجنبی والا راز جان چکا ہے لیکن اس کی باتوں سے بالاج جان گیا تھا کہ میکال کو سچ معلوم ہو چکا ہے۔ اسے زیادہ پریشانی نہیں ہوئی تھی۔ بس تارا کو ابھی معلوم نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اور پھر وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گیا۔ تارا اور اس کا نکاح ہو گیا۔ اس کی محنت رنگ لے آئی تھی۔ وہ اپنی محبت کو پا چکا تھا۔ اسے لگا تھا جیسے برسوں کسی تپتے صحرا میں بھٹکنے کے بعد جنت میں پہنچ گیا ہو۔ اسے اتنی خوشی تھی کہ وہ کسی کو بیان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن دوسری جانب تارا کو اس رشتے سے ناخوش دیکھ کر وہ اداس ہوا تھا۔ جس سے آپ محبت کرتے ہوں اگر بدلے میں وہ محبت نہ دے تو دکھ تو ہوتا ہے۔ لیکن اسے یقین تھا وہ جلدی ہی تارا کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے۔ جس دن نکاح ہوا تھا اس رات وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر تارا کے کمرے میں آ گیا تھا لیکن دل کی بات ماننا اسے اور تارا دونوں کو ہی مہنگا پڑ گیا تھا۔ دل مزید باغی ہو گیا تھا۔ وہ اس کے نکاح میں تھی۔ پھر وہ کیوں اس حق کو استعمال نہ کرتا۔ وہ خود کو روک نہیں پایا تھا اور بے اختیار ہی اس کے لبوں پر بوسہ دے دیا تھا۔ اسے لگا تھا کہ تارا نہیں جاگے گی لیکن وہ شاید ابھی کچی نیند میں ہی تھی۔ اس کے جاگنے پر تو وہ بھی ایک دفعہ بوکھلا گیا تھا اور جلدی سے لیمپ آف کر دیا تھا۔ عرفہ بیگم کے آنے کی وجہ سے وہ وہاں نہیں رک سکا تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ تارا بہت ڈر گئی ہے۔ وہ اسے تسلی دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اب تو اس کا منصوبہ کامیاب ہو چکا تھا۔ اب اس کا تارا کو ڈرانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس رات وہ آخری دفعہ اجنبی بن کر تارا سے ملا تھا پھر وہ معصوم سا چاند بن گیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا اجنبی والا راز تارا کو اس وقت بتائے گا جب وہ اس سے محبت کرنے لگے گی۔ لیکن جو اس نے نہیں سوچا تھا وہ ہو گیا تھا۔ کل وہ اس کی فائٹنگ دیکھ کر جان گئی تھی کہ وہی اجنبی تھا۔ ایک لحاظ سے یہ بھی ٹھیک ہو گیا تھا۔ تارا اجنبی باذل کو سمجھ رہی تھی۔ جب وہ شادی کی شاپنگ

Posted On Kitab Nagri

کرنے مال گئے تھے تو وہاں تارا باذل کو دیکھ کر ڈر کیوں رہی تھی اسے یہ سمجھ نہیں آئی تھی۔ لیکن جب شادی کے دن میکال نے اسے بتایا کہ باذل نے تارا کو دھمکی دی ہے اور تارا باذل کو اجنبی سمجھتی ہے تو اسے بہت غصہ آیا تھا۔ سیکیورٹی تو بہت تھی لیکن میکال نے اسے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ باذل کچھ ضرور کرے گا۔ شادی کی تقریب تو خیر و عافیت سے گزر گئی لیکن جب وہ تارا کے ساتھ میرج ہال سے واپس آرہا تھا تو میکال نے اسے فون کر کے یہ خبر دی تھی کہ ایک گاڑی اس کے پیچھے ہے جس میں اسلحہ بردار آدمی ہیں۔ وہ تارا کو اغوا کرنے کیلیے فائرنگ بھی کر سکتے تھے جس سے ساتھ والی گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کو بھی نقصان پہنچنا تھا۔ اس لیے اس نے گاڑی اس قافلے سے الگ کر لی۔ اس کے پیچھے باذل کے آدمیوں کی گاڑی بھی آنے لگی تھی۔ میکال نے بھی اپنے آدمی بھیج دیے تھے اور وہاں باذل کو بھی سب خبر پہنچ رہی تھی۔ اس نے کچھ آدمی بھیج کر وہ سڑک ہی بلاک کروادی جہاں سے بالاج نے تارا کو لے کر گزرنا تھا۔ جب بالاج نے گاڑی روکی تو میکال کے آدمی بھی پہنچ گئے تھے۔ اس نے تارا کو تسلی دی اور گاڑی سے نکل کر ان لوگوں کی طرف بڑھا تھا۔ باذل تو نہیں تھا لیکن اس کے آدمیوں کو اس نے اچھی طرح دھویا تھا۔ میکال کے اسلحہ بردار آدمیوں نے اس گاڑی کو پیچھے ہی روک لیا تھا جو بالاج کی گاڑی کا پیچھا کر رہی تھی۔ جب حالات انڈر کنٹرول ہوئے تو بالاج اپنی گاڑی کی طرف آ گیا اور سیکیورٹی گارڈز کو ہدایت کی کہ باذل کے آدمیوں کو ایک دفعہ صحیح پھینٹی لگا کر چھوڑیں۔ وہ جا کر انہیں مارنے لگے اور بالاج تارا کو لے کر گھر آ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا باذل اب آرام سے نہیں بیٹھے گا۔ ایک امریکن گینگ کم تھا جو اب باذل بھی آ گیا تھا۔ تارا کو اب اس سے بھی خطرہ تھا۔ تبھی بالاج نے تارا کو مری لے کر جانے کا فیصلہ کیا لیکن ساتھ کچھ لوگ مدد کیلیے لے جانا نہیں بھولا تھا۔ باذل اور اس کے آدمیوں سے تو اس نے خود ہی نمٹ لیا تھا بس انہیں ٹھکانے لگانے کے لیے اسے ان لوگوں کی ضرورت پڑی تھی۔ اب اسے تارا سے نمٹنا تھا۔ وہ تارا کو پیار سے بھی اور ڈرا کر بھی اپنا تابع کرنے کی

Posted On Kitab Nagri

کوشش کر رہا تھا لیکن تارا نے اسے اسفر کی طرح منافق کہہ کر غصہ دلا دیا تھا۔وہ مختلف سوچوں میں گھرا سارا دن باہر ہی رہا تھا۔یہاں تک کہ رات ہو گئی۔۔

تارا بالاج کے جانے کے بعد کچھ دیر تک کمرے میں ہی بیٹھی روتی رہی پھر اٹھ کر کمرے سے باہر آئی تو ڈائننگ ہال میں ناشتہ رکھا ہوا نظر آیا تھا۔بالاج کا ناشتہ بھی ویسے ہی پڑا تھا۔وہ پتہ نہیں کہاں تھا۔اس نے بالاج کو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی اور ناشتہ لے کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔پھر دوپہر کے وقت بھی وہ اسے کہیں نہیں دکھا تو اسے پریشانی ہونے لگی۔وہ بھی عجیب تھی۔بالاج کو خود سے دور جانے کا بھی اسی نے کہا تھا اور اس کے دور جانے پر پریشان بھی ہو گئی تھی۔اس نے سارا گھر چیک کر لیا لیکن بالاج کہیں نظر نہیں آیا۔اس کی قربت کا خوف اپنی جگہ لیکن اس کی غیر موجودگی کا خوف بھی بہت تھا۔کل اس نے ہی تو اسے باذل سے بچایا تھا۔اسے یقین آگیا تھا کہ بالاج اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ وہ اسے یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔اس نے بالاج کو غصہ بھی تو بہت دلایا تھا۔اب اگر وہ واپس نہ آتا تو وہ کیا کرتی۔صبح تو وہ غصے میں تھی اور کچھ سوچے سمجھے بغیر بالاج سے دور جانے والی تھی لیکن اب اسے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ بالاج سے دور جا کر وہ غیر محفوظ ہو جائے گی۔وہ کتنی ہی دیر اس کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا۔اس کا فون بھی آف تھا۔رات کا اندھیرا ہر سو پھیلنے لگا تھا۔ملازم بھی اپنے کوارٹر میں جا چکے تھے۔وہ اس بڑے سے گھر میں اکیلی ڈر رہی تھی۔اوپر سے بارش کا موسم بھی بن گیا۔تیز ہوا اور آسمان پر کالے بادلوں میں کڑکتی بجلی اسے کانپنے پر مجبور کر گئی تھی۔آنسو خود بخود اس کی آنکھوں سے بہہ کر رخساروں پر بہنے لگے۔وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی جب بالاج گاڑی پورچ میں

Posted On Kitab Nagri

روک کر اندر آیا تھا۔ وہ رونے میں اتنی غرق تھی کہ گاڑی کی آواز بھی نہ سن سکی۔ بالاج کا دل اسے روتے دیکھ کر دکھا تھا لیکن ہر بار کی طرح آج وہ اسے چپ کروانے نہیں آیا تھا بلکہ سرد مہری سے دیکھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ تارا کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ رونا بھول کر تیزی سے اس کی طرف بڑھی تھی۔

"بالاج!" وہ شکوہ کرتے لہجے میں اسے پکار رہی تھی۔ بالاج مبہوت سا اس کی روئی روئی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ باہر برستی بارش کی آواز نے ماحول میں عجیب سا فسوں پیدا کر دیا تھا۔ "تم کہاں چلے گئے تھے؟" وہ اس کے قریب آچکی تھی جو شاید اس کی بہت بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی۔ "کیوں تمہیں میری پرواہ ہو رہی تھی؟" وہ تارا کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے خود سے لگا چکا تھا۔ تارا تو اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی تھی وہ کیا جواب دیتی۔ "یا تمہیں صرف اپنی پرواہ ہے۔ تمہیں کیا لگا کہ کہیں میں تمہیں یہاں اکیلا چھوڑ کر نہ چلا جاؤں؟ ہیں نا؟" یہ اس کا معصوم سا چاند تو نہیں تھا جو بڑے نرم لہجے میں اس سے بات کرتا تھا۔ اس کا لہجہ اجنبی کی طرح کا تھا۔ سرسراتا ہوا۔ تارا خوف سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ "تم بھلا میری فکر کیوں کرنے لگی۔ تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہو نا؟" وہ خود اذیتی سے بولا تھا۔ تارا نفی کرنا چاہتی تھی لیکن نہیں کر پائی۔ "بولو؟ تمہیں مجھ سے نفرت ہے؟" اس نے غصے سے پوچھا تھا۔ "ن.... نہیں۔" تارا نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا تھا۔ بالاج کے رگ و پے میں سکون سا اتر گیا تھا۔ وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی تو نفرت بھی تو نہیں کرتی تھی۔ اس کیلیے یہی کافی تھا۔ وہ پھر مزید اپنے دل پر جبر نہیں کر سکا تھا۔ اسے بے خودی کے عالم میں اپنے چہرے پر جھکتا دیکھ کر تارا کی دھڑکنیں تھمی تھیں۔ "بالاج......" باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔ بالاج اسے کے لبوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں لے چکا تھا۔ تارا اس کی گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ خود بھی بہک رہا تھا اور اسے بھی اپنے سحر کی لپیٹ میں لے رہا تھا۔ کتنے ہی لمحے یونہی بہہ گئے تھے۔ جب اس نے چہرہ پیچھے

Posted On Kitab Nagri

ہٹا کر تارا کے چہرے کے روبرو کیا تو تارا اس سے نظریں ملا نہیں پائی تھی۔اس کی جھکی ہوئی بھیگی پلکیں اور سرخ گال بالاج کو مزید بے اختیار کر گئے تھے۔اس نے تارا کی آنکھوں پر بوسے دینے کے بعد گال پر لب رکھے تو تارا نے پھر گھبرا کر اسے خود سے دور کرنا چاہا۔" بالاج......سٹاپ اٹ۔"وہ رونے لگی تھی لیکن بالاج کا آج اسے بخشنے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔"اگر روک سکتی ہو تو روک لو۔" بالاج نے چیلنج کرتے ہوئے کیا اور اسے اپنے بازوؤں میں بھر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔تارا کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔بالاج کا لہجہ اسے یہ باور کروا چکا تھا کہ آج اس کی خیر نہیں۔اور پھر وہ بالاج کو روکتی ہی رہ گئی لیکن وہ نہیں رکا۔اس کی ہر مزاحمت بالاج کے جنون کے سامنے بے کار گئی تھی۔اس کی محبت میں اتنی شدت تھی کہ تارا کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔رات لمحہ لمحہ بھیگتی رہی اور بالاج تارا کو اپنی محبت کے رنگ میں رنگتا اس کے دل میں دھڑکتا رہا۔وہ اس کے اتنا قریب جا چکا تھا کہ اب تارا کبھی چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر سکتی تھی۔اب وہ اکیلا محبت کی آگ میں جلنے والا نہیں تھا۔تارا بھی اس سفر میں اس کے ہم قدم ہو چکی تھی۔بالآخر وہ اپنے عشق کو تکمیل تک پہنچا چکا تھا۔

\-------------------------تارا کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا سنگدل بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے آنسوؤں کی بھی پرواہ نہیں۔اس کا یہ روپ بھی تارا کیلیے بالکل نیا تھا۔اسے بالاج کے بارے میں جو تھوڑی بہت بھی غلط فہمی رہ گئی تھی نا کہ وہ معصوم ہے،وہ اب ختم ہو چکی تھی۔رات تو گزر چکی تھی لیکن وہ ابھی بھی بالاج کی شدتوں کو محسوس کر کے شرم سے سرخ پڑ رہی تھی۔اس کا دل تو باغی ہو کر بالاج کے نام پر دھڑکنے لگا تھا لیکن انا کے ٹوٹنے کا غم زیادہ تھا۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ بالاج اس پر حاوی ہو چکا ہے۔وہ خود کو اس سے بہادر سمجھتی تھی لیکن رات کو وہ اس کے سامنے کچھ بھی نہیں کر پائی۔اسے اپنی بے بسی پر بہت رونا آ رہا تھا۔بالاج شاور لے کر واشروم سے باہر نکلا تو تارا کو گھٹنوں پر بازو لپیٹے ان پر سر ٹکائے روتے دیکھ کر اسے تپ چڑھا۔کب سے وہ ایسے

Posted On Kitab Nagri

ہی تو رہی تھی۔ وہ طیش میں آکر اس کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ "یہ اتنا رونا کس بات کا ڈالا ہوا ہے تم نے۔ ہاں۔ تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے میں نے تمہارے ساتھ زیادتی کر دی ہو۔" وہ غصے سے کہنے لگا۔ جبکہ تارا اس سے نظریں نہیں ملا پائی تھی اور سر جھکائے رونے میں ہی مصروف رہی۔ "شوہر ہوں میں تمہارا۔ اپنا حق لیا ہے میں نے۔ کوئی ظلم نہیں کیا میں نے تم پر۔ یہ رونا دھونا بند کرو۔" وہ اس کے آنسو نہیں دیکھ پا رہا تھا تبھی زیادہ غصے ہو رہا تھا۔ اس کا روڈ لہجہ تارا کو مزید رلا گیا تھا۔ "تو تم ایسے نہیں مانو گی۔" وہ اسے اپنے بازوؤں کی گرفت میں لیتا اس کے چہرے کے قریب ہوا تو تارا نے گھبرا تیزی سے چہرہ اس کے سینے میں چھپالیا۔ بالاج کے لب ذرا سے مسکرائے تھے۔ "اب تم خود مجھے بہکا رہی ہو۔ پھر تم نے پچھتانا ہے۔" وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی میں بولا تھا۔ اس کا لہجہ اسی اجنبی کا طرح تھا جو تارا کو ڈراتا تھا۔ تارا کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دن میں بھی اسے تارے دکھاتا وہ گھبرا کر اس سے الگ ہونے کی کوشش کرنے لگی۔ "چھوڑو مجھے۔ اب نہیں روتی نا۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولتے ہوئے بالاج کو بہت معصوم لگی تھی۔ "اگر اب تم مجھے روتی ہوئی نظر آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا تھا۔ "تم سے برا اور کوئی ہے بھی نہیں۔" تارا دل ہی دل میں اسے صلواتیں سنانے لگی۔ "چلو جلدی سے پیکنگ کر دو۔ ہم گھر جا رہے ہیں۔" تارا کو اس کے حکم دینے پر غصہ تو بہت آیا لیکن کچھ کر نہیں سکی۔ وہ وارڈروب کی طرف جانے لگی لیکن بالاج کی آواز پر رک گئی۔ "اور ہاں ایک بات یاد رکھنا۔ گھر میں کسی کو بھی یہ پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ ہمارے درمیان کیسے حالات ہیں۔ یہ ہم دونوں میاں بیوی کا معاملہ ہے۔ کسی اور کو اس بارے میں بتانے کی ضرورت نہیں۔ سمجھ گئی۔" وہ تو ایک دم سے ہی بدل گیا تھا۔ اس پر ایسے رعب جھاڑ رہا تھا جیسے اس سے بڑا ہو۔ اسی وجہ سے تو تارا اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ اپنی قسمت کو کوستی پیکنگ کرنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج بھی انہوں نے ایس ٹی لوسیا کی کئی جگہوں کی سیر کی تھی۔

شاپنگ مالز، پارکس، ریسٹورینٹس اور سمندر ہر جگہ وہ دیکھ چکے تھے۔ کہیں میکال ہانیہ کو ڈھیر ساری شاپنگ کروا رہا تھا اور کہیں کسی ریسٹورینٹ میں مختلف قسم کے کھانے کھا رہے تھے۔ کہیں وہ دونوں کسی پارک میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے باتیں کرتے ہوئے چہل قدمی کر رہے تھے اور کہیں میکال ہانیہ کو سوِنگ پر جھولے دے رہا تھا۔ اب وہ دونوں ایک مارکیٹ ایریا میں موجود تھے جہاں لوگوں کا رش بہت زیادہ تھا۔ وہ سڑک کے کنارے پر شاپس کے سامنے سے گزر رہے تھے جب ہانیہ کی نظر ایک شاپ کے باہر لگے شیشے کے ڈبے پر پڑی جس میں پنک کلر کے کیوٹ سے ٹیڈی بیئر پڑے تھے اور انہیں حاصل کرنے کیلیے ایک مشین کے ذریعے ڈبے سے باہر نکالنا تھا۔ "میکال.....وہ دیکھیں۔ مجھے ٹیڈی بئیر لینا ہے۔" وہ میکال کو گھسیٹ کر اس شوکیس کے پاس لے گئی اور ٹیڈی بئیر کو باہر نکالنے کی کوشش کرنے لگی لیکن کامیاب نہیں ہو سکی۔ بار بار ٹیڈی بئیر نیچے گر جاتا۔ میکال کچھ دیر تو اسے جدوجہد کرتے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر خود میدان میں آیا اور ایک منٹ میں ہی ٹیڈی بئیر نکال کر اس کے حوالے کر دیا۔ وہ ایسے مسکرائی تھی جیسے بہت بڑی خوشی مل گئی ہو۔ "ہنی تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے۔ تم خود ایک ٹیڈی بئیر ہو۔" میکال نے اس کا گال کھینچا تو ہانیہ نے تپ کر اسے گھورا۔ "ڈونٹ کال می ٹیڈی بئیر۔" "اوکے مائی کیوٹ ٹیڈی بئیر۔" وہ شرارت سے بولا۔ "میکال......آپ مجھے بس کیوٹ کہہ لیں۔ ٹیڈی بئیر مت کہیں۔ ورنہ......." "ورنہ کیا؟" "ورنہ میں بھی پھر آپ کو جوکر کہوں گی۔" اس نے کہا تو میکال ہنس پڑا۔ "اوکے اوکے اب نہیں کہوں گا۔" وہ سیز فائر کرتے ہوئے بولا تھا۔ مطلب ہانیہ کی دھمکی کام کر گئی تھی۔ وہ اتراتے ہوئے مسکرائی تھی۔ "چلو آج پہاڑوں کی سیر کرتے ہیں۔" میکال نے ایک طرف نظر آتے خوبصورت پہاڑوں کو دیکھ کر کہا تھا۔ "یہ تو بس دور سے ہی پیارے لگتے ہیں۔ میں وہاں جس کر تھک جاؤں گی۔" ہانیہ کو یہ

Posted On Kitab Nagri

آئیڈیا کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔" میں تمہیں اٹھالوں گا۔" میکال کہتے ہوئے اسے لے کر ایک بس اسٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔ بس کے ذریعے وہ آبادی والے علاقے سے نکل کر پہاڑوں کے قریب آ گئے۔ پہاڑوں کو کاٹ کر خوبصورت سی بل کھاتی سڑکیں بھی تھیں۔ ایک ٹیکسی کے ذریعے وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں ہوا بہت تیز تھی اور نیچے سے سمندر کا نظارہ بہت خوب تھا۔ ہانیہ تھکن بھول کر پہاڑوں کی سیر کرنے لگی۔ ایک جگہ بہت خوبصورت اور پرسکون سا ماحول تھا۔ پہاڑ کے کنارے کے قریب سنگی بینچ نصب تھے۔ میکال اور ہانیہ اس بینچ پر بیٹھ کر دور افق پر ڈوبتے سورج کو دیکھتے ہوئے باتیں کرنے لگے تھے۔ میکال نے ہانیہ کے کندھوں کے گرد بازو حمائل کیا تو ہانیہ اس کے کندھے پر سر ٹکا کر آنکھیں بند کر گئی تھی اور کچھ ہی دیر میں نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی تھی۔ اس کی بھاری سانسیں محسوس کر کے میکال نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا اور مسکرا کر اس کے لبوں پر جھکا تھا۔ "سویٹ ڈریمز مائی کیوٹ اینجل۔" وہ بوسہ دینے کے بعد سرگوشی میں بولا تھا۔ اب اسے ہانیہ کو اٹھا کر ہی واپس لے کر جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مری سے واپسی کا سارا رستہ خاموشی سے ہی کٹا تھا۔ تارا تو ناراضگی اور جھجک کی وجہ سے چپ تھی لیکن بالاج نے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ تارا سے ناراض تھا اور اسے اگنور کر کے بھرپور ناراضگی کا اظہار بھی کر رہا تھا۔ تارا کو الجھن بھی ہو رہی تھی۔ اس کا ناراض ہونا تو بنتا تھا یہ بالاج کس خوشی میں ایٹیٹیوڈ دکھا رہا تھا۔ اپنا حق لے کر بھی ناراضگی دکھا رہا تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ انجانے میں وہ بالاج کا کتنا دل دکھا چکی ہے۔ اس نے بالاج کو اسفر سے ملایا اور منافق کہا تھا۔ یہ بات بالاج کو بھول نہیں پا رہی تھی۔ وہ اتنی جلدی اسے معاف نہیں کرنے والا تھا۔ گھر آ کر تارا نے کسی کے سامنے خود کو بکھرنے نہیں دیا تھا۔ لیکن وہ پہلے کی نسبت تھوڑی چپ سی تھی جسے گھر میں سب نے محسوس کیا تھا۔ جبکہ بالاج کا رویہ نارمل ہی رہا تھا۔ اس نے سب کے سامنے تارا کو مخاطب نہیں کیا تھا اگر کر لیتا تو تارا کے رویے نے سب کو

Posted On Kitab Nagri

حیران ہی کر دیتا تھا۔تارا جلد ہی کمرے میں چلی گئی تھی اور ایک دفعہ پھر سے رونے کا شغل پورا کرنے لگی تھی جبکہ بالاج بابا کے پاس ہی رہا تھا۔رات کے کھانے کے بعد وہ پہلے کمرے میں آیا تھا اور تارا کا انتظار کرنے لگا تھا لیکن وہ بہت دیر بعد کمرے میں آئی تھی۔ بالاج کے سامنے جانے کی ہمت تو نہیں ہو رہی تھی لیکن اسے جانا ہی پڑا۔کانپتے ہاتھ کو ڈور ناب پر رکھ کر اس نے دروازہ کھولا تو بالاج سامنے ہی صوفے پر بیٹھا ٹی وی دیکھتا نظر آیا۔ ایک پل کیلیے ان کی نظریں ملی تھیں۔تارا گھبرا کر پھیر گئی اور دروازہ بند کرنے لگی۔"اتنی دیر سے کمرے میں کیوں آئی؟"وہ بڑے رعب سے پوچھ رہا تھا۔اب وہ اس سے سوال وجواب بھی کرے گا۔تارا کو اندازہ نہیں تھا۔ اس نے ناراضگی سے نظریں پھیرلی تھیں۔"یہاں آؤ۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔تارا نے خوفزدہ ہو کر اسے دیکھا لیکن اس کے پاس جانے کی غلطی نہیں کی۔"سنائی نہیں دے رہا تمہیں۔میں کیا کہہ رہا ہوں۔"وہ غصے ہوا۔تارا ہٹ دھرمی سے اپنی جگہ پر ہی کھڑی رہی۔بالاج اٹھ کر اس کی طرف بڑھا تو وہ پیچھے ہٹی لیکن پیچھے دروازہ تھا۔بالاج اس کے دونوں اطراف دروازے پر ہاتھ جما کر ذرا سا جھکا تھا۔تارا سانس روک گئی تھی۔"کیا تمہیں پتہ ہے.....شوہر کی ہر بات ماننا بیوی پر فرض ہوتا ہے۔"وہ فرصت سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔تارا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔اس کی انا کو ٹھیس پہنچ رہی تھی۔"شاید نہیں جانتی۔کوئی بات نہیں۔ میں سمجھا دوں گا تمہیں۔اس کیلیے تو ساری زندگی پڑی ہے لیکن ابھی میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔"وہ کہتے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔اس سے پہلے کہ اس کے ہونٹ تارا کے لبوں کو چھوتے وہ بول اٹھی۔

"بالاج......پلیز۔"وہ آنکھیں بھینچ کر ملتجی ہوئی تھی۔بالاج کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی۔وہ سبز مرچی جیسا لہجہ رکھنے والی لڑکی اب اس سے ڈر رہی تھی۔اسے تارا کو اپنا تابع کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا لیکن وہ اتنی ہی آسان ثابت ہوئی تھی۔باہر سے سخت نظر آنے والی تارا اندر سے بہت نرم تھی۔"ایک شرط پر""ک....کیا؟"تارا

Posted On Kitab Nagri

نے آنکھیں کھولتے ہوئے بے اختیار پوچھا تھا۔"کال می ہبی۔" وہ گھمبیر آواز میں اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا تارا کو بالکل اجنبی لگا تھا۔اس کا دل کی دھڑکنوں میں انتشار برپا ہوا تھا۔"ہبی۔" وہ مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق اس سے نظریں ملائے بغیر بولی تھی۔"ایسے تو نہیں نا۔میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو۔" وہ اس کی اٹھتی گرتی پلکوں کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہوئے بولا تھا۔تارا تذبذب کا شکار ہو گئی تھی۔"او کے مت کہو۔" وہ پھر سے اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔تارا نے جلدی سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور دھکیلا۔"کہہ رہی ہوں نا۔" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔بالاج پیچھے ہٹ کر سینے پر بازو باندھتے ہوئے اسے منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگا تھا۔"ہبی۔" وہ ایک پل کیلیے ہی اس کی آنکھوں میں دیکھ پائی تھی اور اس کے سامنے سے ہٹنے لگی تھی کہ بالاج نے تیزی سے اسے اپنے حصار میں قید کر لیا۔تارا ساکت ہوئی۔"شاباشی تو لیتی جاؤ۔اتنا بڑا کام کیا ہے۔""" چاند ۔۔۔۔۔" وہ رونے والی ہو گئی۔"بھول جاؤ کوئی چاند بھی تھا جو تمہاری ہر بات مانتا تھا۔اب صرف بالاج سکندر رہے جس کی ہر بات تمہیں ماننی پڑے گی۔اور مجھے خود سے چھوٹا سمجھنا بھی چھوڑ دو۔میں بڑا ہو چکا ہوں اس کا ثبوت تو میں نے کل رات تمہیں دے دیا تھا۔سو او بے می۔" وہ اس کا گال تھپک کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔تارا کو وہ اس وقت واقعی خود سے بڑا لگا تھا۔وہ بالاج کو دیکھ کو غصے سے ہی رہی تھی لیکن اس کا دل چپکے سے مسکرایا تھا۔

------------------------------------میکال اور ہانیہ بھی ہنی مون سے واپس آچکے تھے۔ایس ٹولوسیا میں میکال کے ساتھ گزارے لمحات ہانیہ کیلیے زندگی کے سب سے خوبصورت لمحات تھے جو ایک حسین یادگار بن کر ہمیشہ کیلیے اس کے ذہن میں نقش ہو گئے تھے۔جب تک وہ ان یادوں کو تارا آپی کے ساتھ شئیر نہ کرتی اسے سکون نہیں ملنا تھا۔وہ تو ائیر پورٹ سے سیدھا سکندر ہاؤس ہی آئی تھی۔میکال بھی اس کے ساتھ تھا۔ طانیہ، عرفہ بیگم اور تارا ہی گھر پر تھیں۔بالاج اور سکندر صاحب آفس میں تھے۔عرفہ بیگم اور طانیہ کچھ دیر ان

Posted On Kitab Nagri

کے پاس بیٹھی تھیں پھر اٹھ گئی تھیں۔اس وقت ہانیہ تارا کے پاس صوفے پر بیٹھی اسے گفٹس دینے کے ساتھ ساتھ اپنی باتیں بھی سنائے جارہی تھی جب بالاج وہاں آیا تھا۔تارا کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر ایک پل کیلیے وہ مبہوت ہوا تھا اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ بے تاثر ہو چکا تھا۔اس نے اونچی آواز میں سلام کیا تو میکال اٹھ کر اس سے گلے ملا تھا۔ہانیہ نے محسوس کیا تھا بالاج کے آنے پر تارا تھوڑی ڈسٹرب ہوئی تھی۔لیکن اس نے اس بات کو اپنا وہم جانا لیکن جب بالاج تارا کے ساتھ ہی آکر بیٹھا تو تارا کو اس سے جھجھکتے دیکھ کر ہانیہ ورطہ حیرت میں ڈوب گئی تھی۔"تارا آپی اور چاند سے ڈریں۔ناممکن۔"وہ اپنی سوچ کی نفی کر گئی تھی۔"اور سناؤ کیسا رہا ٹور؟"بالاج میکال سے مخاطب تھا لیکن اس کا دھیان تارا کی طرف ہی تھا جو اس کی موجودگی میں ان کمفرٹیبل محسوس کر رہی تھی۔"اے ون۔اور تم لوگوں کا؟"میکال نے ان دونوں کو باری باری دیکھا۔اسے بھی تارا کا رویہ تھوڑا عجیب ہی لگا تھا۔پہلے تو اتنی دیر میں وہ بالاج کو دو چار گھوریوں سے بھی نواز چکی ہوتی تھی اور بات بھی ایسے کرتی تھی جیسے ڈانٹ رہی ہو۔اب تو اس نے بالاج کی طرف ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا تھا۔"ہمارا......بس ٹھیک ہی رہا۔"بالاج نے ایک نظر تارا پر ڈالی اور سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے منہ بنا کر بولا تھا۔تارا نے اسے غصے سے گھورا تو نہیں البتہ دانت ضرور پیسے تھے۔"بس ٹھیک؟.....مجھے تو کچھ زیادہ ہی ٹھیک لگ رہا ہے۔"میکال نے بالکل صحیح اندازہ لگایا تھا۔بالاج ہنس پڑا تھا۔تارا کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔وہ خفت کے مارے سرخ پڑ رہی تھی اور ہانیہ حیرت سے ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی تھی۔"میں نے ہم دونوں کا بتایا۔اگر صرف میری بات کرو تو بہت اچھا گزرا۔"بالاج بولا۔"کیا مطلب؟آپی کا اچھا کیوں نہیں گزرا؟"ہانیہ نے فکرمندی سے پوچھا۔"ظاہر ہے اس جیسی کھڑوس لڑکی کا ہنی مون کیسا گزرے گا۔"بالاج نے ناک چڑھا کر کہا۔ہانیہ اور میکال کو لگا تھا کہ تارا اب اسے غصے میں آکر دو چار باتیں تو ضرور ہی سنا ڈالے گی۔لیکن وہ خاموشی سے لب بھینچ کر اٹھ گئی تھی۔ہانیہ اور

Posted On Kitab Nagri

میکال نے ایک دوسرے کو دیکھا۔"کہیں آپ دونوں کی لڑائی تو نہیں ہو گئی؟"ہانیہ نے پوچھا۔بالاج نے مبہم سا مسکرا کر کندھے اچکا دیے۔ہانیہ اسے گھور کر اٹھی اور تارا کے پاس چلی گئی۔"کچھ تو ہوا ہے۔"میکال نے مشکوک نظروں سے بالاج کو دیکھا۔"اسے میرے راز کا پتہ چل گیا ہے۔"بالاج نے بتایا"وہی اجنبی والا راز؟"میکال نے حیرت سے پوچھا۔"ہمم۔""پھر اس کا کیا ری ایکشن تھا؟"وہ تجسس سے پوچھنے لگا۔"ناراض ہو گئی اور خوفزدہ بھی۔""تبھی وہ تم سے ڈر رہی تھی۔"میکال کو وجہ سمجھ آگئی تھی۔لیکن بالاج نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ تارا کے ڈر کی ایک اور وجہ بھی تھی۔اس کا اجنبی والا راز تو کھلا تھا لیکن اس کا فائدہ اسے بہت ہوا تھا۔وہ تارا پر حاوی ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بالاج کی نیکسٹ سمیسٹر کی کلاسز سٹارٹ ہو چکی تھیں۔تارا بھی دوبارہ یونی جوائن کر چکی تھی۔زندگی معمول کے مطابق چلنے لگی تھی لیکن بالاج کا روڈ رویہ تارا کو بہت بے چین کر رہا تھا۔وہ پھر دوبارہ تو اس کے قریب نہیں آیا تھا لیکن تارا پر حکم چلانا نہیں چھوڑا تھا۔وہ اپنا ہر کام جان بوجھ کر تارا سے کرواتا تھا اور ہر پل اسے یہ احساس دلاتا تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے۔پہلے تو تارا کو اس کا رعب جھاڑنا پسند نہیں آتا تھا لیکن آہستہ آہستہ وہ اس کی عادی ہونے لگی تھی۔اس کی ناراضگی بھی ختم ہونے لگی تھی۔اب وہ بالاج کے کہنے سے پہلے ہی اس کا ہر کام کر دیتی تھی لیکن بالاج صاحب تو پھر بھی ایٹیٹوڈ دکھانے سے باز نہیں آتے تھے۔کتنا ہی وقت ہو چکا تھا اس نے تارا سے نرم لہجے میں بات نہیں کی تھی۔ضرورت کے علاوہ تو وہ اسے مخاطب بھی نہ کرتا۔جب کوئی کام کہنا ہو سپاٹ لہجے میں کہتا لیکن اس کی آنکھوں میں سرد مہری ضرور ہوتی تھی جو تارا کو بہت ہرٹ کرتی تھی۔اس نے تو سوچا ہوا تھا وہ بالاج سے ناراض ہو گی تو وہ اسے منائے گا لیکن وہ الٹا خود ناراض تھا۔وہ اسفر تو تھا نہیں کہ تارا کو اس کی ناراضگی کی پروانہ ہوتی۔بالاج کی ناراضگی تو پہلے بھی اسے مضطرب کر دیتی تھی اب تو وہ اس کی دھڑکنوں میں بس چکا تھا۔اس کے دل میں محبت کا

Posted On Kitab Nagri

احساس جگا چکا تھا۔اس کے بہت قریب جا کر پھر وہ بے گانہ ہو گیا تھا۔تارا سے اس کی بے رخی برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔وہ لاشعوری طور پر اس کے اپنی طرف دیکھنے کی منتظر رہتی تھی۔اس کا قریب آنا تارا کو اچھا لگنے لگا تھا۔وہ دل سے اسے شوہر تسلیم کر چکی تھی بلکہ بالاج نے زبردستی خود کو شوہر تسلیم کروالیا تھا۔اب تارا کے دل میں اس کیلیے بیویوں والی فیلنگز جاگ چکی تھیں تو وہ اس سے نظریں پھیر چکا تھا۔وہ جو کبھی اسفر کیلیے خود کو نہیں بدل سکی تھی بالاج کیلیے سرتاپا بدل گئی تھی۔وہ نتاشہ کو اسفر کے بہت قریب دیکھ کر بھی جیلس نہیں ہوئی تھی اور اب کسی لڑکی کو بالاج کے دو فٹ قریب بھی کھڑے دیکھتی تو اندر تک جل جاتی۔کچھ دن تو اس کے دل و دماغ میں یہی جنگ چلتی رہی کہ وہ بالاج سے محبت کرنے لگی ہے اور اس کے سامنے اپنی انا ہار چکی ہے لیکن پھر یہ بات بھی اسے ماننی ہی پڑی کیونکہ یہی حقیقت تھی۔اب تو بالاج کی بے رخی برداشت کرنا اور بھی مشکل ہو گیا تھا۔وہ اسے منانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔لیکن بالاج اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہو رہا تھا۔آج بھی اس نے بالاج کا پسندیدہ کھانا بنایا لیکن وہ باہر سے دوستوں کے ساتھ کھا آیا تھا اور جب تارا کی یہ محنت بے کار گئی تو وہ اس کیلیے چاکلیٹ کیک اور کافی بنالائی لیکن بالاج نے ان کی طرف دیکھا بھی نا۔وہ غصے سے دل ہی دل میں تلملا کر رہ گئی تھی۔ابھی اسے کچھ دن تک بالاج کے یہ نخرے برداشت کرنے تھے۔لیکن آخر کب تک برداشت کرتی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آج میں نے اپنی ان گناہگار آنکھوں سے ایک عجیب منظر دیکھا۔"ہانیہ غیر مرئی نقطے کی طرف دیکھتی سخت حیرت سے بول رہی تھی۔"کیا؟"میکال جو اس کے پاس ہی صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ بزی تھا،کام چھوڑ کر تجسس سے پوچھنے لگا تھا۔"بالاج......آپی تارا کو ڈانٹ رہا تھا۔"اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر لہرایا تھا جب وہ بالاج کے کمرے میں گئی تھی لیکن بالاج اور تارا دونوں کمرے میں نہیں تھے۔وہ شاید ساتھ والے سٹڈی روم میں موجود تھے۔جس کا ایک دروازہ ان کے کمرے میں

Posted On Kitab Nagri

بھی کھلتا تھا۔وہ سٹڈی کی طرف بڑھی۔دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔اسی وقت تارا نے بالاج کو کافی کا کپ دیا تھا لیکن غلطی سے وہ کافی لیپ ٹاپ پر گر گئی اور بالاج نے غصے میں آکر تارا کو کئی باتیں سنا ڈالیں۔"اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ آپی تارا سر جھکائے اس کی ڈانٹ سن بھی رہی تھیں۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"وہ صدمے سے پوچھ رہی تھی۔"یار تم کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہو۔یہ ان کا آپس کا معاملہ ہے۔"میکال اس کی وجہ جانتا تھا اسی لیے زیادہ حیران نہیں ہوا تھا۔"بے شک یہ ان کا آپس کا معاملہ ہے لیکن میں اس ظلم پر خاموش نہیں رہوں گی۔ بالاج سے اس بارے میں ضرور پوچھوں گی۔جب تارا آپی اس سے دور چلی گئی تھیں تو کیسے روتا تھا اور اب جب اس کے پاس ہیں تو قدر کی بھول گیا ہے۔یہ کیا بات ہوئی۔"وہ جذباتی انداز میں بولی تھی۔میکال نے مسکراہٹ چھپائی۔"تارا کی کیا قدر ہے یہ بالاج سے زیادہ اور کوئی نہیں جانتا۔بے چارے نے بڑے پاپڑ بیلے ہیں تارا کو پانے کیلیے۔اب تھوڑا بہت رعب جھاڑنا تو اس کا حق بنتا ہے۔"میکال نے بالاج کا ساتھ دیا۔"ظاہر ہے آپ مرد ہیں۔ بالاج کا ساتھ ہی دیں گے اور بائے داوے اتنے بھی پاپڑ نہیں بیلے اس نے۔بس بڑوں سے بات کی اور اس کی شادی ہو گئی۔اس میں مشکل کیا تھی۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔"مشکل تھی۔تارا کبھی بھی بڑوں کی بات مان کر اس سے شادی نہ کرتی اگر اسے اجنبی کو ڈر نہ ہوتا۔ویسے بالاج کا یہ آئیڈیا کمال کا تھا۔""کیا مطلب؟"ہانیہ ٹھٹکی۔"مطلب یہ کہ وہ الو کا پٹھا آپ کا بھائی ہی تھا جس نے مجھے چاقو مارا تھا۔"وہ لطیف سا طنز کرتے ہوئے بولا تھا۔پہلے تو ہانیہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا پھر اسے بالاج پر سخت غصہ آیا۔وہ یہ تو جانتی بالاج مارشل آرٹس ڈیکھ چکا ہے لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ اس ٹیلنٹ کو کس لیے استعمال کرتے گا۔"مطلب وہ اجنبی بالاج تھا؟""جی ہاں۔اس نے اجنبی بن کر تارا کو اسی لیے ڈرایا کہ وہ اس سے شادی پر جلد از جلد راضی ہو جائے۔" میکال نے کہا تو وہ ساری بات سمجھ گئی تھی۔"وہ تو چلو اس نے محبت کی خاطر کیا۔لیکن آپ کو اس نے چاقو کیوں

Posted On Kitab Nagri

مارا۔میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔"وہ غصے سے بھری اٹھ کر ابھی ہی بالاج کے پاس جا رہی تھی جب میکال نے اسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ بیٹھاتے ہوئے اپنے حصار میں لیا۔"ارے میری جھانسی کی رانی کول ڈاؤن۔فائٹ میچ میں اتنا تو چلتا ہی رہتا ہے۔میں نے بھی اس کی ٹانگ پر چاقو مارا تھا۔حساب برابر۔""آپ دونوں ہی سیٹ کرنے والے ہو گئے ہیں۔کیا ضرورت تھی لڑائی کرنے کی۔"وہ بڑی اماں کی طرح ڈانٹتی میکال کو بہت پیاری لگ رہی تھی۔"میں تو بس یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ اجنبی کون تھا۔میرا کوئی قصور نہیں۔"اس نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے صفائی دی تھی۔ایسا کرتے ہوئے وہ ہانیہ کو بھی بہت پیارا لگا تھا۔"سو کیوٹ.....مائی ٹیڈی بئیر۔"اس نے میکال کی ہی بات اسے لوٹاتے ہوئے اس کے گال کھینچے تو وہ اپنی ہنسی روک نہیں سکا تھا۔

-----------------------------۔"تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو؟"آخر کار تنگ آکر تارا نے بالاج سے یہ سوال پوچھ ہی لیا تھا۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا گھڑی پہن رہا تھا۔تارا کی بات پر اس نے چہرہ موڑا اور بھنویں سکیڑ کر اسے گھورا تو وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔"کیا کر رہا ہوں میں؟"وہ انجان بنا۔"یہ تم مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو۔"تارا نے جی کڑا کر کے کہا۔بالاج طنزیہ مسکرا کر اس کے قریب آیا۔"میں جو بھی کر رہا ہوں تمہیں کب سے اس بات کی پرواہ ہونے لگی؟"اس کی بات پر وہ کچھ دیر کیلیے لاجواب ہوئی تھی۔

"مجھے پرواہ ہے اسی لیے پوچھ رہی ہوں۔میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔یہ تو تم بھی جانتے ہو نا۔"وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔بالاج بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔"ناراض ہونا تو میرا بنتا تھا۔تم نے میرے ساتھ زبردستی کی۔اجنبی کی روپ میں مجھے کتنا ڈرایا۔اپنے اعمال کی وضاحت دینے کی بجائے الٹا تم مجھ سے ناراض ہو گئے۔یہ کہاں کا انصاف ہے؟"اس کی باتیں یہ ظاہر کر رہی تھیں کہ وہ بالاج کے ساتھ رشتہ رکھنا چاہتی ہے۔بالاج کے دل میں سکون سا اترا تھا۔"بڑی جلدی یاد نہیں آگیا تمہیں یہ سوال پوچھنا۔اس وقت تو تم

Posted On Kitab Nagri

نے غصے میں آ کر مجھے سزا بھی سنا ڈالی۔ پھر میں کیا وضاحت دیتا۔ لیکن اب میں تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کیلیے تیار ہوں۔ پوچھو جو پوچھنا ہے۔" وہ بولا تو تارا نے آنکھیں بند کر کے کچھ سوچا" تم نے اجنبی بن کر مجھے کیوں تنگ کیا؟ اس سب کا کیا مقصد تھا۔" یہ سوال وہ کب سے پوچھنا چاہ رہی تھی لیکن بالاج کے مزاج ہی نہیں مل رہے تھے۔ اب وہ موقع گنوانا نہیں چاہتی تھی۔" اگر تم ڈرنے کی بجائے میرے لہجے پر بھی غور کرتی تو تمہیں میرا مقصد معلوم ہو جاتا۔ میں صرف ڈراما کرنا چاہتا تھا لیکن تمہارے سامنے جا کر میرا دل میرے اختیار میں ہی نہیں رہتا تھا۔ میرا مقصد تمہیں ڈرانا تھا کہ تم اپنی عزت بچانے کی خاطر بڑوں کا فیصلہ مان لو اور مجھ سے شادی کر لو لیکن میرا وہ اجنبی والا روپ بھی تم سے اتنا ہی مخلص تھا جتنا چاند کا روپ۔" اس کی یہ بات تو اسے سمجھ آ گئی تھی لیکن یہ ابھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ اس سے شادی کیوں کرنا چاہتا تھا۔ بالاج اس کے ذہن میں اٹھتے سوال کو جان گیا تھا۔" اب تم سوچ رہی ہو گی کہ میں تم سے شادی کرنے کیلیے اتنا کیوں مرا جا رہا تھا کہ اس کیلیے سٹرینجر پرسن والا پلان بنایا۔" اس نے کہا تو تارا نے بے اختیار سر اثبات میں ہلایا۔" مطلب یہ بھی اب تمہیں سمجھانا پڑے گا۔" وہ کہہ کر اس کے قریب ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہٹتی بالاج اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام گیا تھا اور پیشانی اس کے ماتھے سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔ تارا اس کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے اپنی سانس روک گئی تھی۔" دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔ تم ضد بن گئی تھی میرے دل کی۔ یہ تمہارے علاوہ کسی اور کیلیے مانتا ہی نہیں تھا۔ بہت چاہتا ہے یہ تمہیں۔ کیسے یقین دلاؤں تمہیں کہ میں.......بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔" وہ آنکھیں بند کیے بے بسی سے اعتراف کر رہا تھا۔ تارا سن سی اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا دل کسی اور ہی لے میں دھڑکنے لگا تھا۔ بالاج اس سے کتنی محبت کرتا تھا اور وہ جان ہی نہ سکی۔ اس کی محبت کو ہمدردی سمجھتی رہی تھی۔ لیکن اسے محبت کب کوئی تھی یہ سوال اب اس کے ذہن میں آیا تھا۔" وہ سب میں نے تمہاری

Posted On Kitab Nagri

محبت میں کیا۔ تمہیں اپنے قریب کرنے کیلیے۔ لیکن..... تم نے کیا کیا۔" وہ جذب کے عالم میں کہتا یکدم اس سے دور ہے گیا اور شاکی نظروں سے تارا کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا۔" تم نے مجھے منافق کہا اور اس گھٹیا شخص سے ملایا۔ بہت ہرٹ کیا تم نے مجھے۔ اور اب پوچھتی ہو میں ناراض کیوں ہوں۔" وہ دکھی لہجے میں بولا۔ تارا کو سخت شرمندگی ہوئی تھی۔ وہ اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن اس کے لبوں پر چپ لگ چکی تھی۔" اور کچھ پوچھنا ہے؟" وہ گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔ تارا کچھ بول نہیں پائی تھی اور سر جھکائے کھڑی رہی۔ بالاج پھر کچھ کہے بنا کمرے سے چلا گیا تھا اور وہ صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھتی آنکھیں بند کر کے خود کو کوسنے لگی تھی۔" میں.......بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔" بالاج کی یہ بات اس کے دماغ میں پھر سے گونجی تو اس کے گال سرخ ہوئے تھے۔ وہ مسکراہٹ روکنے کیلیے نچلا لب دانتوں میں دبا گئی تھی۔

ہانیہ اپنی دوست مرحہ کو ہنی مون کی پکچرز دکھانے کے ساتھ ساتھ ایس ٹی لوسیا میں گزری یادوں کو بھی بتا رہی تھی۔ وہ دونوں یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھیں تھیں۔ ان کے ساتھ ہی دو تین اور لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کا دھیان اس کی طرف ہو گیا۔" یہ ہم ایک ماؤنٹین کی ہائی پیک پر گئے تھے۔ وہاں ہم نے یہ پکچرز لی تھیں۔" ہانیہ فون پر سوِیپ کرتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی۔" ہائے کتنا پیارا کپل ہے تم دونوں کا۔" مرحہ نے ستائش بھرے لہجے میں کہا تو ہانیہ مسکرادی۔" دکھانا ذرا مجھے بھی۔" ان کے قریب بیٹھی لڑکی نے فون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ہانیہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ مرحہ نے فون پکڑ کر اسے پکچرز دکھائیں۔ اس لڑکی کو

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ اور میکال کی تصویر دیکھ کر عجیب سی جلن ہوئی تھی۔اسے تو کبھی کوئی ڈھنگ کا لڑکا نہیں ملا تھا۔کسی کی بھی اتنی شاندار پرسنیلٹی نہیں تھی۔کئی لڑکے اس کی طرف ملتفت ہوئے تھے۔اور وہ عادت سے مجبور ان سے رابطہ قائم کر لیتی۔وہ کچھ دنوں کیلیے اسے گرل فرینڈ بناتے اور ٹائم پاس کر کے چھوڑ دیتے۔پھر وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑتی رہتی۔اس سب میں اس کی اپنی غلطی تھی۔وہ خود ہر کسی کو اپنے دل سے کھیلنے کی اجازت دیتی تھی۔بار بار دھوکے کھا کر بھی نہیں سنبھلتی تھی۔ہر کسی سے ہی محبت کر لیتی تھی اور جانتی ہے نہیں تھی کہ محبت تو وہ ہوتی ہے جو آپ کو صرف ایک شخص کا بنا دے۔"شکل تو اچھی ہے تمہارے ہزبینڈ کی۔پیار بھی کرتا ہے یا تمہیں صرف ضرورت کی چیز ہی سمجھتا ہے؟"اس کے عجیب سے سوال پر ہانیہ اور مرحہ کو اس کی ذہنی حالت پر شک ہوا۔"ایکسکیوز می۔میں بیوی ہوں ان کی۔کوئی ضرورت کی چیز نہیں۔میکال بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے۔"ہانیہ غصہ ضبط کرتے ہوئے جتا کر بولی تھی۔"سب لڑکیوں کو ایسے ہی لگتا ہے کہ ان کا محبوب ان سے بہت محبت کرتا ہے لیکن ان مردوں کی فطرت میں کسی ایک سے محبت کرنا ہے ہی نہیں۔آج تم تو کل کوئی اور ہو گی۔"اس کی باتوں سے ہانیہ کا دل کھٹا ہو گیا۔"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تمہارا بڑا تجربہ ہے؟کتنوں سے دھوکہ کھایا ہے؟"مرحہ نے بڑے مزے سے پوچھا تو وہ لڑکی لاجواب سی ہو گئی تھی۔ہانیہ نے مرحہ کو تنبیہی نظروں سے گھورا بھی کہ وہ بات کو بڑھائے نہ لیکن اس کا موڈ ایک لیکچر دینے کو تھا۔"ضروری نہیں کہ جو کچھ زندگی میں تمہارے ساتھ ہوا وہ کسی اور کے ساتھ بھی ہو۔سب کی اپنی اپنی زندگی ہوتی ہے۔اپنا الگ مزاج ہوتا ہے۔نہ تو دنیا کا ہر مرد ایک جیسا ہے اور نہ سب عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔لیکن پتہ نہیں کچھ لوگوں کو کیا مسلہ ہے وہ خود کو ٹھیک سمجھتے ہیں مخالف صنف کو برا۔کچھ عورتیں مردوں کو برا بھلا کہہ رہی ہوتی ہیں اور کچھ مرد عورتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔بھئی ہم سب سے پہلے انسان ہیں۔سب برابر ہیں۔گاٹ دیٹ؟"اس

Posted On Kitab Nagri

نے کسی استانی کی طرح اس لڑکی کو سمجھایا تھا۔وہ لڑکی پھر کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔ہانیہ کو بھی مرحہ کی بات اچھی لگی تھی لیکن اس لڑکی کی باتیں بھی اس کے ذہن میں گھوم رہی تھیں۔اگر کبھی میکال اس کے علاوہ کسی اور کا سوچتا بھی تو اس کا کیا حال ہوتا تھا۔یہ تو اس سے سوچنے بھی نہیں ہوا تھا۔وہ نفی میں سر ہلا کر بری سوچوں کو جھٹک گئی تھی۔لیکن جب چھٹی کے وقت میکال اسے لینے آیا تو اسے دیکھ کر ہانیہ کو پھر سے وہ باتیں یاد آئیں۔وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگی تھی۔"مسز میر ادیدار بعد میں کر لینا ابھی گھر تو چلو۔"میکال اس کے مسلسل خود کی طرف دیکھنے پر حیران ہوتا بولا تھا۔ہانیہ کو نجانے کیا سوجھی وہ آگے بڑھ کر اس کے سینے سے لگ گئی۔میکال کچھ پل کیلیے ساکت ہوا تھا۔"میکال آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں؟"وہ اس کے سینے سے سر لگائے مضطرب لہجے میں پوچھ رہی تھی۔اس کے سوال نے میکال کو سمجھا دیا تھا کہ وہ بہت اپ سیٹ ہے۔کچھ تو ایسا ضرور ہوا تھا جس نے اسے یہ سوال پوچھنے پر مجبور کیا تھا ورنہ وہ یہ سوال کبھی نہ پوچھتی۔"یہیں بتادوں یا گھر جا کر۔"میکال نے سرگوشی کی تو وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر سرخ چہرے سے اسے گھورنے لگی۔"یار تمہیں تو پتہ ہے مجھے فلمی ڈائیلاگ نہیں آتے۔ہاں البتہ اپنے طریقے سے میں بہت اچھی طرح محبت کا اظہار کر سکتا ہوں۔"وہ بولا تو ہانیہ ہنس پڑی۔"رہنے دیں۔مجھے پتہ ہے آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ہمیشہ ایسے ہی رہیے گا۔""تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا؟"میکال نے صدمے سے پوچھا۔"خود سے زیادہ آپ پر یقین ہے۔وہ تو بس آج ایک لڑکی کی باتوں نے دماغ خراب کر دیا تو پتہ نہیں آپ سے کیا کیا بول دیا۔آئی ایم سوری۔""ڈونٹ بی سوری۔ تمہارا حق ہے مجھ سے جواب طلب کرنا۔کیونکہ میں خود کو تمہارا پابند بنا چکا ہوں۔"میکال نے کہا تو وہ مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دن تو تارا کے اسی سوچ بچار میں گزر گئے کہ بالاج کو سوری کیسے کہے۔کئی آئیڈیاز سوچے پھر جا کر اسے ایک طریقہ ملا جس سے وہ بالاج کے سامنے جائے بغیر اسے

Posted On Kitab Nagri

سوری کر سکتی تھی۔اس نے سٹڈی روم میں لگے وال گلاس پر بلیک مار کر سے بڑا سا سوری لفظ لکھ دیا۔ بالاج کی نظر اس پر پڑ گئی تھی لیکن وہ مسکراہٹ ضبط کر کے انجان بن گیا۔تارا کتنی ہی دیر سے دروازے سے چھپ کر دیکھتی رہی کہ کب اس وہ سوری کا لفظ دیکھ کر اسے معاف کرے لیکن وہ تو اپنے ہی کام میں مگن رہا۔تارا مایوسی سے منہ بنا کر سوچنے لگی اب کیا کرے۔ پھر ہمت کر کے اس کے سامنے چلی ہی گئی۔ بالاج اس کی موجودگی سے باخبر ہو کر بھی بے نیاز رہا تو تارا کا دل بے چین ہوا تھا۔اب اتنی بھی کیا بیگانگی کہ بندہ اپنے سامنے کھڑے انسان کو ہی نہ دیکھ سکے۔وہ غصے سے مٹھیاں اور لب بھینچ کر بالاج کو گھورنے لگی تھی۔اسی وقت بالاج نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور اس کے گڑ بڑا کر ادھر ادھر دیکھنے پر محظوظ ہوا تھا۔"کوئی کام ہے تمہیں مجھ سے؟"اس نے سپاٹ لہجے میں ہو چھا۔مطلب وہ اب کام کے علاوہ اس سے بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔اس کا دل رونے کو کرنے لگا تھا۔

"وہ......مجھے تم سے کچھ کہنا تھا۔""کہو۔" بالاج نے ابرو اچکائی۔"سوری۔"وہ نظریں جھکا کر بولتی معصوم سی بچی لگ رہی تھی۔ بالاج سر جھکا کر مسکرایا اور پھر کرسی سے اٹھ کر اسے کے قریب آیا۔"مجھے سنائی نہیں دیا۔ذرا پھر سے کہنا۔"اس کے لہجے میں شرارت چھپی تھی لیکن تارا جان نہیں سکی تھی۔"مجھے معاف کر دو۔"وہ کہہ کر لب چبانے لگی۔"تو تمہیں مجھ سے معافی چاہیے؟"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا تھا۔تارا اس کی لو دیتی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور پلکیں جھکا گئی تھی۔ بالاج نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں کھینچا تھا۔تارا کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔"ایک شرط پر معافی ملے گی۔"وہ نخرے کرنے والے انداز میں بولا تھا۔تارا نے تھوک نگلتے ہوئے اسے دیکھا۔"پوچھو گی نہیں کیا؟" بالاج نے کہا تو وہ پھر بھی نہیں بول سکی تھی۔ بالاج آہستہ سے اس کے چہرے پر جھکا تو وہ آنکھیں بند کر گئی۔ بالاج نے نرمی سے اس کے لبوں کو چھوا تھا اور پیچھے ہٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے ہنوز ڈرتے دیکھ کر وہ مسکرا دیا تھا۔تارا نے آنکھیں کھولیں اور اسے مسکراتے دیکھ کر اسے تپ چڑھا۔"تم ......اتنے بے شرم ہو گے۔مجھے اندازہ نہیں تھا۔"عادت سے مجبور وہ خود کو روک نہیں سکیں تھی۔"حد ادب لڑکی۔شوہر ہوں میں تمہارا۔" بالاج نے رعب جھاڑا۔تارا نے منہ بنا کر دل ہی دل میں اسے صلواتیں سنائیں۔

"سو کیوٹ۔"اس نے تارا کا گال چھوا تو وہ بچوں کی طرح جھینپ گئی تھی۔"اب ہمارے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے تو ہمیں بھی نارمل کپلز کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی خوشی رہنا چاہیے۔کیوں؟ ٹھیک کہا نا؟"اس نے کہا تو تارا نے سر جھکا دیا۔مطلب وہ راضی تھی۔بالاج کچھ سوچ کر ٹیبل کی طرف آیا اور دراز کھول کر کچھ تلاش کرنے لگا۔تارا نا سمجھی سے اسی دیکھنے لگی تھی۔بالاج نے انگوٹھی کی ڈبی دراز سے نکالی اور اس کی طرف آیا۔ تارا کو اس کا اجنبی والا روپ یاد آیا تھا۔اسے اس روپ سے بھی ایک انسیت سی ہو گئی تھی۔"یہ انگوٹھی میں نے تمہارے لیے بنوائی تھی۔مجھے پتہ تھا تم نہیں لو گی اسی لیے تھوڑی تنگ بنوائی۔"وہ انگوٹھی ڈبی میں سے نکالتے ہوئے بولا تھا۔اور تارا سوچ رہی تھی وہ انگوٹھی تھوڑی تنگ تو نہیں تھی۔بہت زیادہ تنگ تھی۔"لیکن اب یہ تمہاری انگلی میں بالکل فٹ آئے گی۔"وہ انگوٹھی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔تارا نے انگوٹھی لینے کی بجائے ہاتھ الٹا کر کے اس کی طرف بڑھا دیا۔وہ چاہتی تھی کہ بالاج اسے خود انگوٹھی پہنائے۔بالاج کو اور کیا چاہیے تھا۔وہ خوشی سے مسکراتا اسے انگوٹھی پہنانے لگا تھا۔اسے مسکراتے دیکھ کر تارا بھی مسکرا اٹھی تھی۔

"بہت ستایا نا میں نے تمہیں؟" بالاج نے شرمندگی سے پوچھا تھا۔تارا نے سر ذرا سا نفی میں ہلایا تھا۔"کیا کرتا تمہیں پانا بھی تو تھا۔تم پر ترس نہیں کھا سکتا تھا۔محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔یہی سوچ کر ضمیر کی بھی نہیں سنتا تھا۔لیکن جب تم نے انگوٹھی اتارتے ہوئے اپنی انگلی زخمی کی تھی تو میں بہت شرمندہ ہوا تھا۔مجھے بھی تم سے معافی مانگنی ہے اپنے ہر اس عمل کی جس سے تم ہرٹ ہوئی۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔"تمہیں معافی

Posted On Kitab Nagri

مانگنے کی ضرورت نہیں۔ میں تم سے کبھی بھی ناراض نہیں ہو سکتی اور نہ تم سے نفرت کر سکتی ہوں۔ تم میرے لیے بہت خاص ہو۔" وہ مخلص لیے میں بولی تھی۔ بالاج کا دل اندر تک سرشار کو گیا تھا۔ وہ تارا کو اپنے سینے سے لگا کر اس کے گرد بازوؤں کا حصار باندھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہانیہ بلیو جینز اور پنک کلر کے کھلے سے بلاؤزر میں ملبوس ہیڈ فون کانوں پر لگائے جسٹن بیبر کا گانا بے بی سنتے ہوئے ساتھ ساتھ کمرے کو بھی سیٹ کر رہی تھی۔ ایک جگہ دھن اتنے مزے تھی کہ وہ اس پر ڈانس کرنے لگی۔ میکال کمرے میں داخل ہوا تو اسے گانے سنتے اور ڈانس کرتے دیکھ کر ٹھٹک کر رکا تھا۔ وہ کمر پر ایک ہاتھ رکھ کر کندھے ہلاتی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ میکال اس کے دائیں طرف کھڑا تھا اسی لیے وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی اور اپنی ہی مستیوں میں گم تھی۔ میکال چپکے سے اس کے پیچھے گیا اور اس کے ہیڈ فون اتار کر اپنے کانوں پر لگا لیا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ ایسی کونسی آواز تھی جو اس کی بیوی کو اتنی خوش کر رہی تھی۔ جبکہ ہانیہ مڑ کر اسے آنکھیں پھاڑے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ "اچھا تو یہ سنا جا رہا ہے۔" وہ جیلس ہوتے ہوئے بولا تھا۔ اسے یہ بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ ہانیہ اس کے علاوہ کسی اور لڑکے کی آواز سنے۔ "وہ تو۔۔۔۔۔بس ویسے ہی۔" ہانیہ سر کھجاتے ہوئے بولی تھی۔ "آئندہ میں تمہیں یہ گانے سنتے ہوئے نہ دیکھوں۔" وہ بمشکل چہرے پر سختی لا کر بولا تھا۔ ہانیہ کا چہرہ ہی اتنا کیوٹ تھا کہ اسے دیکھتے ہی اس کے لہجے میں سختی ختم ہو جاتی تھی۔ "کیوں؟" ہانیہ نے صدمے سے پوچھا۔ "بس کہہ دیا نا میں نے۔" ہانیہ اس کی بات کی وجہ سمجھ گئی تھی۔ "اچھا پھر آپ مجھے گانا سنائیں۔" "یار مجھے نہیں آتا۔" میکال نے ٹالنا چاہا۔ "کیسے شوہر ہیں آپ۔ بیوی کیلیے ایک گانا تک نہیں گا سکتے۔" ہانیہ کو تپ چڑھا۔ "اچھا لیکن میری ایک شرط ہے۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "کیا؟" "میں گانا گاؤں گا اور تمہیں اس پر ڈانس کرنا ہو گا جیسے ابھی کر رہی تھی۔" میکال نے کہا تو وہ منہ بنا گئی۔ وہ تو یہ سوچ کر شرمندہ ہو رہی تھی کہ میکال نے اسے ڈانس کرتے

Posted On Kitab Nagri

کیا سوچا ہو گا۔اب کیسے اس کے سامنے ڈانس کرتی۔"میں نہیں کروں گی۔""""او کے میں پھر انٹرنیٹ سے دیکھ لیتا ہوں۔میں نے سنا ہے پاکستانی لڑکیاں بہت اچھا ڈانس کرتی ہیں۔"وہ ہانیہ کو تپانے لگا۔ہانیہ کو تو آگ ہی لگ گئی۔"دیکھ کر دکھائیں مجھے ذرا۔بہت ماروں گی آپ کو میں۔"وہ اس کے کندھے پر مکا مارتے ہوئے بولی تھی۔میکال ہنس پڑا۔"ہاں تو پھر میری بات مان لو۔"اس نے کندھے اچکائے۔"او کے۔"وہ بھی مان گئی۔پھر میکال نے وہی گانا گایا تھا جو وہ ابھی سن رہی تھی۔ہانیہ کا کیوٹ سا ڈانس دیکھ کر اسے ہنسی بھی آرہی تھی اور پیار بھی۔وہ خود کو زیادہ دیر روک نہیں سکا تھا اور ہانیہ کو اپنے حصار میں قید کر کے اس کے چہرے پر پیار کرنے لگا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج سکندر ہاؤس میں کچھ مہمان آئے ہوئے تھے۔سکندر اور طانیہ دونوں کے ہی تعلقات اس فیملی کے ساتھ بہت اچھے تھے۔وہ سکندر صاحب کے بزنس فرینڈز بھی تھے۔سکندر ہاؤس میں ان کا بہت اچھا استقبال کیا گیا تھا۔ہانیہ اور میکال بھی مدعو تھے۔تارا سارا دن مہمانوں میں بزی رہی۔اب رات ہو گئی تھی۔لیکن وہ ابھی بھی مہمانوں کو کمپنی دے رہی تھی۔ان کا ارادہ آج رات سکندر ہاؤس میں ہی رہنے کو تھا کیونکہ وہ کراچی سے آئے ہوئے تھے۔ان کی فیملی میں دو تین نوجوان لڑکیاں تھیں جن کی باتیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔تارا بھی خوشدلی سے ان سے گفتگو کر رہی تھی۔بالاج بھی زیادہ دیر مہمانوں کے ساتھ ہی رہا تھا پھر آٹھ بجے کمرے میں چلا گیا۔وہ کتنی ہی دیر کمرے میں تارا کا انتظار کرتا رہا لیکن جب وہ نہیں آئی تو اس پر غصے ہوتا نیچے آیا۔لیکن جب اسے مسکراتے دیکھا تو غصہ بھول گیا۔تارا باہر لان میں ان لڑکیوں کے پاس بیٹھی تھی۔وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ جوس بھی پی رہی تھیں۔جب گلاس خالی ہوئے تو تارا خالی برتن اٹھا کر کچن میں لے جانے لگی۔وہ لڑکیاں بھی اس کے ساتھ ہی اندر آگئی تھیں۔بالاج موقع دیکھ کر تیزی تارا کے قریب آیا تھا۔"میرے پاس تمہارے لیے ایک گڈ نیوز ہے۔اگر سننی ہے تو جلدی سے کمرے میں آجاؤ۔"وہ

Posted On Kitab Nagri

تارا کے کان میں سر گوشی کر کے جا چکا تھا۔تارا کو اب تجسس پڑ چکا تھا اس لیے وہ ان لڑکیوں کو کمرے دکھا کر جلدی سے فارغ ہوئی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر بالاج اپنی کامیابی پر مسکرایا تھا۔"کیا گڈ نیوز ہے؟"وہ بے تابی سے دیکھنے لگی۔بالاج نے ڈریسنگ ٹیبل سے ایک فائل اٹھا کر اس کی طرف بڑھائی۔تارا نے تعجب سے اس فائل کو دیکھا"یہ کیا ہے؟"وہ فائل پکڑتے ہوئے بولی تھی۔"خود دیکھ لو۔" بالاج نے کہا تو تارا نے فائل کھول کر دیکھی۔اسے خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔وہ عمران صاحب کے شاپنگ پلازہ کے کاغذات تھے۔وہ جائیداد جو اسفر نے اس سے ہتھیالی تھی بالاج نے اسے واپس لا دی تھی۔اسے جائیداد واپس ملنے سے زیادہ اس بات کی خوشی تھی کہ اس کے باپ کی نشانی اسے دوبارہ مل گئی۔اس کے چہرے پر بکھرتی مسکراہٹ دیکھ بالاج بھی مسکرا دیا تھا۔"تھینک یو چاند۔تم کتنے اچھے ہو۔"وہ فرطِ جذبات سے کہتی اس کے گلے لگ گئی تھی۔بالاج ایک پل کیلیے ساکت ہوا پھر خوش ہو کر اس کی کمر کے گرد بازو باندھ گیا۔"اب یہ رائے بدلے گی تو نہیں؟"وہ اس کے کان کے قریب بولا تو تارا کو اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا۔وہ پیچھے ہٹنے لگی لیکن بالاج اسے آزاد کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔"کونسی رائے؟"وہ بوکھلاتے ہوئے بولی۔"یہی کہ میں اچھا ہوں۔"وہ بولا۔تارا جواب دینے کی بجائے ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔"یار اب کر دو تم بھی محبت کا اظہار۔میں نے تو کر دیا تھا۔"اس نے منت کی۔تارا اسٹپٹائی۔"محبت ہی نہیں تو اظہار کیسے کروں؟"اس نے بمشکل یہ جھوٹ بولا تھا۔"محبت تو ہے تمہیں۔یہ تو مجھے پتہ ہے لیکن میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔"وہ یقین سے بولا تو تارا کے دل نے بیٹ مس کی جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔"اوکے رہنے دو۔میں تمہیں فورس نہیں کرتا۔کبھی نا کبھی تو اظہار کرو گی نا۔"اس نے فائل لے کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر تارا کے سر پر لگا کیچر اتار دیا۔اس کے بال کمر اور شانوں پر بکھر گئے۔تارا سانس روک اسے دیکھنے لگی تھی۔وہ جان گئی تھی بالاج کا

Posted On Kitab Nagri

رومینٹک موڈ آن ہو چکا ہے۔"اُمم..... وہ مجھے تم سے ایک بات پوچھنی تھی۔" وہ اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کرنے لگی۔"کیا؟" بالاج اس کی لٹ سے کھیلتے ہوئے بولا تھا۔تارا نے کچھ پل کیلیے آنکھیں بند کی تھیں۔ "تمہیں...... مجھ سے محبت کب ہوئی؟" وہ کچھ دیر توقف کے بعد جھجھک کر پوچھنے لگی۔ بالاج نے سوچنے کی ایکٹنگ کی۔"محبت تو شروع سے ہی تھی لیکن اظہار کبھی اس لیے نہیں کیا تھا کہ کہیں تمہاری نظروں سے نہ گر جاؤں۔" وہ اس کی کالی ساحرانہ آنکھوں میں دیکھتا ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں بول رہا تھا۔تارا کی آنکھوں میں مسکراہٹ کسی ستارے کی طرح چمکی تھی۔"اور اب کیوں اظہار کیا؟" اس کے سوال پر وہ ذرا سا مسکرایا تھا۔ "اگر اب نہ کرتا تو اپنی نظروں سے گر جاتا۔" اس کا ایک ایک لفظ تارا کے دل میں اترا تھا۔وہ خود کو خوش قسمت تصور کرنے لگی تھی۔ چاہے جانے کا احساس اچھا لگنے لگا تھا۔ بالاج کی محبت نے اس کے سارے دکھوں کا مداوا کر دیا تھا۔"اور کوئی سوال؟" بالاج نے ابرو اچکائی۔تارا سوچنے لگی اب کیا بات چھیڑے۔کچھ پل سوچنے کے بعد اس کے دماغ میں ایک بات آئی تو تھی لیکن پھر بالاج نے اسے کچھ بولنے کا موقع نہیں دیا تھا اور اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں الجھا دی تھیں۔تارا نے اب کی بار پہلے جیسی مزاحمت نہیں کی تھی۔ لیکن اس کے انداز میں جھجھک تھی جو بالاج کو مزید دیوانہ بنانے لگی تھی۔وہ دونوں سب کچھ بھول کر ایک دوسرے میں کھو سے گئے تھے اور قسمت ان کی بے خبری پر مسکرائی تھی۔ غم کے سیاہ بادلوں نے آسمان پر چمکتے چاند کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔-----------------------------------

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بالاج کی آنکھ کھلی تو پہلو میں تارا کو محسوس کر کے اس کا دل خوشی سے دھڑک اٹھا تھا۔ تارا اس کے سینے میں چہرہ چھپائے سو رہی تھی۔ اس کی سانسیں بالاج کے دل کے مقام پر پڑ رہی تھیں۔ بالاج نے کچھ دیر ایسے ہی اسے سینے سے لگائے رکھا پھر اس پر سے بازو ہٹا کر تھوڑا پیچھے ہوا اور اس کا چہرہ اوپر کیا۔ کالے بالوں میں چھپا اس کا چہرہ چاند کی طرح دمک رہا تھا۔ بالاج نے اسے مبہوت سا دیکھتے ہوئے چہرے سے بال ہٹائے تھے۔ وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔ ایک وقت تھا جب وہ اسے شیرنی سے کم نہیں لگتی تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھنے سے بھی ڈرتا

Posted On Kitab Nagri

تھالیکن اب وقت نے کیسی پلٹی کھائی تھی۔تارا اب اس کی تھی۔وہ اسے چھو سکتا تھا۔اس سے محبت کر سکتا تھا۔ اسے سارے جہان کی خوشیاں دلا سکتا تھا۔وہ اس کیلیے کسی قیمتی اثاثے سے کم نہیں تھی۔اس کیلیے تو وہ جان بھی دے سکتا تھا۔وہ محبت سے اس کے گال کو سہلاتے ہوئے ماتھے پر بوسہ دے گیا تھا۔تبھی تارا کسمسا کر ہوش میں آئی تھی اور ماتھے پر بالاج کا لمس محسوس کر نیند کا جو تھوڑا بہت اثر تھا وہ جھٹ سے ختم ہوا تھا۔"اٹھ گئی تم؟"وہ چہرہ پیچھے ہٹا کر بولا۔تارا نے جلدی سے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔رات کے لمحات یاد کر کے وہ بالاج کا سامنا نہیں کر پا رہی تھی۔بالاج نے مسکرا کر اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹائے۔"بہت کیوٹ لگ رہی ہو شرماتی ہوئی۔"وہ فرصت سے اس کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ دیکھنے لگا تھا۔"تم بہت برے ہو۔"تارا تلملا کر بولی تھی۔بالاج ہنس پڑا۔"لیکن کل تو تم مجھے اچھا کہہ رہی تھی۔وہ رائے بدل بھی گئی؟"اس کی بات کا جواب تارا کے پاس نہیں تھا۔وہ اس سے دور ہٹنے کی کوشش کرنے لگی لیکن بالاج نے اسے اپنی قید سے آزاد نہ کیا۔

"بالاج.....چھوڑو مجھے۔"وہ روہانسی ہو کر بولتی خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔بالاج نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے بھینچا تھا۔وہ ساکت سی کر اسے دیکھنے لگی تھی۔"جب تک میں نہ چاہوں۔تم یہاں سے ہل بھی نہیں سکتی۔اور نہ مجھ سے دور جا سکتی ہو اس لیے بے کار کوشش بھی مت کیا کرو۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔اس کا لہجہ اسی اجنبی کی طرح ہو چکا تھا جو تارا کے دل کی دھڑکنیں روک دیتا تھا۔وہ کچھ پل کیلیے خوفزدہ بھی ہو گئی تھی۔لیکن اس کا حکمیہ لہجہ اب کی بار تارا کو برا نہیں لگا تھا اور نہ اسے اپنی توہین محسوس ہوئی تھی۔وہ بالاج کی پر تپش نظروں سے بچنے کیلیے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔بالاج مسکرا کر اس کے بال سہلانے لگا تھا۔"بس کچھ دیر مزید میرے پاس رہو۔پھر میں چلا جاؤں گا تو تمہیں بہت یاد کروں گا۔"اب کی بار اس کا لہجہ نرم تھا۔"کہاں جا رہے ہو تم؟"تارا نے چونک کر پوچھا۔"ایک ہفتے کیلیے بزنس کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی جا

Posted On Kitab Nagri

رہا ہوں۔" اس نے بتایا تو تارا کے چہرے پر اداسی پھیل گئی۔ اب تو اس سے ایک پل بھی دور نہیں رہ سکتی تھی وہ۔ "اوکے۔ میں تمہاری پیکنگ کر دیتی ہوں۔" وہ خود کو کمپوز کرتی بولی تھی۔ بالاج اسے اپنی گرفت سے آزاد کرنے لگا پھر اسے کچھ یاد آیا۔ "اچھا جب تک میں واپس نہ آؤں تم یونی مت جانا۔" "کیوں؟" اس نے بے اختیار پوچھا۔ بالاج نے اسے تیکھی نظروں سے گھورا تو اس نے جلدی سے سر اثبات میں ہلا دیا۔ "اچھا ٹھیک ہے۔" وہ مان گئی۔ بالاج نے اس کے سر پر بوسہ دے کر اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میکال اٹھ بھی جائیں اب۔ اور کتنا سونا ہے؟" ہانیہ کمرے میں داخل ہو کر میکال کے پاس آئی جو ابھی تک بیڈ لیٹا نیند کی وادیوں میں گم تھا۔ آج سنڈے تو نہیں تھا لیکن فجر کے وقت میکال نے ہانیہ سے کہہ دیا تھا کہ وہ آج یونی نہ جائے۔ پچھلے کچھ دنوں سے وہ کام میں بہت بزی رہا تھا اور ٹھیک سے سو بھی نہیں سکا تھا۔ آج اس کا نیند پوری کرنے کا ارادہ تھا۔ اب دن کے بارہ بج چکے تھے لیکن وہ ابھی تک نہیں اٹھا تھا۔ ہانیہ گھر کے ضروری کام کر کے اب اسے جگانے آئی تھی۔ "میکال!" اس نے جھک کر میکال کا کندھا ہلایا لیکن وہ نہیں اٹھا۔ ہانیہ نے اس کے چہرے کو چھوا جو خطرناک حد تپ رہا ہوا تھا۔ اسے سخت پریشانی نے آ گھیرا تھا۔ "اف اللہ۔ میکال کو تو سخت بخار ہو گیا ہے۔ اب کیا کروں۔" وہ اب میکال کی پیشانی کو اپنے ٹھنڈے ہاتھوں سے چھو رہی تھی۔ میکال کو اس حالت میں دیکھ کر تو اس کے ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تھے۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب کیا کرے۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے تارا کو کال کی اور روتے ہوئے میکال کے بارے میں بتایا۔ تارا نے اسے تسلی دی اور طانیہ بیگم سے کہہ کر ڈاکٹر کو بلوایا۔ کچھ دیر بعد طانیہ اور تارا دونوں ڈاکٹر کے ساتھ میکال کے گھر آ چکی تھیں۔ ڈاکٹر میکال کا معائنہ کر کے دوائیں دے گیا اور طانیہ بھی واپس چلی گئی۔ تارا بہت دیر تک ہانیہ اور میکال کے پاس رہی تھی۔ سہ پہر کے وقت میکال کو ہوش آ گیا تو تارا اس کا حال چال پوچھ کر واپس آ گئی۔ اور ہانیہ میکال کے نخرے اٹھانے لگی۔ بخار کی

Posted On Kitab Nagri

وجہ سے میکال بچوں جیسا بی ہیو کر رہا تھا۔ کبھی کوئی چیز کھانے کو مانگتا تو کبھی کوئی۔ ہانیہ اس کی کوئی بات ٹال بھی نہیں سکتی تھی۔ پھر میکال جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے لگا تھا۔ وہ اس کیلیے رات کا کھانا لے کر کمرے میں آئی تو میکال نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ "اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ ورنہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔" وہ ضدی لہجے میں بولا۔ معصوم سی ہانیہ کو یہ ہی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے نوالے بنا کر اسے کھلانے لگی تھی۔ کھانے کے بعد وہ اس کیلیے دودھ کا گلاس لائی تو اس نے پینے سے انکار کر دیا۔ "مجھے جوس چاہیے۔" "میکال آپ کی طبیعت خراب ہے۔ ڈاکٹر نے دودھ پینے کا کہا ہے۔ جوس کا نہیں۔" ہانیہ نے اسے ڈپٹا۔ "اور تمہیں اس ڈاکٹر کی بات کی پرواہ ہے۔ اپنے بیمار شوہر کی نہیں۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔ "او کے ناراض تو مت ہوں۔ میں لے کر آتی ہوں۔" وہ میکال کی ایموشنل بلیک میلنگ میں آ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ جوس لے کر آئی اور میکال کو اپنے ہاتھوں سے پلایا کیونکہ یہ بھی میکال کی ضد تھی۔ پھر وہ سونے کیلیے بیڈ پر آئی تو میکال نے اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیا۔ ہانیہ نے ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ کر بخار چیک کیا۔ بخار اتر چکا تھا۔ اس نے شکر کا سانس لیا۔ آج اسے احساس ہوا تھا کہ میکال اس کیلیے کتنا اہم تھا۔ وہ جو ہمیشہ اس کو سنبھالتا تھا آج اسے سنبھالتے ہوئے ہانیہ کے دل میں درد اٹھا تھا۔ اس نے میکال کو ہمیشہ مضبوط دیکھا تھا۔ لیکن آج اسے ہانیہ کے سہارے کی ضرورت تھی۔ اور میکال کو کمزور دیکھ کر ہانیہ خود کو غیر محفوظ سمجھنے لگی تھی۔ وہ مسلسل میکال کے چہرے کی طرف دیکھتی اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ میکال بھی کچھ پل اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر دھیرے سے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔ ہانیہ ہوش میں آ کر مزاحمت کرنے لگی تو میکال نے اپنا چہرہ پیچھے ہٹا لیا۔ "میکال باز آجائیں آپ ورنہ......" وہ اسے گھورنے لگی۔ "ورنہ کیا؟" میکال نے تیور بدلے۔ "ورنہ میں نے آپ کو بہت مارنا ہے۔" "میں بیمار ہوں۔ پھر تم مجھے کیسے مار سکتی ہو۔" وہ اس کے چہرے

Posted On Kitab Nagri

پر آئی لٹ کو پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا تھا۔"اسی لیے آپ اتنے فری ہو رہے ہیں۔""""اب اتنا بھی فری نہیں ہوا۔ ابھی تو مجھے تمہیں ڈھیر سارا پیار کرنا ہے۔""""خبردار۔"وہ بدک کر بولی۔"میں بیمار ہوں۔تمہارا فرض ہے میری ہر بات مانو۔"وہ بولا تو ہانیہ تذبذب کا شکار ہوئی۔"کِس می۔"میکال نے ایک اور فرمائش کی۔"نو۔"وہ منہ بنا کر بولی۔"اوکے۔"وہ خفگی سے اسے چھوڑ کر رخ پھیرنے لگا۔"اچھا نا۔کرتی ہوں۔"وہ بولی تو میکال نے منتظر نگاہوں سے اسے دیکھا۔ہانیہ اس کے گال پر بوسہ دینے لگی لیکن میکال نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا۔وہ اسے غصے سے گھور کر رہ گئی تھی اور جھجھکتے ہوئے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے۔اگلے ہی لمحے وہ پیچھے ہٹنے لگی لیکن میکال اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ چکا تھا۔ہانیہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔کئی لمحے گزرے تو اس نے ہانیہ کے لبوں کو آزاد کیا تھا۔ہانیہ کا سرخ چہرہ دیکھ کر اس کا دل بے اختیار ہو گیا تھا۔"آج میرا دل بہت کمزور پڑ رہا ہے۔کیا کروں؟"وہ مبہوت سا اسے دیکھنے لگا تھا۔ہانیہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔"تمہاری قربت میرا امتحان لے رہی ہے۔"اس کی بات پر ہانیہ کی دھڑکنیں تھمی تھیں۔"میں آپ سے دور ہو جاتی ہوں۔"وہ گھبرا کر بولی اور اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی جو میکال نے ناکام بنا دی۔"دور جانے کی تو بات ہی مت کرو۔اب دوریاں مٹانے کا وقت ہے۔"وہ بوجھل لہجے میں بولا تو ہانیہ کی پلکیں سرخ عارضوں پر جھک گئی تھیں۔میکال کو اس کا اقرار مل چکا تھا۔پھر وہ اپنے دل کو روک نہیں سکا تھا اور خود کو بہکنے دیا تھا۔جب اس نے محبت کی انتہا کی تو ہانیہ کیلیے سہنا مشکل ہو گیا تھا۔اسے خود ہی شوق چڑھا تھا میکال کے نخرے اٹھانے کا۔اب بھگتنا تو تھا ہی۔صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو میکال کے حصار میں پایا۔اسے رات کے لمحات خواب ہی لگے تھے لیکن کچھ دیر بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ حقیقت تھی تو اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا تھا۔پھر وہ یک ٹک سی میکال کو دیکھنے لگی تھی۔ "شکریہ میکال۔میری زندگی میں آنے کیلیے۔میں بہت غم زدہ تھی لیکن آپ نے میرے سب درد سمیٹ لیے۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے ایک نئی زندگی سے روشناس کروایا۔آپ نے مجھے اتنا پیار دیا کہ میں خود کو سب سے خوش قسمت سمجھنے لگی ہوں۔مجھے فخر ہے کہ میں آپ کی ہوں۔ مجھ پر صرف آپ کا حق ہے۔آپ چاہیں تو مجھ سے میری جان بھی مانگ لیں۔میں اف تک نہیں کروں گی۔کیونکہ میں آپ سے بہت پیار کرتی۔آپ مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ اچھے لگتے ہیں۔"وہ میکال کے بالوں کو چھوتے ہوئے دھیمے سے لہجے میں بول رہی تھی جب میکال نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔وہ جاگ رہا تھا۔اور اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔ہانیہ کے دل نے بیٹ مس کی۔"پھر سے کہو نا وہ سب جو ابھی کہہ رہی تھی۔"میکال نے فرمائش کی۔ہانیہ چہرہ جھکا گئی۔"آپ تو سو رہے تھے۔""تم سے پہلے جاگ چکا تھا۔"میکال نے اس کا چہرہ اوپر کیا۔"آپ نے مجھے بے وقوف بنایا؟"وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔"بات مت بدلو۔مجھے تمہارا اظہار محبت سننا ہے۔""سن تو لیا ہے۔"وہ شرمندگی سے بولی"پھر سننا ہے۔""میں.....بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔"وہ آنکھیں بند کر کے بولی تھی۔اس کے چہرے پر پھیلی حیا کی سرخ دیکھ کر میکال کو اس پر بہت پیار آیا تھا۔"اگر آپ میری زندگی میں نہ آتے تو میں اب زندہ نہ ہوتی۔آپ نے مجھے ثاقب جیسے حیوان سے بچایا۔میں زندگی بھر آپ کا یہ احسان نہیں بھولوں گی۔"وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتا بولی تھی۔

"پہلی بات یہ کہ وہ احسان نہیں میری محبت تھی۔اور دوسری بات،آئندہ تم میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچو گی۔اور اس ثاقب کے بارے میں تو بالکل بھی نہیں۔وہ تمہاری سوچ میں آئے۔یہ بھی مجھے گوارا نہیں۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔اصل میں وہ چاہتا تھا کہ ہانیہ اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں بھول جائے لیکن یہ اتنا آسان نہیں تھا اسی لیے اس نے اس پر یہ پابندی لگائی تھی۔تاکہ وہ خود کو ماضی کے بارے میں سوچنے سے روک سکے۔اور ہانیہ نے یہ عہد بھی کر لیا تھا کہ وہ ثاقب کے بارے میں اب کبھی نہیں سوچے گی۔میکال کے ساتھ نے اسے ثاقب کی بری یادوں سے نجات دلا دی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج

Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتے بعد وہ گھر واپس آرہا تھا۔تارا سے ملنے کی بہت جلدی تھی اسے۔کراچی میں وہ ایک پل کیلیے بھی اس کی سوچوں سے نہیں نکلی تھی۔اب اسے یہ بھی انتظار تھا کہ اسے اتنے دنوں بعد دیکھ کر تارا کا کیاری ایکشن ہوتا ہے۔ وہ اسی کی یادوں میں گم ایک سنسان سڑک پر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب ایک گولی کی آواز آئی اور اگلے ہی لمحے اس کی گاڑی آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی۔اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگ تھی کہ گولی ٹائر میں لگی تھی۔اس نے بڑی مشکل سے سٹیرینگ کو قابو کرتے ہوئے بریک لگائی تھی۔گاڑی مڑ کر فٹ پاتھ کے ساتھ پڑے بلاکس سے ٹکرا کر رک گئی۔اسے کوئی چوٹ نہیں آئی تھی۔ایک لمحہ توقف کے بعد وہ گہری سانس لیتا گاڑی سے باہر نکلا تو دیکھا سڑک پر ایک وین آکر رک چکی تھی اور اس میں سے کچھ لوگ نکل کر اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ان کے ہاتھ میں ڈنڈے تھے۔ان سے تو وہ کسی نا کسی طرح لڑ ہی لیتا لیکن ایک شخص کے ہاتھ میں پسٹل تھی جو شکل سے کوئی انگریز لگ رہا تھا اور ان سب لوگوں کا باس تھا۔وہ بالاج سے دور ہی رک گیا تھا جبکہ اس کے آدمی بالاج کی طرف بڑھے تھے۔اب بالاج ان سے لڑتا یا پسٹل والے شخص کو روکتا۔اس تک پہنچنے کیلیے بھی بالاج کو اس کے آدمیوں کا سامنا کرنا پڑنا تھا۔دو آدمی سب سے پہلے اس کے پاس پہنچے تھے اور اپنے ہاتھ میں پکڑے ڈنڈوں سے اس پر وار کیا وہ کلا بازی کھاتا سائیڈ پہ ہوا اور اسی دوران دونوں ٹانگیں ان دو لوگوں کو ماریں۔وہ دور جا گرے تھے۔بالاج ابھی سیدھا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک گولی اس کی طرف آئی تھی۔وہ مسلسل حرکت میں تھا اسی لیے بچ گیا لیکن کب تک بچ سکتا تھا۔گولی گاڑی کی کھڑکی میں لگی تھی۔اس کے شیشے ٹوٹ کر گاڑی میں بکھر گئے تھے۔اگلے آدمی کے آنے سے پہلے اس نے ایک شیشے کا ٹکڑا اٹھا لیا۔مقابل کا ڈنڈا اپنے بازو پر روکتے ہوئے بالاج نے شیشہ اس کے پیٹ پر پھیر دیا۔ایک اور شخص کو شیشہ مار کر اس نے زخمی کیا ہی تھا کہ ایک گولی پھر اس کی طرف آئی۔وہ بروقت اپنے مقابل کے پیچھے ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بچ گیا۔وہ آدمی نیچے گر پڑا تو ایک اور گولی اس کی سمت آئی۔وہ

Posted On Kitab Nagri

کوشش کے باوجود نہیں بچ سکا تھا۔گولی اس کے دل کے اوپر کندھے پر لگی تھی۔درد کی ایک تیز لہر کندھے سے نکل کر سارے جسم میں پھیل گئی تھی۔وہ زخم پر ہاتھ رکھ کر گاڑی کا سہارا لے گیا اور تھا۔ایک شخص نے اس کے سر پر ڈنڈا مار دیا۔اس دفعہ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکا تھا۔اور سر پر ڈنڈا پڑنے کہ وجہ سے اس کی پوزیشن مزید کمزور ہو گئی تھی۔پھر بھی اس سے جب تک ہو سکا وہ لڑتا رہا اور آخر کار نیچے گر گیا۔ان لوگوں کا باس اس کے قریب آیا اور اس پر جھکا۔"اگر لڑکی میرے حوالے کر دو تو تمہیں جان سے نہیں ماروں گا۔"وہ اس کے سینے پر پسٹل کی نال رکھتے ہوئے بولا تھا۔بالاج جان گیا تھا کہ وہ اسی گینگ کا لیڈر تھا جو تارا کو اغوا کرنے اسفر کے ساتھ پاکستان آیا ہوا تھا۔ایک دفعہ تو میکال نے ان کی کوشش ناکام بنا دی تھی لیکن انہوں نے ہار نہیں مانی تھی۔سی سی ٹی وی کیمرے کی مدد سے وہ بالاج کو بھی اس جگہ دیکھ چکے تھے جہاں اسفر نے تارا کو بلایا تھا۔انہوں نے پھر بالاج کو بلیک میل کرنے کا سوچا۔پہلے تو بڑی مشکل سے انہوں نے بالاج کو ڈھونڈا پھر سخت سیکیورٹی کی وجہ سے انہیں موقع نہیں مل رہا تھا۔اب بالاج ان کے قابو میں آ چکا تھا۔انہیں یہ لگتا تھا کہ بالاج موت کے ڈر سے تارا کو ان کے حوالے کر دے گا لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ بالاج کیلیے تارا اس کی زندگی سے بھی پیاری ہے۔"اس لڑکی کو فون کر کے یہاں بلاؤ۔جلدی۔"وہ شخص دھاڑا۔"نہیں۔"اس نے انکار کر دیا۔وہ طیش میں آ کر اسے گولی مارنے ہی لگا تھا کہ پولیس سائرن کی آواز پر بوکھلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔"بھاگو۔"وہ سب کو حکم دیتا وین کی طرف بھاگا اور جاتے ہوئے ایک اور گولی بالاج کے سینے میں مار گیا تا کہ وہ زندہ نہ بچ سکے ورنہ ان کے پکڑے جانے کا خدشہ ہونا تھا۔بالاج خون میں لت پت خوش و خرد سے بے گانہ ہو گیا تھا۔آنکھیں بند کرتے ہوئے تارا کا چہرہ اس کے سامنے لہرایا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تارا بلیک کلر کی لانگ فراک میں ملبوس تھی۔آج بالاج نے آنا تھا اس لیے وہ ہلکا پھلکا تیار ہوئی تھی۔اب وہ پہلے جیسے سڑیل سی لڑکی تو رہی نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بالاج کی محبت نے اسے بہت بدل دیا تھا۔وہ نارمل بیویوں کی طرح ری ایکٹ کرنے لگی تھی۔ سات دن سے وہ اس کے پاس نہیں آیا تھا تو اس کے اندر باہر ایک اداسی سی پھیلی ہوئی تھی۔ بالاج اس سے فون پر بات کرتا تھا لیکن پھر بھی وہ اسے بہت مس کر رہی تھی۔ بالاج کے بغیر یہ دن اس نے کیسے گزارے تھے یہ وہی جانتی تھی۔ آج تو وہ بے تابی سے بالاج کے گھر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔اس نے بالاج کی پسند کے کھانے بھی بنا لیے تھے۔ ابھی وہ پھر سے کچن میں آچکی تھی۔ عرفہ بیگم نے اس کے خوبصورت سے روپ کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہا تھا۔وہ بھی اس کے بدلے ہوئے رویے کو جان چکی تھیں اور خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ وہ راہ راست پر آچکی ہے۔تارا نے کھیر کو نکالنے کیلیے ایک شیشے کا باؤل اٹھایا تو اچانک پتہ نہیں کیا ہوا۔ وہ باؤل اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ فرش پر اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑے دیکھ کر تارا کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکا تھا۔اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔ بے اختیار ہی اس نے بالاج کی حفاظت کے لیے دعا کی تھی۔"دھیان سے بیٹا۔" عرفہ بیگم اس کے قریب آئیں تو وہ چونکی تھی اور نیچے جھک کر ٹکڑے اٹھانے لگی۔ "بی بی جی آپ رہنے دیں۔ میں کر لیتی ہوں۔" ایک ملازمہ نے کہا تو وہ گم صم سی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اور اس سے کچھ دیر بعد ہی گھر کے لینڈ لائن پر ایک کال آئی تھی جو طانیہ بیگم نے اٹھائی تھی۔ دوسری طرف میکال تھا۔اس نے جو خبر سنائی تھی طانیہ بیگم کو اپنے ارد گرد کی ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ "نہیں.... نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا بچہ۔" وہ وہیں رونے لگیں۔ "کیا ہوا بھابھی؟" عرفہ بیگم حیران و پریشان سی ان کے قریب آئیں۔ "بھابھی!...... کسی ظالم نے میرے بچے کو گولیاں مار دیں....." یہ خبر بم بن کر تارا کی سماعتوں پر گری تھی۔اس کا دل رک گیا تھا۔ اور اگلے ہی پل وہ بے ہوش کر نیچے گر پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارا کے علاوہ باقی سب لوگ ہاسپٹل کی اس لابی میں موجود تھے جہاں آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلتا تھا۔تارا اسی ہاسپٹل کے ایک روم میں بے ہوش پڑی تھی

Posted On Kitab Nagri

جبکہ باقی سب کی بھی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ سکندر صاحب اور میکال کی آنکھیں بھی نم تھیں۔ طانیہ، عرفہ بیگم اور ہانیہ روتے ہوئے بالاج کیلیے دعائیں مانگ رہی تھیں اور آپریشن تھیٹر کے اندر کا منظر دل دہلا دینے والا تھا۔ بالاج سٹریچر پر بے ہوش پڑا تھا اور اس کے ارد گرد چار پانچ ڈاکٹر کھڑے اس کا آپریشن کرنے میں مصروف تھے۔ اس کا سینہ چاک ہو چکا تھا اور خون مسلسل بہہ رہا تھا۔ ڈاکٹرز ڈرپس کے ذریعے اسے خون دے رہے تھے۔ سینے میں لگی گولی کو نکال کر اب وہ دل کو پیسر کی مدد سے جھٹکے دے رہے تھے جس کی دھڑکن بہت آہستہ ہو رہی تھی۔ ہارٹ بیٹ شو کرنے والے مشین پر ایک لائن لمحے لمحے کے وقفے کے بعد اوپر نیچے ہو رہی تھی اور اس کے سیدھے ہو جانے کے چانسز بہت زیادہ تھے لیکن بالاج کے ساتھ کئی لوگوں کی دعائیں تھیں جو اس کے دل کو دوبارہ سے زندہ کر گئی تھیں۔ اس کی ہارٹ بیٹ نارمل ہوئی تو ڈاکٹرز نے گہری سانس بھری تھی۔ گولی ڈائریکٹ دل میں نہیں لگی تھی بلکہ اس میں سے نکلنے والی ایک آرٹری وین میں لگی تھی۔ اور کندھے میں لگنے والی گولی نے بھی خطرے کو مزید بڑھا دیا تھا لیکن اب کچھ حد تک خطرہ کم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹرز آپریشن مکمل کر کے باہر آئے تو سکندر صاحب تیزی سے ان کی طرف بڑھے۔ باقی سب بھی ڈوبتے دل کے ساتھ ان کے جواب کے منتظر تھے۔

"آپریشن کامیاب ہو گیا ہے لیکن پیشنٹ ابھی خطرے میں ہے۔ اگلے چوبیس گھنٹے بہت اہم ہیں۔ آپ بس دعا کریں۔" ایک ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتا سکندر صاحب کا کندھا تھپتھپا کر چلا گیا تھا۔ وہ آنکھیں بند کر کے اللہ کو یاد کرنے لگے تھے۔ طانیہ بیگم کے آنسوؤں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔ انہوں نے کبھی بالاج کو ویسا پیار نہیں دیا تھا جیسا کہ ایک ماں کو دینا چاہیے لیکن آج انہیں احساس ہوا تھا کہ وہ بالاج سے بہت پیار کرتی ہیں۔ بس اپنی میں والی ضد کی وجہ سے اس کے قریب نہیں ہو پائی تھیں۔ ہانیہ بھی اپنے جڑواں بھائی کے درد کو اپنے دل کی گہرائیوں سے محسوس کر رہی تھی۔ وہ دونوں تو تھے ہی یک جان دو قالب۔ عرفہ بیگم کیلیے تو چاند کسی بیٹے سے کم نہیں تھا۔ وہ

Posted On Kitab Nagri

بھی حد سے زیادہ غمگین تھیں۔بس ایک تارا تھی جو اس غم کی شدت کو برداشت نہیں کر پائی تھی اور ہوش گنوا بیٹھی تھی۔"حوصلہ رکھیں انکل۔وہ ٹھیک ہو جائے گا۔"میکال نے سکندر صاحب کو تسلی دی تھی۔"انشاءاللہ۔ مجھے یقین ہے اللہ پر۔"وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کون آئے گا تیرے جانے کے بعد کون منائے گا مجھے، تیرے روٹھنے کے بعد کیسے مسکراؤں گا میں تجھے یاد کر کے کون ہنسائے گا مجھے، تیرے رلانے کے بعد "چاند!"تارا نے بھیگی آواز میں اسے پکارا تھا۔وہ اس کے سامنے ہی مشینوں میں جکڑا بے ہوش پڑا تھا۔چوبیس گھنٹے ہونے والے تھے لیکن ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا تھا۔"تم تو میرے بہادر چاند ہو نا۔موت سے مت ہارنا پلیز ورنہ میں بھی زندگی ہار جاؤں گی۔"ایک آنسو اس کی پلکوں سے ٹوٹ کر بالاج کے ہاتھ پر گرا تھا۔"دیکھو میں تمہاری تارا ہوں۔میری بات نہیں مانو گے؟"وہ دل کا درد ضبط کرتے ہوئے بولی تھی۔رو رو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔"پلیز مجھے چھوڑ کر مت جاؤ.....واپس آجاؤ چاند!میں تمہارے بغیر ادھوری ہوں۔"وہ بے بسی سے بول رہی تھی۔"تم مجھ سے اظہار محبت سننا چاہتے تھے نا۔میں بار بار اظہار کرنے کو تیار ہوں۔بس ایک دفعہ واپس آجاؤ۔"اس نے بالاج کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا تھا۔"بہت محبت کرتی ہوں میں تم۔تمہارے ہر روپ سے پیار ہے مجھے۔.....میں تو محبت کا مطلب بھی نہیں جانتی تھی اور تم نے مجھے عشق کا مطلب سمجھا دیا۔.......مجھے اپنی محبت میں مبتلا کر کے اب مجھ سے دور جا رہے ہو۔یہ تم اچھا نہیں کر رہے۔تم سن رہے ہو چاند!میں کب سے تمہیں پکار رہی ہوں۔ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ میں تمہیں پکاروں اور تم سنو نہ۔پلیز اب بھی میری بات مان لو۔پھر میں ساری زندگی تمہاری ہر بات مانوں گی۔.......جتنی محبت تم مجھ سے کر چکے ہو میری محبت اس کا ہزاروں حصہ بھی نہیں۔کچھ تو قرض اتارنے کا موقع دو مجھے۔"وہ اس کا ہاتھ تھامے منتیں کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

جب بالاج کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔تارا کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔وہ ہر بار کی طرح اس کی بات مان رہا تھا۔تارا ساکت سی اسے دیکھنے لگی تھی۔ بالاج نے آنکھیں کھولیں تو سینے اور کندھے میں سخت درد ہوا تھا۔ لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔وہ اپنے سامنے کھڑی تارا کو دیکھ رہا تھا جس کی بکھری حالت اور آنسو بالاج کے دل کو زخمی کر گئے تھے۔"چاند!" وہ بے تابی سے اسے پکارنے لگی۔"تارا!" بالاج کے لب بے آواز ہلے تھے۔

"ت.....تم ٹھیک ہو نا؟زیادہ درد تو نہیں ہو رہا؟"اس نے اکٹھے دو سوال پوچھے۔ بالاج نے پہلے ہاں میں سر ہلایا پھر نہ میں۔"تم نے تو مجھے مار ہی ڈالا تھا بالاج۔ایسے بھی کوئی کرتا ہے۔مجھے اکیلا چھوڑ کر جا رہے تھے تم۔جو اتنے وعدے کیے تھے تم نے وہ بھول گئے تھے کیا؟کیوں کیا تم نے ایسا؟کیوں خود کو نہیں بچایا ان لوگوں سے۔میرا بھی نہیں سوچا۔اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیسے جیتی۔تمہارے علاوہ کون میری حفاظت کرتا۔بولو؟"وہ غمو غصے سے بولے جا رہی تھی بالاج مبہم سا مسکرا رہا تھا۔تارا کو جب ہوش آیا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے تو آنسو پونچھ کر خود کو سنبھالا۔"میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔"وہ کہہ کر پلٹی تھی۔خوشی کے آنسو پھر بہہ نکلے تھے۔"ڈاکٹر پلیز جلدی آئیں۔بالاج کو ہوش آگیا ہے۔"وہ اونچی آواز میں ڈاکٹر کو بلانے لگی۔سب میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔وہ سب باری باری بالاج کو دیکھ آئے تھے اب تارا گئی تھی تو یہ کیسے ہو سکتا تھا بالاج اس کی بات نہ مانتا۔ ڈاکٹر نے کچھ دیر بالاج کا معائنہ کیا اور یہ خوشخبری دی کہ بالاج خطرے سے باہر آ چکا ہے۔ابھی تو وہ آئی سی یو میں تھا لیکن کچھ دیر بعد اسے روم میں شفٹ کر دیا جانا تھا۔وہ دواؤں کے زیر اثر پھر سے غنودگی میں جا چکا تھا۔جتنا وہ زخمی ہو چکا تھا دو مہینے تو اسے ٹھیک ہونے میں لگ ہی جانے تھے۔لیکن شکر تھا کہ وہ بچ گیا تھا۔سکندر ہاؤس میں پھر سے خوشیوں کی بہار آئی تھی۔غموں کے بادل چھٹ گئے تھے۔اور برے لوگوں کا انجام برا ہی ہوا تھا۔

امریکن گینگ کے سب لوگ پکڑے جا چکے تھے۔ان کا بھی وہی حال ہوا تو جو اسفر اور ثاقب کا ہوا تھا۔وہ دونوں

Posted On Kitab Nagri

ابنارمل ہو چکے تھے۔آدھی سزا تو انہیں دنیا میں ہی مل گئی تھی اور ابھی آخرت کی سزا باقی تھی۔اگر کوئی شخص اللہ کی بات نہیں مانتا تو اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے لیکن جب وہ شخص معافی مانگتا ہے تو اللہ معاف کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ بندے اور اللہ کا آپس کا معاملہ ہوتا ہے۔کوئی دوسرا اس سے اثر انداز نہیں ہوتا لیکن جب کوئی شخص کسی دوسرے انسان کے ساتھ برا کرتا ہے تو اللہ بھی اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک وہ انسان معاف نہ کر دے۔اللہ تو غفور اور رحیم ہے۔وہ سب کو معاف کر سکتا ہے لیکن انسانوں کے پاس معاف کرنے کا حوصلہ بہت کم ہوتا ہے۔اب اسفر اور ثاقب،تارا اور رہانیہ کے ساتھ جتنا برا کر چکے تھے وہ کیسے انہیں معاف کرتیں۔سو اب انہیں ہمیشہ کیلیے سزا ملنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(پانچ سال بعد..............)

کمرے میں ایک چھوٹی سی بچی کے رونے کی آواز کے ساتھ کسی اور کے رونے کی آواز بھی آرہی تھی۔کمرے میں داخل ہوتا میکال جان گیا تھا کہ اس کی بیوی بچی کے ساتھ خود بھی رونے کا شغل فرما رہی ہے۔وہ گہری سانس بھر کر رہانیہ کے قریب آیا۔"کیا یار ہنی۔اب میں نور کو چپ کرواؤں یا تمہیں؟"وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے چھ ماہ کی بچی کو اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔اس کا پورا نام آئے نور تھا۔وہ بہت روتی تھی۔اور رہانیہ کو اتنا تنگ کرتی کہ ہانیہ بھی رونے لگتی۔"اپنی بیٹی کو ہی چپ کروائیں۔میرا کیا ہے"ہانیہ سوں سوں کرتی بولی تھی۔وہ ایک بچی کی ماں بن چکی تھی لیکن ابھی تک اس میں سے بچپنا نہیں گیا تھا۔میکال ابھی تک اسے بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔

"گڑیا!جلدی سے رونا بند کرو۔پھر تمہاری ماما کو بھی چپ کروانا ہے میں نے۔"وہ آئے نور کے گال کو نرمی سے چھوتے ہوئے بولا تھا اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کے پاس آکر آئے نور واقعی خاموش ہو گئی تھی اور یک ٹک اسے دیکھنے لگی تھی۔"لو دیکھو۔کتنی فرمانبردار ہے میری بیٹی۔تم ایسے ہی پریشان ہوتی رہتی ہو۔"میکال نے ہانیہ کو مخاطب کیا۔"یہ میری بات نہیں مانتی اور بہت تنگ کرتی ہے۔اسی لیے پریشان ہوتی ہوں۔"پچیس سالہ ہانیہ

Posted On Kitab Nagri

کا حسن پہلے سے مزید نکھر گیا تھا۔ میکال نے مبہوت سا اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے۔ "روتے تو نہیں نا یار۔ اب بچے اتنا تو تنگ کرتے ہی ہیں۔""کوئی اتنا تنگ نہیں کرتے جتنا یہ کرتی ہے۔ حازم کو دیکھا نہیں کتنا شریف بچہ ہے۔ یہ پتہ نہیں مجھے کہاں سے مل گئی رونی بلا۔" وہ غصے سے آئے نور کو گھورنے لگی۔ میکال نے ہنسی کا گھلا گھونٹا۔ "سب کو دوسروں کے بچے شریف ہی لگتے ہیں۔ اپنے برے لگتے ہیں۔ لیکن سب بچے ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ تم فکر مت کرو۔ میں ہوں نا۔ جب تم سے نہ سنبھلے مجھ سے مدد لے لیا کرو۔" "آپ کے پاس جا کر کیسے چپ ہو جاتی ہے۔ میرے پاس کیوں نہیں ہوتی۔" وہ منہ بنا کر پوچھنے لگی۔ "کیونکہ میں اس سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔""جی نہیں میں زیادہ کرتی ہوں۔" وہ آئے نور کو اپنی گود میں واپس لیتے ہوئے بولی تھی۔ میکال مسکرا دیا تھا۔ "ٹھیک ہے مان لیا تم اس سے زیادہ پیار کرتی ہو لیکن مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو؟" وہ ہر دوسرے دن زبردستی اس سے اظہار محبت کرواتا تھا۔ "اب میں بالکل بھی نہیں بتاؤں گی۔ پہلے ہزار دفعہ بتا چکی ہوں۔" وہ بدکی تو میکال ہنسا۔ "یار ایک دفعہ پھر اظہار محبت کر دو۔ کیا جاتا ہے تمہارا۔ میرا دل تھوڑا خوش ہو جائے گا۔ تم تو جانتی بھی نہیں تمہارے پیار سے کہے گئے چند الفاظ مجھے کتنی ہمت دلاتے ہیں۔ تمہاری ایک مسکراہٹ میری ساری تھکن اتار دیتی ہے۔ تم میرے لیے پین کلر کی طرح ہو۔" اس کے انوکھے سے اظہار محبت پر ہانیہ مسکرا اٹھی تھی۔ "آپ بھی تو میرے ہر درد کی دوا ہیں۔ میری ہر تکلیف اپنے سر لے لیتے ہیں۔ ہر مشکل میں میرا ساتھ دیتے ہیں۔ میں آپ سے اتنا پیار کرتی ہوں کے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔" وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی تھی۔ "اچھا اگر لفظوں میں نہیں بتا سکتی تو عملی طور پر ہی کچھ اظہار کر دو۔" میکال نے اپنی مطلب کی بات نکالی۔ ہانیہ ہنس پڑی اور چہرہ اوپر کر کے اس کی ٹھوڑی پر بوسہ دے دیا۔ وہ اپنا چہرہ پیچھے ہٹانے ہی والی تھی کہ میکال نے جھک کر اس کے لبوں کو چوم لیا۔ ہانیہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔ میکال

Posted On Kitab Nagri

نے لب ہٹا کر اس کا سرخ چہرہ دیکھا تو مسکرا دیا۔وہ آج بھی اس سے بہت شرماتی تھی۔اور میکال کو اسے تنگ کر کے بہت مزا آتا تھا۔آئے نور انہی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ہانیہ کو خفت ہوئی۔"بہت برے ہیں آپ۔پہلے آپ کی بیٹی نے لیٹ کروا دیا اور اب آپ شروع ہو جائیں۔حازم کی برتھڈے پر جانا ہے۔جلدی سے اٹھ کر تیار ہوں۔"وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولی تھی۔"جو حکم آپ کا مسز۔"میکال نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے بولا اور اٹھتے ہوئے ایک بوسہ اس کے ماتھے پر دے گیا۔ہانیہ نے مسکرا کر آئے نور کو دیکھا۔"آپ کے بابا بہت کیوٹ ہیں۔"وہ آئے نور کا گال چھوتے ہوئے بولی تھی۔آئے نور بھی مسکرادی تھی جیسے اس کی بات سے سو فیصد متفق تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بہت بگڑتی جا رہی ہو تم تارا! میں نے کیا کہا تھا تم سے میرے بغیر کہیں باہر مت جانا پھر بھی تم گئی۔" بالاج غصے سے کہتا تارا کے قریب آیا۔وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹی تھی۔ان کی شادی کو پانچ سال ہو گئے تھے لیکن بالاج نے ایک دفعہ جو رعب اس پر ڈالا تھا وہ ابھی تک قائم تھا۔ تارا کی خوفزدہ سی آنکھیں اسے بہت پسند تھیں اور اس کا شرماتا ہوا چہرہ پہلے سے مزید خوبصورت لگنے لگا تھا۔

"وہ.....میری طبیعت خراب تھی۔ہاسپٹل گئی تھی۔"وہ منمنائی تھی۔بالاج نے غصہ ضبط کرتے ہوئے خود کو کول ڈاؤن کیا۔اب کسی بھی قسم کا کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن وہ تارا کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔ اس نے تارا کو سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ اس کے علاوہ کسی اور کے ساتھ باہر نہ جائے۔"تو تم مجھے کال کر دیتی۔میں تمہیں لے جاتا۔""اکیلے نہیں گئی تھی۔ماما بھی ساتھ تھیں میرے۔تمہیں تو ہر وقت مجھے ڈانٹنے کا شوق پڑا رہتا ہے۔میں ناراض ہوں تم سے۔"وہ خفگی سے کہتی رخ پھیر گئی۔بالاج نے اسے پیچھے سے اپنے بازوؤں کی قید میں لیا اور اس کے گال پر بوسہ دیا تھا۔"اب بھی ناراض ہو؟"اس نے تارا کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"نہیں۔"تارا بے اختیار بولی تھی۔وہ ناراض رہنے ہی کہاں دیتا تھا۔اگر اب بھی وہ ناراضگی دکھاتی تو مشکل اسے

Posted On Kitab Nagri

ہی پڑنی تھی۔"اچھا چلو بتاؤ کیوں گئی تھی ہاسپٹل۔زیادہ خراب تو نہیں تھی طبیعت؟"وہ نرمی سے پوچھنے لگا۔تارا کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔لبوں پر شرمگیں سی مسکراہٹ آئی تو وہ نچلا لب دبا گئی۔"تمہیں کیوں بتاؤں۔"اس نے نروٹھے پن سے کہا۔بالاج نے غور سے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔"کہیں تم مجھے پھر سے کوئی خوشخبری تو نہیں سنانے والی؟"اس کا اندازہ ٹھیک تھا۔تارا نے پلکیں جھکا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔"او ایم جی۔سچ میں؟"بالاج نے تارا کو اپنے طرف موڑتے ہوئے خوشگوار حیرت سے پوچھا تھا۔تارا سے اس کا سامنا کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ اس کے سینے پر سر ٹکا گئی تھی۔بالاج کا دل خوشی سے سرشار ہو گیا تھا۔"آئی لو یو سو مچ تارا۔تھینکس فار دس گڈ نیوز۔"وہ اسے اپنے سینے سے بھینچے فرط جذبات سے بول رہا تھا۔تارا آنکھیں بند کر کے مسکرا دی تھی۔"تم مجھے اتنی اچھی خبر سنائی۔اب میرا بھی حق بنتا ہے نا تمہیں انعام دینا۔"بالاج نے اس کا چہرہ اپنے روبرو کیا۔"انعام میری مرضی کا ہونا چاہیے۔"تارا نے تیزی سے کہا۔"تمہاری مرضی کا بھی دوں گا لیکن ابھی نہیں۔"وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا ہی تھا کہ دھڑ کی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔تارا نے گڑبڑا کر خود کو بالاج سے چھڑوایا جبکہ بالاج نے دروازے کی طرف دیکھ کر سر جھٹکا تھا۔وہ ہمیشہ ایسے وقت پر ہی آن ٹپکتا تھا۔بالاج کو تو وہ اپنی اور تارا کی لو سٹوری کا ولن لگتا تھا۔"بابا......"وہ چار سالہ حازم تھا۔تارا اور بالاج کا بیٹا۔بالکل بالاج پر گیا تھا۔چہرے سے بہت معصوم لگتا تھا لیکن شرارتی اور ضدی بہت تھا۔"او یار تمہیں بھی ابھی ہی آنا تھا کیا۔"بالاج نے جھک کر حازم کو اٹھایا۔تارا نے مسکراہٹ چھپائی۔"گڑیا سے کھیلنا ہے۔"وہ آئے نور کی بات کر رہا تھا۔وہ جب سے پیدا ہوئی تھی حازم اس سے بہت اٹیچڈ ہو گیا تھا اور جب بھی وہ سکندر ہاؤس میں ہوتی تو حازم اسی سے کھیلتا رہتا۔آج ہانیہ اور میکال آ رہے تھے۔حازم کی چوتھی سالگرہ تھی۔اسے پتہ تھا پھپھو ضرور آئیں گیں۔لیکن اسے صرف آئے نور کا ہی انتظار تھا۔"تھوڑی دیر تک آ جائے گی وہ۔ابھی تم باہر جا کر کھیلو۔"بالاج نے اس کے

Posted On Kitab Nagri

گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تھا۔تارا ان دونوں باپ بیٹے کو محبت سے دیکھ رہی تھی۔"اکیلے کیسے کھیلوں۔مزا نہیں آتا۔"وہ چڑ کر بولا۔"اچھا آپ گڑیا کے آنے تک اپنے بابا سے کھیل لو۔میں کچھ ضروری کام کر لوں۔"تارا وہاں سے جانے لگی لیکن بالاج نے اس کی کلائی پکڑ لی۔"جانتا ہوں میں تمہارے ضروری کام۔آرام سے کھڑی رہو یہیں۔جب دیکھو مجھ سے دور بھاگنے کے بہانے ڈھونڈتی ہو۔"بالاج نے اسے ڈپٹا تو وہ منہ بنا گئی۔"بابا......میری ماما کو مت ڈانٹیں۔"حازم نے اپنی ماں کا ساتھ دیا۔تارا تو اس پر صدقے واری ہی ہو گئی تھی۔"تم تو چپ کرو ماں کے چمچے۔میری بیوی ہے۔میں جو مرضی کروں۔"بالاج نے اسے گھورا۔"میں آپ کو ماروں گا۔"وہ اپنی ماں کیلیے بہت پوزیسو تھا۔تارا کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔"ہائے میرے لال۔دل خوش کر دیا۔ہمیشہ ایسے ہی میرا ساتھ دینا۔"تارا نے حازم کو بالاج سے لے لیا اور اس کے گال چومنے لگی۔"کبھی مجھے بھی ایسے پیار دے دیا کرو۔"بالاج نے جیلس ہوتے ہوئے کہا۔تارا نے خفت مٹانے کو اسے گھورا۔"نو ماما۔صرف مجھے دیں۔بابا کو نہیں۔"حازم کی بار پر تارا تو ہنس پڑی جبکہ بالاج کو تپ چڑھا۔"تیری تو......میرا حق مارتے ہو۔ولن کہیں کے۔لیکن میں بھی بالاج سکندر ہوں۔اپنا حق لینا مجھے اچھی طرح آتا ہے۔"بالاج نے حازم کو گھورتے ہوئے کہا اور جھک کر تارا کے لب چوم لیے۔حازم تو صدمے میں ہی چلا گیا۔بالاج نے جب پیچھے ہٹ کر حازم کو جتاتی نظروں سے دیکھا تو حازم نے خفگی سے تارا کو گھورا۔تارا تو حازم کے سامنے بالاج کے اس عمل سے سرخ پڑ گئی تھی۔"آپ نے میری بات نہیں مانی۔"وہ منہ بسورے ہوئے بولا تھا۔"حازم بیٹا اگر ماما تمہاری بات مانیں گی تو پھر تمہاری سسٹر کیسے اس دنیا میں آئے گی۔"حازم اکثر ضد کرتا تھا کہ آئے نور جیسی گڑیا ان کے گھر میں بھی ہو۔بالاج نے ہی اسے یہ پٹی پڑھائی تھی۔وہ تو باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے بہن مانگتا تھا۔اب اسے بالاج کی بات کی سمجھ تو نہیں آئی تھی لیکن سسٹر کے ذکر پر اس کا غصہ اتر گیا تھا اور آئے نور کی یاد پھر سے آئی تھی۔"ماما!......

Posted On Kitab Nagri

گڑیا کب آئے گی؟" وہ روہانسا ہو گیا تھا۔ تبھی باہر سے شور کی آواز سن کر ان تینوں جو سمجھ آ گئی تھی کہ ہانیہ آ چکی ہے۔ "گڑیا آ گئی۔" حازم خوشی سے بولا تھا۔ تارا نے اسے نیچے اتارا تو وہ باہر کی جانب بھاگا لیکن راستے میں ہانیہ آ گئی۔ اس نے حازم کو اٹھا لیا۔ "میرا بچہ کیسا ہے؟" اس نے حازم کو چومتے ہوئے پوچھا۔ "گڑیا کہا ہے؟" حازم نے اس کی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔ "پہلے مجھ سے تو مل لو۔ پھر گڑیا سے مل لینا۔" ہانیہ نے اسے چوما۔ "نہیں نا۔ پہلے اس سے کھیلنا ہے۔" وہ ضدی لہجے میں بولا۔ "اچھا چلو جاؤ۔ وہ باہر ہے۔" ہانیہ نے ہنستے ہوئے اسے نیچے اتارا اور ان دونوں کی طرف بڑھی جن کے چہروں پر خوشی کی ایک الگ ہی چمک تھی۔ "اسلام علیکم تارا آپی۔" وہ سلام کرتے ہوئے باری باری ان کے گلے ملی۔ "کیا بات ہے؟ بڑے خوش لگ رہے ہیں آپ دونوں؟" "بات ہی کچھ ایسی ہے۔ میں پھر سے بابا بننے والا ہوں۔" بالاج نے اسے بتایا تو وہ خوشی سے مسکرا دی۔ "ہائے سچی؟" اس نے تارا کے سرخ چہرے کو شرارت سے دیکھا تھا۔ "تارا آپی! آپ بالاج سے شرماتی بھی ہیں؟" وہ دلچسپی سے تارا کو دیکھ رہی تھی۔ "ہاں تو اور تم سے شرمائے کیا؟" بالاج نے لقمہ دیا۔ تارا کیلیے اب وہاں کھڑا رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ وہ ان دونوں کو گھوری سے نوازتی واک آؤٹ کر گئی۔ پیچھے سے وہ دونوں ہنس پڑے تھے۔ "ہائے مجھے تو وہ ڈرپوک سا چاند یاد آتا ہے جو تارا آپی سے بہت ڈرتا تھا۔" ہانیہ اب بالاج کو تنگ کرنے لگی تھی۔ "اگر میرا مذاق ہی اڑانا ہے تو جاؤ یہاں سے۔" وہ منہ بنا کر بولا۔ "ارے۔ یہ تو عزت ہے میری تمہاری نظر میں۔ تھوڑا سا مذاق کیا کیا تم مجھے کمرے سے نکال رہے ہو۔ ساری قدر بیوی کی ہی کرتے ہو۔ کچھ بہن کی بھی کر لیا کرو۔" ہانیہ نے روایتی بہنوں کی طرح بھابھی سے جیلسی دکھائی۔ "تم میکال سے ہی اپنی قدر کرواؤ۔ مجھ سے نہیں ہوتی۔" بالاج نے بھی اسے تپایا تھا۔ ہانیہ تپنے کی بجائے ہنس پڑی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سکندر ہاؤس کے ٹیرس کا خوبصورت سا منظر تھا جہاں وہ

Posted On Kitab Nagri

سب موجود تھے اور حازم کی برتھڈے پارٹی منارہے تھے۔حازم کیک کاٹ چکا تھا اور سب سے پہلے اس نے آئے نور کو کیک کے نام پر صرف کریم کھلائی تھی کیونکہ باقی تو وہ ابھی کھا نہیں سکتی تھی۔پھر اس نے باری باری سب کو کیک کھلایا۔سب اسے برتھڈے وش کرنے کے ساتھ ساتھ گفٹس بھی دے رہے تھے۔ان سب کے چہروں پر خوشی کی مسکراہٹ چمک رہی تھی۔تارا کو یہ منظر بہت مکمل لگا تھا۔وہ سب اسے بہت پیارے تھے لیکن بالاج کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔سب ایک طرف اور بالاج ایک طرف تھا۔اس کی محبت سب پہ بھاری تھی۔وہ تو اسے صرف ایک بچہ سمجھتی تھی لیکن وہ نجانے کب سے اس کی محبت میں مبتلا ہو چکا تھا۔سامنے کا منظر بدلا تھا اور ماضی کی یادیں ایک ایک کرکے اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگی تھیں۔ایک دن جب اسے صبح اپنے کمرے میں سرخ پھول ملا تھا اور وہ سمجھی تھی کہ اسفر اس کے کمرے میں آیا تھا لیکن وہ غلط تھی۔وہ بالاج تھا۔کتنی پاگل تھی وہ کہ اس کی محبت نہ سمجھ سکی تھی۔اس کے دور جانے کا سن کر وہ کتنا دکھی ہو گیا تھا لیکن وہ سمجھی تھی کہ یہ صرف اداسی ہے۔لیکن جب وہ اسفر سے شادی کرکے امریکہ جارہی تھی تو بالاج نے اس دن ائیر پورٹ پر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اور اسے اپنا خیال رکھنے کو کہا تھا۔کتنا درد تھا اس کے لہجے میں۔اسے بالاج کا رویہ عجیب لگا تھا لیکن اس طرف تو اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا کہ وہ اس سے محبت بھی کر سکتا ہے۔حالانکہ اس کے ہر عمل سے اس کی محبت واضح ہوتی تھی۔اسفر سے دھوکا کھانے کے بعد اس کا مرد ذات سے اعتبار ہی اٹھ گیا تھا لیکن بالاج نے اسے بتایا تھا کہ ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔کتنا مخلص تھا وہ اس سے۔اس کی محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھی۔اسے پانے کیلیے بالاج نے کیا کچھ نہیں کیا تھا۔اس کا تارا سے نکاح کرنا محبت کی وجہ سے تھا لیکن وہ اسے ہمدردی سمجھی تھی اور اپنی انا کی وجہ سے بالاج کے احساسات کو ٹھیس پہنچاتی رہی۔جب بالاج کا اجنبی والا راز کھلا تو تب بھی اس نے کتنا ہرٹ کیا تھا بالاج کو۔اور پھر جب بالاج نے زبردستی اپنا حق وصولا تھا تو تارا کو لگا تھا کہ اس کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ بالاج نے حق لیا نہیں تھا بلکہ اسے بیوی کا درجہ دیا تھا۔ پھر جب بالاج نے بے بسی سے اس کے سامنے اظہارِ محبت کیا تو اسے سمجھ آگئی تھی کہ زیادتی وہ کر رہی تھی۔ اسفر تو برا تھا جس کی محبت میں اللہ نے اسے پڑنے ہی نہیں دیا تھا۔ بالاج کی محبت سچی تھی اور وہ تارا کے دل کو تسخیر کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ تو اس کیلیے اپنی جان پر بھی کھیل گیا تھا۔ پھر وہ کیسے خود کو اس سے محبت کرنے سے روکتی۔ اب اگر کوئی پوچھتا کہ اسے دنیا میں سب سے زیادہ کس سے محبت ہے تو وہ برملا بالاج کا نام لیتی۔

بالاج نے اسے وہ سب کچھ دیا تھا جو ایک بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے تو پھر وہ کیوں اکڑ میں رہتی۔ بلاشبہ وہ ایک مضبوط کردار کی لڑکی تھی۔ اوپر سے بہت سخت تھی لیکن اپنے شوہر کیلیے موم کی طرح نرم تھی۔ بالاج کی اطاعت کرنے میں اسے کوئی عار محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اسے بالاج کا حکم کرنا اور ڈانٹنا بہت اچھا لگتا تھا۔ اور اس کی اپنے لیے پوزیسونیس دیکھ کر اسے اپنا آپ اس دنیا میں سب سے خوش قسمت لگتا تھا۔ اور وہ اپنی پوری کوشش کرتی تھی کہ ایک اچھی بیوی بن سکے۔ اگر بالاج کی محبت پر صرف اسی کا حق تھا تو اسے سب سے بڑھ کر محبت کرنا تارا کا فرض بھی تھا۔ بالاج صرف اسی کا چاند تھا تو وہ بھی اس کی ہی تارا تھی۔ عشق پر زور نہیں، ہے یہ وہ آتش غالب جو لگائے نہ لگے، اور بجھائے نہ بجھے۔

THE_END

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595